۱۱۹۲ھ

هدایۃ المسلمین

(ترجمہ)

ارشاد الکاملین ۱۳۱۴ھ

تالیف

حضرت قاضی محمد عبدالرحمٰن

اردو زبان میں ترجمہ فرمایا اور نکتہائے بلیغ و آبدار سے اس کی زیب و زینت کو

بڑھایا۔ اور اخر عباد اللہ ولمنن شدید محمد یحییٰ حسن غفرلہ ذنوبہ کے اہتمام سے

شائع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا تو شہنشاہ جہان ہے
کہ خلاق زمین و آسمان ہے

کیا ایک کن سے تونے سبکو پیدا
کیا ایک دم مین عالم کو ہویدا

ہر ایک کی جان کا خالق تو ہی ہے
ہر ایک حیوان کا رازق تو ہی ہے

نہین تیرا شریک کار کوئے
معاون ہے نہ تیرا یار کوئے

ہے تیری ذات یکتا اور واحد
جہان کا اسپہ ہر ذرہ ہے شاہد

ہے یکتائی تیری یہان اشکارا
کہ شاہد اوسپہ ہے عالم سارا

اگر کچھہ راہ پر انسان کا دل ہو
تو کب توحید کو کثرت خجل ہو

غرض پالا ہے کل عالم کو تونے
ہزارون نعمتین دین ہم کو تونے

کیا سرسبز اس باغ جہان کو
لگایا ہر نہال جسم و جان کو

اتارا ابر رحمت سے وہ باران
کیا جسنے ہمین سیراب و ربان

کہ بھیجا ہم پہ ختم المرسلین کو
بنایا رحمۃ العالمین کو

درخت ایمان کا یہ جسنے لگایا
ہماری ارض دل مین ہے خدایا

ادا ہو شکر تیرا ہم سے کیون کر
کہ تیرے ان گنت احسان ہین ہمپر

اگر ہر رونگٹا اپنا زبان ہو
نہ فرد شکر کا تیرے بیان ہو

کردون اردو مین کچھہ تفصیل اوسکی
کہ آسان سب کو ہو تحصیل اوسکی

الہی کر اسے مقبول عالم
بحق سید اولاد آدم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب

ایک مقدمہ سات عنوان ایک خاتمہ اور نیز چار رکن آٹھ معنی چھبیس بیان
اکیس مرتبہ سات فائدہ سات دقیقہ اٹھارہ لمحہ پانچ نکات اکیسو شبہات پر مشتمل ہے

صفحہ	مضمون
۵	مقدمہ مین چار رکن ہین
۶	پہلا رکن اس کتاب کی تخصیص کے بیان مین سات عنوان پر
۸	دوسرا رکن علوم کی تعریف اور اس علم کی فضیلت مین اور علمون پر
۱۲	تیسرا رکن شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت کے بیان مین
۱۴	چوتھا رکن مقامات ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت کے بیان مین
۱۶	پہلا عنوان اسمین دو معنی ہین
〃	پہلا معنی اسمین سات بیان ہین
〃	پہلا بیان ایمان کے معنی اور اسکی تعریف مین
۱۷	دوسرا بیان ایمان کی حقیقت وماہیت مین
۱۸	تیسرا بیان ایمان مجمل ومفصل کے بیان مین
۱۹	چوتھا بیان اسمین کہ ایمان کا کمال تبھی نیز ان کا مانے ہے
۲۰	پانچوان بیان اسلام کے معنی کی تصریح اور اس کے مناسب بیان مین۔
۲۳	چھٹا بیان حقتعالی کے اسماء وصفات مجمل ایمان لانے کے باب مین
۲۵	ساتوان بیان حقتعالی کے اسماء وصفات پر مفصل ایمان لانے مین اور اسمین سات مرتبہ مین
〃	پہلا مرتبہ اسمین کہ اللہ تعالی پر ایمان لانا مقدم ہے اسکی معرفت سے
۲۶	دوسرا مرتبہ اسمین کہ اللہ تعالی متکلم ہے
۲۷	تیسرا مرتبہ اسمین کہ حقتعالی قدیم ہے
〃	چوتھا مرتبہ اسمین کہ حق سبحانہ قیوم ہے
۲۸	پانچوان مرتبہ اللہ تعالی کو تنزیہ کی صفات مین
۲۹	چھٹا مرتبہ حقتعالی کو جلال وجمال کی صفات مین
۳۰	ساتوان مرتبہ اسمین کہ صفات اسکی ذات مین غیر ذات اور اسمین سات فائدے ہین
۳۱	پہلا فائدہ علماء شریعت وطریقت کا ایمان کی تحقیق مین۔
۴۰	دوسرا فائدہ اسمین کہ ایمان پانچ چیز وں سے تمام ہوتا ہے
۴۲	تیسرا فائدہ اسمین کہ ایمان دس خصلتون سے کامل ہوتا ہے۔

صفحہ	مضمون
۵۰	چوتھا فائدہ خواص و عوام کے ایمان مین
۶۵	پانچوان فائدہ دل کی کرامت مین
۶۹	چھٹا فائدہ آیہ کریمہ ہاں اللہ لا الہ الا ہو مین طیبین فی جوفہ کے معنی کی تحقیق مین ۔
۷۳	ساتوان فائدہ اسمین سات دقیقہ ہین
"	پہلا دقیقہ نفسون کی تعریف مین
۷۸	دوسرا دقیقہ خلائق کی اقسام اور نفسونکی قسمون مین
۸۴	تیسرا دقیقہ سر خفی و سر سر کے بیان مین
"	چوتھا دقیقہ روح اور اسکی قسمون کے بیان مین
۸۸	پانچوان دقیقہ عقل اور اسکی انواع کے بیان مین
۹۱	چھٹا دقیقہ محبت اور محبت کرنیوالونکی بیان مین
۱۰۴	ساتوان دقیقہ عشق اور عاشقونکی بیان مین
۱۱۸	دوسرا معنی اسم اللہ کی تصیر مین اور اسمین سات بیان ہین ۔
"	پہلا بیان اسمین کہ لفظ اللہ مشتق ہے یا نہین
۱۱۹	دوسرا بیان اسم اللہ کے معنی کی ذکر مین
"	تیسرا بیان اسم اللہ کے خواص مین
۱۲۱	چوتھا بیان اسم اللہ کے ذکرون مین
۱۲۴	پانچوان بیان اسم اعظم کی تحقیق مین
۱۲۷	چھٹا بیان ان بات کی تحقیق مین کہ اسم عین مسمے ہے یا غیر
۱۲۸	ساتوان بیان اسبات کی تحقیق مین کہ بحسب ذات حقتعالی کا نام ہے یا نہین ۔
۱۳۰	دوسرا عنوان ملائکہ پر ایمان لانے کے

صفحہ	مضمون
	بیانمین اور اسمین ایک معنی ہے اور اسمین سات بیان ہین
۱۳۰	پہلا بیان ملائکہ پر ایمان لانیکے اعتقاد کی تحقیق مین اور کتابون اور رسولون کے مقدم کرنے مین
"	دوسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کی ذکر مین موافق علماے شرع شریف کے
۱۳۱	تیسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر مین مطابق حکماء کے
"	چوتھا بیان ملائکہ علیہم السلام کی پیدایش کی تحقیق مین ۔
	پانچوان بیان ملائکہ کے گروہ اور ان کی قسمون کے ذکر مین ۔
۱۳۲	چھٹا بیان عرش اعظم کے اٹھانیوالے اور طواف کرنیوالے فرشتون کے ذکر مین ۔
۱۳۴	ساتوان بیان ملائکہ کی عصمت کے حال مین
۱۳۵	تیسرا عنوان کتابون پر ایمان لانے مین
"	اور اسمین ایک معنی ہے اور اسمین سات بیان ہین
	پہلا بیان کتابون کی وحی ہونے اور آسمان پر سے اترنے کے ذکر مین
"	دوسرا بیان سب کتابونکے حق ہونے مین
	تیسرا بیان اس باب مین کہ قرآن مجید معجزہ ہے
۱۳۶	چوتھا بیان کتابون آسمانی کے قدیم ہونے کے ذکر مین ۔
"	پانچوان بیان کتابون کی گنتی معین نکرنے مین
"	چھٹا بیان ناسخ و منسوخ مین ۔

Marfat.com

صفحہ	مضمون
۱۳۷	ساتوان بیان اُن کتابون کے ذکر مین جو یہود اور نصاریٰ کے پاس ہین۔
۱۳۸	چوتھا عنوان پیغمبرون علیہم السلام پر ایمان لانے مین اسمین ایک معنی اور اسمین سات بیان ہین
〃	پہلا بیان اسبات مین کہ نجات کی رستی اور درجات کا حاصل ہونا تائید الہی و تعلیم انبیاء پر موقوف ہے
〃	دوسرا بیان انبیا پر ایمان لانیکے ذکر مین
۱۳۹	تیسرا بیان انبیا علیہم السلام کی عصمت مین
۱۴۰	چوتھا بیان معجزات و کرامات و استدراج و سحر و طلسمات اور اُنکے تفاوت کے ذکر مین
۱۴۷	پانچوان بیان انبیا علیہم السلام کی تائید و تعلیم کے ذکر مین۔
۱۴۹	چھٹا بیان انبیا علیہم السلام کی گنتی اور اُنکے احوال و اطوار کے کمال مین
۱۵۱	ساتوان بیان حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی خاصیتون اور معجزون مین اور امتی کی آپکی متابعت کرنے مین اور اسمین سات مرتبے ہین۔
〃	پہلا مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاصیتون مین۔
۱۵۲	دوسرا مرتبہ امت کی متابعت کے ذکر اور نماز اور اُس کی شرطون مین۔
۱۷۱	تیسرا مرتبہ نماز کے ارکان و ذات و فضیلت جماعت اور اسکی مناسبات مین اسمین چھ رکن ہین

صفحہ	مضمون
۱۷۱	پہلا رکن ارکان نماز مین سے قیام ہے
۱۷۲	دوسرا رکن ارکان نماز مین سے قرأت ہے
۱۷۳	تیسرا رکن ارکان نماز مین سے رکوع ہے
۱۷۴	چوتھا رکن ارکان نماز مین سے سجدہ ہے
۱۸۲	پانچوان رکن ارکان نماز مین سے قاعدہ ہے
〃	چھٹا رکن ارکان نماز مین سے خروج بفعل مصلے ہے۔
〃	اشارت نماز وتر کے اوصاف مین اور نماز کے ثواب کا ذکر۔
۱۹۹	چوتھا مرتبہ زکوٰۃ کے ذکر مین۔
۲۲۰	پانچوان مرتبہ روزہ کے حال مین
۲۲۸	کلام حدیث الصوم لی اہ کے الفاظ و معنی کی تحقیق مین۔
۲۳۱	بیان روزہ کے ثواب کے ذکر مین
۲۳۳	بیان ماہ مبارک رمضان کی فضیلت مین
۲۳۹	چھٹا مرتبہ حج اور اسکے ثواب اور کعبہ کی بنا کے بیان مین اور اسمین ۲ لمحے ہین اور ایک بیان

۲۳۹	پہلا لمحہ	۲۴۷	اٹھوان لمحہ
۲۴۱	دوسرا لمحہ	۲۵۲	نوان لمحہ
〃	تیسرا لمحہ	〃	دسوان لمحہ
۲۴۲	چوتھا لمحہ	۲۵۳	گیارھوان لمحہ
〃	پانچوان لمحہ	۲۵۴	بارھوان لمحہ
۲۴۳	چھٹا لمحہ	۲۵۶	تیرھوان لمحہ
۲۴۵	ساتوان لمحہ	۲۵۸	چودھوان لمحہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۰	پندرہوان لمحہ	۲۶۵	اٹھارہوان لمحہ
۲۶۲	سولہوان لمحہ	۲۷۰	انیسوان لمحہ
۲۶۳	سترہوان لمحہ	۲۷۱	بیسوان لمحہ
۲۶۶	بیان آنحضرت ملکے روضہ متبرکہ کی زیارت مین		
۲۷۳	ساتوان مرتبہ جہاد کے بیان مین		
۲۸۱	پانچوان عنوان قیامت پر ایمان لانیکے بیانمین اور اسمین سات بیان ہین۔		
〃	پہلا بیان دابۃ الارض کے نکلنے مین۔		
۲۸۲	دوسرا بیان امام مہدی کے ظاہر ہونیمین		
۲۸۶	تیسرا بیان دجال کے نکلنے اور عیسیٰ کے اترنے مین		
۲۹۰	چوتھا بیان یاجوج وماجوج کے خروج مین		
۲۹۱	پانچوان بیان مغرب کیطرف سے آفتاب کے نکلنے مین		
۲۹۲	چھٹا بیان قرا نمجید کے اٹھہ جانے مین		
〃	ساتوان بیان اس جہانکے فنا ہونے اور اسکے بعد کے احوال مین اور اسمین سات مرتبہ ہین		
〃	پہلا مرتبہ اس جہانکی حیات کی انتہا مین		
۲۹۴	دوسرا مرتبہ زندہ ہونے خلائق کے بیانمین اور اسمین سات بیان ہین		
	نفخہ سے اور میدان حشر کے حاضر ہونیمین		
۳۰۰	تیسرا مرتبہ حوض کوثر کے بیان مین		
۳۰۷	چوتھا مرتبہ میزان کے ذکر مین		
۳۰۳	پانچوان مرتبہ روز قیامت کو شفاعت کے بیانمین		
〃	چھٹا مرتبہ پل صراط کے ذکر مین		
۳۰۴	ساتوان مرتبہ بہشت کے بیان مین		
۳۰۵	چھٹا عنوان خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لانیکے بیانمین اور اسمین ایک معنی اور سات بیان ہین		

صفحہ	مضمون
۳۰۵	پہلا بیان اسباتمین کہ تقدیر اللہ تعالیٰ سے ہے نہ اسکے غیر سے اور مذہب قدریہ اور اونکی شبہات باطلہ اور اونکا جواب
۳۱۵	دوسرا بیان مذہب باطلہ جبریہ کے بیانمین
〃	تیسرا بیان مذہب باطلہ شیعہ کے حال مین
۳۱۶	چوتھا بیان مذہب باطلہ خوارج کے احوال مین
〃	پانچوان بیان مذہب باطلہ مرجیہ کی کیفیت مین
۳۱۷	چھٹا بیان مذہب باطلہ نجاریہ کی حقیقت مین
〃	ساتوان بیان مذہب باطلہ مشبہ کے ذکر مین
۳۱۹	ساتوان عنوان بعث یعنی میرنیکو بعد زندہ ہونے پر ایمان لانیمین اسمین ایک معنی اور اسمین سات بیان ہین
〃	پہلا بیان اثبات بعث مین دلائل عقلی و نقلی سے
〃	دوسرا بیان اعتقاد بعث مین بموجب مذہب اہل سنت و
〃	تیسرا بیان استدلال بعث مین بموجب قصہ انبیاء
۳۲۱	چوتھا بیان استدلال بعث مین بموجب کیفیت احیاء بعد اماتہ
〃	پانچوان بیان بعث مین بموجب حکمت بسیار
۳۲۲	چھٹا بیان مخالفونکی شبہات اور اونکے جواب کے ذکر مین
۳۲۳	ساتوان بیان اسمین حکما کے حشر اجساد کے انکار کا ذکر اور انکا جواب مذکور ہے
۳۲۴	خاتمہ مین پانچ بیناہین پہلی بنا توحید و معرفت کے بیان
۳۳۳	دوسری بنا مکاشفہ و مشاہدہ و معائنہ کے ذکر مین
۳۳۴	تیسری بنا ظلمانی و نورانی حجابونکے احوال مین
۳۳۶	چوتھی بنا قربت و معیت و عندیت کی کیفیت مین
۳۳۷	پانچوین بنا وصول و وصال و رویت و تقابل و رویت مین
۳۴۳	خاتمہ اسمین کتب مین جن سے اس کتاب کی تحریر مین مدد لیگئی
۳۴۴	خاتمہ بقلم کاتب نسخہ معراج المومنین۔

صفحہ ۳۴۴ پر خاتمہ مرقومہ مترجم جس کا ہر فقرہ تاریخی ہے۔ اور صفحہ ۳۴۶ سے آخر تک تقریظ و قطعات تاریخ وغیرہ درج ہین

Marfat.com

غنیمت مصطفائی بقلم فخر
کمو کر لاہور
رحمۃ معراج المومنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی امتا وجمیع المسلمین بوحدانیتہ و الوھیتہ۔ وبجنود ملائکتہ۔ وبصحائفہ وکتبہ وبانبیائہ ورسلہ۔ وبالیوم الاخر ولقائہ۔ وبالقدر خیرہ وشرہ بتقدیرہ وقضائہ۔ وبالبعث بعد الموت لثوابہ وعقابہ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ۔ وخیر خلقہ واشرف بریتہ وعلی آلہ واصحابہ۔ وعلی عباد اللہ الصالحین من امتہ

بعد حمد وصلوٰۃ کے خاکپاے فقرا و علماے زمان نامہم بمحمدان رحیم بخش المعروف بہ رحیم الدین احمد (طرب) دہلوی ثم القادری عفی اللہ عنہ نبیرہ اجناب ملائک مآب قطب الاقطاب شیخ الشیوخ حضرت شیخ نور محمد قادری تھانیسری قدس اللہ سرہ ونور اللہ قبرہ عرض کرتا ہے کہ کتاب مستطاب معراج المومنین لارشاد السالکین تصنیف اعلم علماے شریعت واکمل کملاے طریقت حضرت قاضی (محمد بدل) بلخی رحمۃ اللہ علیہ خوبی قسمت سے دستیاب ہوئی اور نظر سے گزری دیکھا کہ نکات ولطائف شریعت وطریقت سے لبالب ہے۔ اور اسپر بیان کی صفائی بھی غضب ہے۔ اور عجائب وغرائب حقیقت ومعرفت سے ایسی مالامال ہے۔ کہ زبان اُس کی توصیف مین لال ہے۔ ہر ہر لفظ مین سے محبت الٰہی

ٹپک رہی ہے۔ ہر ہر حرف مین بوی صداقت مہک رہی ہے۔ مضامین کی روشنی سے ہر صفحہ نور علی نور ہے۔ ہر سطر مین تجلی طور کا ظہور ہے۔ بیان کی تاثیر سے معنی خود بخود دلنشین ہوئے جاتے ہین۔ دم کے دم مین جاہل مطلق کو عالم متبحر بناتے ہین۔ رسالہ ہے یا ہدایت کا مقالہ۔ بیان ہے یا جادو کا پرکالہ۔ الحاصل دیکھتے ہی اُسکی سحر بیانی نے کام اپنا تمام کیا کہ ناگاہ مُلہم غیب نے دلمین الہام کیا کہ اگر اس کتاب لاجواب کا اُردو زبان مین ترجمہ کیا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بہت ہی فائدہ پہنچاوے ان مضامین لطیف و نکات عجیب کے پڑھنے و سُننے سے بالضرور اُنکے دل حقتعالی کی طرف مائل ہون۔ ہزارہا غافلون کے دلون سے غفلت کے پردے زائل ہون۔ دلون مین سے قساوت کے اندھیرے دور ہوجاوین ہدایت و ایمان کے نور سے سینے معمور ہوجاوین۔ یہ خیالات دماغ مین کچھ ایسے سمائے کہ آخر موجود بالقوت کو احاطۂ فعل مین کھینچ لائے۔ یعنی خود بخود قلب مین ترجمہ کرنیکا یہ شوق پیدا ہوا۔ گویا وہ اس کام پر بے اختیار شیدا ہوا۔ متحیر تھا کہ الٰہی یہ کیا اسرار ہے۔ جو مجھ جیسے نادان بے بضاعت کو اس کتاب کے ترجمہ پر اسقدر اصرار ہے۔ مادۂ علمی۔ مجمعی۔ تندرستی فارغ البالی۔ جو اس کام کے اوزار ہین یک لخت سب مفقود ہین۔ بے علمی۔ تفرقہ خاطر طرح طرح کی بیماریان دنیا کے جھگڑے و نمین ابتلا وغیرہ جو موانع ہین سارے بکثرت موجود ہین۔ مجھ نالائق بیمایہ شناس سے کیونکر یہہ کام انصرام ہوگا۔ یارب اس آغاز کا کیا انجام ہوگا۔ آخر قوت ارادہ ہی جو الہام سے پیدا ہوئی تھی غالب آئی۔ اور قلم ہاتھ مین لیا ترجمہ لکھنے کی ٹھہرائی۔ یہی دھن لگی ہو سو ہو لکھے جاؤ۔ کسی طرح کے وہم کو خاطر مین نلاؤ۔ جس نے دل مین ڈالا ہے وہی اس کام کو سرانجام کروائیگا۔ جس نے قصد کو پیدا کیا ہے وہ ہی مقصود تک پہنچاویگا۔ مانا کہ ہم محض ناکارہ اور بالکل بے حقیقت ہین۔ مگر اُسکے فضل و کرم کے امیدوار اور موردِ رحمت ہین۔ ہمکو ہر کام مشکل ہے اور اُسکو سب آسان ہے۔ اُس قادر مطلق کی ہر آنمین نرالی شان ہے۔ ادنے سے چاہے تو اعلیٰ کام کروادے۔ جسکو چاہے حضیض ذلت سے آسمان عزت پر پہنچادے آدم خاکی کو اپنا خلیفہ بنایا فرشتون سے اُسکو سجدہ کروایا۔ آدمی ایک تودۂ خاک ہے۔ لیکن اُس کا صانع خدای پاک ہے۔ کیسا بنایا اور اُس سے کیا کیا کام لئے۔ کہان سے کہان پہنچایا اور کیا کیا مقام دئے۔ المختصر

Marfat.com

صرف اللہ تعالیٰ کی امداد کے بھروسہ پر قلم اٹھایا اور موافق محاورہ اُردو زبان کے ترجمہ تحریر مین لایا۔ اشعار فارسی کو بجنسہ حوالہ قلم کیا اور اُنکا ترجمہ یا مضمون نظم مین اُنکے آگے ہی رقم کیا۔ اور اس کتاب کا نام تاریخی (نصائح العارفین لہدایت المسلمین) ترجمہ معراج المومنین لارشاد السالکین۔ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے اس کو قبول فرماوے اور خلقت کو اس سے فائدہ پہنچاوے۔ اسمین اگر کہین بھول چوک ہو مہربانی فرماکر بنائین اور دعاے خیر سے دریغ نفرمائین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی ستایش اُسی اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے جس نے مؤمنون کے دلون کو روشن کردیا۔ نور ایمان سے اور اہل اسلام کے سینون کو کھولدیا ہدایت و ایقان سے۔ اور شکر کیا محسنین کو اپنے فضل و احسان سے۔ اور ثنا سے بیحد اُسی خداوند جل شانہ کو لایق ہے جس نے تمام مخلوقات کی پرورش کو باندھا اپنے اکرام و انعام کے دامان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور ہمیشہ کی سعادت دین و دنیا حاصل ہوتی ہے اُسی کے فیض رحمت بیکران اور تاثیر اجراے فرمان سے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور نجات ملتی ہے دونون جہان مین اُسی کے ذکر لسانی و عبادات بدنی و مالی و استعانت لطف و احسان سے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور راحت دو جہانی ہاتھ لگتی ہے اُسی کی رہنمائی سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور کامگاری و دستگاری دستیاب ہوتی ہے اُسکی درگاہ کے مقربون کی دوستی اور اُس کی بارگاہ کے مردودون کی دشمنائی سے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور صلوٰۃ و سلام کے چمکتے موتی اُس حضرت کے روضۂ مطہرہ و منورہ پر نثار ہین کہ ساری کتابین آسمانی الحمد اور مخزن اسرار آیہ کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ بسم اللہ اُسکے بیان

۱۲ تمام تعریفین اللہ کو پالنے والا جہانون کا بخشش کرنیوالا مہربان مالک جزا کے دن کا تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم۔ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔ راہ اُنکی جن پر تو نے انعام کیا اور نہ اُنکی جن پر غصہ ہوا اور نہ بہکے ہوؤن کی ۱۲ دوست رکھتا ہے وہ اُنکو اور وہ دوست رکھتے ہے وہ اُسکو ۱۲ منہ

Marfat.com

کی ہے اور خاتمہ مجموعہ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین کنجی اس کے خزانون اذعان
کی ہے اے اللہ درود بھیج اسپر اور اس کی آل وفرزندون پر اور اسکے صحابہ وخلفاء اور اس کے
کہنے والون پر اور سارے نبیون وپیامبرون پر اور انپر جو قیامت تک اسکی شریعت کے تابع رہین
وہ درود جو نہ تمام ہو سبب تمام ہونے زبانون اور دنون کے اور نہ ختم ہو بباعث ختم ہونے
مہینون اور برسون کے اور بہت برکت بھیجے انپر اللہ تعالی کی حمد بیان کرنی اور حضرت رسالت پناہ
کی روح پر فتوح پر ان گفت درود بھیجنے کے بعد کہتا ہے ان حروف والفاظ کا ثرمین لکھنے والا
جنکے معنی کھلے ہین اور ان فقرون وعبارات کا جوڑنیوالا جنکے مطالب ظاہر ہین اللہ تعالے
نہایت بخشش کرنیوالے بہت ہی بزرگ کے بندون مین سے کمال ضعیف قاضی محمد بدل جو
پیدا ہوا اور رہا بلخ مین بخشے اللہ گناہ اسکے اور اسکے استادون اور اسکے باپ دادا ؤن کی
اور ڈھانکے اللہ عیب اسکے اور عیب ان سب کے کہ جوانی کی عمر مین اکثر شریعت کے عقلی ونقلی
درسی کتب کی تحصیل مین کہ رستگاری وحاجت روائی کا سرمایہ ہے اپنے مخدومون یعنی استادون
کی خدمت مین انپر رحم کرے اللہ تعالی مشغول رہتا تھا اسحال مین جب کبھی مشائخ کبار رحمۃ اللہ
علیہم کے کلام سے بہرہ ور ہوتا اور اکثر واغلب اس گروہ کے سخن کی استواری موثر ہوتی دلمین
گزرتا کہ ان حضرات کے ملفوظات جسقدر نظر سے گذرے ہین اور جو کچھ بزرگان وقت وصحاب
ذوق سے باضافہ سنے ہین یا بطریق سماع یعنی کسی دوسرے شخص کی زبانی یا حالت وجد مین
سننے مین آئے ہین اور انکی توجیہ جو دل معنی پیدا کرنے والے مین آئی ہے سبکو تقریر کی لڑی
مین پرودی وتحریر کی صورت مین لادی کہ اگلے زمانے والے اس کوڑ پکڑ مجکو یاد کرین اور دعاے
خیر سے دریغ نفرمائین لیکن روی مقصود ڈھیل وتاخیر کے پردے مین پوشیدہ تھا اور
مین کسی طرح اس ارادہ کے جمال سے نقاب کو اٹھا نہ سکتا تھا کیونکہ سخنور کو دل آسودہ درکار
ہے نہ حوادث رنج مین سودا خر الہام غیبی کے اشارہ سے اس مطلب کے حاصل کرنے کا حکم پایا
اس لئے اس مجموعہ کی ترتیب مین کہ معراج المومنین لارشاد السالکین اس کا نام ہے مشغول ہوا
اور سنہ ۱۰۴۴ ہجری مین کہ اس عبارت سے حالیا عمری بود خمسین بحساب جمل سن وسال اس کا

ل ترجمہ اور لیکن رسول اللہ کا ہے اور ختم کرنیوالا نبوت کا ۱۲ سنہ ل ۵ جمل ابجد کے حساب کرم

صدست تا ضلع + دلت بحن رحساب جمل نوستخلص +

Marfat.com

ظاہر اور تعدد عمر خواہ اسکی معنی سے باہر ہے خدیو زمان باعث امن و امان خاقان ابن خاقان
وسلطان ابن سلطان ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی کی شہریاری کے زمانہ مین ہمیشہ رکھے اللہ
تعالی اس کا ملک و سلطنت اور پہنچاتا رہے تمام جہان کو اسکے بخشش و احسان کی راحت کہ لفظ
جواد کے حروف سے جو اسکی صفت و بخشش سے خبردار کرتا ہے اسکے جلوس ہمایون کی تاریخ ہویدا ہے اور
نامزد بنام نامی ذات فائض البرکات خلاصہ دودمان اصالت و نجابت رکن سلطنت قطب
مملکت زیب آرای مسند وزارت زینت افزای منصب امارت جریدہ فہرست روزنامہ امرای زمان
صدر نشین مجالس خوانین دوران پسندیدہ خاص و عام نور حدیقہ مصطفوی نور حدقہ مرتضوی ذو
احترام جمدۃ الملک مدار المہام نواب اعتماد الدولہ قمر الدین خان حسین بہادر محمد شاہی نصرت جنگ کہ
انکی عمر شریف کا ۴۶ سنہ لفظ ماہ کے اعداد سے کہ لفظ قمر کا مترادف ہے اور قمر انکے القاب عالی کا
ایک جزو ہے روشن و پیدا ہے شروع کیا اور اسی سال مین اتمام و اختتام کے صورت دکھائی
اور یہ کتاب ایک مقدمہ اور سات عنوان پر شامل ہے ایما اور اسکے صفات کے بیان مین موافق ترتیب
ایمان مفصل کے جسکی عبارت یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

پہلا عنوان اللہ تعالے پر ایمان لانے کے ذکر مین **دوسرا عنوان** فرشتون پر ایمان
لانے مین **تیسرا عنوان** کتابون پر ایمان لانے کے احوال مین **چوتھا عنوان** پیغمبرون
پر ایمان لانے کی حقیقت مین **پانچوان عنوان** روز قیامت پر ایمان لانے کے حال مین
چھٹا عنوان تقدیر پر ایمان لانے کی کیفیت مین **ساتوان عنوان** بعد مرنے کے پھر
زندہ ہونے پر ایمان لانے کے ذکر مین **خاتمہ** اس بیان مین جو مناسب مقام ہے **مقدمہ** مین چار
رکن ہین **پہلا رکن** اس رسالہ کی تخصیص کے بیان مین سات عنوان پر اور اس کے دلائل
دوسرا رکن علوم کی تعریف اور فضیلت اس علم کی اور علمون پر **تیسرا رکن** شریعت طریقت
و حقیقت و معرفت کے معنی اور انکے فرق کے بیان مین **چوتھا رکن** ناسوت و ملکوت و

۵ ترجمہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اس کے فرشتون پر اور اس کی کتابون پر اور اس کے رسولون پر اور قیامت
کے دن پر اور اس بات پر کہ نیکی و بدی کا اندازہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ۱۲ منہ

Marfat.com

جبروت ولاہوت کے معنے اور اُنکے تفاوت کے بیان مین **پہلا رکن** ارباب کی خدمت مین عرض ہے کہ اس مجموعہ کو سات عنوان پر اس لیے منحصر کیا ہے کہ سات کا عدد جامع ہے اشفاع واوتار یعنے اعداد جفت وطاق کو اس لیے کہ اسمین تین وتر ہین۔ تین[۳] پانچ[۵]۔ سات۔ اور تین[۳] شفع ہین۔ دو[۲]۔ چار[۴]۔ چھ[۶]۔ پس عدد کی دونون قسمون کا جامع ہوا۔ اور عدد زوج ہوتا ہی یعنے وہ کہ دو پر تقسیم ہو سکے۔ اور فرد ہوتا کہ دو پر تقسیم نہو سکے۔ یا زوج الزوج[۵۱] یا زوج الفرد[۵۲]۔ اور یہہ سب قسمین سات مین موجود ہین پھر اگر فرد اول کو کہ تین ہے زوج ثانی کے ساتھہ کہ چار ہے جمع کرین یا زوج اول کو کہ دو ہے فرد ثانی کے ساتھہ کہ پانچ ہے جمع کرین ہر صورت مین سات حاصل ہوتے ہین چنانچہ آیہ کریمہ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ[۵۳] مرۃ کی تفسیر مین اس مضمون کی طرف اشارہ ہے اور بسبب کمال جامعیت کی جو عدد سات مین ہے اکثر بڑی بڑی چیزین عالم علوی وسفلی وانسانی کی اور بہت سے امور شرعی وقرآنی اسی عدد کے مطابق واقع ہوے ہین چنانچہ عالم علویات سے تین چیزین سات سات ہین۔ اول بڑے ملائکہ کے سات گروہ ہین اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالی دوسرے عنوان مین آتی ہے۔ دوسرے آسمان سات ہین بموجب آیہ کریمہ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ[۵۴] تیسرے سات ستارے سیارے یعنی چلنے والے ہین۔ اور سفلیات مین سے گیارہ چیزین ہین۔ اول زمین بموجب اس آیہ شریفہ کے وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ[۵۵] دوسرے دوزخ کے درکات بموجب اس آیہ کریمہ کے وَلَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ[۵۶] تیسرے دریا موافق اس آیہ کریمہ کے مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ[۵۷] چوتھے سات قلیمین۔ پانچوین پہاڑ جو قرآن شریف مین مذکور ہین سات ہین۔ چھٹے معادن[۵۸] یعنے کانین سات ہین۔ ساتوین

---

۵۱ زوج الزوج وہ ہے کہ جب دو پر بٹے تو خارج قسمت ایسا عدد ہو کہ وہ بھی دو پر بٹ سکے جیسے چار کہ اُس کے دو پر بانٹنے سے دو حاصل ہوے وہ بھی دو پر بٹ سکتے ہین ۱۲ منہ ۵۲ زوج الفرد وہ کہ اُس کے دو پر بٹنے سے خارج قسمت فرد حاصل ہو نہ زوج جیسے چھ کہ دو پر بٹنے سے تین حاصل ہوے کہ فرد ہین اور دو پر نہین بٹ سکتے ۱۲ منہ ۵۳ بخشش مانگے تو اُنکے لیے ستر بار ۱۲ منہ ۵۴ اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیے سات آسمان ۱۲ منہ ۵۵ یہ سات آسمانون مین ہین ہر ایک ہی اُنکے نام وترتیب اس بیت مین درج ہین ۵۶ قمر ست وعطارد وزہرہ + شمس ومریخ و مشتری وزحل + ۱۲ منہ ۵۶ اور زمین ہین آسمانون کی مانند طبقات ہین ۱۲ منہ ۵۷ اور دوزخ کے سات دروازے ہین یعنی درکات اُنکے نام یہ ہین۔ سقر۔ سعیر۔ لظی۔ حطمہ۔ جحیم۔ جہنم۔ ہاویہ ۵۸ ترجمہ اُسکے بعد سات دریا ہین غیاث اللغات مین اُنکے یہ نام لکھے ہین۔ بحر اخضر۔ بحر عمان۔ بحر قلزم۔ بحر او قیانوس۔ بحر بربر۔ بحر روم

فلزات[۵۱] سات ہین - آٹھوین نباتات ثمرہ سات قسم ہین - نوین حیوانات غیر ناطق سات طرح کے ہین - دسوین رنگون[۵۲] کی جڑین سات ہین - گیارہوین ہوائین جو رحمت کا نمونہ اور غضب[۵۳] کا نشان ہین سات ہین - اور انسان مین تیرہ چیزین ہین - اول اکمل اجزای مرکبہ ظاہر آدمی مین سات ہین - دوسرے[۵۴] اعضای باطنی بھی سات ہین - تیسرے[۵۵] مراتب خلقت انسان خاک سے سات ہین لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ چوتھے طبقات آدمی بموجب آیہ شریفہ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ سات ہین - پانچوین آدمی مین سات چیزین ہین کہ اُس کی انسانیت اُسسے قایم ہے جسم طبیع - نفس - قلب - روح - سر غیب چھٹے قوای نفسانی بھی سات ہین[۵۶] - ساتوین اعضای مفردہ کہ بدن اُس سے مرکب ہے سات ہین - اٹھوین سر مین روزن سات ہین - نوین - قوای مدرکہ انسانی سات ہین دسوین ہدایت سات ہین - گیارہوین رسول صاحب کتاب سات ہین - بارہوین اصحاب کہف سات ہین بقول اصح تیرہوین دقایق جو زبان سے معلوم ہوتے ہین سات ہین - اور شرع شریف مین دس چیزین ایسی ہین - (اول واجبات اسلام) سات ہین - دوسرے واجبات نماز سات ہین تیسرے حاجیون کے لئے کعبہ معظمہ کے طواف مین سات شرط ہین - چوتھے وہ گناہ کبیرہ جنمین سب متفق ہین سات ہین حدیث شریف مین آیا ہے اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ پانچوین نسب کی رو سے جو عورتین حرام ہین سات ہین - چھٹے دودہ کے سبب سے جو عورتین حرام ہین وہ بھی سات ہین - ساتوین اسمای اعظم الٰہی محققین کے نزدیک سات ہین آٹھوین وہ اعضا جو سجدہ مین زمین پر ٹیکتے ہین سات ہین - حدیث شریف مین آیا ہے فَاسْجُدُوا اللّٰہَ عَلٰی سَبْعٍ نوین سُمّ مستحقان زکوٰۃ اس زمانہ مین سات ہین - دسوین ہفتے کے دن سات

---

[۵۱] سونا - چاندی - تانبا - جست لوہا - سیسہ - رانگ [۵۲] سیاہ - سرخ - سفید - سبز - زرد - نیلا - عباسی یعنی قرمزی [۵۳] سر - سینہ - پشت - ہاتھ دو - پانوں دو - زبان - بطن - فرج - ہاتھ پانوں دو دو تفسیر حسینی [۵۴] دماغ - دل - جگر - معدہ - تلی - پھیپھڑہ - پتہ [۵۵] خاک - غذا - نطفہ - علقہ - مضغہ - عظام خلق آخر [۵۶] ترجمہ البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو مٹی سے [۵۷] ہڈی - پٹھے - رباط - جھلی - گوشت - چربے رکین یہ سات ہین سوای انکے طب مین اور بھی ہین [۵۸] دوا نکہہ - دو ناک ہین - دو کان ہین - ایک منہ [۵۹] بینائی شنوای - قوت شامہ - قوت ذائقہ - قوت لامسہ - قوت حس مشترک - قوت وہمیہ [۶۰] میٹھا - کڑوا - کھٹا - کسیلا - پھیکا

Marfat.com

ہین - اور قرآن مجید مین سے پانچ چیزین ہین - اول نزول قرآن مجید کا سات حرف یعنی لغت پر ہے بموجب حدیث شریف کے اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ نَزَلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ دوسرے اسباع قرآن یعنی منازل سات ہین - تیسرے لباب و عرایس یعنی قرآن کی دو لہنین گ وہ سورتین حٰمٓ کے لفظ سے شروع ہوتی ہین سات ہین - کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابٌ وَّلُبَابُ الْقُرْاٰنِ الْحَوَامِیْمُ چوتھے یوسف علی نبینا و علیہ السلام کے زمانہ مین جو قحط پڑا وہ سات برس کا تہا - پانچوین ملک یان نے جو چیزین خواب مین دیکھی تہین اور وہ خواب یوسف کی خلاصی کا باعث ہوا وہ بہی سات تہین - پس اگر سات کے عدد کو اور اعداد پر فضیلت نہوتی یہ سب چیزین سات سات نہ واقع ہوتین اس لئے ہمنے بہی اسی عدد کو اختیار کیا دوسرا رکن علوم کی تعریف اور اس کی فضیلت مین کہ در اصل کمال انسان اسمین ہے کہ حق جل و علا کو پہچانے اور معرفت حق میسر نہین ہوتی جبتک اپنے تئین نہ پہچانے اور اپنی شناخت سے کہ عالم صغیر ہے عالم کبیر کا کہوج نہ لگالے اور اس سے تعالیٰ کی صفات کو اور صفات سے اسکے ناموں کو اور ناموں سے اس کی ذات بے نشان کا نشان نپاوے اس مضمون کی طرف اس آیہ کریمہ مین اشارہ ہے وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور یہ سب علم پر موقوف ہے اور ثمرہ اس کا عبادت اور نتیجہ اس کا معرفت اور حاصل اس کا دیدار حق تعالیٰ ہے پس سالک جبتک اپنے تئین نہین پہچانتا خدا کو بہی نہین جانتا اور کلام معجز نظام حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ والہ وسلم من عرف نفسه فقد عرف ربه کے مطلب کو نہین پہنچ سکتا اور آیہ کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ سے بہرہ ور نہین ہو سکتا اور علم کا سیکہنا

لہ ساتون منزلین ان سورتون سے شروع ہوتی ہین - فاتحہ - مائدہ - یونس - بنی اسرائیل - شعرا - وصافات قاف - مجموعہ ان حرفون کا (نمی بشوق) ہے ۱۲ ۲ ساتون حامیمون کے نام - سورہ مؤمن - سورہ سجدہ - سورہ شوریٰ - سورہ زخرف - سورہ دخان - سورہ جاثیہ سورہ احقاف ۱۲ ۳ ترجمہ ہر چیز کا لباب اور خلاصہ ہے اور لباب قرآن کا حامیمین ہین ۱۲ ۴ ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد ترجمہ پہر آوینگے اسکے بعد سات برس سخت یعنی قحط کے ۱۲ ۵ انی اری سبع بقرات سمان یاکلہن سبع عجاف و سبع سنبلات خضر و اخر یابسات ترجمہ مینے دیکہی سات گائین موٹے کہا گئین انکو سات گائین دبلی اور سات خوشی ہرے اور سات سوکہی ۱۲ ۶ ترجمہ اور اپنے نفسون مین آیا پس نہین دیکہتے تم ۱۲ ۷ ترجمہ - جس نے پہچانا اپنے نفس کو تحقیق اسنے پہچانا اپنے رب کو ۱۲ ۸ ترجمہ اور نہین پیدا کیا مینے جن اور آدمی کو مگر اپنی عبادت کے لئے ۱۲ منہ -

Marfat.com

ہر شخص پر بموجب حدیث شریف طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ
اور عین فرض ہے اور علم دو طرح کا ہے ظاہری و باطنی اور علم ظاہری کے مقدمات و مقاصد ہیں
علوم مقدمات جیسے صرف و نحو و معانی و بیان و بدیع وغیرہا اور مقاصد جیسے تفسیر و حدیث
و فقہ وغیرہ - اور علم باطنی کو علم سر بھی کہتے ہیں - اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں محمودہ و مذمومہ اور
دوسرے طور سے علم کی تقسیم یہ ہے کہ علم دو طرح کا ہے فرض عین و فرض کفایہ اس کی
تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ آگے کیجاویگی لیکن شرط اعظم دونوں قسموں میں عمل ہی ہیں تو علم
سے کچھ فائدہ نہوگا بموجب فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَعُوْذُ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ
اور استعاذہ گناہ سے ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ جس علم سے فائدہ نہو اس کا پڑھنا گناہ ہے
اور بے سود اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ شَرًّا شَرُّ الْعُلَمَاءِ
وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ پس شر سے علم بے عمل و خیر سے باعمل مراد ہے **مصرعہ**
علے کہ رہ بحق نماید جہالت ست **مصرعہ** کے جہالت علم تبلائے نہ جوراہِ خدا - اور
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ
الزَّمَانِ عُلَمَاءُ یُغْلَقُ عَلَیْہِمْ بَابُ الْعِلْمِ وَیُفْتَحُ عَلَیْہِمْ بَابُ الْجَہْلِ حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہے جو شخص علم سنے بغیر پرہیزگاری کے نرے کلام اور جھگڑے پر اکتفا کرے وہ زندیق
ہے اور جو بغیر تقوے کے نرے علم پر اکتفا کرے وہ فاسق ہے پس جو علم اج دنیا کی محبت
نہ چھڑاوے وہ کل آتش دوزخ سے بھی نہیں بچا سکتا **بیت** قلم بر کش بعلمی کان خدائی ست ✤ علم برکش بعلمی کان خدائی ست ✤ **بیت** ملا دے خاک میں علم ہوا کو ✤ جگہ سینہ
میں دے علم خدا کو ✤ اور شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو
علم قلم کے سر میں سے نکلتا ہے ظاہر ہے کہ اس سے کیا حاصل ہو سکتا ہے علم وہ ہے کہ

---

۱ ترجمہ طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر یہ علم ضروریات دین کا ہے ۱۲ ۲ ۵۲ جن
جن علوم کے بغیر عربی زبان نہیں آسکتی اور دین کی کتابیں پڑھی نہیں جا سکتیں ۱۲ ۳ ۵۳ یعنی جن کا پڑھنا دین کے
لئے مقصود ہے ۱۲ ۴ ۵۴ ترجمہ پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ایسے علم سے جو نفع نہ دے ۱۲ ۵ ۵۵ ترجمہ بیشک
بہت بڑا شر علما کا شر ہے اور بہت بڑی نیکی علما کی نیکی ہے ۵۶ ترجمہ ہونگے آخر زمانہ میں ایسے عالم کہ بند ہوگا
اوپر دروازہ عمل کا اور کھلے گا اوپر دروازہ لڑائی کا یعنی لڑائی جھگڑے اور قیل و قال میں علم کو صرف کرینگے اور عمل

Marfat.com

خدا تعالیٰ بندہ کے دل مین ڈالتا ہے ایک نے ستر برس علم پڑھا اور اندھیرے ہی مین رہا ایک چراغ کیسی روشنی بہ نیائے اور ایک نے ساری عمر مین ایک حرف سُنا اور اسی مین آتش محبت سے جل گیا۔ صاحب (کشف المحجوب) نے فرمایا ہے علم دو قسم کا ہے۔ ایک علم دل اور یہی علم نافع ہے۔ دوسرا علم زبان اور یہ علم مضر ہے اللہ تعالےٰ نے اس آیہ شریفہ مین ان دونون علمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور عین القضات رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ علم دین چار طرح کا ہے (علم باللہ) (دوسرا علم) وعلم بانام اللہ (دوسرا علم باحکام اللہ) اول علم باللہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وآثار وافعال صفاتی کا جاننا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ كَهَيْئَةِ الْمَكْنُوْنِ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا الْعُلَمَآءُ بِاللّٰهِ اور یہ علم ایسا دریا ہے کہ جس کا کہین کنارہ نہین اور اسکے منزلون کی گنتی نہین اور یہ شرح بیان مین نہین سما سکتا علم لدنی اسی کو کہتے ہین اور اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت مین فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٌ اور اس علم کے جاننے والے انبیاء علیہم السلام اور خاص اولیاء رضی اللہ عنہم ہین (دوسرا علم باسم اللہ) اخلاص ہے کہ مشتمل ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت ومحبت پر اور نفس کی آفات اور انکا علاج اور اچھی خصلتون اور بری صفتون کا جاننا اور انکا مٹانا اسمین داخل ہے (تیسرا علم بانام اللہ) عالم کی ابتدا کا جاننا ہے اور موقنون کے احوال درجہ تعالیٰ کا رحمت سے انکے ساتھ معاملہ کرنا اور بہشت مین پہنچانا اور مخالفون کے اطوار اور قہر الٰہی سے انکا سزا پانا اور جہنم مین داخل ہونا ان جملہ امور کا جاننا اسمین داخل ہے اور اسکو علم برہان بھی کہتے ہین (چوتھا علم باحکام اللہ) شریعت کا علم ہے جس سے حلال وحرام وغیرہ سب معلوم ہوتا ہے۔ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الملۃ والدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف مین فرمایا ہے (علم چار قسم کا ہے) اول علم درایت اور وہ علم تعلیمی ہے (دوسرا علم) روایت اور وہ علم اجتہادی ہے (تیسرا علم) درایت اور وہ علم تفقہ ہے دین مین اور علم درایت سے نکلا ہے (چوتھا علم) موہبی اور وہ تمام خیر ہے یعنی خطا سے پاک ہے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے پروردگار تبارک وتعالیٰ کی جناب مین عرض کیا کہ علم کونسا علم ہے فرمایا کہ جہل یعنی نادانی ہے علم سے **مصرع** معلوم شد کہ ہیچ ندانستہ ایم **مصرع**

جو علم دے گئے ہین درجے مین ۱۲ سر

ہم کچھ بھی جانتے نہین میر کہلا آج — اور مراد اس آیہ کریمہ سے وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ وہ لوگ ہین جنھون نے اللہ تعالی کی صفات کی معرفت حاصل کی ہے اور اس آیہ کریمہ سے وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وہ مراد ہین کہ حقتعالی نے بغیر واسطہ اور بے تعلیم کسی معلم کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے بعضون کو خود علم سکھایا ہے اور اسکو علم لدنی کہتے ہین اور یہ وہ علم ہے کہ خاص اولیاء کے دلون کے تختون پر اللہ تعالی نے بغیر قلم کے لکھا ہے اور صحیفہ سر کے ہر صفحہ پر کاتب وحی خفی نے مرقوم کیا ہے اور اس علم کا وہ درجہ ہے کہ احاطہ تقریر مین نہین آسکتا اور اس کی عظمت دائرہ تحریر مین نہین سما سکتی۔ اور صاحب عین العلم نے فرمایا ہے کہ مراد علم آخرت ہے کہ آیہ کریمہ اس پر دال ہے کہ اس زمانہ کے علماء صحابہ رضی اللہ عنہم پر فاضل ہو جاوین۔ اور فرمایا کہ علم دو طرح کا ہے۔ علم مکاشفہ۔ و علم معاملہ۔ مکاشفہ ایک نور ہے کہ دل مین پیدا ہوتا ہے اور اس سے عالم غیب کو مشاہدہ کرلیتے ہین اور یہ متحقق ہے اس لئے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ جب وہ نور دل مین آتا ہے سالک معائنہ کرتا ہے اس نور کے سبب سے غیب کو اور اٹھاتا ہے بلا کو اور محافظت کرتا ہے سر کی اور اس کی زیادہ تصریح اسواسطے نکی گئی کہ یہ علم روایت سے تعلق نہین رکھتا اور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث کہ بعضی علم ہیئت مکنون کے مانند ہین کہ انکو نہین جان سکتے مگر اللہ تعالی عارف اسپر دال ہے اور اوپر گذر چکی ہے اور یہ علم افضل ہے اس لئے کہ اصل مقصود ہے (دوسرا علم معاملہ) اور وہ اس چیز کا علم ہے کہ جس سے اللہ تعالی کی نزدیکی حاصل ہو سکے اور اس چیز کا کہ جس سے اللہ تعالی کی دوری ہوتی ہے اور یہ مقدم ہے اس لئے کہ شرط ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا حاصل یہ کہ جن علوم کا طلب کرنا آدمی پر فرض ولازم ہے وہ تین علم ہین۔ (علم توحید) و علم شریعت (و علم سر) یعنی اس چیز کا علم کہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ علم توحید۔ اس قدر جاننا فرض ہے کہ دین کے اصول

---

۱ ترجمہ اور گواہی دی اللہ نے اور فرشتون نے اور علم والون نے کہ اللہ کے سوائے کسی کی بندگی نہین اور وہی حاکم ہے روز انصاف کا ۱۲ ۲ ترجمہ تاکہ بلند کرے خدا تعالی درجے انکے جنکو علم دیا گیا ۱۲ ۳ ترجمہ کہ نہین برابر ہوتے سمجھ والے اور بے سمجھ ۱۲ ۴ ترجمہ اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے رستے مین البتہ ہم انپر کھولدیتے ہین اپنے

اُس سے حاصل ہو جاوین یعنی جس چیز کے نجاننے سے آدمی ہلاک یعنی اُس کا دین برباد ہوتا ہو اُس کا جاننا فرض عین ہے اور علم شریعت مین سے اُن چیزون کا علم جو اسپر فرض ہین سیکھ لینا فرض ہے۔ اور علم سر اسقدر سیکھنا اسپر فرض ہے کہ اُسکے واجبات اور مناہی یعنی جن چیزون سے منع کیا ہے جان جاوے کہ دلمین خدای تعالی کی تعظیم پیدا ہو اور سلامتی اور اخلاص عمل مین حاصل ہو۔ اور علم توحید کا اسقدر جاننا کہ بدعتیون اور بددینون سے مجادلہ و مباحثہ کر سکے اور اُنکو ملزم بنا سکے فرض کفایہ ہے۔ اسیطرح علم شریعت کے سارے ابواب کا جاننا فرض نہین ہے بلکہ فرض کفایہ ہے۔ اور ایسا ہی تمامی علم سر اور کل عجائبات قلب کا جاننا بھی فرض نہین بلکہ جسقدر عبادت کو مفید ہو اتنا ہی واجب ہے تیسرا رکن شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت کے بیان مین۔ انسان کا کمال اسمین ہے کہ وہ شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت مین کامل ہو جو شخص قبول کرے جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ اہل شریعت مین سے ہے اور جو بجالاوے اُن کامون کو جو آپنے کیے ہین وہ اہل طریقت مین سے ہے۔ اور جو دیکھے وہ چیزین کہ آپنے دیکھی مین وہ اہل حقیقت مین سے ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے[1] اَلشَّرِیْعَۃُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَتُ اَفْعَالِیْ وَالْحَقِیْقَتُ اَحْوَالِیْ وَالْمَعْرِفَتُ رَاْسُ اَعْمَالِیْ اللہ تعالی کے حکمون کے بجالانے اور جن چیزونکی اُسنے ممانعت کی ہے اُنسے بچنے پر ثابت قدم رہنا شریعت ہے۔ اور اللہ تعالی کے ذکر کا تناہی پر مداومت کرنی طریقت ہے۔ اور سوائے خدا ے تعالی سبکی نفی پر مداومت کرنی اور جز اُسکے کسی کا دہیان دلمین نہ آنے دینا حقیقت ہے۔ سارے اعضا کو اللہ تعالی کے احکام بجالانے مین قید کرنا اور اُسنے جن چیزون سے منع کیا ہے اُنکی طرف مائل ہونے سے باز رکھنا شریعت ہے۔ اور دل کا تصفیہ اسطرح کرنا کہ سب بری خصلتون کو اسمین سے نکالکر اچھی خصلتون اور نیکیون کو اسمین داخل کرنا طریقت ہے۔ اور غیر اللہ کو دفع کرنے سے روح کو جلا دینا حقیقت ہے۔ شریعت بدن کا شعار ہے۔ اور طریقت دل کا پیرہن ہے۔ اور حقیقت

[1] ترجمہ شریعت میرے قول ہین اور طریقت میرے فعل ہین۔ اور حقیقت میرے حال ہین۔ اور معرفت میرے اعمال کا سر ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

جان کا لباس ہے۔ شریعت ترک دنیا ہے۔ اور طریقت ترک عقبیٰ ہے۔ اور حقیقت ترک ماسوی اور حق سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچنا۔ شریعت بدن کا نجاست ظاہری سے پاک وصاف رکھنا ہے۔ اور طریقت بشریت کی کدورتون اور بری صفتون سے دل کی حفاظت کرنی ہے۔ اور حقیقت روح کا غیر حق سے دہونا اور نگاہ رکھنا ہے۔ شریعت کا اختیار کرنا کام اہل اسلام کا ہے۔ اور شریعت سے طریقت مین پہنچنا کام خواص کا ہے۔ اور طریقت سے بڑہ کے حقیقت کے میدانمین قدم رکھنا کام اخص الخواص کا ہے۔ شریعت اول مرتبہ ہے اور اسکو عالم ناسوت وعالم ملک بھی کہتے ہین طاعت وعبادت ظاہر بدن کی اس سے متعلق ہے اور یہ عام مؤمنون مسلمانون کا کام ہے۔ اور طریقت دوسرا مرتبہ ہے اور اس کا نام عالم ملکوت بھی ہے اور اس مرتبہ مین طاعت وعبادت دل سے متعلق ہوتی ہے اور خاص مؤمنون کا مقام ہے۔ اور حقیقت تیسرا مرتبہ ہے اور یہ عالم جبروت کہلاتا ہے اور یہ مرتبہ سرور روح کی سیر کا مقام ہے اور انبیا علیہم السلام وخصوا ولیا رضی اللہ عنہم کا درجہ ہے اور یہ سب مرتبے دنیا مین حاصل ہوتے ہین۔ شریعت نفس کا مقام ہے۔ طریقت دل سے وابستہ ہے۔ حقیقت روح سے تعلق رکھتی ہے۔ پس نفس شریعت کے رستے سے عالم ملک سے عالم ملکوت تک پہنچتا ہے اور صفات دل کی حاصل کرتا ہے اور دل طریقت کے رستے سے عالم جبروت تک پہنچتا ہے اور روح کی صفات حاصل کرتا ہے۔ اور روح حقیقت کے رستے حضرت لاہوت تک پہنچتی ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہوا کہ جو کوئی شریعت کا بوجھ کہنچتا ہے اس کا حساب تجھپر ہے۔ اور جو کوئی طریقت وحقیقت کا بوجھ اٹھاتا ہے اس سے تو فارغ رہ کہ اس کا حساب ہمپر ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام[1] ذرۃ من اعمال الباطن خیر من اعمال الظاہر اور حقیت اور حقیقت مین یہ فرق ہے کہ حقیت صفت ہے اور حقیقت ذات ہے اسلئے کہ لغت کے بنانیوالے نے ہر لفظ کو کسی شے کے مقابلہ مین بنایا ہے پس وہ شے اس لفظ کی حقیقت ہے جیسے انسان واسد یہ دو لفظ ادمی اور شیر کی ذات کے لئے وضع کئے ہین پس یہ اور کسی کی طرف اضافت نہین کئے جاسکتے

[1] ترجمہ فرمایا رسول نے اسپر درود اور سلام ہو کہ ذرہ بھر باطن کے عملون مین سے بہتر ہے ظاہر کے بہت سے عملون سے ۱۲

اور کاملیت چار چیزون سے ہوتی ہے۔ اقوالِ نیک۔ افعالِ نیک۔ اخلاقِ نیک۔ معارفِ نیک۔ جسمین یہ چارون ہین کامل ہے۔ اور جسمین یہ سب اکٹھے نہین ہین وہ ناقص ہے اور جوان چارون کی انتہا کے درجے کو پہنچے ہین انکو تصوف کی اصطلاح مین شیخ۔ ومقتدی و ہادی۔ ودانا۔ وکامل۔ ومکمل۔ وامام۔ وخلیفہ۔ وقطب۔ وجامِ جہان نما۔ وآئینہ گیتی نما کہتے ہین **چوتھا رکن** مقاماتِ ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت کے بیان مین علم حقائق کے محققون وعاملون اور مدققون وکاملون نے مقاماتِ ناسوت وملکوت وجبروت کے بہت سے اوصاف ومعنی مختلف بیان کیے ہین لیکن مقام لاہوت کے بیان مین کہ عالم لامکان ذات الٰہی ہے کسی نے دم نہین مارا کس لیے کہ یہ مقام شرح وبیان سے مستغنی ہے نہین جان سکتا اُس کو مگر وہ کہ جس کو حقتعالی نے وہ مقام نصیب کیا ہو پس مقام ناسوت کو عالمِ ملک وعالمِ خلق وعالمِ محسوس وعالمِ شہادت وعالمِ صورت وعالمِ جوارح وعالمِ ظاہر بھی کہتے ہین اور مقام ملکوت کو عالمِ امر وعالمِ معقول وعالمِ قلبی وعالمِ معنی وعالمِ باطن بھی کہتے ہین۔ اور مقام جبروت کو عالمِ روح وعالمِ موجود بالقوت وعالمِ ماہیات وعالمِ کلیات وعالمِ باطن باطن وعالمِ غیب الغیب بھی نام ہین۔ اور حضرت قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی غوث صمدانی میران محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کو جناب الاربابی سے خطاب ہوا کہ اے غوث اعظم ناسوت وملکوت کے درمیان جو طریقہ ہے وہ شریعت ہے اور ملکوت وجبروت کے درمیان کا طریقہ طریقت ہے۔ اور جبروت ولاہوت کے درمیان کا طریقہ حقیقت ہے اے غوث اعظم جب تو ہمارے حرم محترم مین داخل ہونے کا ارادہ کرے ہرگز ملک پر التفات نہ کیجو اور نہ ملکوت پر نہ جبروت پر اس لیے کہ عالمِ ملکوت کا شیطان عالمِ ملک ہے اور عارف کا شیطان عالمِ ملکوت ہے اور واقف کا شیطان عالم جبروت ہے پس جو شخص ان مین سے کسی درجہ پر راضی ہوتا ہے ہماری درگاہ سے مطرود یعنی نکالا ہوا ہے لیکن ملک سایہ ملکوت کا ہے عالمِ ملک مین رہنے والون کے لیے اور وہ محبان دنیا ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دنیا کی طرف میل کرتا ہے حق تعالے اُسکو دنیا کی آگ سے جلاتا ہے کہ وہ خاک

وہ خاک ہوجاتا ہے اور اُس سے کوئی کچھ نفع نہین اُٹھا سکتا۔ اور ملکوت سایہ عکس جبروت کا ہے۔ اس عالم کے رہنے والے محبان عقبیٰ ہین اُنکے حق مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص آخرت کی طرف میل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی آگ مین جلاتا ہے کہ وہ سونا کندن ہوجاتا ہے اور اُس سے نفع حاصل ہوتا ہے اور عالم جبروت ولاہوت کے درمیان والے فرقہ کے باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس رتبے کی طرف مَیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو اپنے نور سے جلاتا ہے کہ ایک جوہر قیمتی ہوجاتا ہے پس جو کچھ اس جہان مین ہے اُسکو ملک کہتے ہین اور جو کچھ اُس جہان مین ہے وہ ملکوت کہلاتا ہے اور جو کچھ اِن دونون کے سوا ہے وہ جبروت ہے جبتک آدمی عالم ملک کو نہ پہچانے اور اُسکو پیچھے نہ چھوڑے عالم ملکوت تک نہین پہنچ سکتا اور جبتک عالم ملکوت کو نہ جانے اور پیچھے نہ چھوڑے عالم جبروت تک نہین پہنچ سکتا۔ اور جبتک جبروت کو معلوم نکرے اور اُس کو پیچھے نہ چھوڑے مقام لاہوت تک پہنچنے کا رتبہ اُسکو نہین حاصل ہوسکتا۔ اور ان تینون عالمون مین سے ہر ایک عالم مین اللہ تعالےٰ کے بے نہایت خزانے ہین محققون نے کہا ہے کہ یہ آیہ کریمہ اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[1] پس سالک کو چاہیئے ایسا رستہ چلے کہ ملک سے بڑہکر ملکوت مین پہنچے اور وہان ایسی سعی کرے کہ ملکوت سے رتبہ جبروت پر پہنچے پھر اسقدر کوشش کرے کہ مقام لاہوت پر قدم رکھے اور اس آیہ کریمہ کا جمال اُسکو منہ دکھاوے فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ[2] اور عالم ملکوت دو قسم پر ہے ایک عالم ارواح اور وہ بھی دو طرح پر ہے علوی و سفلی۔ علوی جیسے آدمیون کی روحین اور فرشتے اور سفلی جیسے جنون کی روحین اور شیطان اور دوسرے حیوانون کی روحین دوسری قسم عالم ملکوت کی عالم نفوس ہے جیسے ملکوت نباتات جسکو نفس نامیہ کہتے ہین اور عالم خلق اجسام سے عبارت ہے اور یہ عالم امر ارواح سے اور عالم جبروت جلال ذات صفات سے جب حقتعالیٰ صفت جبروتی سے کسکی پر تجلی فرماتا ہے نور بے نہایت کمال ہیبت سے اُسپر ظاہر ہوتا ہے بے رنگ و کیف

[1] ترجمہ اور اللہ کے لئے ہین خزانے آسمانون اور زمین کے ۱۲ [2] ترجمہ پس پاک ہے وہ جس کے ہاتھ مین جان ہر چیز کی ہے اور اُس کی طرف سب پھرینگے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور خلقت بشری کو محو اور آثار ہستی کے آشکارا کرتا ہے - اور مقام حیرت اللہ تعالی کے فضل سے قاب قوسین و اعلی علیین ہے اور اُسکے عدل سے اسفل السافلین ہے جس پر نوازش فرماوے تحت الثری سے اعلی علیین مین پہنچاوے اور جس پر جلال عدل ظاہر فرماوے مقام قاب قوسین سے تحت الثری مین گراوے اُسکے عدل کے آگے انبیاء علیہم السلام بھی راہ گریز ڈھونڈھتے نظر آوین اور اُسکے فضل کے سامنے بڑے بڑے گنہگار بھی امید نجات سے اوپر نجات سے سرافرازی پاوین اور عالم لاہوت اِن سب سے بڑھکر وہ عالم ہے کہ اُس کا عرش عزت ہے - اور اُس کی کرسی کبریا - اور اُسکی لوح قدر ہے اور اُس کا قلم قضا - اور آسمان اُسکی عظمت ہے - اور کیوان[1] اُس کا قہر - اور برجیس اُس کا لطف ہے اور بہرام اُس کا جلال - اور خورشید اُس کا جمال - آگ اُسکی غضب ہے - اور آب اُس کا رحمت اور خاک اُس کی حکمت ہے - اور بقا اُس کی لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ[2] ہے جس کے دل کے آنکھون کی روشنی کھولدی ہے اور بشریت کی صفتین اُس سے دور کردی ہین اُس کے لئے عالم غیب بھی عالم شہادت ہے اور بہت سے ممکنات اُسکو معلوم ہو جاتے ہین جو اوروں کو نہین معلوم ہوتے - مقدمہ تمام ہوا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا عنوان اور اسمین دو معنی مذکور ہین **پہلا معنی** ایمان کی تحقیق اور اُس کی حقیقت اور اُسکے متعلقات کے بیان مین **دوسرا معنی** اسم اللہ کے معنی اور اُسکے متعلقات کے بیان مین **پہلا معنی** اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** ایمان کی تعریف اور اُسکے معنی کے ذکر مین - ایمان کے معنی تصدیق ہین - اور تصدیق یقین اور باور کرنا آدمی کا ہے اُس چیز کو کہ زبان سے کہتا ہے اور ایمان کا لفظ امن سے لیا ہے کہ خوف کی ضد ہے اور اُس کے معنی ایمن یعنی بے خوف ہونا ہے اور تحقیق اِس مقام کی یہ ہے کہ جب کوئی خبر دینے والا کسی کو کسی چیز کی خبر دیتا ہے اور یہ شخص اُس چیز کی حقیقت نہین جانتا اُس سبب سے متردد ہوتا ہے کہ خبر مذکور سچ ہے یا جھوٹ اور جب حقیقت اُس چیز کی اُسپر کھلجاتی

[1] کیوان سنیچر - برجیس مشتری - خورشید سورج یہ ستارونکے نام ہین ۱۲ [2] ترجمہ یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا ۱۲ منہ

ہے کہ ہرگز جھوٹ نہین ہے اور بیشک سچ ہے اور حق ہے باطل نہین ہے اس اعتقاد سے اپنے
تئین امین اور بے خوف کرتا ہے تردد سے دوسرے یہ کہ جب اعتقاد اس کا درست ہو گیا
اپنے نفس کو ہمیشگی کے عذاب سے امین جانتا ہے اور اللہ ہادی ہے اور راہ دکھانیوالا ہدایت

کیطرف دوسرا بیان ایمان کی حقیقت وماہیت کے کھولنے مین۔ معروض ہے کہ
اکثر علماء رحمہم اللہ واہم کا یہی مذہب ہے کہ ایمان نرے تصدیق کو کہتے ہین اور وہ دل سے
تعلق رکھتی ہے پس زبان سے اقرار کرنا ایمان کی حقیقت مین داخل نہین ہے بلکہ احکام اسلام جاری
کرنے کی شرط ہے اگر باوجود تصدیق واقرار کے کوئی کام کفر کا کرے جو دین اسلام کے خلاف ہو
شرع شریف مین اسکو کافر شمار کرتے ہین۔ پس بت کو سجدہ کرے یا گلے مین زنار ڈالے کافر ہو جائیگا
اور یہ جو کہا ہے کہ ایمان واسلام متحد ہے مراد یہ ہے کہ ایمان کامل واسلام صحیح دونون ایک ہین اسلئے
کہ ہر ایک انمین سے بغیر دوسرے کے کامل نہین ہوتا کہ ایمان بغیر اعمال کے ناقص ہوتا ہے اور اعمال
بغیر ایمان مقبول نہین ہوتے اور بعضی اہل سلف اور محدثین سے جو منقول ہے کہ ایمان اقرار
زبانی اور تصدیق قلبی اور عضا سے عمل کرنے کو کہتے ہین اس سے بھی ایمان کامل مراد ہے
یا مقصود انکا اپنے تئین بالکل اللہ تعالی کو سونپ دینا اور خالص اسی کا ہو جانا ہے اسمین شک نہین
ہے کہ تصدیق درخت کی جڑ کی مانند ہے اور عمل صالح مثل شاخون اور پھولون اور پھلون کے
ہین پس نرے تصدیق واعتقاد کو بغیر اعمال کے کچھ بھی رونق حاصل نہین ہوتی اور اعمال بغیر
تصدیق کے صحیح ومعتبر نہین ہوتے۔ پس یہ معنی اس ایمان کے جو کفر کی ضد ہے نہین ہو سکتی
نہین تو طاعت کے ترک کرنے سے کفر لازم آویگا۔ حالانکہ ایمان بغیر عمل کے ناقص ہوتا ہے اور
مومن وفاسق دونون پر ایمان کا لفظ بولا جاتا ہے ہان اگر گناہ ومعصیت کو حلال سمجھے تو کافر
ہو جاتا ہے۔ اگرچہ چھوٹا گناہ ہو۔ اور معتزلہ کے نزدیک فسق ایک درجہ ہے کفر واسلام کے درمیان
اور بعضی فریدیہ اور خارجیون کے نزدیک فاسق کافر ہو جاتا ہے اور ان دونون آیتون سے انکے اس
قول کا بطلان لازم آتا ہے اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَلَمَّا يَدْخُلِ
الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ اسواسطے کہ زبان کے اقرار اور عضا کے اعمال کا محل دل نہین ہے اور

لہ ترجمہ یہ وہ ہین جن کے دلون مین اللہ نے ایمان لکھدیا ہے ۱۲ ۵۲ اور جب داخل ہوگا تمھارے دلون مین ایمان ۱۲

Marfat.com

یہ دونون آیتین صریح اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ محل ایمان کا دل ہے اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے **تحقیق حال کو تیسرا بیان** اس بات کے ذکر مین کہ ایمان دو طرح کا ہے مجمل و مفصل ایمان مجمل ان کلمونکا کہنا ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ[۱] یا یون کہنا کہ قبول کیا مین نے دین اسلام کو اور جو کچھ اسمین ہے اور بیزار ہوا مین کفر اور طریقہ کفار سے اور اس سے جو اسمین ہے یا قبول کرنا اس سب کا جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے پاس سے لائے ہین اور اسکے بندونکو پہنچایا یہ سب ایمان مجمل کہلاتا ہے اور ایمان مجمل باتفاق علماء مقبول ہے اور اسمین کمی و زیادتی تصور نہین ہو سکتی مگر تفصیل مین ممکن ہے۔ اور ایمان مفصل ان کلمونکا کہنا ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلَآئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ[۲] اور اس آیہ کریمہ مین بھی ایمان مفصل مذکور ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا[۳] اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ اسمین خطاب عام ہے مسلمانون کفار اور اہل کتاب اور منافق اور سارے کفار کو شامل ہے اور معنی یہ ہین کہ اے مومنو جو دل سے ایمان لائے ہو زبان کے اقرار پر ثابت رہو اور طاعت و عبادت پر مواظبت کرو اور اے اہل کتاب جو بعضی کتابون اور بعضی رسولون پر ایمان لائے ہو ساری کتابون اور رسولون پر ایمان لاؤ اور اے منافقو زبان سے ایمان کا اقرار کرتے ہو دل سے ایمان لاؤ اور اے مشرکو تم مجمع ارواح مین روز الست ایمان لا چکے ہو اب وجود کے لباس مین اور دنیا کی حیات کے زمانہ مین ایمان لاؤ۔ یا اپنے معبودون باطل پر ایمان لائے ہو اب خدائے برحق مستحق عبادت پر ایمان لاؤ اور محققون نے کہا ہے اسے برہان و دلیل کے حیثیت سے ایمان

---

[۱] ترجمہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتون کے ساتھ ہے اور قبول کیے مینے اسکے سب حکم ۱۲ منہ
[۲] ترجمہ اس کا صفحہ ۵ کے حاشیہ پر گزرا ۱۲ منہ [۳] ترجمہ اے ایمان والو یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے نازل کی ہے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے اور جو کوئی یقین نہ کرے اللہ پر اور اسکے فرشتون پر اور اس کی کتابون پر اور اسکے رسولون پر اور پچھلے دن پر وہ راہ سے دور پڑا بہکا ۱۲ منہ

Marfat.com

لانے والو کشف وعیان کے رستے سے ایمان لاؤ یا تصدیق کی رو سے ایمان لائے ہو اب تحقیق کے طریق سے بھی ایمان لاؤ حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہٗ سے اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ہر طرفۃ العین میں اس وجود بشری کی نفی کرنی چاہیے اور واجب الوجود کا اثبات کرنا چاہیے لِاَنَّ وُجُوْدَكَ ذَنْبٌ اور سید الطائفہ سے منقول ہے کہ فرمایا پچاس برس سے میں ایمان لایا ہوں جب سے اب تک ایمان تازہ کرتے میں ہوں اور اب بھی کیے جاتا ہوں

نظم

دمی بی حق زدن محض گناہ است — بخود مشغول بودن کفر راہ است
ترا ہر دم کشد پندار ہستی — سوئے ظلمت سرائے خود پرستی
خودی کفر است ونفی خویش کن زود — کہ جز حق در حقیقت نیست موجود

اردو

نظم

جو حق سے خالی ایکدم بھی ہو تیرا ہی یہ حصیت — بخود مشغول ہونا کفر ہے اس رہ میں اے حجت
کہ یہ پندار ہستی ہمچو سرد م سر سے قاتل ہے — بڑا ہی خود پرستی میں خدا سے اپنے غافل ہے
خودی ہے کفر کر اس کی نفی راہ طریقت میں — نہیں موجود پہچان حق کے سوا کوئی حقیقت میں

چوتھا بیان اس ذکر میں کہ ایمان کا کمال عذاب میزان کا مانع ہے اور جنت کے درجات کے حاصل ہونے کا سبب اور باعث قرب حضرت رحمان ہے اور ایمان کا کمال ان چار چیزوں سے حاصل ہوتا ہے اول دل کی تصدیق دوسرے زبان کا اقرار تیسرے خدا تعالیٰ کے سب حکموں کا بجالانا اور جن چیزوں کو اسنے منع کیا ہے انسے دور رہنا چوتھے ہر کام میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کی متابعت کرنی۔ جو کوئی ان چاروں سے محروم ہے وہ کافر مطلق ہے اور جو زبان کا اقرار رکھتا ہے اور دل کی تصدیق نہیں رکھتا وہ منافق ہے اور اس کا حال کافر سے بھی بدتر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور جو تصدیق واقرار دونوں رکھتا ہے اور عمل نہیں رکھتا وہ فاسق ہے اور

---

۱۲ یعنے حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے ۱۲ منہ ۱۲ ترجمہ منافق نیچے کے طبقے میں ہونگے آگ کے ۱۲ منہ

حال اُس کا یہ ہے کہ اگر اُسکے ساتھ عدل کیا جاویگا تو جسقدر اُس سے بندگی مین قصور ہوا ہوگا اُس کا عذاب دوزخ مین بھگتنے کے بعد عذاب سے خلاصی پاکر بسبب ایمان کے جنت مین داخل کیا جاویگا اور اس عذاب کی اقل مدت ایک ساعت ہی اور اکثر مین اختلاف ہے اکثر علمارا سپر ہین کہ وہ ستر ہزار برس ہے چنانچہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہین اور جو تصدیق و اقرار و عمل تینون رکھتا ہی لیکن اعمال مین سُنت کی متابعت نہین کرتا وہ مبتدع و ضال ہے اور اُسکے حق مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَهْلُ الْبِدْعَةِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ یعنی بدعتی دوزخیون کے کُتّے ہین۔ اور جو تصدیق رکھتا ہے اور اقرار نہین رکھتا متکلمین کے نزدیک اور ایک روایت مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مومن ہی اور اللہ تعالی اور اُسکے درمیان ایمان کا معاملہ ہے لیکن احکام شرعی کا اُسپر جاری ہونا اقرار پر موقوف ہی اور متاخرین کا یہ مذہب ہی کہ اگر وہ اقرار پر قادر ہے اور نکیا تو مومن نہین ہے اَللّٰهُمَّ دَوِّمْنَا عَلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ

پانچوان بیان

اسلام کے معنی کی تصریح مین اور اُس چیز کے ذکر مین جو اسلام سے مناسبت رکھتی ہے لغت مین اسلام انقیاد یعنی قبول کرنے کو کہتے ہین جیساکہ ایمان تصدیق کو کہتے ہین اور شرع مین اسلام باور اور قبول رکھنا اُن احکام و اخبار کا ہے جو اللہ تعالی نے انبیار علیہم السلام کے واسطے سے بھیجی ہین پس ظاہر ایمان و اسلام کے لفظون مین کچھ فرق نہین ہے اسواسطے کہ اُن دونون مین سے ایک کا ترک کرنا ممکن نہین ہے یعنی ایمان بغیر اسلام کے نہین ہوتا اور اسلام بغیر ایمان کے صورت نہین قبول کرتا اور قرآن مجید مین بھی ان دونون نامونکے اتحاد کی طرف اشارہ ہے حقتعالی نے موسے علیہ السلام کے قوم کی طرف خطاب کرکے فرمایا ہے اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ تیصرہ مین ہے کہ ایمان و اسلام ایک چیز ہے اور یہ دونون نام آپسمین مترادف ہین یعنی یہ دونون لفظ ایک ہی معنی مین آتے ہین پس ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے **مروی ہے** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے معنی پوچھے آپنے فرمایا بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

---

۱۵ ترجمہ اے اللہ ہمیشہ رکھ ہمکو سیدھے رستے پر ۱۲ ۱۵۲ ترجمہ اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اُسپر بھروسہ کرو اگر تم مسلمان ہو ۱۲ ۱۵۳ ترجمہ اسلام کی پانچ جڑین ہین۔ ایک شہادت یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

۴ وسلم اللہ کا رسول ہے ۱۲ باقی حاشیہ صفحہ (۲۱) پر ہے۔

Marfat.com

وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی اسلام کی بنا (پانچ) چیزون پر رکھی ہے اول گواہی دینی کلمہ طیبہ کے ساتھہ دوسرے پانچون وقت نماز پڑھنی تیسرے مال کی زکوۃ ادا کرنی چوتھے ماہ مبارک رمضان کے روزے رکھنے پانچوین حج خانہ کعبہ کا کرنا اُس کو جو زادراحلہ پر قدرت رکھتا ہو اور دین کا لفظ عام ہے مستعمل ہے اور بولا جاتا ہے مجموع ایمان واسلام اور فروع واصول اور اعتقادات ومعاملات پر اور امام امام رئیس اہل اسلام ابو منصور ماتریدی قدس اللہ روحہ نے فرمایا ہے کہ اسلام خدائے تعالی بے کم وکیف کے معرفت سے عبارت ہے اور اُس کی جگہ سینہ ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ اور ایمان اللہ تعالی کی الوہیت کی معرفت سے مُراد ہے اور اُس کا مقام دل ہے قولہ تعالی حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور معرفت حقتعالی کو اُس کے کمال کے صفات سے پہچاننے کو کہتے ہین اور اُس کا محل قلب کا درمیان ہے قولہ تعالی مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اور توحید حق سبحانہ و تعالی کی معرفت ہے قولہ تعالے مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اہل تحقیق نے کہا ہے کہ سینہ بمنزلہ مشکوۃ یعنی طاق کے ہے اور دل بمنزلہ زجاج یعنی شیشہ کے اور فواد بمنزلہ مصباح یعنی چراغ کے اور سر کہ صاف فواد ہے بمنزلہ نور مصباح کے ہے اور اُس کو خفی من کہ ایک لطیفہ کا نام ہے پوشیدہ رکھا ہے اور بعضون نے اُس کو نور ہدایت کا کہا ہے کہ بندہ کا ہرگز اسمین کچھہ تصرف نہین ہے اور حقتعالی کی عنایت پر موقوف ہے جب وہ چاہتا ہے کسی بندہ کو اپنی درگاہ مقدس کا رستہ دکھانا اُسکے لطیفہ خفی مین وہ نور ہدایت کا القا کرتا ہے چنانچہ اپنی کلام پاک مین اُس نور کا ذکر یون فرمایا ہے فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ بعد اُس کے

لہ بقیہ (۲) دوسرے نماز قائم کرنی تیسرے زکوۃ دینی۔ چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنے۔ پانچوین بیت اللہ شریف کا حج کرنا اُسکے لئے کہ راہ خرچ کی طاقت رکھتا ہو ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ آیا پس وہ شخص کہ کھولدی اللہ تعالی نے چھاتی اُس کی اسلام کے لئے ۱۲ منہ ۵۴ ترجمہ اور لیکن اللہ نے محبت والے کیا تمہارے دلون مین ایمان اور اچھا ڈالدیا اُسکو تمہارے دلون مین ۱۲ منہ ۵۵ ترجمہ جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا ۱۲ منہ ۵۶ ترجمہ اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمین کی کہاوت اُس کی روشنی کی جیسے ایک طاق اسمین ایک چراغ ہے دھرا ایک شیشہ مین ۱۲ منہ ۵۷ ترجمہ سو وہ اُجالے مین ہے اپنے رب کی طرف سے ۱۲ منہ

وہ نور حضور نہایت سرور سے سر پر چمکتا ہے اُسوقت بندہ کو اُسمین تصرف حاصل ہوتا ہے
پھر اُس کا پرتو فواد پر پڑتا ہے اور معرفت کا آفتاب فواد کے آسمان سے تابان ہوتا ہے
اور بندہ عارف باللہ ہوجاتا ہے پھر وہ نور قلب پر چمکتا ہے اور دل مین ایمان پیدا ہوتا ہے
بعد اُس کے سینہ پر سایہ ڈالتا ہے اور اسلام ظاہر ہوتا ہے پھر اطراف عالم مین پھیلتا ہے اور اُسوقت
بندہ اُس نور کے تقاضے سے منہیات سے بچتا ہے اور احکام شرعی بجالاتا ہے اور مومن
موقن بنجاتا ہے اور ملت کا لفظ از روے لغت املا سے نکلا ہے اور شریعت مین ملت اُن امور
دین کو کہتے ہین جو لکھے گئے ہون اور بندہ اُنکو قبول کرے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ
حقتعالی نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ مَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ عَذَابِیْ[1]
یعنی توحید میرا قلعہ نہایت استوار ہے جو کوئی اس قلعہ کی پناہ مین آتا ہے اور ایمان کی سرکار
سے امن کا پروانہ اُسکو ملجاتا ہے اور وہ عرفان کے باغ کی سیر کرتا ہے اور فردانیت کے
مرکب پر سوار ہوکر وحدانیت کے میدان مین اُس کو دوڑاتا ہے اور ملت احمدی کے حصار کا
ساکن بنجاتا ہے جب وہ تلاطم امواج دریاے محن اور تراکم تالاج فتن کی مصیبت کے وقت
پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن پکڑکر اس قلعہ استوار کی پناہ مین آتا ہے بشیبہ
اِن سختیون مذکورہ سے مصئون اور نفس و شیطان کے مکرون سے مامون ہوتا ہے اہل اشارات
نے اِس کلمہ شریف کی تشبیہ کی وجہ حصن حصین سے یون بیان کی ہے کہ اُسکے زمین دین محمدی
ہے اور اُس کی بُنیاد یقین احدیت ذات الٰہی ہے اور اُس کا حصار قرآن شریف ہے جسمین ایکسو
چودہ بُرج ہین سورتون کے اور چھ ہزار دو سو کئی تیر انداز ہین آیات بابرکات کے اور ستر ہزار
چار سو کئی کنگرے ہین کلمات طیبات کے اور تین لاکھ بائیس ہزار تین سو بہتر ۳۲۲۳۷۲ شعلین حروف
کے اِن کنگرون پر روشن ہین اور اِس قلعہ کے دو دروازے ہین۔ اقرار۔ وتصدیق۔ اور
اُس کی چار حدین ہین۔ معرفت۔ ویقین۔ وصدق۔ واخلاص۔ اور اُسمین نماز و روزہ و زکوٰۃ
و حج کی عمارات ہین اور اعمال صالحہ سے اُس کی مضبوطی ہے۔ اور خوف الٰہی کی خندق اُسکے
گرد ہے اور اُس خندق پر اللہ تعالی کی رحمت کے امید کا پُل ہے۔ اور دین کے مجتہد اور علماء

[1] ترجمہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو کوئی میرے قلعہ مین داخل ہوا بے خوف ہوا میرے عذاب سے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور عابد اُس کے حارس و چوکیدار ہین شیطان اور اُسکے اعوان بے انتہا باغی ہین جن کا لشکر صف برصف چارون طرف سے اس قلعہ کو گھیر رہا ہے اور ہر سمت سے مکر و غدر کے تیرون کی بوچھاڑ کر رہا ہے جو لوگ اس حصنعالی کے حصار مین متحصن ہین ابلیس لعین اور اُسکے لشکر کے مکرون سے امان مین ہین وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِلَیْہِ السَّبِیْلِ چھٹا بیان اللہ تعالی کے اسمار و صفات پر بطور اجمال ایمان لانے کے بیان مین۔ بناے ایمان یہی ہے کہ آدمی جان لے کہ حق تعالی ہمارا خدا ہے اور عالم کا سوا اُسکے اور کوئی خدا نہین ہے وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ اور ایسا معبود ہے کہ اُس کا کوئی ہمتا اور اشباہ نہین ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اور ایسا زندہ ہے کہ زندگی اُس کی غذا کی محتاج نہین ہے وَھُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ اور ایسا عالم ہے کہ کوئی چیز اُس سے چھپی نہین ہے وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور ایسا متکلم ہے کہ اُسکے کلام مین آواز و حرف و نغمہ و نوا نہین ہے وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا اور ایسا سمیع ہے کہ اُس کو کری نہین ہے اور ایسا دیکھنے والا ہے کہ اُسکو کوری نہین ہے وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ایسا بادشاہ ہے کہ اُس کی سلطنت کو کبھی نقصان و زوال نہین ہے قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ ایسا جبار ہے کہ اُسکو کسی سے خوف و امید نہین ہے سُبْحَانَہٗ ھُوَ الْغَنِیُّ ایسا قہار ہے کہ کسی کو اُسکے سامنے چون و چرا کی مجال نہین ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ایسا غفار ہے کہ اُس کی بخشش مانگنے پر سوقوف نہین ہے وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ایسا حفاظت کرنے والا اور نگاہبان ہے کہ اُس کی حفاظت بندون سے کبھی جدا نہین ہوتی قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ

---

۵۱ ترجمہ اور اللہ ہدایت کرنے والا ہے حق کی طرف اور اُسی کی طرف ہے رستہ ہدایت کا ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ اور معبود تمہارا معبود ہے ایک ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ نہین ہے اُس کی مانند کوئی چیز ۱۲ منہ ۵۴ اور سب کو کھلاتا ہے اور آپ نہین کھاتا ۱۲ منہ ۵۵ ترجمہ اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ۱۲ منہ ۵۶ نغمہ آواز نرم ۱۲ منتخب نوا آواز نالہ انسان و مرغان ۱۲ برہان ۵۷ ترجمہ اور کلام کیا اللہ نے موسے سے کلام کرنا ۱۲ منہ ۵۸ ترجمہ اور وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے ۱۲ منہ ۵۹ ترجمہ کہہ تو۔ اے اللہ مالک ملک کے ۱۲ منہ ۶۰ ترجمہ پاک ہے وہ بے پرواہ ہے ۱۲ منہ ۶۱ ترجمہ نہین پوچھا جاتا اُس چیز سے کہ کرتا ہے ۱۲ منہ ۶۲ ترجمہ اور ہے اللہ بخشش کرنیوالا مہربان ۱۲ منہ ۶۳ ترجمہ کہہ کون حفاظت کرتا ہے تمہاری رات کو۔ اور دن کو ۱۲ منہ

Marfat.com

بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ ایسا قدوس ہے کہ کسی طرح کی آفت اُسپر روا نہین ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ایسا رحمان ہے کہ رحمت اُس کی پوشیدہ نہین ہے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ایسا مونس ہے کہ بندہ سے ایک لمحہ جدا نہین ہوتا هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ایسا محبوب ہے کہ اُسکے دوستون کو اُسکے جمال کے مشاہدہ بغیر ہرگز چین نہین ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ایسا مذکور ہے کہ اُس کی یاد بغیر دلون کو آرام و کل نہین ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ایسا منظور ہے کہ صاحبدلون کے دلون کی آنکھین سوائے اُسکے دیدار کے کسی چیز کے دیکھنے سے بینائی نہین حاصل کرسکتین اَلَمْ تَرَ کَیْفَ رَبُّكَ ایسا حکیم ہے کہ مشتاقون کے دلون کے درد بے درمان کی اُسکے وصال کے مرہم بغیر اور کوئی دوائی نہین ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ایسا کریم ہے کہ کسی نامراد کی مُراد اور دُعا اُسکی درگاہ سے رد نہین ہوتی اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ ایسا اول ہے کہ اولیت اُس کی بے ابتدائی ہے کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَهٗ شَیْءٌ ایسا آخر ہے کہ آخریت اُسکی بے انتہائی ہے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ایسا ظاہر ہے کہ کوئی ظاہر اُس سے ظاہر تر اور ہویدا نہین ہے سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ ایسا باطن ہے کہ کوئی باطن اُس سے زیادہ پوشیدہ اور مخفی نہین ہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ایسا محتجب ہے کہ اپنے عارفون کے دل کے سوا کسی پر ہویدا نہین ہے وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ایسا غالب ہے کہ کسی کو اُسپر غلبہ و استیلا نہین ہے

---

۵۱ ترجمہ میرا ہے اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہین اُس کا ۱۲ منہ ۵۲ لکھا ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کرنا ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان تم ہو ۱۲ منہ ۵۴ ترجمہ تو کہہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت کے ساتھ سو اسی پر چاہیے خوشی کرین ۱۲ منہ ۵۵ ترجمہ آگاہ ہو اللہ کے ذکر کے ساتھ مطمئن ہوتے ہین دل ۱۲ منہ ۵۶ ترجمہ نہین دیکھا تو نے کیونکر تیرے رب نے ۱۲ منہ ۵۷ ترجمہ اور جب مین بیمار ہوتا ہون پس وہ مجکو شفا دیتا ہے ۱۲ منہ ۵۸ ترجمہ کون قبول کرتا ہے مضطر کی دُعا جب وہ دُعا کرتا ہے ۱۲ منہ ۵۹ ترجمہ تحائشہ اور نہ تھی اُسکے ساتھ کوئی چیز ۱۲ منہ ۶۰ ترجمہ سب چیزین ہلاک ہونے والی ہین مگر اللہ کی ذات ۱۲ منہ ۶۱ قریب ہو کہ دکھاوین گے ہم اپنی نشانیان جہانمین اور اُنکے نفسون مین ۱۲ منہ ۶۲ ترجمہ اور نہین جانا اللہ کو حق جاننے اُسکے کا ۱۲ منہ ۶۳ ترجمہ اور اپنے نفسون مین آیا پس نہین دیکھتے ہو ۱۲ منہ + + + + + + + +

Marfat.com

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ط ایسا دستگیر ہے کہ عاجزون کو اُس کی درگاہ کے سوا کہین پناہ نہین ہے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ ط ایسا قبول کرنیوالا ہے کہ اُسکی رحمت ہر حال مین بندونکی شامل ہے اور کسی گنہگار کو رد نہین کرتی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ایسا بخشنے والا اور کریم ہے کہ کسی مانگنے والے کو سوال کے وقت نہین نہین فرماتا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ایسا رفیق ہے کہ ہر ایک کام کے سرانجام کرنے مین اُس سے زیادہ کوئی ہمارے نزدیک نہین ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط قطعہ

سر بسر ذرات عالم مظہر انوار اوست	جملہ را آئینہ دار حسن دلبر کردہ اند
عکس نور ذات بر مرآت جان شد منعکس	زین مرایا ئی کہ با حسنش برابر کردہ اند

قطعہ

چمک ہی ہر ایک ذرہ مین سارے عالم کے نور اُس کا	جہان مین کیا چیز ہی وہ ایسی نہین ہے جسمین ظہور اُس کا
ہی منعکس عکس نور حق سے ہر ایک جانکا جو آئنہ ہے	تجلی ہی ایک ہی وہ ہر جا جدا جدا ہے یہ طور اُس کا

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنَا بِاَخْلَاقِكَ **سانوان بیان** اللہ تعالی پر مفصل ایمان لانے کے ذکر مین اور اسمین سات مرتبہ ہین **پہلا مرتبہ** اسبات کی شرح مین کہ اللہ تعالے پر ایمان لانا مشوق ہے اُسکی معرفت پر اور اُسکی معرفت کی نہایت نہین اور اس راہ کے چلنے والون کے سفر کی انتہا نہین ہے اور اس تمام کائنات کے پیدا کرنے کا اصلی فائدہ اظہار کرنا ہی معرفت کا ہے بمقضای کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ اور وہ جو فرشتون اور نبیون اور ولیون جن وانس مین سے حقایق معرفت معلوم کیے ہین اور اُنکو قید کتابت مین لائے ہین سب کا سب حقایق معرفت الہی کی نسبت دریای بیکران مین سے ایک قطرہ ہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط **فرد** عقلے کہ می برد قدمی دل ز سوت او + چون آورد بمعرفت کردگار یا

بیت

بہرای ہو جیکہ عقل دم عجز دمبدم	میدان معرفت مین رکھے کیونکہ وہ قدم

۵۱ ترجمہ اور وہ قہر کرنے والا ہے اپنے بندون پر ۱۲ ۵۲ ترجمہ دوڑو اللہ کی طرف ۱۲ ۵۳ ترجمہ کہہ اے لوگو جنھون نے زیادتی کی اپنے نفسون پر بہ سبب گناہ کرنے کے ناامید نہو اللہ تعالی کی رحمت سے ۱۲ ۵۴ ترجمہ اور کہا تمہارے رب نے ۱۲

Marfat.com

الغرض معرفت کی حقیقت تک پہنچنا تو نہایت مشکل ہے لیکن جسقدر عوام کے ایمان کی صحت کو ضرور ہے حوالہ قلم ہوتی ہے ہر ذی عقل پر واضح ہے کہ کوئی بنا بغیر بانی کے نہین بن سکتی اور کوئی نقش بدون نقاش کے صورت نہیں قبول کر سکتا اگر عاقل اپنی ذات مین نظر کرے کہ کسقدر نعمتین بے اندازہ آدمی مین پوشیدہ ہین اور ظاہر مین موجود ہین اور آسمان و زمین و ستارے اور آنا جانا رات دن کا اور فصلون کا اور زمین پر معادن و نباتات و حیوانات کا پیدا ہونا اور طرح طرح کے میوے اور پھل وغیرہ سب اشیاء اس عالم کی کس کس خوبی سے پیدا ہوئے ہین اور کیا کیا حکمتین انمین پوشیدہ ہین تو ضرور اسکو یقین ہو جاوے کہ بے شک اس عالم کا کوئی صانع اور پیدا کرنے والا ہے جس نے اس خوبی سے اسکو آراستہ کیا ہے اور جان جاوے کہ ان سب کا بنانے والا بڑا ہی دانا اور عالم ہے اس لئے اس ساری مخلوقات مین سے ہر چیز مین اسقدر فائدے بحد کہ نظر آتے ہین رکھتے بے علم سے ممکن نہین ہو سکتے اور یہ بھی جان لیوے کہ اس جہان کا صانع ہر چیز پر قادر و توانا ہے کیونکہ ایسی باعظمت اور اتنے بڑے بڑے کام بدون قدرت کامل کے کسی کو میسر نہین آسکتی اور نیز یہ بھی اسکو متیقن ہو جاوے کہ وہ خالق مرید یعنی ارادہ کرنے والا اور چاہنے والا ہی ہے کسواسطے کہ کوئی چیز موجود نہین ہو سکتی مگر ارادہ اور چاہنے سے اس لئے کہ نسبت قدرت کی وجود اور عدم ممکن الوجود دونون کے ساتھ برابر ہے پس ضرور کار ہے ایسی صفت کہ ان دونون مین سے ایک کو ترجیح دے سکے اور وہ ارادہ ہے اور یہ بھی اسکو معلوم ہو جاویگا کہ وہ صانع حی و زندہ ہے اس سبب سے کہ علم و قدرت و ارادہ بے حیات ممکن نہین ہے اور یہ بھی اسپر کھل جاویگا کہ وہ سمیع و بصیر یعنے سننے دیکھنے والا ہے بے آنکھہ اور کان کے کوئی چیز مسموعات و مبصرات مین سے اسپر پوشیدہ نہین ہے دوسرا مرتبہ اسمین کہ وہ متکلم یعنی کلام کرنے والا ہے بغیر دہان و زبان کے ایسے کلام کے ساتھہ کہ خود اسکے لائق ہے اطلاق ہے یعنی اللہ تعالی پر متکلم کا لفظ بولنے مین تمام علماے کلام کو اتفاق ہے لیکن اسکے معنی مین اختلاف ہے اہل حق کا یہ مذہب ہے کہ اس کا کلام حرف و صوت سے پاک ہے اس لئے کہ حرف صوات حادث ہین انشاء اللہ اسکی تحقیق و تفصیل اس کی کتابون پر ایمان لانے کے بیان مین ظاہر ہو جاویگی۔ مجمل بیان یہ ہے محال ہے کہ ذات قدیم محل حوادث ہو بلکہ

Marfat.com

اللہ تعالی کا کلام معنی ہے جو اُس کی ذات کے ساتھ قایم ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ اُسکے متکلم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ آواز و حروف معینہ کا بندون مین پیدا کرنے والا اور موجود کرنے والا اشیاء کا ہے بمجرد امر کن اور مذہب حنفی کے امام خصوص علم الہدی رئیس اہل سنت و جماعت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اور اُنکی اتباع کہتے ہین کہ تکوین صفت ازلی خدتعالی کی ہے یعنے وہ ازل مین اشیا کا پیدا کرنے والا ہے اور مکونات یعنی پیدا ہونے والی سب چیزین حادث ہین جیسا کہ اُسکی ربوبیت کی صفت ازل مین اُسکے لئے متحقق ہے بغیر مربوبت کے اور خالقیت کی صفت بدون مخلوقیت کے اور تکوین کے صفت اس آیہ کریمہ سے ثابت ہے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اس لئے کہ یہ آیہ اُسپر دال ہے کہ ایجاد و تاثیر قدرت و ارادہ کے سوا ایک اور امر ہے کہ وہ صفت ازلی ہے کہ اُسکے سبب سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے اپنے اپنے وقت مین اور اشاعرہ اس امر کی نفی اور صفات سابقہ کی طرف رجوع کرتے ہین اور جو شبہ وہ یہان وارد کرتے ہین وہ ساری صفات پر وارد ہو سکتا ہے اور باوجود اسکے وہ بھی صفات کے ازلی ہونے کے قائل ہین پس نزاد عوی اسکی نفی اور اُس کے اثبات کا موجب نہین ہو سکتا **تیسرا مرتبہ** اسمین کہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اسواسطے کہ اگر ہمیشہ سے نہو تو حادث ہوا اور حادث کا ایک اور صانع ہونا چاہیے پس وہ مصنوع ٹھہرا نہ صانع حقیقی دوسرے یہ کہ جو حادث ہے وہ نقصان سے خالی نہین ہے اور جسمین نقصان ہو اسکو قدرت کے کمال کی طرف اضافت نہین کر سکتے اسلیے کہ اگر اُسکو قدرت کا کمال ہوتا تو اپنے تئین ناقص کیون رہنے دیتا اور پیدائش عالم کے ذکر مین اسپر دلیل لا چکے ہین کہ صانع جل عظمتہ قدرت مین اکمل ہے اور قدرت مین کامل وہی ہے کہ اُسکی ذات نقصان سے منزہ ہو اور اس سے یہ بھی نکلا کہ حق سبحانہ تعالی ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہیگا اور دلیل ابدیت کی بعینہ دلیل قدم کی ہے اس لئے کہ قدیم پر عدم جائز نہین ہے **چوتھا مرتبہ** اسمین کہ وہ قیوم ہے یعنی خود قایم ہے اور اوروں کو قایم رکھتا ہے اگر اُس کا فیض و رحمت ایک لحظہ خلقت کی نگہبانی نکرے تمام مخلوق معدوم ہو جاوین اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ پیدا کرنے والا واحد یعنی ایک ہے اور اُس کا

سلہ اس کے نہین کہ جب مراُس کا ارادہ کرتا ہے کسی چیز کا کہتا ہے اُس کو ہو جا پس ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

کوئی شریک و انباز نہین ہے اگر ہوتا سارا عالم خراب اور بے انتظام ہوجاتا جیسا کہ دو بادشاہون کی سلطنت مین ہوجاتا ہے قال اللہ تبارک و تعالی لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا دوسرے یہ کہ اگر حقتعالی کے شریک ہوتی کئی قدیمون کا تعدد یعنی گنتی لازم آتی اور یہ محال ہی اور جو ایک قدیم دوسرا احادث ہوتا وہ صانع نہو سکتا اور جو دونون حادث ہوتے کوئی سا بھی خدائی کے لائق نہوتا واللہ اعلم **پانچوان** مرتبہ اللہ تعالی کے تنزیہ کی صفات کے بیان مین اور وہ یہ ہین کہ حضرت حق سبحانہ تعالی جسم سے منزہ ہے اسلئے کہ جسم مرکب ہی اور مرکب اپنے اجزا کا محتاج ہے اور اجزا اُسکے غیر ہین اور جو محتاج غیر کا ہو وہ خدائی کے لائق نہین ہے اور منزہ ہے جہت و مکان سے کیونکہ وہ جہت و مکان کا پیدا کرنے والا ہے اور پیدا کئے گئے کے وجود سے اُسکے پیدا کرنیوالی کا وجود پہلے ہونا ضرور ہے وَهُوَ الْآنَ عَلَى مَا عَلَيْهِ كَانَ بِلَا تَحْوِيلٍ وَّ نُقْصَانٍ اور پاک ہے زمانہ سے یعنی زمانی نہین ہے اور زمانی وہ چیز ہے کہ ممکن نہین ہی اُس کا حاصل ہونا مگر اُسکے زمانہ مین اور یہ اُس چیز کے تغیر کا سبب ہی جسکی مقدار زمانی ہو پس جسمین بالکل تغیر نہو اُسکو زمانہ سے تعلق نہین ہو سکتا اور جب یون کہا جاوے کہ خدا یتعالی ازل مین موجود تھا یا موجود ہے اس یا اُس زمانہ مین یا موجود ہوگا ابد مین اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اُس کا وجود اِن زمانون مین واقع ہے یعنی مذکور بلکہ اُسکے وجود کا اِن زمانون سے نزدیک ہونا مراد ہے بے اسکے کہ اِن زمانون سے متعلق ہو اور بری ہے جوہر یعنی اُس چیز سے جو اپنی ذات سے قائم ہو اور عرض یعنی اُس کیفیت سے جو جوہر کے ساتھہ قائم ہو اسواسطے کہ جوہر و عرض بغیر کے بدون سمجھا نہین جاتا اور واجب الوجود ممکن نہین ہوتا اور ایسی صفت سے متصف نہین ہوتا جو حادث ہو یعنی عدم کے بعد موجود ہوئی ہو اس سبب سے کہ جس صفت سے ذات باری سبحانہ متصف ہو ضرور ہے کہ وہ صفت کمال کی ہو پس اگر یہ صفت پہلی نہ تھی تو اُس کی ذات کا اِن کمال کی صفت سے خالی ہونا کسی وقت مین لازم آتا ہے اور خالی کمال کی صفت سے نقصان ہے اور نقصان اُسکی ذات مین روا نہین ہے اور پاک ہے الوان یعنی رنگون اور ملوم یعنی مزون

---

۵۱ ترجمہ فرمایا اللہ تعالی بزرگ و برتر نے اگر ہوتے ان دونون یعنی زمین و آسمان مین کئی خدا البتہ خراب و برباد ہوجاتے ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ اور وہ اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ تھا بغیر پھرنے۔ اور نقصان کے ۱۲ منہ

اور روائح یعنی بُو ؤن اور باقی اُن کیفیتون سے جو محسوس یعنی دریافت ہوسکین اور کیفیتون نفسانیہ سے جیسے خوشی۔ غم وحسد وخوف ودرد اور لذات حسیہ یعنی اُن لذتون سے جنکو قوت حس دریافت کرسکے اسواسطے کہ یہ سب امور جسمون کے ساتھہ مخصوص ہین اور بقاے عناصر کے تابع ہین اور لذات عقلی مین اختلاف ہے لیکن ملت نے اُسکی نفی کی ہے اور منزہ ہے کسی ذات کے ساتھہ متحد ہونے سے حقیقت مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ مثل سے مراد یہان وہ شخص ہے کہ حقیقت مین متحد ہو اسلیے کہ اگر مماثلت متحقق ہو تو ضرور مخالفت بھی متعین ہو تا ممتاز ہوجاوے اور ما بہ الاشتراک یعنی وہ چیز جس سے دو شیا مین شرکت ہوجاوے ما بہ الامتیاز یعنی اُس چیز کا جس سے دو اشیا مین جدائی وتمیز ہوجاوے غیر ہوتا ہے پس اُس کی ذات واجب مین ترکیب لازم آتی ہے اور یہ وجوب کی منافی ہے اور اُس کا اتحاد اُسکے غیر کے ساتھہ اور اُس کا حلول اُسکے غیر مین جائز نہین ہے اور جس کا یہ اعتقاد ہو وہ کافر ہے کسواسطے کہ اتحاد اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز بعینہ دوسری چیز ہوجاوے اور یہ محالت ہے اور حق سبحانہ تعالی مثل سے منزہ ہے اور حلول اسکو کہتے ہین کہ ایک موجود دوسرے موجود کے ساتھہ قائم ہو خواہ بر سبیل تبعیت ہو جیسے سیاہی کپڑے پر خواہ براۃ تمکن ہو جیسے جلوس جسم مکان مین پس حلول کے اگر پہلے معنی لیے جاوین تو حلول کرنے والے کی عرضیت لازم ہے اور جو دوسرے معنی لیے جاوین تو مکان مین تمکن لازم آتا ہے اور یہ دونون اُسکی ذات پاک مین محال ہین اور مشایخ طریقت سے منقول ہے کہ سالک جب سلوک کی نہایت کو پہنچتا ہے اور اسکی ہویت فانی ہوجاتی ہے اور وہ باقی بہ بقاے حق ہوجاتا ہے کہ اسکو فنا فی التوحید کہتے ہین یہ مرتبہ اتحاد وحلول کے قسم سے نہین ہے اسلیے اتحاد وحلول غیر سے ہوتا ہے اور یہ فانی بالکل اپنی نفی کردیتا ہے پس حلول واتحاد اس جا محال ہے کیونکہ وحدت مین دوئی ضلال ہے اَللّٰهُمَّ يَا عِدْنَا مِنْهَا چھٹا مرتبہ صفات جمال وجلال کے ذکر مین بعضی اہل تحقیق کی اصطلاح مین صفات ثبوتی کو جمالی کہتے ہین اور صفات سلبی کو جلالی اور بعض کی اصطلاح مین صفات ثبوتی کو صفات اکرام وصفات تنزیہی کو صفات جلال کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اس آیہ کریمہ مین انہین دونون قسمون کی طرف اشارہ ہے تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

Marfat.com

اور اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک اسمار و صفات الٰہی توقیفی ہین یعنی شرع سے سُننے پر موقوف ہین پس جو اسمار و صفات قرآن مجید و حدیث صحیح مین وارد ہوئے ہین اُنکے سوا اور لفظ کا اطلاق جائز نہین ہے اگرچہ اُس لفظ کے معنی اسمار و صفات شرعی کے مطابق یا لفظ اُسکے قریب ہون۔ مثلاً خدا تعالی کی ذات پر لفظ معرفت کا بجاے علم کے اور لفظ عشق کا بجاے محبت کے اور سخا کا بجاے جود کے بولنا روا نہین ہے اِس لئے کہ یہ لفظ قرآن و حدیث مین اللہ تعالی پر نہین بولے گئے اور لفظ موقن کا اطلاق مین بھی حقتعالی پر جائز نہین ہے اِس لئے کہ یقین کا لفظ عرب کی زبان مین عرب کے اس کلام سے نکالا گیا ہے اَیْقَنَ الْمَاءُ فِی الْحَوْضِ یعنی جمع ہوگیا حوض مین پانی اور اصطلاح مین یقین ایسے علم کو کہتے ہین کہ بہ سبب بے دریے حاصل ہونی بہت نشانون کے مجموعہ اُسکا جو جزم کو مفید ہو حاصل ہو جاوے اور یہ معنی حقتعالی کی ذات مین محال ہین وَاللّٰہُ الْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالِ

ساتوان مرتبہ اس بات کے بیان ہین کہ اللہ تعالی کی صفتین نہ ذات ہین نہ غیر ذات صفتین ذات اسواسطے نہین ہین کہ صفت عین موصوف نہین ہوسکتی مثلاً اگر کوئی کہے کہ میرا معبود علم ہے یا حیات یا ارادہ تو اُس نے غلط کہا بلکہ یون کہے کہ میرا معبود عالم ہے اور علم اُسکی صفت ہے یا حی ہے اور حیات اُسکی صفت ہے یا مُرید ہے اور ارادہ اُسکی صفت ہے اور غیر ذات اسواسطے نہین ہین کہ غیر اُسے کہتے ہین کہ باوجود ہونے ایک کے دوسرے کا نہونا ممکن ہو اور یہ معنی خدائے تعالی اور اُسکی صفات مین روا نہین ہوسکتے دوسرے یہ کہ اہل حق کا یہ بھی مذہب ہے کہ حق تعالی کی ایک صفت دوسری صفت کا عین نہین ہے اور غیر بھی نہین ہے عین تو اس سبب سے نہین ہے کہ قدرت تقاضا مقدور کا کرتی ہے نہ معلوم کا اور علم تقاضا معلوم کا کرتا ہے نہ مقدور کا اور غیر اسلیے نہین ہین کہ ایک کے فنا اور دوسرے کی بقا ممکن نہین ہے پس صفات آلہی کو متغائر و متماثل و متجانس و متضاد نہین کہ سکتے اسواسطے کہ یہ حدوث کے نشان ہین اور اُسکی صفتین محدث نہین ہین اور محدث وہ صفت ہے کہ فعل سے پہلے اُس کا کوئی فاعل

---

۵۱ اور اُسکو حلیم کہین نہ عارف اور محب کہین نہ عاشق اور جواد کہین نہ سخی ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ اکھٹا ہوگیا پانی حوض مین ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اور بچاتا ہے گمراہی سے ۱۲ منہ ۵۴ **متغائر** ایک دوسرے کے غیر یا جنمین تغیر واقع ہو۔ **متماثل** ایک دوسرے کی مانند۔ **متجانس** ایک دوسرے کے ہمجنس۔ **متضاد** ایک دوسرے کی ضد ۱۲ منہ فقط

Marfat.com

نہو اور اللہ تعالی کی ذات کی صفتون اور اسکے فعل کی صفتون کے ازلی ہونے مین کچھہ فرق نہین ہے دونون برابر ازلی ہین چنانچہ اُسنے جیسے اپنی ذاتی صفتون کی مدح کی ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ اسی طرح اپنے افعال کی صفتون کی بھی مدح فرمائی ہے ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ اور اسی سے سمجھا جاتا ہی کہ وصف اُس کا کمال کے صفات سے ہوسکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ازل مین خالی ہونا اُس کا کمال کی صفت سے مستلزم نقصان کا ہے **بیت**

چہ قدر خوب جمال ست ترا	مضیب حسن کمال ست ترا

بیت

کیا ہی زیبا جمال ہے تیرا ٭	حسن بیحد کمال ہے تیرا ٭

کلام مشایخ قدس اللہ تعالی ارواحہم - جو اس مقام کے مناسب ہی سات فائدون مین مذکور ہوتا ہے **پہلا فائدہ** علماے شریعت کے کلام کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایمان تصدیق ہے اور زبان کا اقرار اُس کی شرط ہے لیکن اہل معرفت کہتے ہین کہ ایمان یہ ہے کہ پیدا ہو اُس سے خوف و امید و محبت و شوق اللہ تعالی کے دیدار کا و بازگشت و حیا و احتیاج و تعظیم و حرمت و رحمت و توکل و قناعت و استقامت و تسلیم و صبر و شکر و رضا - اور بجالانا اُس کی عبادت کا - اور قبول کرنا اُسکی شریعت - اور دوستی اُسکے لیے - اور دشمنی بھی صرف اُسکے ہی واسطے - اور غمگین ہونا اُسکے لیے اور خوش ہونا بھی اُسی کیواسطے اور اعمال کا خالص کرنا - اور نقصان ادا کرنا اُسکے لیے - داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ایمان وہ ہے کہ ظلمت کے بعد نور بخشے اور قسوت کے بعد لینت عطا کرے اور بدعت کے بعد سنت سے مشرف کرے اور مومن اُسکے سبب سے طاعت مین لذت پاوے شیخ سُہیل عبد اللہ بستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ایمان کے **چار** رکن ہین **ایک** توکل حقتعالی پر **دوسرے** تسلیم کرنا اُسکے حکمون کا اور باز رہنا اُسکے منہیات سے **تیسرے**

---

۵۱ ترجمہ اللہ - نہین کوی معبود مگر وہ زندہ اور قائم ہے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور وہ سُنتا ہے دیکھتا ہے ۱۲
۵۳ ترجمہ وہ پیدا کرنیوالا ہے اور تصویر بنانے والا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اُسکے قضاؤن پر راضی رہنا چوتھے اُسکی نعمتون پر شکر کرنا۔ **توکل** کے معنی لغت مین اُستوار ہونا ہے اور اصطلاح مین اللہ تعالی کے وعدون پر اعتماد کرنا ہے اور نتیجہ اُس کا حقتعالی نے فرمایا وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی اور جو اللہ تعالی کے وعدون پر اعتماد کرتا ہے پس وہ پروردگار اُسکو کفایت کرتا ہے۔ اور توکل چار قسم پر منقسم ہے۔ متیقن۔ وغالب واستوار الطرفین۔ ومغلوب۔ متیقن[1] یہ ہے کہ آدمی پورا یقین رکھے کہ جو کچھ میری روزی ہے وہ مجھے پہنچکر رہیگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ رِزْقَ الْعَوَامِّ فِی یَقِیْنِھِمْ وَرِزْقُ الْخَوَاصِّ فِی یَقِیْنِھِمْ اور غالب یہ ہے کہ اکثر تو یہی جانے کہ میری روزی پہنچنے ہی والی ہے پر کبھی کبھی تھوڑا سا شک کرتا ہو۔ اور استوار الطرفین یہ ہے کہ اُسکے دلمین پہنچنے اور نہ پہنچنے کی دونون طرفین برابر ہون۔ اور مغلوب غالب کا اُلٹ ہے یعنی نہ پہنچنے کا اندیشہ اکثر دامنگیر رہے اور پہنچنے کا یقین کم ہو اور بعضون نے کہا ہے اَلتَّوَکُّلُ الثِّقَۃُ بِالْوَعْدِ وَتَرْکُ التَّدْبِیْرِ لغۃً اور انتہا توکل کا یہ ہے کہ نہ آوے تو شکر کرین اور آوے تو ایثار کرین **نقل** ہے کہ حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ حضرت رابعہ بصری قدس وہا کے پاس گئے تو اُنہون نے پوچھا کہ آپکی معاش کا کیا طور ہے جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب حقتعالیٰ دیتا ہے کھاتا ہون اور شکر کرتا ہون۔ اور جب نہین دیتا قناعت صبر کرتا ہون۔ رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے کہا یہ خصلت تو میری گلی کے کتونمین بھی ہے پھر جنید رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپکی گزران کیونکر ہے کہا کہ جب نہین پاتی شکر کرتی ہون۔ اور جب پاتی ہون ایثار کرتی ہون **نقل** ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہان سے کھاتے ہو فرمایا وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ یعنی خدایتعالی کے پاس آسمانون اور زمین کے خزانے ہین اور لیکن منافق نہین سمجھتے ہین اور توکل کے (تین۳) نشان ہین۔ اول سوال نکرنا دوسرے

[1] ترجمہ اور جو شخص بھروسہ کرتا ہے اللہ پر پس وہ کافی ہے اُسکو ۱۲ **۲** عوام کا رزق اُسکے ہاتھ مین ہے اور خواص کا رزق اُسکے یقین مین ہے ۱۲ **۳** ترجمہ توکل مضبوط پکڑنا وعدہ کا ہے اور ترک کرنا تدبیر کا کل کے لئے ۱۲ **۴** ترجمہ متن مین ہے ۱۲

اگر پاک مال ہاتھ لگے رد نکرنا۔ تیسرے۔ جو ملے اُس کو جوڑ کر نہ رکھنا۔ اور شیخ علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا توکل کے تین مرتبہ ہین پہلا مرتبہ مؤمنون کی صفت ہے قولہ تعالیٰ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ دوسرا مرتبہ اولیاء اللہ کی خصلت ہے قولہ تعالیٰ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ تیسرا مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی نعت ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ پس متوکل کا دل اللہ تعالیٰ کے وعدون پر مطمئن ہوتا ہے اور وہ حکم حق پر راضی اور علم الٰہی پر اکتفا کرنے والا ہوتا ہے بیت

بدنبال روزی چہ باید دوید	تو بنشین کہ روزی خود آید پدید

بیت

نہ روزی کے لئے کر جان سوزی	جو بیٹھے صبر سے خود آئے روزی

اور اہل عرفان و موحدون کے نزدیک توکل یہ ہے کہ سوائے دوست کے کسی پر نظر نہ رکھے اور غیر سے طمع رکھنے والے کو کافر سمجھے۔ توکل یقین کا منہ ہے کہ وجود کے ابر سے دل کی زمین پر برستا ہے اور شہوات اور شبہات کی کچھڑ کود ہوڈالتا ہے۔ اور توکل عنایت کی چادر ہے جو خوبانِ معرفت کے روئے باغیرت پر اڑھاتے ہیں اور غیر کی طرف متوجہ ہونے سے اُنکو بچاتے ہیں اور تسلیم کے معنی لغت مین سپرد کرنا ہے اور اہلِ تحقیق کی اصطلاح مین اپنے سب کامونکا حقتعالیٰ کو سونپنا ہے اور وہ یہ ہے کہ نعمت اور بلا دونون کو اُسی کی جانب سے سمجھنا چاہیے اور ایک سے خوش اور ایک سے غمگین نہون کہ اُس کی حضوری سے غیبت مین نہ پڑین اور تسلیم دل کا قرار پانا ہے حقتعالیٰ کی معرفت سے کہ بلا کا بھیجنے والا اور نعمتون کا انعام کرنیوالا وہی ہے اور تسلیم تصرف کا ترک کرنا ہے اور وہ نشان ہے بندگی کا اس لیے کہ مملوک کو مالک کے ملک مین تصرف کرنا روا نہین ہے کیونکہ تصرف حکم سے اعراض کرنے کے حکم مین ہی اور وہ انکے نزدیک کفر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

---

۱ ترجمہ اللہ پر توکل کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو ۱۲ منہ ۲ ترجمہ اور سونپا ہے اپنے کام کو اللہ کی طرف ۱۲ منہ
۳ ترجمہ اور جو ڈرے اللہ سے کرتا ہے اُس کے رستا اور رزق دیتا ہے اُسکو ایسی جگہ سے کہ اُس کو گمان بھی نہین ہوتا ۱۲ منہ ۴ ترجمہ تو کہہ نہین مالک ہون مین اپنے نفس کے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ

پس بہت ہی پیارا وہ بندہ ہو کہ مسبب الاسباب نے اسباب کا پردہ اُس پر سے اُٹھا لیا ہو اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ارادت کا منتظر رہے اور کسی طرح کا تصرف اللہ تعالیٰ کے ملک مین نکرے کہ اَلْآفَۃُ فِی التَّدْبِیْرِ وَالسَّلَامَۃُ فِی التَّسْلِیْمِ فرد

تسلیم شو ہر آنچہ آید پیشت	بیت	تسلیم نمی شوی ازان غمگینے
جو پیش تجھے آئے اُسے کر تسلیم		غمگین نہو ہر بات کرے گر تسلیم

اور تفویض کے معنی لغت مین کام کسکی پر چھوڑنا ہے پس بندہ اگر اپنا منہ اللہ تعالیٰ کی طرف لاوے اور اُسپر پورا اعتماد کرے اور اپنے سب کام اُس کو سونپ دے اور مجاہدہ سے جو کچھ پیش آوے اُس پر مستقیم رہے کہ جو شخص تفویض کے میدان مین قدم رکھتا ہے اُس کی مرادین اُس کے دامن مین اس طرح رکھتے ہین جیسے دُلہن کے جبرئیل علیہ السلام نے خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام سے کہا ھَلْ لَکَ عِنْدِیْ حَاجَۃٌ فَقَالَ حَسْبِیْ رَبِّیْ

آن شنیدی کہ با خلیل چہ گفت	وقت افگندن بجبرئیل نہفت
کرد بیرون سر از دریچہ جان	کای برادر تو دور شو زمیان
عصمتِ او دلیل من باشد	علم او جبرئیل من باشد
چون خلیل آن خویش را بگذاشت	آتش از فضل خویش دست بداشت

نظم اردو

ڈالا ابراہیم کو جب نار مین	دیکھکر اُس شہ کو حال زار مین
عرض یون کرنے لگا وہان جبرئیل	حکم مجکو دیجے کچھ یا خلیل
سرد کردون ایک پل مین کل یہہ نار	یا کرون کچھ عرض پیش کردگار
بولے ابراہیم یون اے جبرئیل	تم سے کچھ حاجت نہین کہتا خلیل
دیکھتا ہے حق تعالے جب مجھے	پھر کسی شے سے لگے ڈرکب مجھے
بیچ مین سے آپ ہو جاوین جدا	ہو نہین راضی جو کرے مجھہ پر خدا
جب کیا تفویض حق کو اپنا کام	ہو گئی گلزار نار اے نیک نام

۱؎ یعنی آفت ہو تدبیر مین اور سلامتی ہو تسلیم مین ۱۲ ۲؎ ترجمہ کیا تمکو مجھہ سے کچھ حاجت ہو پس کہا ابراہیم ع نے کفایت کرتا ہے مجھے میرا رب ۱۲ یہ آگ مین ڈالتے وقت کہا تھا فقط۔

Marfat.com

اور **رضا**۔ کے معنی اللہ تعالی کے قضا اور اُسکے حکمون پر راضی رہنا حقتعالی نے اصحاب کرام کے حق مین فرمایا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ پس جب بندہ اپنے تئین اللہ تعالی سے راضی پاوے جانے کہ اللہ تعالی بھی مجھ سے راضی ہے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ لِلّٰہِ رِجَالًا یَرْضٰی لِرِضَاھُمْ وَیَغْضَبُ بِغَضَبِھِمْ کَمَا اَنَّھُمْ یَرْضُوْنَ الرِّضَا مِنْہُ

رباعی

آنانکہ رضای حق بجان می جویند	در راہِ رضایِ او بسر مے پویند
ہر کہ ہمہ آن کنند کہ حق فرماید	حق نیز ہمان کند کہ ایشان گویند

قطعہ

جان فدا کرتے ہین جو اُس کے رضا مین	سر کے بل چلتے ہین وہ راہ خدا مین
وہ بجا لاتے ہین احکام خدا کو	اُنکو حق دیتا ہے جو مانگین دُعا مین

پس رضا یہ ہے کہ اگر بلا آوے اُس سے کراہت نکرین اور حظ اُٹھاوین۔ اور صبر یہ ہے اگر بلا آوے صبر کرین اگرچہ دل مین کراہت ہو اسی لئے کہا ہے اَلرِّضَا مَعَ الشَّوْقِ وَالصَّبْرُ مَعَ الْکَرَاھَتِ

فرد

کوتاہ دیدگان ہمہ راحت طلب کنند	عاشق بلا کہ راحتِ او در بلای تست

شعر

کوتہ نظر ہی عشق مین راحت طلب ہی جو	عاشق بلا طلب کو تو راحت بلا مین ہے

حسین منصور قدس سرہ سے منقول ہے کہ کہتا تہا الٰہی بلا کے خزانون کے دروازے مجھپر کہولدے اور پے در پے بلائین بھیجدے اور میرے دل کو میدان ابتلا کی گیند بنادے اور قہر کے بلے سے جدھر کو چاہی پھینکدی پھر میرے دل پر نظر فرما اگر بلاؤن کی شدت سے ایک ذرہ بھی تیری محبت کم ہو جاوے حکم دے کہ حسین راہِ طریقت سے مرتد ہو گیا ہی بابا

در راہ نیاز فرد باید بودن	پیوستہ قرین درد باید بودن

۵۱ ترجمہ راضی ہے اللہ انسے اور وہ راضی ہنا اُس سے ۱۲ ۵۲ ترجمہ تحقیق اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین کہ راضی ہوتا ہی اُنکے راضی ہونے سے اور غصے ہوتا ہی اُنکے غصے ہونے سے جیسا کہ وہ راضی ہوتے ہین اللہ کے راضی ہونے سے ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ رضا ساتہہ شوق کے ہے۔ اور صبر ساتہہ کراہت کے ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

مردی نبود کہ در وصال آویزے	در روز فراق مرد بادبودن

رُباعی

دایم جو قرین درد ہوتا ہے	راہِ الفت مین فرد ہوتا ہے
مردِ می وصل کی طلب مین نہین	سہے فرقت کے غم تو مرد ہوتا ہے

پس تمام عمر رضاے مولا مین کوشش کرے اگر نہو سکے ایک لمحہ عمر کا رضا مین صرف کرے فرد

اے حسن یک نفس تو مارا باش	تا ہمہ عمر ما ترا باشیم

شعر

ایک دم تو ہمارا ہو تو سہی ✤	عمر بھر ہم جو ترے ساتھہ رہین

حدیث قدسی مین حقتعالی نے فرمایا ہے اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مَنْ لَّمْ یَرْضَ لِقَضَآئِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَآئِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَآئِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ وَلْیَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَآئِیْ اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلرِّضَآءُ بِالْقَضَآءِ بَابُ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ اور یہ بھی فرمایا ہے اَلرِّضَآءُ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ اور رضا حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبون مین سے ہی حقتعالی نے فرمایا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ط جب بندہ اپنے دوست کے دیدار کے مشاہدہ مین مستغرق ہوتا ہے اُسوقت بلا کی اُسکو کچھہ خبر نہین ہوتی رباعی

دردہ صدجی درد کہ درمی یابد ✤	در دیگہ زنست بہتر مے یابد
تلخست ولیک عجب پس خوشوارست	ہر چند میخورم دگر مے یابد

رُباعی

ساقیا بادہ الفت سے چھکا دے مجکو	جام مین عکسِ رُخ یار دکھا دے مجکو

سلہ ترجمہ تحقیق مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین جو کوئی نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون کا پس طلب کرے سوائے میرے اور خدا اور نکل جاوے میرے آسمان کے نیچے سے ۱۲ منہ سلہ ترجمہ رضا قضا کے ساتھہ اللہ کا دروازہ ہے بڑا ۱۲ سلہ ترجمہ رضا درخت ہے جنت مین ۱۲ سلہ ترجمہ اور قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا پس تو راضی ہو جاویگا ۱۲ منہ

درد و رنج و غم دوری کا جو ہی مجھپہ ہجوم		شوق دیدار مین یک لخت بھلا دے مجکو

اور رضا مین سے یہ بھی ہے کہ بندہ نہ کہے کہ آج گرمی بہت ہی یا سردی بہت ہی ایک بزرگ نے کہا مینہ کیا اچھا برسا ہاتف سے آواز آئی کہ مُراکب برسا ہی یعنی اُسکے کہنے پر تنبیہ ہوئی فرد

ہر چیز ہست آنچنان مے باید		وآن چیز کہ آنچنان نمی باید ہست

بیت

ہے ہر ایک چیز چاہیئے جیسی		جو نہین چاہیئے نہین ویسی ط

اور (علامت رضا) کی - تین - چیزین ہین - شیخ ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے **اول** اختیار کا ترک کرنا ہے قضا سے پہلے **دوسرے** تیا نا کراہت کا ہے قضا کے بعد **تیسرے** ہے پہچان محبت بلا کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رضا کا حال پوچھا فرمایا رضا قضا سے پہلے عزم ہے رضا پر اور رضا قضا کے بعد عین رضا ہے اور رضا کے معنے یہ لکھے ہین هُوَ الثَّلَجُ بِالْبَرْدِ اور رضا کی حقیقت یہ ہی کہ رضا حق تعالیٰ کی صفت ہی اور یہ صفت بندے کو اُسوقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی صفات کو علیحدہ کردے اور اُسکو ساتھ اُسکے پہچانے حضرت امام المسلمین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپنے خدا تعالیٰ کو کس دلیل سے پہچانا فرمایا کہ اُسکو اُسی سے ہم نے پہچانا - اور مشائخ خراسان کے نزدیک رضا مقامات مین سے ہے اور وہ توکل کا انتہا ہے - اور مشائخ عراق کے نزدیک احوال مین سے ہے کہ کسب سے حاصل نہین ہوتی - اور حق تعالیٰ کی رضا عوام سے طاعت و عبادت پر اُنکی استقامت کرنے سے ہوتی ہے اور اُنکی رضا خواص سبحانہ سے مغفرت و محبت کے ساتھ ہوتی ہے - اور خدا تعالیٰ کی رضا خواص سے محبت و معرفت کی استدامت پر اور اُنکی رضا حق تعالیٰ اُسے قربت و وصلت کے ساتھ ہوتی ہے - اور اللہ تعالیٰ کی رضا اخص الخواص سے اسی مین ہوتی ہے کہ دوست سے سوائے دوست کے اور کچھ نہ چاہین اور اُنکی رضا اپنے مولےٰ سے اسمین ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اُسکی صفات ثبوت مین مستغرق اور اُسکے انوار ذاتی مین محو رہین اور اُسکی نعمتون کے شکر مین مصروف رہین حق تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰاَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوا

ط ترجمہ وہ لذت پاتا ہی ساتھہ بلا کے ۱۲ ۵۲ ہمیشگی ۱۲ ۵۳ خاصون سے زیادہ خاص ۱۲ ۵۴ اے آدمیو ذکر کرو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نِعمَۃَ اللّٰہِ عَلَیکُم پس اگر اُسکی نعمتین بے اندازہ یاد کرینگے تو ضرور اُنکا شکر یہ ادا کرینگے اور شکر یہ جوارح کی نعمتون کا یہ ہے کہ اعضا سے وہ کام کرے کہ مرضی حق کے موافق ہون اور وہ عبادت ہی۔ پس نماز و حج بدن کا شکر ہے۔ اور روزہ شہوت بطن و فرج کا شکر ہے اور شہوت بطن بدن کے بقا کا سبب ہے۔ اور شہوت فرج نوع انسان کی بقا کا باعث ہے اسلیئے یہ دونون نعمتین ہین۔ اور کلمہ طیبہ و ذکر و ثنا ے ملک منان زبان کا شکر ہے اور لاالٰہ الااللہ کی حقیقت کا جاننا دل کا شکر ہے۔ اور مسجد مین جاکر جماعت سے نماز پڑہنا اور ہر نیک کام مین قدم آگے بڑہانا پائون کا شکر ہے **نقل ہے** کہ شہر بخارا مین ایک اندھا تھا کہ مسجد مین نماز پڑھا کرتا رہتا۔ اُس سے کہا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے لَیسَ عَلَی الاَعمٰی حَرَجٌ اندھے نے کہا کہ اس بات کے شکرانہ مین کہ میرے پائون سلامت ہین مسجد مین جاتا ہون۔ بعد چند روز کے اُس کی آنکھین بھی بینا ہوگئین۔ اور شکر دو طرح کا ہے ایک نعمت کے ملنے کے وقت اور یہ عوام کا شکر ہے۔ دوسرا وقت نہ ہونے نعمت کے اور یہ خواص کا شکر ہے۔ اور شکر تین قسم کا ہے۔ شکر زبان۔ و شکر بدن۔ و شکر دل۔ پس زبان کا شکر اقرار کرنا اُس نعمت کا ہے از بان سے۔ اور بدن کا شکر خدمت مین کوشش کرنی ہے۔ اور دل کا شکر ہمیشہ شہود مین رہنا ہے۔ اور شکر کرنیوالا ایک شاکر ہے دوسرا شکور ہے۔ شاکر وہ ہے جو نعمت کی عطا اور اُسکے حصول کے وقت شکر کرے اور شکور وہ ہے جو عین بلا کے وقت ہی شکر کرے اور اسی کی طرف حقتعالی نے آیت شریفہ مین اشارہ فرمایا ہے وَقَلِیلٌ مِّن عِبَادِیَ الشَّکُورُ اور حقتعالی کی نعمتون کا شکر بجا لانا جیسا کہ اُس کا حق ہے ممکن نہین ہے اللہ تعالی نے فرمایا وَاِن تَعُدُّوا نِعمَتَ اللّٰہِ لَا تُحصُوھَا کیونکہ بندہ نے جب توفیق شکر کی پائی اور شکر کیا تو اِس توفیق کی نعمت کا شکر بھی چاہیے اور اسی طرح ہر شکر کا شکر ہونے سے تسلسل لازم آتا ہے اور وہ بے انتہا ہوتا ہے پس چاہیئے کہ اپنے طاقت کے قدر شکر منعم حقیقی کا اور واسطہ کا بجالاوے کس لیئے

کی نعمت کا اپنے اوپر ۱۲ ۵۲ نہین ہی اندہے پر حرج یعنی تکلیف اُن چیزون کی کہ آنکھون والون پر ہی ۱۲ ۵۳ اور تہوے ہین بندون مین سے شکر کرنیوالے ۱۲ ۵۴ اور اگر گنوگے اللہ کی نعمتون کو تو نہین گن سکوگے ۱۲

Marfat.com

کہ جب سبب کو نہ دیکھے گا تو مسبب تک کیونکر پہنچے گا اور بعضون نے کہا ہے کہ اللہ تعالے کی نعمت کے کمال کا جاننا اور شکر کرنے سے اپنے عاجز ہونے کا پہچاننا ہی شکر ہے **مصرع** بہر حال مرد بندہ را شکر بہ **مصرع** بہتر ہے ہر ایک حال مین بندے کے لیے شکر + منقول ہے حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر سے کہ آپنے فرمایا جو کوی ہمیں رباعی کو اپنا ورد کرتا ہے حقتعالی دین و دنیا کی نعمتین اُسکے لئے زیادہ فرماتا ہے۔ رباعی

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد	احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر ہر تنِ من شود زبان ہر مویی	یک شکرِ تو از ہزار نتوانم کرد

رُباعی

تیرے ہی لطف کا سہارا ہے	تیرے احسان پر گذارا ہے
شکر تیرا کروڑ مین سے ایک	کر سکین رتبہ کب ہمارا ہے

اور نتیجہ شکر کا یہ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۱ بموجب اس کلام حضرت ملک العلام کے جب بندہ شکر کرتا ہے دو فرشتے اُس کے لیے مقرر ہوتے ہین۔ اور ہر دم دُعا کرتے ہین کہ اُس کی نعمت زیادہ ہو یہ سب مقدمات جو یہان تک دائرہ تحریر مین آئی اس راہ کے سالکون اور طالبون کے مقامات اور اللہ تعالی کے دوستون اور محبون کے حالات ہین اگر حضرتِ رحمان کی توفیق و امداد سے اِن اعمال پر مداومت و استقلال حاصل ہو اُس کریم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آگے عارفون اور عاشقون کے احوال سے مشرف ہون۔ شقیق بلخی قدس اللہ سرہٗ سے کسی نے ایمان و توحید و شریعت و دین کے معنی پوچھے۔ فرمایا۔ ایمان اللہ تعالے کا پہچاننا ہے بے چگونگی و بے نمونگی کے ساتھہ۔ اور توحید۔ خدائے تعالی کی وحدانیت کا اقرار ہے موحد کی زبان سے۔ اور شریعت قبول کرنا اللہ تعالی کے حکمون کا ہے اور اُس کی نواہی سے دور رہنا۔ اور دین اِن تینون پر ہمیشہ یعنی تا موت ثابت رہنا ہے اور دین کے بہت سے معنی ہین ایک اُنمین کیش یعنے مذہب و ملت ہے اور دوسرے

۱ ترجمہ شکر کرنیوالا مستحق ہوتا ہے نعمت کی زیادتی کا ۱۲ ۲ ترجمہ اگر تم شکر کروگے البتہ زیادہ کرونگا مین تمپر نعمت ۱۲ منہ

قبول کرنا طاعت و عبادت کا اور دور رہنا معاصی سے اور یہان یہی دو معنی مُراد ہین
اور دین کی یہان چھہ قسمین مشہور ہین۔ اول دینِ صابئین کہ ملائکہ کو پوجتے ہین۔ دوسرے
دینِ مغان۔ تیسرے۔ دینِ جہودان۔ چوتھے۔ دین مشرکان۔ پانچوین۔ دین کافران
چھٹے دین مسلمانی اور یہی بھلا دین خالص و برحق ہے **دوسرا فائدہ** اِس بات
کے بیان مین کہ ایمان پانچ چیزون سے تمام ہوتا ہے اور حیا و صبر کے ذکر مین امام فخر الدین
رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالی پر ایمان لانا (پانچ چیزون) سے تمام
ہوتا ہے۔ (اول[1]) اُسکے وجود پر (دوسرے[2]) اُسکے ناموں پر (تیسرے[3]) اُسکی صفات
پر (چوتھے[4]) اُسکے افعال پر (پانچوین[5]) اُسکے حکمون پر۔ **اُسکے وجود** پر ایمان لانا یہ
ہے کہ تمام موجودات و ممکنات کا خالق اور پیدا کرنیوالا خدائے تعالی کو یقین کرین اور
جانین کہ وہ اپنی جنس مین سے نہین ہے اور **ناموں** پر ایمان لانا یہ ہے کہ حقتعالی
نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا پس اُس کے نام منحصر ہین اُنمین
جو قرآن مجید مین آئے ہین یا انبیاء علیہم السلام سے ثابت ہوئے ہین اور جو نام سوائے
اِن دو وجہ کے ہو اُس کا اطلاق حقتعالی پر روا نہین ہے اور **صفات** پر ایمان کا حال
یہ ہے کہ صفتین دو قسم کی ہین۔ سلبی۔ و ثبوتی۔ پس صفات سلبی پر ایمان لانا یہ ہے کہ یقین
کرین کہ حقتعالی واجب الوجود فرد منزّہ ہے جمیع جہات ترکیب سے اسلئے کہ مرکب محتاج
ہوتا ہے اپنے اجزاء کا اور اجزا غیر اُسکے ہوتی ہین پس محتاج بغیر ہوا اور محتاج بغیر
ممکن ہوتا ہے نہ واجب۔ پس حقتعالی فردِ مطلق ہے واجب لذاتہ اور اس سے لازم آیا
کہ وہ متحیز[6] و جسم و جوہر و حال و محل و متغیر و محتاج نہین ہے۔ اور (صفات ثبوتی) پر ایمان
لانا یہ ہے کہ جانے اور یقین کرے کہ تمام محدثات و مخترعات جو اِس خوبی سے موجود
ہوئے ہین سب اُسکے بنائے ہوئے ہین اور وہ چاہے تو اِن سب کو دوسری طرح سوائے
اس ہیئت و کیفیت و کمیت کے پیدا کر سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صانع و قادر و مختار ہے

---

[1] ترجمہ اصالۃ کے لئے نام ہین پس اُسکو پکارو اُن ناموں کے ساتھہ ۱۲ [2] متحیز گھرا ہوا ۱۲ [3] جسم جو عرض طول
مثلاً رکھتا ہو (جوہر) عرض کی ضد (حال) کسی چیز مین اترنیوالا (محل) کسی چیز کے اترنے کی جگہ (متغیر) بدلنے والا ۱۲

اور قادر و مختار کو صفات کا کمال لازم ہے اور کمال صفات کا یہ ہے کہ منزہ ہون نقصان سے
اور اُس کے **افعال** پر ایمان لانا یہ ہے کہ جو کچھ اُسکے سوا ہے وہ محدث و ممکن ہے اور
ظاہر ہے کہ وہ اِن سب کے لیے موجد ہے کہ یہ سب ممکنات اُس کا ایجاد ہے بعضی ماضی ہیں
بعضے حال مین بعضی استقبال مین اور یہ دلیل ہے اسکے کہ وہ فاعل و مختار ہے قولہ تعالے
کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَاْنٍ ۝ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے **مثنوی**

کل یوم ہو فی شان را بخوان	مرورا بے کار و بے فعلے مدان
کمترین کارش بہر روز آن بود	کو سہ لشکر را روانہ می کند
لشکری را اصلاب سوے امہات	بہر آن تا در رحم روید نبات
لشکری را ارحام سوے خاکدان	تا زنر و مادہ پر گردد جہان
لشکرے از خاکدان سوے اجل	تا بہ بیند ہر کسے حسن عمل

مثنوے

کل یوم ہُوَ فی شان پڑھو	حق کو بے کار و نکما مت کہو
روز اُس کا ہے یہ ایک ادنیٰ سا کار	بھیجتا ہے تین لشکر بے شمار
لشکر ایک ارحام مین اصلاب سے	تاکہ حیوان کو بنائے آب سے
دوسرا ارحام سے تا خاکدان	تاکہ بھر دے نر و مادہ سے جہان
تیسرا لشکر زمین سے تا عدم ؛	تا جزائے نیک و بد کو پائین ہم

احکام اور اُس کے **احکام** - پر ایمان لانے مین سے ایک یہ ہے کہ یقین کرین کہ اُسکے کسی علت
کے معلل نہین ہین اگر ہوتے حاکم کی ذات مین نقصان لازم آتا اور اُسمین نقصان محال
ہے دوسرے جانین کہ وہ حاکم مطلق ہے جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور جو اُس کا ارادہ ہو
فرماتا ہے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ تیسرے اعتقاد کرین کہ کسی شخص کے لیے
خدائے تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہین ہے نہ دنیا مین نہ عقبیٰ مین یَعْفُوْ عَمَّنْ یَّشَآءُ وَبِفَضْلِہٖ
وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ بِعَدْلِہٖ اور واسطے قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اول قدم رکھنا

لہ ہر دن وہ ایک نئی شان مین ہے ۱۲ لہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم فرماتا ہے جس کا ارادہ کرتا ہے ۱۲ لہ نجشد ہر کہ را خواہد بپذیرد ہر کہ را خواہد

ایمان مین یہ ہی کہ یکرنگی کی کوشش کرین اور نعمت کے شراب صاف اور بلا کی تلچھٹ کو نوش کرین کہ اہل معرفت نعمت و بلا مین فرق نہین کرتی پس جب یہ حاصل ہوا جانین کہ شروع اہل ایمان کا ارباب عرفان سے یہ ہی کہ انکی ہمت کی نظر مین یکسان ہی اگر ساقیان بزم لطف شراب نعمت وصال جام احسان مین بھر کر پلاوین یا جلادان قہر تیغ بلاے فراق انکے معاملت کی گردن پر چلاوین اِذْ لَا فَرْقَ فِی الْحَقِیْقَتِ بَیْنَهُمَا اور بعضی اہل علم نے فرمایا ہی ایمان کی دو طرفین ہین ایک طرف اللہ تعالی کا فعل ہے اور وہ توفیق و ہدایت ہی دوسری طرف بندہ کا فعل ہے اور وہ اقرار و تصدیق ہے پس اگر چاہا جاوے فعل حقتعالی کا پس وہ مخلوق نہین ہے اس لئے کہ حق سبحانہ کی صفت ہی اور چاہا جاوے بندہ کا فعل پس افعال اُس کے مخلوق ہین وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ایمان کی ستر اور کہی شعبے ہین اعلی انکا کہنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ادنی انکا دور کرنا موذی کلہے راہ سے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور حیا یہ ہی کہ جب بندہ منعم حقیقی کی نعمتون کو جانتا ہے تو امور ناشایستہ سے باز رہتا ہے اور بے ادبی نہین کرتا اور مروی ہی عثمان رضی اللہ عنہ نے حیا سے تمام عمر کبھی اپنے ستر کو نہین دیکھا اور مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ آئے اور اذن چاہا اور آپکی اجازت سے گھر مین داخل ہوئے اور آپ جس طرح بیٹھے تھے بے پرواہ اُسی طرح بیٹھے رہے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت چاہی اور آپکے پاس حاضر ہوئے اور آپ اُسی حالت پر بیٹھے رہے اُس کے بعد عثمان رضی اللہ آئے اور اجازت کے بعد آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حال کو متغیر کیا اور دوزانو ہو بیٹھے جب مجلس تمام ہوئی اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم چلے گئے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اُن دونون کے تشریف لانے سے تغیر نکرنے اور عثمان ذی النورین کی تشریف آوری سے تغیر ہونی کی وجہ دریافت کی آپنے فرمایا کہ حیا کرتا ہون مین اُس شخص سے کہ فرشتے بھی اُس سے حیا کرتے ہین اور صبر سے ایمان کا کمال حاصل ہوتا ہے - اور صبر لغت مین جمس کرنے کو کہتے

---

۱ جبکہ نہین فرق حقیقت مین ان دونونمین ۱۲ ۲ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور تمہارے عملونکو ۱۲ ۳ نہین کوی معبود مگر اسے

ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ ای احْبِسْ نَفْسَكَ اور یہان نفس کے روکنے سے مراد ہے کہ جزع و بیقراری سے باز رہے۔ جاننا چاہیئے کہ جب مصیبت کی شدت زیادہ اور کم نہین ہو سکتی تو بیقراری سے کیا فائدہ ہے اور صبر کڑوی دوا کی مانند ہی کہ اُس کا پینا ناخوش ہے اور مرض کے لئے شربت مبارک ہے اور نقع رسان دافع مضرت ہے جب دوا اس قسم کی ہو تو عاقل کو چاہیئے کہ اُس کے پینے کے لیے نفس پر اکراہ و زبردستی کرے اور دل کو تسلی دے کہ یہ ایک ساعت کی تلخی راحت بے نہایت کا سبب ہے اور صبر کی چار قسمین ہین ایک صبر طاعت پر دوسرا صبر گناہ سے تیسرا فضول دنیا سے۔ چوتھا صبر مصیبتون و محنتون پر جب ان چارون قسمون کا صبر کرے حاصل ہوگی۔ استقامت اور ثواب بے حساب اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا اوّل اور پہلی قسم صبر کی قالب سے متعلق ہے دوسرے قلب سے تیسرے سر سے یعنی ایمان والو صبر کرو اپنے بدنون سے اللہ تعالی کی طاعت پر اور اُس کے معاصی سے بچنے پر اور صبر کرو اپنے دلون سے ترک دنیا پر اور مصیبتون اور بلاؤن پر اور صبر کرو اپنے سرون سے جناب باری کے لقا کی شوق پر اور دوسری طرح صبر کی تقسیم تین طرح پر ہے پہلی طرح الصبر فی اللہ اور یہ سکوت ہے دوسری طرح الصبر لہ اور یہ اخلاص ہے تیسری طرح الصبر مع اللہ اور یہ مشاہدہ دوامی ہے اور صبر مین اللہ تعالی کی معیت کی حاصل ہونے کا فائدہ یہی ہے حقتعالی نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور صبر کا حاصل ہونا دو طرح پر ہے ایک بندے کے کسب سے اور وہ اوامر و نواہی پر صبر کرنا ہے دوسری طرح جو بندے کے کسب سے نہین ہے اور وہ رنج اور حقتعالی کی بلاؤن پر صبر کرنا ہے اور حقیقت صبر کی بلا کا زہر چکھنا ہے اور دعوی سے دم کھینچنا اور بلا و ابتلا کی معنی بہت ہین ایک اُنمین سے آزمانا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ یعنی ضرور آزمائین گے ہم تمکو

۵۱ بند کر اپنے نفس کو یعنی روک لے اپنے نفس کو جزع و فزع سے ۱۲ ۵۲ سوا اس کے نہین کہ دیا جاویگا صبر کرنے والون کو اجر بے حساب ۱۲ ۵۳ اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلہ مین مضبوطی کرو اور لگے رہو ۱۲ منہ ۵۴ تحقیق اللہ تعالے صبر کرنے والون کے ساتھ ہے ۱۲ منہ ۵۵ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو کچھ خوف سے اور بھوک سے

Marfat.com

خوف و بھوک اور مالون اور جانون اور میوون کے نقصان سے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْبَلَاءُ خَزَائِنُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی اِلَّا لِاَوْلِیَائِہٖ بیت

	مابلا را بکس عطا نکنیم		تا مر اورا ز اولیا نکنیم

بیت

دوستون مین کرونمین جس کو شمار			اُسپہ کرتا بلا کا ہون اظہار

اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اَشَدَّ الْبَلَاءِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءِ ثُمَّ الْاَمْثَلُ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ اور فرمایا کہ اگر بلا و محنت و غم نہوتا اہل بہشت کو باغ جنت مین کچھہ لذت نہوتی حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے بہشت کی لذت نپائی اس لیے کہ پہلے محنت و بلا نہ کھینچی تھی اور حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا اَلْبَلَاءُ سِرَاجُ الْعَارِفِیْنَ وَ یَقْظَۃُ الْمُرِیْدِیْنَ وَ ھَلَاکُ الْغَافِلِیْنَ اور صبر جمیل یہ ہو کہ مصیبت والا آدمیون مین ایسا آرام سے نظر آوے کہ اُس کو پہچان نہ سکین کہ صاحب مصیبت ہو نقل ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کی اُس سے آپکے دل مین ناخوشی پیدا ہوئی حکم آیا فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور صبر ہر کام مین بہتر ہی مگر عشق مین عاشق صابر کو نہین پسند کرتی فرد ہر نصیحت کہ کنی نشنوم ای جان عزیز ۔ صبر از دوست بفرمای کہ آن نتوانم

بیت

کیجے مجکو نصیحت جو وہی ہے منظور			بار سے صبر کا لیکن نہین کہتا مقدور

تیسرا فائدہ اس بات کے بیان مین کہ ایمان دس خصلتون سے پورا ہوتا ہے اور ایمان و کفر کی قسمون کے بیان مین فصیل عیاض قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ایمان دس خصلتون سے تمام ہوتا ہے اول حقتعالی کی وحدانیت کی گواہی دینی دوسری رسول صلے اللہ علیہ

---

۱ بلا خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانون مین نہین دیا جاتا مگر اُس کے دوستون کو ۱۲ ۲ ترجمہ تحقیق سخت تر بلا پیمبرون پر ہوتی ہے اُس سے کم ولیون پر اور اُس سے کم اورون پر ۱۲ ۳ ترجمہ نہین ہے اپنے دعوی مین سچا جو صبر کرے اپنے مولا کی چوٹ پر ۱۲ ۴ ترجمہ بلا عارفون کا چراغ ہے اور سالکون کا جگانیوالا اور غافلون کے ہلاکی ۱۲ ۵ ترجمہ پس صبر کر اپنے رب کے حکم کے لیے پس تحقیق تو ہمارے سامنے ہے ۱۲ منہ

وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرنی **تیسری** خدائے تعالی کے فرض بجالانے **چوتھی** حرام
چیزون سے دور رہنا **پانچوین** امانتون کی رعایت اور اہل حقوق کی حفاظت کرنی **چھٹی**
جہان تک ممکن ہو خیانتون سے دور رہنا **ساتوین** سچ بولنا **آٹھوین** جو عہد کرین اسکو
وفا کرنا **نوین** صلہ رحم کرنا **دسوین** جہان تک ہو سکے مسلمانون کو نصیحت کرنی۔ اور جب
دین مین مقرر ہے کہ ایمان اقرار و تصدیق کا نام ہے تو نرا اقرار ایمان نہین ہو سکتا اور جو ہوتا
تو منافق بھی مومن ہوتے اور وہ ہرگز مومن نہین ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ[1]
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اور فقط دل کی تصدیق بھی کہ زبان کا اقرار اور اُس کے مخالف ہو
کافی نہین ہے ورنہ اہل کتاب بھی مومن ہوتے حق تعالی نے فرمایا ہے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ[2]
الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ پس چاہیے کہ لازم پکڑین اقرار و تصدیق دونونکو
تاکہ ایمان تمام و کامل ہو جاوے۔ اور ایمان کی پانچ قسمین ہین۔ ایمانِ معصوم۔ ایمان مطبوع
ایمانِ مقبول۔ ایمانِ موقوف۔ ایمانِ مردود۔ معصوم ایمان انبیاء مرسلین علیہم السلام کا
ہے مطبوع فرشتون کا ایمان ہے۔ مقبول مومنون کا ایمان ہے۔ موقوف بدعتیون کا ایمان
ہے مردود کافرون کا ایمان ہے اور کفر کے معنی لغت مین ڈھانکنا ہے اور وہ ایمان کی ضد ہے
اس کی پانچ قسمین ہین کفر انکار و کفر جحود و کفر معاندہ۔ و کفر نفاق۔ جو کوی ان چارون قسمون سے
کسی قسم کا کفر کرے اس کو خدائے تعالی کبھی نہین بخشے گا۔ اور کفر انکار یہ ہے کہ دل مین یقین نہو
اور زبان سے بھی انکار کرے۔ اور کفر جحود یہ ہے کہ دل سے پہچانتا ہو پر زبان سے اقرار نکرے
اور کفر معاندہ یہ ہے کہ دل بھی جانتا ہو اور زبان سے اقرار کرے لیکن قبول نکرے ابوطالب کا کفر
اسی قسم کا تھا اور کفر نفاق یہ ہے دل مین یقین نہو اور زبان سے اقرار کرے۔ اور اہل تحقیق
کے نزدیک یہی کفر چار طرح کا ہے۔ کفر شریعت۔ و کفر طریقت و کفر حقیقت۔ و کفر معرفت
اول کفر شریعت یہ ہے کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ[3]
كَافِرٌ اور یہ بھی عقائد مین سے ہے مَنْ اَنْكَرَ الْاِجْمَاعَ فَقَدْ كَفَرَ دوسرا کفر طریقت

---

[1] ترجمہ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق کاذب یعنی ایمان لانے کے اقرار مین جھوٹے ہین ۱۲ [2] ترجمہ جنکو
ہم نے کتاب دی ہے پہچانتے ہین اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ پہچانتے ہین اپنی اولاد کو ۱۲ [3] ترجمہ جو دین سے
پھر جاتا ہے تم مین سے پھر مر گیا اسی حال مین پس وہ کافر ہی ۱۲ [4] ترجمہ جس نے انکار کیا اجماع کا پس بیشک اُس نے کفر کیا ۱۲۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ کٰفِرُوْنَ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ مَالَ بِضَارِبَۃٍ اِلَی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی فَقَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْمَوْلٰی لے **پیر اکفر حقیقت** بزرگان دین نے کہا ہے مَنْ مَکَثَ مِنْ اَھْلِ الْحَقَائِقِ فِی الْمَحَبَّۃِ وَالْعِشْقِ فَھُوَ مَحْجُوْبٌ عَنْ لِقَاءِ الْمَحْبُوْبِ وَالْمَعْشُوْقِ **چوتھا کفر** معرفت اہل معرفت نے فرمایا ہے اَلْمَعْرِفَۃُ حِجَابٌ بَیْنَ الْعَارِفِ وَالْمَعْرُوْفِ لِاَنَّھَا غَیْرٌ وَالْاِقْبَالُ بِالْغَیْرِ کُفْرٌ عِنْدَ الْاَخَصِّ قَالَ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ مَنْ شَغَلَ بِسِوَائِیْ کَانَ لِصَاحِبِہٖ نَارًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اہل شریعت کفر کے ظاہر معنی پر نظر رکھتے ہین اور اہل حقیقت معنی باطن پر کہا ہے اَنَّ فِی الْکُفْرِ سِرًّا عَظِیْمًا وَفِی النَّارِ نُوْرًا دَقِیْقًا مَنْ عَرَفَ حَقَائِقَہٗ وَعَلِمَ دَقَائِقَہٗ ھُوَ مُؤْمِنٌ حَقِیْقِیٌّ اور اہل شریعت کے نزدیک زنار کا باندھنا منع ہے اسواسطے کہ شبیہ ہے کفار کے ساتھہ بموجب اس حدیث شریف کے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ لیکن حقیقت والون کے نزدیک منع نہین ہے اسی لئے مولانا روم قدس سرہ نے اس حدیث کی تشریح مین لکھا ہے **منقول ہے** بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے آخر وقت مین اپنی کمر مین زنار باندھا اور کہا کہ یا الٰہی اگرچہ مینے پہلے تیرا تنزیہ بیان کیا ہے اور سبحانی ما اعظم شانی کہا ہے لیکن آج کافر ہون اور زنار کو کمر مین باندہ رہا ہون اور کہتا ہون اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کا بھید یہ ہے کہ جب تعالیٰ کی درگاہ الوہیت کے رستون مین چلنے والے جو عالم حقیقت تک پہنچ چکی ہین - اپنے باطن مین غیر کا زنار دیکھتے ہین اس وقت چاہتے ہین کہ ظاہر کو باطن کی مانند بنائین اس لئے ایک تاگا گلے مین ڈالتے ہین تا عوام جانین کہ دل انکا سوائے دوست کے اور کسی چیز کی طرف مائل ہوگیا ہے لیکن معلوم نہین ہے کہ عنایت ازلی نے ازل مین کس کو اپنے جمال کا

لے ترجمہ وہ لوگ جو روکتے ہین اللہ کے رستے سے اور ڈھونڈتے ہین اسمین کجی اور وہ آخرت سے منکر ہین ۱۲ لے ترجمہ جسنے میل کیا حصول دنیا و آخرت کی طرف پس بیشک مرتد ہوا مولیٰ سے ۱۲ لے جس نے دیر لگائی اہل حقایق سے محبت و عشق مین پس وہ محجوب ہے معشوق و محبوب کے دیدار سے ۱۲ لے ترجمہ معرفت حجاب ہے عارف و معروف مین اسلئے کہ غیر ہے اور متوجہ ہونا غیر کی طرف خاصون اہل معرفت کے نزدیک کفر ہے - اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم سے فرمایا جو کوی شغل کرے میرا میرے سوا یہ شغل اس شغل کرنے والے کیلئے زنار ہوگا قیامت کے دن ۱۲ لے ترجمہ تحقیق کفر مین بھید بڑا ہے اور زنار مین رمز ین باریک ہین جسنے

شناسا مقرر کیا ہے اور سیاست لم یزلی نے کس کو میدان قربت مین قدم رکھنے سے محروم فرمایا ہے کیونکہ اُس نے جسکو اپنی طرف بلایا ہے اُس سے کون سی خدمت پہلے سرانجام ہو چکی ہے اور جسکو اپنی درگاہ سے نکالدیا ہے کونسا گناہ اُس سے صادر ہو چکا ہے روز میثاق ایک گروہ کی پیشانی روشن پر رقم سعادت هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ رقم فرمادی اور ایک فرقہ کی رخسار ادبار پر نیل شقاوت هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَلَا اُبَالِیْ لکھدیا فرد

پیش از من و تو برخ جانہا کشیدہ اند	طغرای نیک بختے و نیل بدبختی

بیت

نہ تھے ہم حال لکھا تھا ہماری راحت و غم کا	کہ ہے یہ جنتی اور یہ ہوا گندہ جہنم کا

بیت

آنرا کہ خواند ہیچ عبادت نکردہ بود	آنرا کہ راند ہیچ گناہی نکردہ بود

بیت

جسکو نوازا اُس نے عبادت کری ہی کیا	جسکو نکالا اُس سے کہ نہ کون سا ہوا

منقول ہے کہ جب حضرت آدم علے نبینا و علیہ السلام کی پشت مین مومنون اور کافرون کی روحین اکٹھی کیگئین مومنون کی ارواح کی خوشبو مین سے کچھہ کفار کی ارواح کے دماغ مین پہنچ گئی اس سبب سے دنیا مین کفار سے بعضی نیکیان ظہور مین آتی ہین اور کفار کی ارواح کی بدبو مین سے کچھہ مومنون کی ارواح کی دماغ مین سرایت کرگئی اس باعث سے دنیا مین مومنون سے بعضی گناہ سرزد ہو جاتے ہین اسی لیے قیامت کے دن مقتضای کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کافرون کی نیکیان مومنون کے اعمالنامون مین لکھدینگے اور مومنونکی بدیان کفار کے اعمالنامون مین نقل کردینگے اس آیہ شریفہ مین اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے اُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ط **معروض ہے** کہ زمانہ کی مقدارین مختلف اور اُس کے اعتبار متعدد ہین اور ہر مرتبہ مین اُسکے نئی مقدار ہے اور ہر

ف ۱ ترجمہ یہ جنت کے لیے ہین اور مین بے پرواہ ہون ۱۲ ف ۲ ترجمہ اور یہ آگ کے لیے ہین اور مین بے پرواہ ہون ۱۲ ف ۳ ترجمہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے ۱۲ ف ۴ یہ وہ لوگ ہین کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ انکی بدیان نیکیون سے ۱۲ منہ۔

Marfat.com

اصطلاح مین اُس کا نیا اعتبار ہے اس لیے اُس کی مقدارون کے مرتبے اور اور اُس کے اعتبارون کے اختلاف کا جاننا ضرور ہے تا معلوم ہو جاوے کہ کونسا زمانہ ہے جسمین کفر و اسلام نہین ہے جیساکہ فرمایا ہے کَانَ لِلّٰہِ زَمَانٌ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ کُفْرٌ وَلَا اِسْلَامٌ پس علماے متکلمین کے نزدیک زمانہ اس محدود چیز کو کہتے ہین جس کا اندازہ ایک دوسری محدود چیز سے کرسکین اور حکماے فلاسفہ کہتے ہین کہ زمانہ حرکت آسمانی کے مقدار کا نام ہے لیکن اہل تحقیق نے کہ وہ عالم غیب و شہادت کے درجون کے کمیت اور اُسکے زمانون کے دقیقون کے محاسب ہین زمانہ کے مراتب کو کئی طرح سے اعتبار کیا ہے اور عالم زمانہ کی ہر مرتبہ کی ایک مقدار معین کی ہے چنانچہ امتداد بقاے ذات کو درگاہ شہود احدیت مین حیثیت سنہ کی رو سے سنہ غیر اللافیہ و غیر مضبوطیہ کہتے ہین اور امتداد بقاے احدیت کو وحدانیت ذات احدیت کے ساتھہ درگاہ اسماء صفات مین کہ احدیت کا تقدم ہے وحدانیت پر سنہ سرمدیہ بولتے ہین اور ازل الازال بھی اُسی کا نام ہے اور امتداد بقای اسما کو درگاہ ربوبیت مین کہ فرد اکوان کی ازلیت ہے زمانہ ربوبیت کا بتاتے ہین۔ پس امتداد یعنی زمانہ اول کہ وہ بقاے احدیت کا زمانہ ہے ازل الازال سے ابد الاباد تک منزہ ہے قسمت و نسبت واسم و رسم سے لیکن عالم ربوبیت مین حاصل ہوتی ہین اس لیے کہ وہ محل اختلاف و امتیاز کا ہے اور اسی عالم مین کفر و اسلام کے امتیاز ہوتی ہے ورنہ عالم الوہیت مین کہ زمانہ سرمدی کا محل اور یکرنگی کا مقام ہے اُسمین نہ کفر ہے نہ اسلام نہ اسم ہے نہ رسم نہ نسبت نہ صفت نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْکُفْرُ وَالْاِسْلَامُ مَقَامَانِ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْشِ حِجَابَانِ بَیْنَ اللّٰہِ وَبَیْنَ الْعَبْدِ اور مولانا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے۔ مثنوی

چونکہ بے رنگی اسیر رنگ شد	موسے با موسے در جنگ شد
چون بہ بیرنگی رسی کان داشتی	موسے و فرعون دارند آشتی

مثنوی

جبکہ بیرنگی اسیر رنگ ہو	موسی کو وہی ہی سے بیر جنگ ہو
ایک بیرنگی مین بید اور نک ہو	موسے و فرعون مل کر ایک ہو

سلہ ہی اللہ کے لیے ایک زمانہ کہ نہین ہے اُسمین کفر اور نہ اسلام ۱۲ سلہ کفر و اسلام دو مقام ہین عرش کے پیچھے دو حجاب ہین درمیان اللہ تعالے کے اور درمیان بندے کے ۱۲

اور امتداد بقائے احدیت تعینات وصفیہ کے اعتبار سے منفصل ہوتی ہے اور امتدادات ربوبیت کے ساتھ اور امتدادات ربوبیت کو ظاہر کرتی ہین امتدادات ادوار فلکی کہ اسکو زمانہ شمسی و قمری وغیرہ کہتے ہین بموجب سات سیارون کے موافق اقتضا رسات نامون کے کہ امام نامون کے ہین اور مدتین برسون کی منقسم ہوتی ہین مہینون کی مدتون پر اور مہینون کے دنون اور دنون کے گھڑیون اور گھڑیون کے دقیقون اور دقیقون کے ثانیون اور ثانیون کے ثالثون کی مدتون پر اسی قیاس پر جب تک کہ اس مقدار پر پہنچین کہ وہ بمنزلہ نقطہ کے ہو ایک بہت بڑی خط مین سے اور اسمین شک نہین ہے کہ اکثر کو اقل سے بھی تعبیر اور ظاہر کر سکتے ہین جیسا کہ دنون کو گھڑیون سے اور مہینون کو دنون سے اور برسون کو مہینون سے اور بڑے برسون کو کہ انکو سنون دہر و سنون سرمدی کہتے ہین۔ چھوٹے برسون سے کہ انکو سنون ربوبیت کہتے ہین اسی طرح سنون مطلقہ غیر اطلاقیہ تک پہنچ سکتے ہین کہ وہ امتداد بقائے ذات ہی اور منزہ ہے کمیت و اعداد سے پس دنیا کا دن عبارت ہے سورج کے اس نقطہ سے جو دائرہ منطقۃ البروج کے محیط کے خط مین واقع ہو مفارقت کر کے پھر اسی نقطہ پر عود کرنے تک کی دیر سے کہ وہ چوبیس گھڑیان ہین اور دن الہیہ کا عبارت ہے سالون کو اکب مین سے ہر کواکب کے دور سے اور وہ دنیا کے برسون کے حساب سے ہزار برس کی برابر ہے چنانچہ شیخ داود مصری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ مدت آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کی دور کے سات ہزار برس ہے وَفِیْ اَسْبُوْعٍ وَاحِدٍ بِالنِّسْبَتِ اِلٰی اَیَّامِ الْاِلٰھِیَّۃِ فَاِذَا اَکْمَلَ ھٰذَا الْاُسْبُوْعُ یَنْقَطِعُ النَّسْلُ الْاِنْسَانُ پس ربوبیت کے سات ہزار برس سال سرمدیہ کی ایک ہفتہ یعنی سات دن کی برابر ہین کہ انمین سے پہلے دن مین آدم علیہ السلام تھے اور پچھلے دن مین سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوئے ہین اور عروج ارواح بقدر استعداد اور لطافت و کثافت ارواح کے ہوتا ہے اور ارواح مین سے سب سے زیادہ لطیف انسان کامل کی روح ہوتی ہے تَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ اَقَلُّ مِنْ لَحْظَۃٍ

لہ ترجمہ اور وہ سات ہزار برس کی مدت ایک ہفتہ ہی بہ نسبت اللہ تعالی کے دنون کے پس جب پورا ہو جاویگا یہ ہفتہ منقطع ہو جاوے گی نسل آدمی کی ۱۲ لہ ترجمہ چڑھتا ہے اس کے ایسے دن مین کہ اندازہ اس کا کم ہی ایک لمحہ سے ۱۲

Marfat.com

سے لطیفہ کاملہ انسانی مراد ہے کہ بہ سبب حاصل کرنے استعداد کے اس مرتبہ پر منبسج جاتا ہے اور جنہون نے استعداد حاصل نہین کی ہے پر ایمان سے مشرف ہین انکی روح پچاس ہزار برس مین عروج کرتی ہے اس آیہ مین اس کی طرف اشارہ ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اور فرشتے مدبر کہ اللہ تعالی نے انکو آسمان سے زمین پر بھیجا ہے اور یہ آیہ اس پر دلالت کرتی ہے فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ہزار سال مین عروج کرتی ہین بموجب اس آیہ شریفہ کے ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ پس جب ظاہر ہوچکا کہ عروج ارواح کا انکی قربت کی استعداد کی قدر ہے اور وہ لطافت کی قدر سے تعلق رکھتا ہے اور لطافت اُس کے نزول کے مرتبہ کے منشار سے تعلق رکھتی ہے کہ کس مرتبہ سے آیا ہے اور کس قسم کے سن مین ہوا ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے نَحْنُ اُنَاسٌ سَرْمَدِيُّوْنَ

چوتھا فائدہ عوام و خواص کے ایمان اور ایمان زیادہ اور کم ہونے کے بیان مین۔ اور دل کی تعریف اور اُس کی قسمون کے ذکر مین عوام کا ایمان تقلیدی ہے اور وہ یہ ہے کہ دل سے ایمان لاتے ہین اور زبان سے اقرار کرتے ہین اور اس ایمان کے سبب سے کفر کے اندھیرون سے باہر اور ایمان کے نور سے منور ہو جاتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور اُس کا ثمرہ یہ ہے کہ مومن دوزخ کے عذاب و جہنم کے عقاب سے نجات پاتا ہے اور جنت کی نعمتون اور بہشت کے درجات سے محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن ایمان حقیقی کے معنی یہ عوام نہین جانتے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مین اقتضات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زبان سے کہنا اور چیز ہے اور اُس کا جاننا اور ہے۔ اور اُس پر قائم رہنا اور ہے مومن حقیقی وہ ہے کہ جسمین یہ پانچ صفتین ہون **اول** یہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

---

۵۱ ترجمہ عروج کرتے ہین فرشتے اور روح اُس کی طرف ایسے دن مین کہ جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ۱۲ ۵۲ پس درست کرنے والے کام کے ۱۲ ۵۳ پھر عروج کرتے ہین اُس کی طرف ایسے دن مین کہ مقدار اُس کی ہزار برس ہین جسکو تم گنتے ہو ۱۲ ۵۴ ہم انسان ہین سرمدی ۱۲ ۵۵ ترجمہ اللہ دوست ہے اُنکا جو ایمان لائے نکالتا ہے اُنکو اندھیرون سے نور کی طرف ۱۲ ۵۶ ترجمہ کہتے ہین زبان سے وہ چیز جو نہین ہے اُنکے دلون مین ۱۲۔

اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ یعنی جب خدا کو یاد کرین روشن ہو جاوین اور ڈر جاوین اُنکے دل اور دل کے ڈرنے کا یہ نشان ہے کہ اللہ تعالی کے حکمون کی اطاعت کرے اور اُس کی نواہی سے اجتناب کرے اور اُس پر ہمیشہ استقامت رکھے اور اُس کو مدام لازم پکڑے **دوسری** صفت یہ ہی حق سبحانہ نے فرمایا ہے وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنی جب اُن پر قرآن کی آیتین پڑہی جاوین اُنکا یقین زیادہ ہو جاوے بہ سبب سمجھنے معانی کے **تیسرے** صفت یہ کہ فرمایا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور وہ ہر کام مین اپنے پروردگار پر اعتماد کرتے ہین اور اُسکے کرم کو کافی سمجھتے ہین وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج بے واسطہ جبرئیل علیہ السلام حق تعالی سے سُنا کہ میرے نزدیک کوئی چیز توکل و صبر سے بہتر نہین ہے **چوتھی** صفت یہ ہی کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ لوگ کہ نماز پڑہتے ہین حضور دل و خشوع و خضوع کے ساتھہ کہ حدیث شریف مین آیا ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ **قطعہ**

تو درون نماز و دل بیرون	میکند شرمسار مہمانے
این چنین حالت پریشان را	شرم ناید نماز میخوانے

قطعہ

عیش کی گفتگو نماز مین ہے	مال کی جستجو نماز مین ہے
شرم آتی نہین خدا سے تجھے	دل تو باہر ہے تو نماز مین ہے

پانچوین صفت یہ ہی کہ فرمایا وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ یعنی جو کچھہ ہمنے نعیم دنیا و آخرت سے اُنکو دیا ہے راہ خدا مین خرچ کرتے ہین اور حق تعالی کے بندون کو اُس سے بے نصیب نہین رکھتے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہ ہین مومن برحق اور مومن حقیقی لَھُمْ

۵۱ ترجمہ اُس کے نہین کہ مومن وہ لوگ ہین کہ جب ذکر کیا جاوے اللہ کا روشن ہو جاوین دل اُنکے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور جب پڑہی جاوین اُنپر اللہ کی آیتین بڑہا دین اُنکا ایمان ۱۲ ۵۳ ترجمہ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہین ۱۲ ۵۴ اور جو کوئی بھروسہ کرتا ہے اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اُس کو ۱۲ ۵۵ وہ لوگ کہ قائم کرتے ہین نماز کو ۱۲ ۵۶ نہین روا ہوتی ہے نماز مگر دل کے حاضر ہونے سے ۱۲ ۵۷ ترجمہ اور اُس چیز سے ہین کہ دیا اُنکو خرچ کرتے ہین ۱۲ ۵۸ ترجمہ یہی ہین سچے مومن ۱۲

Marfat.com

دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ یعنی اُنکے بڑے مرتبے ہین اُنکے پروردگار کے پاس اور بخشے جاوین اور رزق کریم پاوین یعنی بغیر کسب و مشقت کے اور بعضے مفسران محقق نے کہا ہے کہ رزق کریم سے یہ مراد ہے کہ حق تعالی اُنکے دلون کو نور معرفت عطا کرے اور اُنکو اپنے نزدیکی نصیب کرے نکتہ حق تعالی نے آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو پیدا کیا اور مومنون کی فرزندی روحون کو اُنکی پشت مین اکٹھا رکھا اس سے مومنون کے ایمان مین کچھہ نقصان نہ پہنچا اور مدت مدید تک بتون کو کعبہ شریف مین رکھا اس سے کچھہ نقصان و ذلت کعبہ کو نہ پہنچی اسی طرح اُس کے فضل و کرم سے امید ہے کہ گناہ اور بدیان جو مومنون کے اعمالنامون مین ہونگے اُن سے اُنکے ایمان مین کچھہ نقصان نہ ہو نکتہ اللہ تعالی ازل مین ہمارے گناہون اور بدیون کا عالم تھا باوجود اس کے ایمان و عرفان کے نعمت عطا فرمای آئندہ بھی اُسکے فضل و کرم سے امید ہے کہ باوجود ہمارے معاصی پر مطلع ہونے کے جنت مرحمت فرماوے اور ہمارے گناہون کی شومی سے اپنی رضا اور لقا سے ہمکو محروم نفرماوے اور ایمان کا مرتبہ بہشت سے زیادہ ہے جب وہ بے طلب ہمکو عنایت کیا اگر بہشت جس کے ہم طلبگار ہین ہمکو عطا کرے اور ہمارے سوال کو رد نکرے اس کریم مطلق کی کریمی سے عجب نہین ہے **مسئلہ** عقائد کا یہی ہے کہ ایمان کم و زیادہ نہین ہوتا لیکن جو کہتے ہین کہ زیادہ ہوتا ہے وہ اس آیہ کریمہ سے دلیل لاتے ہین لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ جواب یہ ہے کہ یہان ایمان سے یقین مراد ہے اور بعضون نے زیادتی سے ایمان کا باقی رہنا مراد لیا ہے یعنی جو مدت دراز تک ایمان کی حالت مین رہا اُس کا ایمان اُس کے ایمان سے زیادہ ہے جو تھوڑی مدت مومن رہکر مر گیا ہو واضح ہو کہ ایمان اقرار ہے اور وہ اشرف اعضاے ظاہری یعنی زبان سے اشرف مقالات یعنی لا الہ الا اللہ کے ساتھہ مع اشرف اعضای باطنی یعنی دل کے یقین سے ہے اور یقین دل کا منور کرتا ہے نور توحید سے اور نور توحید نور عرش سے آٹھہ لاکھہ درجہ زیادہ اور عرش کا نور آفتاب کے نور سے اسی درجہ

سلہ ترجمہ اُن کے لئے ہین اُنکے رب کے پاس درجے اور بخشش اور رزق اچھا ۱۲ سنہ ۵۲ ترجمہ یا کہ زیادہ ہوا ایمان اُنکا اُنکے ایمان کے ساتھہ ۱۲

زیادہ ہے اور ان نوروں مین تفاوت کی وجہ یہ ہے کہ عرش مجید پر بواسطہ قلم کلمہ توحید کو ثبت فرمایا ہے جس سے اُس کا نور آفتاب کے نور سے اسی درجہ سوا ہے اور کہان مومن کے کہ بغیر واسطہ قلم اپنے دست کرم سے تحریر فرمایا ہے جس کی خبر یہ آیہ شریفہ دیتی ہین اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ اس لئے مومن کے دل کا نور عرش اعظم کے نور سے آٹھ لاکھ حصے زیادہ ہے **نقل ہے** کہ جب اللہ تعالی کی معرفت کے نور کا آفتاب اُس کی عنایت بے نہایت کی کناری سے نکلا اُس نے حق تعالی کی جناب مین مناجات کی اور عرض کیا یَا رَبِّیْ اَضِیْءُ عَلَی السَّمٰوٰتِ ہی سے حکم ہو تو آسمان پر چمکون فرمایا نہین پھر التماس کیا عرش پر پرتو ڈالون حکم ہوا نہین پھر معروض کیا لوح پر اپنی روشنی پھیلادون خطاب آیا نہین پھر ملتمس ہوا کہ قلم پر جلوہ گر ہوجاؤن جواب ملا نہین پھر گزارش کیا زمین کے طبقات پر اپنا عکس ڈالدون ارشاد ہوا نہین پھر ملتجی ہوا کہ پہاڑون کو منور کرون فرمان آیا نہین پھر آرزو کی کہ دریاؤن کو تابش بخشون امر فرمایا نہین فَقَالَتْ عَلٰى مَا اَضِیْءُ یَا رَبِّیْ پس کہا کس چیز پر اپنی ضیا ظاہر کرون ارشاد فرمایا عَلٰى قُلُوْبِ عِبَادِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی مومنین بندون کے دلون پر اپنی روشنی کو پھیلادے فَقَالَتْ يَا رَبِّیْ قُلُوْبُهُمْ ضَعِيْفَةٌ عرض کیا اے پروردگار میرے اُنکے دل ضعیف و ناتوان ہین کیونکر میرے تجلی کی تاب لاسکین گے فَقَالَ اَنَا اُقَوِّیْ قُلُوْبَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ بِمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ نَظْرَةً مِّنْ نَظَرَاتِیْ یعنی اُنکے دل کے ضعف کو تین سو ساٹھ نظرون کی قوت سے ہر روز دفع کرونگا اور اپنے جمال و جلال کی تجلیون کی شراب سے اُسکو سرمست کردونگا ارباب تحقیق نے کہا ہے کہ نظرات عنایت سے تقویت قلب کی یہ علامت ہے کہ جسوقت بندہ اُس کا نام پاک سُنتا ہے نہایت تلذذ اُسکو حاصل ہوتا ہے اور کہتا ہے جل جلالہ کہ نہایت شوق و ذوق و تعظیم کا نشان ہے پھر حق تعالی اُسکو اُسکے گروہ سے اچھی گروہ مین یاد فرماتا ہے بمقتضاے آیہ شریفہ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ **تحقیق** کیفیت و اوصاف و معرفت و امراض و معالجہ و حیات و ممات دل و شمائل صاحبدلان **کیفیت دل** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

۵۱ یہ وہ لوگ ہین کہ لکھدیا اُنکے دلون مین ایمان ۱۲ **۵۲** اُنکے میری چمکون مین آسمان پر ۱۲ **۵۳** پس کہا کس چیز پر چمکون اے میرے رب ۱۲ **۵۴** مومنین بندون کے دلون پر ۱۲ **۵۵** پس فرمایا مین قوی کرونگا اُنکے دلون کو ہر روز ساٹھ تین سو ساٹھ نظرون سے ۱۲ اپنی رحمت کی نظرون مین سے ۱۲ **۵۶** پس ذکر کرو تم میرا اور یاد کرونگا مین تمکو ۱۲

Marfat.com

إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ آدَمَ لَمُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ اور حدیث قدسی مین آیا ہے إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ آدَمَ لَمُضْغَةٌ وَفِي الْمُضْغَةِ قَلْبٌ وَفِي الْقَلْبِ عَقْلٌ وَفِي الْعَقْلِ فُؤَادٌ وَفِي الْفُؤَادِ رُوحٌ وَفِي الرُّوحِ خَفِيٌّ وَفِي الْخَفِيِّ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ أَنَا محققین نے فرمایا ہے کہ اس مضغہ کے سات طور ہین یہ آیہ شریفہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا پہلے طور کو صدر کہتے ہین اور وہ اسلام کا محل ہے أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ اور یہ طور دل کا پوست ہے اور شیطان کے وسوسے اور نفس کی خواہش اور برائیون کا مقام ہے فرمایا ہے يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ دوسرے طور کا قلب نام ہے اور وہ ایمان کا خزانہ ہے فرمایا ہے أُولَٰئِكَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ اور وہ عقل کے نور کا مقام ہے فرمایا لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا اور دل کی بینائی جسکو بصیرت کہتے ہین اسی مقام ہے اور نور بصر ظاہری جسکو بصارت کہتے ہین اسی نور بصیرت کا پرتو ہے فرمایا وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ تیسرے طور کا شغاف نام ہے یہ محبت و مودت و عشق و شفقت اولاد و اجداد و خلق و انبیا و اولیا کا مقام ہے اور عشق مجازی اس طور سے آگے نہین بڑھ سکتا فرمایا قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اسی لئے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے أَوْلَادُنَا أَكْبَادُنَا اور فرمایا ہے حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثَةٌ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ چوتھے طور کو فواد بولتے ہین یہ جلال و جمال و صفات الٰہی کے مشاہدہ اور رویت کا محل ہے فرمایا ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ

مصرع ہر چہ دل دید آن دروغ نبود **مصرعہ** دل نے دیکھا جو کچھ دروغ نہ تھا پانچوان طور حبت القلوب کہلاتا ہے یہ جناب باری تعالیٰ کی دوستی و عشق و محبت و شوق و ذوق کا مقام ہے اور اس کے غیر کو یہان دخل کی مجال نہین ہے چھٹے طور کا سویدا نام ہے

۵۱ ترجمہ تحقیق ابن آدم کے بدن مین البتہ ایک بوٹی گوشت کی ہے جب سنوری وہ درست ہوا اسکے سبب سے سارا بدن اور جب بگڑے وہ بگڑا اس کے باعث سے سارا بدن۔ آگاہ ہو وہ بوٹی دل ہے ۱۲ ۵۲ ترجمہ تحقیق ابن آدم کے جسد مین البتہ ایک گوشت کی بوٹی ہے اور بوٹی مین دل ہے اور دل مین عقل ہے اور عقل مین فواد ہے اور فواد مین روح ہے اور روح مین خفی ہے اور خفی مین سر ہے اور سر مین۔ مین ہون ۱۲ ۵۳ ترجمہ اور تحقیق پیدا کیا ہم نے تمکو مختلف طورون سے ۱۲ ۵۴ ترجمہ بولا جس کا م

اور یہ مکاشفات غیبی و علم لدنی کا مقام ہے حروف مقطعہ کے معانی اور اسمار کے اسرار یہان کہتے ہین یہ آیہ شریفہ اس کی طرف اشارہ کرتی ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا **ساتوان** طور بہجت القلوب کے نام سے مشہور ہے یہ تجلیات الوہیت اور انوار صفات ذاتی کے ظہور کا مقام ہے نفس اور شیطان کا سولے طور اول کے جس کا نام صدر ہے اور کسی طور مین دخل نہین ہے اور نہ انکو کچھہ قدرت حاصل ہے بموجب آیہ شریفہ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ طورین مین اول طور حس مطعومات و مشروبات اس سے متعلق ہین اور انکی حس و خواہش اس سے معلوم ہوتی ہے دوسرا طور عقلی علوم بدیہی و کسبی اس سے وابستہ ہین **تیسرا** طور قدسی عالم قدس تک پہنچنا اس سے تعلق رکھتا ہے اور یہ انبیا علیہم السلام اور اخص اولیا رضی اللہ عنہم کا مرتبہ ہے اور سجدہ اطوار یہ ہے کہ مخلوقات کی طرف سے بالکل منہ پھیر لے اور تعلقات سے مبرا ہو جاوے اور ہر حال مین حق تعالی کی طرف متوجہ ہووے اور یہ گوشت کا ٹکڑا صنوبری جو آدمی کے بائین پہلو مین سینے کے نیچے رکھا ہے دل نہین ہے اس لئے کہ اسمین سب حیوان شریک ہین بلکہ وہ ایک چیز ہے جو روح اور قالب دونون سے بمنزلہ مان باپ کے کی پیدا ہوتی ہے طاقت اسمین روح کا فیض ہے جو اس کا باپ ہے اور وقار اسمین خاک کا اثر ہے جو اس کی مان ہے اسیواسطے مرضی الجانبین یعنی دونون کا پیارا اور محمود الطرفین یعنی دونون کا پسندیدہ ہے اس کی مثال شمع اور اس کے نور کی سی ہے اور جو فیض اس کی روح سے پہنچا ہے اس کو رگون کے رستون کے واسطے سے بدن کے سارے اعضا تقسیم کرتا ہے اس لئے کہ ہر عضو کی باریک رگین دل سے ملی ہوئی ہین پس اس باعث ان اعضا کو حس و حرکت حاصل ہوتی ہے اگر روح کا فیض نہ پہنچے وہ اعضا بے حس و حرکت ہین اور جو دل مین نہ پہنچے سارا قالب بیکار و بے جان اور حیات منقطع ہو جاوے پس جب دل اس صفت فیض سے متصف ہوتا ہے روح کی کل صفات سے متجلی اور بہرہ ور ہوتا ہے یعنی حیات و علم و عقل و سمع و بصر وغیرہ سب اسمین پیدا ہو جاتے ہین اور جب تصفیہ کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے جمیع صفات الوہیت کی تجلی متحمل ہو جاتا ہے

۵۱ ترجمہ اور سکھلا دیئے آدم کو نام سب چیزون کے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے ۱۲

اور اس درجہ کو پہنچتا ہے کہ اگر شب و روز مین کئی بار اُس پر تجلی ہو تو اُس کو سہار تا ہے اور کوہِ طور کی طرح پارہ پارہ نہین ہو جاتا۔ اور دل دو بادشاہو نکا وزیر ہے ایک روح دوسرا نفس پس اگر روح اُس پر غالب آتی ہے اُس کا تابعدار ہو جاتا ہے اور جو نفس اُس پر غالب آتا ہے اُس کا مطیع بن جاتا ہے اسی لیے اُس کا قلب نام رکھا ہے کہ یہ انقلاب اُس کا خاصہ ہے اور بعضون نے ایک اور وجہ تسمیہ بیان کی ہے کہ اُس کو حقتعالی نے سینے مین اُلٹا رکھا ہے اور اُسمین یہ حکمت ہے کہ اگر سیدھا ہوتا اُس کی آگ کا شعلہ دماغ تک پہنچتا اور ہلاکت کا باعث ہوتا منقول ہے شیخ شبلی قدس سرہٗ سے کہ حق تعالی نے ستون یاقوت کا پیدا کیا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور جڑ مومن کے دل مین جب مومن کلمۂ طیبہ کہتا ہے ہلتا ہے عرش اور اس کلمہ گو کی بخشش چاہتا ہے حکم ہوتا ہے کہ تہہ ہل عرض کرتا ہے کہ مجھے قرار نہو گا جبتک اس مومن کی بخشش نہو گی حکم ہوتا ہے کہ بخش دیا اور جس طرح آدمی کے قالب مین پانچ حسین ظاہری ہین اسی طرح اُس کے قلب مین بھی پانچ حسین باطنی ہین کہ اُنسے عالم غیب کا ادراک کرتا ہے باطن کے آنکھ سے جمال الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے اور باطن کے کان سے حضرت ملک العلام کا کلام سنتا ہے اور روایح قدس کو باطن کی ناک سے سونگھتا ہے اور محبت و ایمان و عرفان شوق و وجد کا مزا باطن کے تالو سے پاتا ہے اور حس لمس کی جگہ باطن مین عقل ہے کہ اُس سے معقولات کو سمجھتا ہے پس آدمی کے درجات کی ترقی دل کے حواس کی سلامتی پر موقوف ہے اس مضمون کی طرف یہ آیہ شریفہ اشارہ کرتی ہے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ[1] دل کی مٹی کو آب حیات ابدی سے گوندا ہے اور اُس پر تین سو ساٹھ عنایت کی نظرین فرمائی ہین جب وہ کامل ہوا اور خاص خزانہ الٰہی بن گیا اُسوقت اُسمین عشق و محبت و معرفت و قربت کے اسرار کی گران مایہ گوہر رکھدیے اور عالم ملکوت کے نامحرمون سے اسکو مخفی کر دیا چنانچہ فرمایا ہے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ[2] آدمی کا دل آئینہ کی مانند ہے جب صاف ہوتا ہے تمام عالم اُسمین نظر آتا ہے اور جو کدر ہوتا ہے اور زنگ پکڑتا ہے محجوب ہو جاتا ہے حقتعالی نے فرمایا ہے کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ[3] اور سارے دلون پر قفل لگائے ہین چنانچہ فرمایا اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا[4] اور حقتعالی نے اپنی عنایت سے اُن

[1] مگر وہ جسکا دل سلامت ۱۲ [2] انسان میرا بھید ہے اور مین اُس کا بھید ہون ۱۲ [3] کوئی نہین بلکہ زنگ پکڑ گیا اُنکے دلون پر ۱۲

[4] جو کچھ کماتے تھے ۱۲ کیا اُنکے دلون پر قفل ہین ۱۲

قفلون کی کنجی پیدا کی ہے جس کے تین دندانہ ہین پہلا دندانہ شریعت ہی جب وہ نفس کے پردہ پر پہنچتا ہے نفس گناہون سے خلاصی پاتا ہے دوسرا دندانہ طریقت ہی جب دل کے پردہ پر پہنچتا ہے جتنی باطن کی برائیان ہین سب سے پاک ہو جاتا ہے اور محبت کے لئے خاص تیسرا دندانہ حقیقت ہی جب روح کے پردہ پر پہنچتا ہے عالم جبروت ولاہوت اُسپر ہویدا ہوتا ہے اور دل ہمیشہ افلاک کی مانند متحرک رہتا ہے اور سعد ونحس سرخون پر گزرتا ہی اُسکے ذہنی طرف حامد یعنی اچھی خصلتون کے سُرخ رنگ والے بُرج ہین جیسے حیا و جود و صدق و تواضع و مروت و قناعت و صبر و اخلاص و محبت و معرفت و استقامت وغیرہ اور اُسکے بائین طرف ذمایم یعنی بُری خصلتون کے سیاہ رنگ والے بُرج ہین جیسے غضب و شہوت و بخل و کبر و حقد و حسد و عجب و حرص و بغض و کینہ وغیرہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَمَثَلِ رِیْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ یُقَلِّبُهَا الرِّیَاحُ کَیْفَ یَشَاءُ یعنی اللہ تعالی کی رحمت کی ہوا دلون کو دو طرح کا بنا دیتی ہے اور نزہت الارواح مین ہے کہ دل کو اس لئے قلب کہتے ہین کہ وہ پھیرنے والا ہے اور پھیرنے والی رحمت کی ہوا ہے کہ حضرت رحمان کی طرف سے ہی اور اس مضمون کی طرف اس حدیث شریف مین اشارہ ہے لَا تَسُبُّوا الرِّیْحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ بیت

بادیکہ سحر گہ ز سر کوی تو آید	جانہا بفدایش کہ از و بوی تو آید

بیت

ہوا جو آتی ہی تری کوچہ سے جان اُسپر فدا ہی میری + کہ اُسمین آتی مہک مہک کر لپٹ کے خوشبو کی شاخ تری

امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اہل طریقت کے دل تین صفتون سے موصوف ہوتے ہین اول عوام کے دل صفت منیبی سے اللہ تعالی نے فرمایا ہی جَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ منیب وہ دل ہے جو باز رہے گناہون سے اور حق تعالی کی طرف متوجہ ہووے دوسرے خواص کے دل صفت سلیمی سے فرمایا اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ

۵۱ ترجمہ مومن کا دل دو انگلیونمین ہے رحمن کی انگلیونمین سے مانند پر کے ہے چٹیل میدان مین کہ لیجاتی ہی اُسکو ہوا جدہر چاہتی ہی ۵۲ ہوا کو نہ برا کہو پس تحقیق وہ حضرت رحمن کی طرف سے ہی ۵۳ ترجمہ آیا ساتھہ دل کی جسمین رجوع ہی ۵۴ مگر وہ کہ لایا اللہ تعالی کی پاس

بقلب سلیم سلیم وہ دل ہے کہ اُسمین اللہ تعالی کی معرفت ومحبت کے سوا سے اور کوئی چیز نگذرے تیسرے اخص الخواص کی دل صفت شہیدی سے فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ شہید وہ دل ہے کہ صفات ذاتی کا شاہد ہوا ور بزرگون نے فرمایا ہے کہ دل حرم خدائے تعالی کا ہے پس حرام ہے یہ کہ اُسمین غیر خدا داخل ہو اور مائل ہو وہ ماسوائے حق کی طرف اس آیہ شریفہ مین اس کی طرف اشارہ ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کہے دو ہین ایک ظاہری اور وہ خواص وعوام کی زیارت گاہ ہے کہ دورون سے سرگردان ہوکر وہان پہنچتے ہین دوسرا باطنی اور وہ خواص طالبون کی زیارت گاہ ہے کہ اُسکے صاحب کو وہان پاتے ہین بیت

سالہا در پے مقصود بجان گردیدیم دوست در خانہ ومامگرد جہان گردیدیم

قطعہ

دل کو دیکھا نہ جان کو ہم نے	جہان ڈھالا جہان کو ہم نے
یار نہا گہر مین ہم رہے باہر	اور نہ دیکھا مکان کو ہم نے

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ کَالْمِرْاٰۃِ اِذَا نَظَرَ فِیْھَا تَجَلّٰی رَبُّہٗ اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے اللہ تعالی نے تمام موجودات ومخلوقات سے دل کو معظم ومکرم بنایا ہے اور انوار غیبی و عجائب وغرائب لاریبی سے اُسکو مشرف فرمایا ہے اور اُس کی معرفت کے تین درجے رکھے ہین پہلا درجہ عوام عارفون کا وہ دل کے اخلاق کو پہچانتے ہین اور اُس کا ثمرہ یہ ہے کہ حقتعالے کے افعال کو جان لیتے ہین اور یہ مومنان حقیقی کا رتبہ ہے دوسرا درجہ خواص عارفون کا وہ دل کے احوال سے واقف ہوتے ہین اور اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ حق تعالی کی صفات ذات اُنپر منکشف ہوجاتی ہین اور یہ متوسطین کا مرتبہ ہے تیسرا درجہ خاص الخاص عارفون کا ہے اور اُس کا حاصل یہ ہے کہ انوار الٰہی کو معلوم کرنے کے بعد ہین اور حقتعالے کی شناسائی تک پہنچنے لگتے ہین اور یہ موحدین کا درجہ ہے **معنوی** دل کی پہچان دل تجلی ربانی کا مقام ہے اور بوستان

---

۵۱ ترجمہ جسکے لئے ہے دل یا لگاوے سنوائی کو یعنی کان اور وہ شاہد یعنی دل لگانے والا ہے ۱۲ ۵۲ ترجمہ نہین بہکی نگاہ اور حد سے نہین بڑہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ مومن کا دل مثل آئینہ کے ہے جب کی نظر اُسمین تجلی کی اُس کے رب نے ۱۲

جاودانی اُس کا نام ہے اُس کا بیج ایمان ہے۔ اُس کا درخت معرفت ہے اُس کا پھل محبت ہے ظاہر
مین بہت چھوٹا سا ہے باطن مین بہت ہی بڑا ہے زندگی اُس کی دوست سے ہے اور وہ نہ
متصل ہے نہ منفصل نہ داخل نہ خارج نہ کیفیت وکمیت مین سما سکتا ہے جو کوئی دل کو پہچانتا
ہے وہ ہی دوست کو پاتا ہے جو دل کو نہین پہچانتا وہ دوست کو بھی نہین جانتا بیت

او باہمہ در ظہور و چشم ہمہ کور	او باہمہ در حدیث و گوش ہمہ کر

بیت اردو

وہ سب پہ ہے ظاہر پہ دکھائی نہین دیتا	کرتا ہے وہ باتین پہ سُنائی نہین دیتا

جب حق تعالی اپنے تئین دل مین روح قدس پر ظاہر کرتا ہے اُسوقت دل کے اخلاق ظاہر ہوتے ہین

فرد

آن چشمہ کہ خضر خورد از ان اب حیات	اندر دل تست لیکن آن پنہان ست

پینے سے جسکے خضر کو حاصل نبات ہے	بیت	پوشیدہ تیرے دل مین وہ آب حیات ہے

دل کے امراض اور انکا علاج

مَرَضُ الْقَلْبِ اَشَدُّ مِنَ الْبَلَایَا[۵۱]
کافرون کے دل کا مرض شرک جلی ہے۔ اور مسلمانون کے دل کا مرض شرک خفی ہے وہ بتون
کا پوجنا ہے۔ اور یہ گناہون مین مبتلا ہونا ہے۔ سبب دل کی بیماریون کا جو اس سے
ہوتی ہین خصوصًا۔ کان۔ آنکھہ۔ زبان۔ جب کان بُری باتین سُنتے ہین اور وہ دل مین
پہنچتی ہین تو دل اُن سے بہر جاتا ہے اور کلام حق کے سُننے سے محروم رہتا ہے۔ اور جب
آنکھہ اس عالم کی اچھی بُری چیزون کو دیکھتی ہے اُن سب کا نقش دل مین اُتر جاتا ہے اور
ہمیشہ وہ اُسکو دیکھتا رہتا ہے اس لئے مشاہدات غیبی سے محجوب رہتا ہے اس آیہ شریفہ مین
حق تعالی نے اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا
وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا[۵۲] اور جب زبان کلام بیہودہ بکتی ہے اس سے ناطقہ
دل مین فرق پڑتا ہے اور اس سبب سے وہ اکثر ہوا و نفس کے ساتھہ ہمکلام ہوتی ہے

---

۵۱ ترجمہ بیماری دل کی سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اُنکے کان ہین پر نہین سُنتے اُن سے یعنی کلام
حق اور اُنکی آنکھین ہین پر نہین دیکھتے اُن سے یعنی مشاہدات غیبی ۱۲

کہ اُسکو ہوا جس کہتے ہین پس دل ذکر اللہ سے باز رہتا ہے یہ آیہ کریمہ اس حال کی حکایت بیان کرتی ہے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۰ اگر راہ حق کے طالب اور طریقت کے میدان مین قدم رکھنے والے ان مرضون کا بزرگان کامل کے اقوال سے کہ وہ باطن کی بیماریون کی طبیب حاذق ہین علاج نکرین اور ان امراض کے دفع کرنے کی کوشش مین کمی کرین تو مرتے ہی عذاب کے ہلاکت مین گرفتار ہونگے جہان کی رات آفتاب کے نیچے چلے جانے سے ہوتی ہے اور دل کی رات معدے کے بھر جانے سے ہوتی ہے یعنے جیسا جہان مین رات سے اندھیرا ہوجاتا ہے ایسا ہی دل مین شکم پری سے ہوتا ہے اور دل آئینہ کی مانند ہے اور برائیان ہوئیر کی مثال ہین - جب گناہون اور بدیون کا دھوان دل کی آئینہ کو کالا کر دیتا ہے اور اُس کی صفائی کو مٹا دیتا ہے جمال الوہیت اُس دل مین نہین دکھائی دیتا اور وہ دل ہمیشہ کو محجوب ہوجاتا ہے یہ آیہ شریفہ اس کی خبر دیتی ہے[۵۱] فَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی پس حقتعالی کو کبھی دل سے فراموش نکرنا چاہیے کہ اُس رب العالمین نے فرمایا ہے سارے گناہ عفو کرونگا پر دل کا گناہ نہ بخشونگا - جو دل محبت نہین رکھتا اور اُسنے عشق کا خانہ اپنی کمر پر نہین باندھا اُس کو دلون مین شمار نکرین اور دل کے مرضون مین سے اس سے زیادہ سخت کوئی مرض نہین ہے اور جو شخص عنین[۵۲] ون کی مصاحبت اختیار کرتا ہے اور علما و فقرا کی صحبت سے محروم رہتا ہے اُس کا دل مرجاتا ہے اور خدا ے تعالی سے دور ہوجاتا ہے - اور بری خصلتون کو دل مین سے نکال کر اچھی خصلتون کو حاصل کرنا دل کی صحت کا سبب ہے لیکن یہ دشوار ہے برسون کی ریاضت و مجاہدہ کا رنج کھینچنے سے حاصل ہوتا ہے یہان یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ آیہ کریمہ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ اس کے مخالف ہے اس کا یہ جواب ہے کہ یہ علاج اُسی کو مفید ہوتا ہے توفیق الہی جس کی رفیق ہوتی ہے اور اُس کی صحت مشیت الہی کے موافق ہوتی ہے اور بزرگان کامل کہ امراض باطن کے حکما و اطبا ہے حاذق ہین دل کی بیماریون کا علاج نہایت آسان اور مجرب دواؤن سے کرتے ہین اور اُنکے معالجہ سے حق تعالی کی مشیت کے موافق دلون کو صحت

---

[۵۱] ترجمہ بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین پس وہ رجوع نہین ہوتے کہ اللہ کی طرف ۱۲ [۵۲] ترجمہ جو کوئی دنیا مین اندھا ہے وہ آخرت مین بھی اندھا ہے ۱۲ [۵۳] ترجمہ اللہ تعالے کی پیدایش بدل نہین سکتی ۱۲

حاصل ہوتی ہے دل کے مرضون کا علاج ان چیزون سے حاصل ہوتا ہی خلق سے تنہائی۔ خاموشی۔ موت کا ہر وقت یاد رکھنا۔ محبت دنیا و مال وجاہ سے بچنا۔ بہت نہ سونا۔ معدہ کا کھانے پینے سے خالی رکھنا۔ اور ذکر اللہ بہی امراض دل کا علاج ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ جب ذکر اللہ پر مداومت اور استقامت حاصل ہوگی ضرور خلق سے تجرید و تفرید بہم پہنچے گی۔ اور تفرید کے مقام پر پہنچنا یہ ہے کہ دل مین ماسوائے حق سے بالکل نفرت پیدا ہو جاوے اور اسی کو دل کا مصقلہ کہتے ہین اور قرآن مجید کی تلاوت سے بہی دل کے مرض دفع ہوتے ہین یہ آیہ کریمہ اس کی خبر دیتی ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جب دل مرجاتا ہے اللہ تعالی کی نظر اس سے منقطع ہو جاتی ہے اور جب نفس مرجاتا ہے خلق کی نظر اس سے مرتفع ہو جاتی ہی جب نفس مرتا ہے اس کے اقربا اور ہمسائے اسپر روتے ہین اور جب دل مرجاتا ہے اسپر فرشتے روتے ہین۔ اور جب نفس مرجاتا ہے اس سے اس کے دوست جدا ہو جاتے ہین اور جب دل مرجاتا ہے اللہ تعالی کے قرب سے دور ہو جاتا ہے اور جب نفس مرجاتا ہے اس کے احوال اس سے چھوٹ جاتے ہین اور جب دل مرجاتا ہے اس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب سالک خلق سے بیزار ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن و دنیا و آخرت کے سب کامون مین اللہ تعالی کو وکیل سمجھتا ہے اور سارے کام اسکو سونپ دیتا ہی جیسا کہ فرمایا فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا اوس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور اس کو سوای حق تعالی کے اور کسی کی احتیاج نہین رہتی ہر لحظہ و ہر لمحہ عالم غیب سے اس کے دل پر ندا آتی ہی کہ زندہ وہی ہے دل کہ اسپر ہماری محبت اور ہمارا عشق غالب ہے اور جس کا دل ہماری محبت سے زندہ ہوتا ہے اس کے قالب کو بہی حیات جاودانی ہم عطا کرتے ہین چنانچہ فرمایا فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

بیت دل زندہ ہرگز نہ گردد ہلاک		تن مردہ دل گر بمیرد چہ باک

۵۱ ترجمہ ہر چیز کا صاف اور اجلا کرنیوالا ہی اور دل کا جلا دینیوالا اللہ تعالی کا ذکر ہے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور ہم نازل کرتے ہین قرآن سے وہ چیز جو شفا ہی اور رحمت مومنون کے لئے ۵۳ پس پکڑا اسکو وکیل ۱۲ ۵۴ پس البتہ زندہ کرینگے ہم اسکو زندہ کرنا پاک ۱۲

Marfat.com

قطعہ

جسکا دل زندہ ہو وہ مرتا نہین — موت کے آنے سے وہ ڈرتا نہین
مردہ دل کو موت کا رہتا ہے خوف — فکر اُس کا زندہ دل کرتا نہین

اور جس کا دل ہمارے عشق و محبت سے زندہ ہوتا ہے اُس کو ہم اپنے جمال باکمال کا مشاہدہ نصیب کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث اس کی خبر دیتی ہے لَا رَاحَتَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ دُوْنَ لِقَائِہٖ تحقیق دل کی فضیلت کی عرش و کرسی پر حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ مِنَ الْعَرْشِ وَ اَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے اَلْقَلْبُ ھُوَ الْعَرْشُ وَالصَّدْرُ ھُوَ الْکُرْسِیُّ اور یہ آیۃ بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ اگرچہ عرش کو حضرت رحمن جل جلالہ کے استوی کی صفت حاصل ہے کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی مگر دل اللہ تعالی کی عنایت کی صفت سے بہرہ یاب ہے اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ عرش اگر اللہ تعالی کا تختگاہ ہے دل بھی حقتعالی کی وسعت کا مقام ہے وَلٰکِنْ یَّسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ اور دل مومن آئینہ جمال مولا ہے اور مظہر صفات حق تعالی ہے عرش اگر تین سو ساٹھ پایون پر برپا ہے دل بھی اللہ تعالی کی تین سو ساٹھ نظرون کی جا ہے عرش کرسی اور سات آسمانون پر ہے دل بھی سینہ اور سات اعضای انسان پر ہے ملائکہ ملا اعلے عرش کے گرد طواف کرتے ہین عالم منتہا کے اندیشے دل کے گرد صف بستہ رہتے ہین نظم

حرم دل ست آنچہ عجم شدہ — طارم نہ پایہ اعظم شدہ
خاصیت از مکنت دل یافت فرش — منزلت از رفعت دل یافت عرش
جرم کسیفش فلک منجلے است — نور لطیفش تو چہ دانی کہ چیست
مطلع انوار الٰہی دل است — محرم اسرار کماہی دل است
نور و ضیا از سر و خورے نمود — لمعہ از شعلہ دل ہم نبود

۵۱ مومنون کو راحت نہین ہے بغیر دیکھنے اُسکے جمال کے ۱۲ ۵۲ ترجمہ مومن کا دل بڑا ہے عرش سے اور وسیع ہے زیادہ کرسی سے ۱۲ ۵۳ ترجمہ قلب وہی عرش ہے اور چھاتی وہی کرسی ہے ۱۲ ۵۴ ترجمہ بلکہ وہ قرآن بزرگ ہے بیچ لوح محفوظ کے ۱۱ ۵۵ ترجمہ رحمن برابر ہوا عرش پر ۱۲ ۵۶ ترجمہ مین نزدیک ٹوٹے ہوئے دلون کے ہون ۱۲ ۵۷ اور لیکن وسعت پاتا ہے

Marfat.com

ہر کہ بخلوت گہ قدس آمدہ | از رہ محرم انس آمدہ

نظم

حرم دل جو کہ یہ مجسم ہے | طارم نہ فلک سے اعظم ہے
سبھی دل سے زمین نے مکنت | عرش نے اُس سے پائی ہی رفعت
ہے چلائی فلک وہ جسم کثیف | کوئی کیا جانے اس کا نور لطیف
ہے خدا کا وہ مطلع انوار | اُس کے در کا ہے محرم اسرار
نور خور کا تہا ماہ کامل کا | لمعہ تہا یہ نہ شعلہ دل کا ہے
خلوت قدس مین جو داخل ہے | اُس کی راہ مین وہ کامل ہے

اور اس حدیث قدسی کے مضمون سے ظاہر ہے کہ خاص مومن کے دل کے ساتھہ یہہ تقرب کی دولت مخصوص ہے وَلَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَآئِیْ وَلٰکِنْ یَّسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ اسی لئے دل مومن کا اجرام علویہ و اجسام سفلیہ سے ممتاز ہے کہ جناب قدس کی تقرب کی نسبت سرفراز ہے اور تقرب عبارت ہے اس سے کہ صفات حدوث سے تقدیس حاصل ہو اور اخلاق قدم کے تخلق کی طرف مائل ہو اور یہ تمام موجودات مین سے خاص دل ہی کا حصہ ہی کہ وہ جمال ازلی کا آئینہ عکس رُبا ہے اور اسرار لم یزلی کا جام جہان نما ہے

رباعی

تا دل ز غبار تن مطہر نشود | آئینہ رو نمای دلبر نشود
از لوث ہوا تا نکنی پاک ضمیر | زان نفحہ مشام جان معطر نشود

قطعہ

جب تلک تن کی کدورت سے مطہر نہین ہوتا | دل یہ آئینہ عکس رُخ دلبر نہین ہوتا
لوث عصیان و ہوا سے کرے جبتک کہ نہ تو پاک | دل کو یہ نفحۂ جانان سے معطر نہین ہوتا

شرح لمعات سے منقول ہے کہ حضرت شیخ فخر الدین عراقی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ جب عشق نے ہر چند کہ اپنے تئین آپ ہی دیکھنا چاہا کہ اپنا جمال باکمال کہ عبارت کمال محب

لہ تیری گنجایش نہین رکھتی میری زمین اور نہ میرا آسمان اور لیکن گنجایش رکھتا ہی میری بندہ مومن کا دل ۱۲

اسمار وصفات سے ہی آئینہ ہین کہ مراد اس مظہر جامع سے ہی کہ قابلیت تجلی تمامی اسماء وصفات کی رکھتا ہو مشاہدہ کرے اس لئے وجود آدم کو بنایا کہ ایسا آئینہ سوائے آدم کے اور کوئی نہین ہوسکتا لکونہ مخلوقا علی صورت الرحمن وجامعا لجمیع الکمالات المودعۃ فی جمیع الموجودات پس اس آئینہ حقیقت سے انسان یعنی دل اس کا مراد ہے پیر ہرات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جب حق تعالی نے چاہا کہ اپنی صنعت کا تماشا کرے تو تمام عالم کو پیدا کیا اور جب چاہا کہ اپنے تئین آشکارا کرے تو آدم کو پیدا کیا خلق اللہ آدم علی صورتہ[۱]

غزل

چو ہست چشم دلت تا جمال او بینی
وآفتاب رخش گر بسایہ خورسندی
اگرچہ جملہ جہان ست سایہ اش لیکن
خیال بازی او بین کہ پردہ زخیال
خط ست وخال جہان تا بکی بدیدہ تن
بہ تنگنائے حسد ار چہ گشتہ محبوس
چرا ز حال دل خویشتن شدی غافل

مگر بصورت خود با مثال او بینی
ببین بجملہ جہان تا ظلال او بینی
چو آفتاب برآید زوال او بینی
فگندہ بر رخ خود تا خیال او بینی
جمال او ورزہ خط وخال او بینی
بیا بعرصہ دل تا جمال او بینی
بسوی او نظری کن کہ حال او بینی

غزل

نہیں ہین آنکھین جو تیرے دل مین کہ اس کا حسن وجمال دیکھے
تو اپنی صورت کو دیکھ پیارے کہ اس سے اس کی مثال دیکھے

جو اس کے مہر رخ منور کا سایہ ونور دیکھتا ہے
تو سارے عالم کو دیکھ آنکھون سے تا کہ اس کا ظلال دیکھے

اگرچہ سارا جہان یہ اس کا ہے سایہ وظل ہے ولیکن
جو نکلے سورج تو اس کے سایہ کا تو بھی پھر زوال دیکھے

[۱] ترجمہ اس لئے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے حضرت رحمن کی صورت پر اور اسمین جمع ہین کل کمالات جو ساری موجودات مین رکھے گئے ہین ۱۲ [۲] ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اپنی صورت پر ۱۲

خیال بازی یہ دیکھہ اُس کے کہ ڈال کر پردۂ خیالی
وہ اپنے رُخ پر تجھے دکھاتا ہی تاکہ اُس کا خیال دیکھے

جہان ہی یہ خط و خال کب تک تو سر کے آنکھونسی اپنی انمین
جمال اُس آفریدکار جہان کا با خط و خال دیکھے

جسد کے اس تنگ و تیرہ کوچہ مین کب تلک تو ہیگا قیدی
نکل یہان سی فراخ میدان مین دل کی تا وہ جمال دیکھے

ہوا ہی کیون ای مرد اس احوال دل سی اپنی تو ایسا غافل
نظر تو کر اپنی اُسکے جانب جو دل سے کچھہ اُس کا حال دیکھے

پانچوان فائدہ دل کی کرامت کے بیان مین **نقل** ہے کہ ملا اعلی کی فرشتون کو فرمان پہنچا کہ اے مقربو دل کی رفعت و شان ایسی نہین ہے کہ عرش و کرسی وغیرہ سے اُس کا مقابلہ ہو کی اور اُسکے انوار قدسی اُنمین سما سکین یا اُسکو افراد ممکنات مین سے کسی فرد کے ساتھہ نسبت دیجا سکے اگرچہ عرش تمام مخلوقات کی دعا کا قبلہ ہے لیکن دل سے کیا مناسبت رکھتا ہے کہ وہ ہمارے تماشے کی جگہ اور ہماری نظر کا محل ہے **حکایت** بطریق تمثیل کہتے ہین کہ ایک بادشاہ تخت مملکت پر بیٹھا تہا اور اُسوقت سلطنت کے شغلون سے اُس کا دل فارغ تہا ایک شہباز کو اُسنے اپنے ہاتہہ پر بیٹھا رکہا تہا اور بالکل اُس کی طرف متوجہ تہا کبہی اُس کے سر پر ہاتہہ شفقت سے پھیرتا اور کبہی اعزاز کی نظر سے اُس کو دیکہتا۔ ناگاہ ایک بلبل جو اُس گلزار مین رہتی تہی بادشاہ کے قصر عالی کی جانب گذری اور اُس شہباز کے سامان اور عزت و ناز کو دیکہا تو نہایت منفعل و شرمندہ ہوئی اور غلبہ غیرت سے اپنے دل مین یون کہنے لگی افسوس صد ہزار افسوس کہ وہ ظالم ہے اور مین مظلوم ہون پھر کیا سبب کہ وہ ایسا مقبول ہے اور مین ایسے محروم ہون آخر اُس سے رہا نہ گیا اور اُس نے باز کے سامنے جاکر اس راز کو اس طرح اظہار کیا کہ اے باز تو بھی پرندہ ہے اور مین بھی پرندہ ہون اس باعث سے تو ہم دونون برابر ہین اور جثہ مین اگرچہ مین تجھہ سے کچھہ کم ہون اور زور مین ضعیف ہون لیکن خوش آوازی کا ہنر تجھہ سے بہت ہی زیادہ رکہتی ہون فصل بہار مین جب شاخ گل پر بیٹھکر سُریلی آواز سے بولتی

Marfat.com

ہون اور ہزار داستان کا ترانہ گاتی ہون ہزار ہا دل میرے خوش آوازی اور ترانہ خوانی پر شیفتہ ہوتی ہین اور تجکو بالکل یہ کمال حاصل نہین ہے۔ یہ مرتبہ و منزلت جس پر تو ہے میرے لائق ہے نہ تیرے۔ بلبل نے جواب دیا کہ اے بلبل ایک چٹکی بھر پر کے جانور تو ظاہر کار پر نظر رکھتی ہے اور اس کے باطن اور انجام کی کچھ خبر نہین رکھتے تو محض گوینده یعنی منہ سے بولنے والی ہے اور مین کنندہ یعنی کام کا کرنے اور حکم بجالانیوالا ہون تو گل پر جان دیتی ہے اور مین بادشاہ کی تابعداری اور اُس کے حکم پر جان نثاری مین مصروف ہون تو اپنی خوش آوازی پر مغرور ہے۔ اور مین بجاآوری فرمان مین مشغول ہون۔ تو نغمہ رکھتی ہے۔ اور مین ہمت کا تمغہ رکھتا ہون۔ اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلا کہ حق تعالی عزوجل سلطان ازل نے دل مومن کے باز کو اپنے دست پر رکھا ہے کہ فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اَصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور ہر لحظہ اسپر عنایت و شفقت کی نظر رکھتا ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلٰى قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ نَظْرَةً فِيْ كُلِّ نَظْرَةٍ يَبْدَءُ وَيُعِيْدُ اور اُن نظرون کی تربیت و تقویت سے الہامات غیبی اور ارادات کے پرندون کا اُس کو صیاد بناتا ہے اور زبان کہ گلزار وجود کی بلبل ہے اُس سے کہتی ہے کہ اے دل مین کئی خاصیتین ایسی رکھتی ہون کہ وہ تجکو نصیب نہین ہین جمال فصاحت کا نور مجھہ سے ظاہر اور اسرار بلاغت کی خوبی مجھہ سے ماہر ہے اور کمال انسان کا فصاحت لسان مین ہے۔ اور حکمت کی مذیون کا بہنا میرے بیان مین ہے اللہ تعالی کی نعمتون کا شکر اور اُس کی حمد و ثنا آدمی مجھہ سے بجالاتا ہے اور ظَهَرَ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ میری ہی شان مین فرمایا ہے پھر تجکو ایسے درجے و مرتبے کیون حاصل ہین اور اس قدر عنایتین تیرے حق مین کس سبب سے شامل ہین دل کہتا ہے اور جواب دیتا ہے کہ اے زبان اپنی خوبیان تو نے بیان تو کین بُرائیان ہی تو ظاہر کرتو ہے نہین سُنا هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ اگرچہ تیرا جرم یعنی جثہ تو بہت چھوٹا سا ہے لیکن تیرا جرم یعنی گناہ بہت ہی بڑا ہے تو ایسی نامعتمد ہے کہ ادھر خزانہ کو سینہ مین رکھا اور اُدھر تو نے دوسرے

---

۵۱ ترجمہ مومن کا دل دو انگلیون مین ہے اللہ تعالی کی انگلیون مین سے ۱۲ ۵۲ ترجمہ بیشک اللہ تعالی نظر فرماتا ہے ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کی دل کی طرف ہر روز تین سو ساٹھہ بار ہر نظر مین ابتدا کرتا ہے اور اعادہ کرتا ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ ظاہر ہوئے چشمے حکمت کے دل سے اُسکی زبان پر ۱۲ ۵۴ ترجمہ نہین اُلٹی منہ کی بل گرائے جاوینگے آدمی جہنم مین مگر اپنی زبانون کے کرنے سے ۱۲ منہ

Marfat.com

کے کان کی جیب مین پہنچایا اور تو ایسی پردہ دری ہے کہ جہان کوئی راز لوح دل پر منقش ہوا اسیوقت
تو نے اُس کا نقشہ اپنے گویائی کے قلم سے صفحہ آواز پر دھر کھینچا دیکھہ مجکو کہ ازل سے ابد تک کے
اسرار جو کانون اور آنکھون کے رستے سے مجھے پہنچے ہین یا بذریعہ عقل والہام دریافت
ہوئے ہین سب کے سب اپنے خزانے مین جمع رکھتا ہون - اور ایک نکتہ بھی اسرار نہانی کا
کسی سے ظاہر نہین کرتا اور جام صہبائے محبت الٰہی سے ہمیشہ سرشار رہتا ہون اور مدام حق
تعالیٰ کی اطاعت کو طیار - زبان کہتی ہے کہ اے دل یہ تو تو نے سچ کہا کہ جام محبت کو نوش کرنا
ہے اور شاہد حقیقت تیری آغوش مین ہے لیکن یہ سعادت تجکو جبھی حاصل ہوتی ہے جب
سلطان حاکم امر محض اپنی عنایت سے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ کی خلعت سے تجھے
سرافراز فرماوے ورنہ کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ عقرب نفس ودیو طبیعت کا تیری وجود کے
شہر پر غلبہ ہوتا ہے اور تو جو اسوقت دار الملک معرفت کی بادشاہی کا دعوی کر رہا ہے
اُسوقت شیطان کا تابع ہوتا ہے اور جہالت وغفلت کے دریا مین غرق رہتا ہے آج تو
حقیقت کے موتی کے صدف ہونے کا لاف مارتا ہے اور جب شیطان کے تیرون کا ہدف
ہوتا ہے دیکھہ مجکو کہ ہمیشہ اپنے گویائی کی گھوڑی کو تمجید وتمجید کے میدان مین دوڑاتی ہون
اور گلستان توحید کی بلبل خوش نوا بنکر لا الہ الا اللہ کا ترانہ مدام گاتی ہون میرا آہ ونالہ کلمہ
شہادت کا محل شہود ہے میری تسبیح ذکر رب الودود ہے پھر دل کہتا ہے اے زبان تیرے ذکر
زبانی پر تفاخر تنکہ بہت سے کلمہ گو جو بغیر تصدیق دل کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صرف زبان سے کہتے
ہین وہ منافق ہین اور وہ بہت ہے بالکل محروم ہین اور بہت سے عارف بالله ہین جو دل وجان
سے مستغرق شاہدہ جمال ہین اور زبان سے گفتگو کی مجال نہین رکھتے اور حضرت کو دیدار
الٰہی کے آگے بے حقیقت سمجھتے ہین - اے زبان زبانی اقوال بغیر درستی احوال محض بے فائدہ
ہین تو نے نہین سنا ہے کہ فرمایا ہے مَنْ قَالَ اللّٰہُ وَقَلْبُہٗ غَافِلٌ عَنِ اللّٰہِ مُخَصَّمُہٗ
فِی الدَّارَیْنِ ھُوَ اللّٰہُ اور تجکو اس کی خبر نہین ہے کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ

لہ ترجمہ مگر وہ شخص کہ لاوے اللہ تعالیٰ کے پاس دل سلامت ۱۲ ۵۲ جس نے کہا اللہ اور دل اُس کا غافل ہے اللہ سے
وہ دو جہان مین اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین دیکھتا - بقیہ صفحہ ۶۸ پر ۴

Marfat.com

اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ نیت کہ بہترین اعمال ہے
چنانچہ فرمایا ہے نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ دل سے تعلق رکھتی ہے اور محبت جو
سب عملون کا سر ہے وہ بھی دل ہی سے متعلق ہے حقتعالی نے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ شجاعت جو حمیت وغیرت کے درخت کا پھل ہے اُس کا دل ہی
وطن ہے اور سخاوت جو جنت کے درخت کی شاخ ہے اس کا بھی قلب ہی مسکن ہے
دل ہی آئینہ ہے رخسار معانی کا اور مورد ہے انوار حضرت سبحانی کا دل جام جہان نما ہے حقایق
اوصاف ربانی کا اور دقایق الطاف یزدانی کا اور ایسا پرندہ ہے کہ ہمت کے بازوؤن سے
ملک ملکوت کے گرد طواف کرتا ہے اور ایسا سپہ سالار ہے کہ ابلیس پر ملبیس کے لشکرون بیشمار
کے ساتھ مصاف کرتا ہے وہ شاہباز ہے کہ کبھی کنگرہ عرش پر جا بیٹھتا ہے کبھی زمین کے
فرش پر آشیان بناتا ہے وہ عندلیب ہے - کہ کبھی شاخ طوبےٰ پر قرار پکڑتا ہے کبھی روضۂ
رضا و وجہ صفا مین پرواز کرتا ہے - اے زبان تجھے نہین معلوم کہ بزرگون نے کہا ہے دل
سلطان ہے اور سارے اعضا اُس کی رعیت و پاسبان ہین - اور حق تعالی نے فرمایا ہے کہ
اے نگہبانِ درگاہِ صمدیت جب دل ہمارے شوق کا بوجھ کھینچتا ہے اور ہمارے ذوق کا
گھونٹ بھرتا ہے تو ہمارا کرم ہی یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم بھی اُس کا بوجھ اٹھاوین اور اپنے
جمال و جلال کا خلعت اُس کو پہناوین اور اس نوازش کا آوازہ عارفون کے کان مین پہنچاوین
کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اَصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُقَلِّبُھَا کَیْفَ یَشَآءُ اے
مقربو اگرچہ تم ہماری فضای قدس کے مقدس ہو لیکن یہ خاکی افلاس کا لباس رکھتے ہین
اور ظلومی و جہولی کے میدان مین قدم بڑھائے چلے جاتے ہین ہم خلاصہ اعمال اور سر
احوال ان پر نثار کرتے ہین تاکہ یہ جان جاوین کہ ہمکو انکے اعمال اور کمال کی کچھ بھی حاجت
نہین ہے لاکھون خزانے رافت و موہبت کی بطور بخشش و عطا اس خاک سیاہ پر کھولدین

۴ تمہارے صورتون کو اور نہ تمہارے عملون کو اور لیکن دیکھتا ہے تمہارے دلون کو اور تمہاری نیتون
کو ۱۲ ۵۲ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے ہین بہت زیادہ ہین
اللہ تعالی کی محبت مین ۱۲ ۵۴ ترجمہ مومن کا دل حضرت رحمن کی انگلیون مین سے دو انگلیون مین ہے پھیرتا ہے جدھر
کو چاہے ۱۲ ۵۵ اور روشن ہو گئی ہے زمین تیرے رب کے نور سے ۱۲

جس سے یہ خاک مکدر منور ہوجاوے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا جھٹا فائدہ اس آیہ کریمہ کی معنی کی تحقیق مین مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ حق سبحانہ وتعالی شانہ نے فرمایا کہ مے کسی مرد کے شکم مین دو دل نہین بنائے اور جو مین دو دل بناتا تو اُنمین سے ایک میری محبت اختیار کرتا اور دوسرا میرے غیر کی پس یہ ایک دل کا بنانا اسی پر دال ہے کہ میرے غیر سے دور اور نرے میری ہی طرف متوجہ رہین رباعے

باحق نرسی تاہمہ یک دل نشوی	بے نام ونشان ناشدہ واصل نشوی
تا زآئینہ زنگِ غیر زائل نکنے	بہر رخش آئینہ قابل نشوی

قطعہ

حق سے وہ ہی ملے جو یکدل ہو	بے نشان ہو تو اُس سے واصل ہو
اُس کے رُخ کا بنے وہ آئینہ	دل سے جب زنگِ غیر زائل ہو

پس تمام عالم آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور آدمی اللہ تعالے کی معرفت و محبت کیواسطے اور محبت اختیار کرنا محبوب کا ہے اُس کے غیر پر چنانچہ فرمایا ہے فَاِنَّ الْمَحَبَّةَ لَمْ يَخْتَرِ الْمَحْبُوْبَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَحْبُوْبِ اور بعضون نے کہا ہے فَاِنَّ الْمَحَبَّةَ مَحْوُ الْمُحِبِّ بِصِفَاتِهٖ وَاِثْبَاتُ الْمَحْبُوْبِ بِذَاتِهٖ شیخ شبلی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ محبت کا نام اس لئے محبت رکھا ہے کہ محب ماسوائے محبوب کو دل سے محو کردے پس محبت اسی کو کہتے ہین کہ جو کچھ محبوب کے سوا ہے اُس کو دل سے بھلا دے اور نری محبوب کو دل مین جگہ دے یہان تک کہ محبت ہی درمیان مین سے اُٹھہ جاوے چنانچہ حضرت سری سقطی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے لَا يَصِلُ الْمَحَبَّةُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْوَاحِدُ لِلْاٰخَرِ اَنَا حکایت ایک دوست اپنے دوست کے گھر گیا خبر کردائی پوچھا کون ہے اس نے جواب مین کہا مین ہون اُسنے کہا اگر تو ہے تو چلدے کہ ابھی دوستی کے معنی ہی نہین سمجھا اس کلام کے

سلہ ترجمہ نہین پیدا کئے اللہ تعالی نے کسی آدمی کے سینے مین دو دل ۱۲ سلہ پس تحقیق محبت اختیار کرنا محبوب کا ہے سب ساتھہ والی چیزون پر ۱۲ سلہ ترجمہ محبت محو ہونا محب کا ہے محبوب کی صفات مین اور اثبات محبوب کا ہے اُس کی ذات مین ۱۲ سلہ ترجمہ محبت صحیح نہین ہوتی دو مین جب تک کہ کہتا ہے ایک اُن کا دوسرے کو

Marfat.com

اس کلام کے معنی یہ ہین کہ جبتک دو دیکھتا ہے محبت نہین ہوتی اگرچہ آپکو وہ اور اسکو آپ تصور کرتا ہو ہے

این من نہ منم اگر منی ہست توئی	ور در بر من پیرہنے ہست توئی
در راہ غمت مرا نہ تن ماند و نہ جان	ورزانکہ مرا جان و تنی ہست توئی

قطعہ

مین نہون مین ہون بھی گر اے جان من تو ہی تو ہے	تن پہ میرے گر یہ ہیگا پیرہن تو ہی تو ہے
تیرے غم مین تن رہا میرا کہان اور جان کہان	اور جو ہووے یہی میرا جان و تن تو ہی تو ہے

حضرت مخزالدین عراقی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ معشوق کے حسن کا کمال عاشق کے آئینہ کے سوا اور کسی چیز مین نہین دکھائی دیتا اس لئے کہ اپنے وجود کے اظہار کے واسطے اسی آئینہ ہو جسمین اپنا جمال باکمال مشاہدہ کر سکے یہ حدیث اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ[1] پس اس معنی کی رو سے عاشق حسن معشوق سے معشوق کی نسبت زیادہ نزدیک ہے اور ارباب ذکا پر ظاہر ہے کہ قابل بمقابلہ فاعل سے نزدیک دکھائی دیتا ہے

خواہم کہ زدور در جمالت نگرم	مے نتوانم از انکہ بی پا و سرم
از عالم حسن گر تو اے مایۂ حسن	نظارۂ حسن خود کنے رشک برم

قطعہ

کیا دور سے دیکھون یہ تمنا نہین رکھتا	لاچار ہون اس سے کہ سر و پا نہین رکھتا
خود دیکھے جو حسن اپنا تو اے مایۂ حسن	رشک آئے کہ مین دید کا پا نہین رکھتا

حق جل و علا نے روز ازل سے اس ایک مٹھی خاک نہایت ضعیف پر نظر نوازش مبذول رکھی ہے اور اس کو اپنی محبت عطا فرمائی ہے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِی ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِہٖ عاشق کہتے ہین کہ نور ڈالنا اسے عشق کے نور سے عبارت ہے کہ مطلع شوق سے نکلا اور اس وجود کے کالی خاک پر شہود کا پرتو ڈالا ؎ رباعی

از شبنم عشق خاک آدم گل شد	چندین شر و شور در جہان حاصل شد
چون نیشتر عشق در رگ روح زدند	یک قطرہ از چکید نامش دل شد

[1] ترجمہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے ۱۲ [2] ترجمہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے مین پھر ڈالا اوپر

خاک آبِ عشق سے گو نہ ہی تو جب کامل ہوا	رُتبہ عشقِ خدا آدم کو یون حاصل ہوا
عشق کا نشتر لگا جب روح کی رگ میں چبھ	ایک قطرہ خون کا ٹپکا نام اُس کا دل ہوا

نقل ہے کہ شاہبازِ محبت جب آشیانہ عزت سے اُڑا اول عرش پر پہنچا۔ اُس کی عظمت ملاحظہ کی اور آگے روانہ ہوا کرسی پر عبور فرمایا اُس کی وسعت دیکھی اور التفات نہ کیا۔ آگے بہشت پر نظر پڑی نعمت معائنہ کی اور مائل نہوا پھر آسمان نو پر گزرا اُنکی رفعت کی سیر فرمائی اور متوجہ نہوا۔ آخر دوزخ پر گذر ہوا عذاب و شدت دیکھتا ہوا آگے بڑھا اور خاک پر پرتوہ ڈالا اُسمین محبت دیکھی استقرار فرمایا ملا اعلا کے فرشتون کو غیرت آئی اُنہون نے عالم بالا سے ندا دی کہ اے وصف ناشناسِ لم یزل ولا یزال تجکو خاک تیرہ سے کیا آشنائی ہے اور مٹی مکدر سے کیا امید روشنائی ہے بازِ محبت نے بہ کلمہ قدم جواب دیا کہ خاک محبت رکھتی ہے اور مین یہی محبت ہون یہ نسبت ہے

رُباعی

در دِ دل خستہ دردمندان دانند	نی خوش منشان خیرہ خندان دانند
از سرِ قلندری تو گر محرومی	سری ست درین شیوہ کہ رندان دانند

قطعہ

در دِ دل کو وہی جانے جو کہ اہلِ درد ہو	جس کے دلمین سوزِ عشق و لب پہ آہِ سرد ہو
تو ہی محروم اس سے کیا جانے تو سرِ عشق کو	جانے وہ جو رند ہو یا وہ قلندر مرد ہو

آفریدگار جل شانہ نے اس طفل خاک کو اپنے فضل و کرم کے حجرہ اور رحمت و احسان کی گود مین پرورش فرمایا ہے کہ اَللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ اگرچہ یہ خاکسار تیرہ روزگار بظاہر دنیا مین آلودہ ہین لیکن باطن مین جوار قدس مین آسودہ ہین انس کی مجلسون کے مسند نشین ہین عشق کے دربار کے حاضرون مین محرم حریم وصال ہین ندیم اسرار حسن و جمال ہین یُحِبُّہُمْ کی محبت کا مجمر یُحِبُّوْنَہٗ کی آگ پر انہین کے عشق سے جلایا گیا ہے اور سَقٰاھُمْ رَبُّھُمْ کا جام اُن ہی محبت کے پیاسون کو پلایا گیا ہے نداءِ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

۵۱ ترجمہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندون پر ۱۲ ۵۲ ترجمہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُنکو ۱۲ ۵۳ ترجمہ دوست رکھتے ہین وہ اللہ تعالیٰ کو ۱۲ ۵۴ ترجمہ پلاویگا اُنکو اُنکا رب ۱۲ ۵۵ یہ کہ خوف نکرو اور غمگین نہو ۱۲

Marfat.com

انہین کو سنائی ہے اور بشارت لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ انہین کے واسطے فرمائی ہے لیکن اُس کی عظمت و جلال نے عارفون کے سینے کو استغنا کی آگ سے ابتلا کی بھٹی مین جلایا ہے اور اُس کے جمال کی تجلیون نے اُن سوختہ دلون کو رضا و امید لقا کے نور سے منور فرمایا ہے رباعے

دل را کہ نبا ہجر بگداختہ	آخر بنوای وصل بنواختہ
کونین مرا از نظر انداختہ شد	زان یک نظر یکہ بر من انداختہ

قطعہ

آتش ہجر سے جیسا کہ جلایا ہم کو	وعدہ وصل بھی ویسا ہی سنایا ہم کو
گر گئے دونون جہان اپنی نظر سے پل مین	اک نظر ڈال کے اکسیر بنایا ہم کو

حقتعالی نے اپنے جمال کا لطف انہین کو عطا فرمایا ہے عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ اور اپنے جلال کی عزت انہین پر آشکارا کرتا ہے مَالِکَ الرِّقَابِ وَرَبَّ الْاَرْبَابِ اُس کا جلال سب بولنے والون کو گونگا بناتا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ اُس کا جمال خاموشون کو میدان گویائی مین لاتا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ طَالَ لِسَانُہٗ عقلین ہلاک ہوتی ہین اُس کے جلال مین اور دل مستغرق ہوتے ہین اُس کے جمال مین۔ شیخ سہیل بن محمد سہیل تستری قدس سرہ نے فرمایا کہ الٰہی اگر تجکو پہچانتا ہون تو مجھے حیران کرتا ہے اور جو نہین پہچانتا ہون تو مجھے ویران کرتا ہے اگر تیری طرف قصد کرتا ہون لاچار ہوتا ہون اگر اُس سے پھرتا ہون بیقرار ہوتا ہون سخت پریشان ہون اور کچھ نہین جانتا کہ کیا کرون جس کو اے شاہنشاہ تو اپنے جمال سے سرفراز فرماتا ہے فَلَہُ الْاُنْسُ فِی الْاُنْسِ اور جس کو میدان جلال مین گیند کی مانند سرگشتہ کرتا ہے فَاَحْوَالُہٗ طَمَسٌ فِی طَمَسٍ رباعے

تا چند سرادق جمالت بینم	لب تشنہ سوی آب زلالت بینم
بردار حجاب کون کز دیدۂ جان	در ہر چہ نظر کنم جمالت بینم

۵۱ جن لوگون نے نیکی کی ۱۲ ۵۲ بدلا نیکی ہے اور اُس سے زیادہ ۱۲ ۵۳ ترجمہ ٹوٹے دلون کے پاس ہون ۱۲ ۵۴ ترجمہ کہان ہے مٹی اور کہان ہے رب سارے ربون کا ۱۲ ۵۵ ترجمہ جس نے خدا کو پہچانا گونگا ہوا ۱۲ ۵۶ جس نے خدا کو پہچانا دراز ہوئی زبان اُسکی ۱۲ ۵۷ پس اُسکو ہے اُنس پر اُنس ۱۲ ۵۸ ترجمہ پس اُس کا حال ہے نیستی پر نیستی ۱۲

قطعہ

پردون ہی مین رہیگا کب تک جمال تیرا — کب پیاس کو بجھائیگا آب زلال تیرا
ہستی کا پردہ آنکھ سے دل کی اٹھا کہ مین — دیکھون جسے سمین پاؤن وصال تیرا

ساتوان فائدہ اور سمین سات دقیقے ہین **پہلا دقیقہ** نفوس انسانی وحیوانی ونباتی کی تعریف کے بیان مین۔ آدمی کے اعضا مین سے دو عضو چھوٹے چھوٹے ہین ایک زبان ہے دوسرا جنان ایک ظاہر ہے دوسرا پنہان یہی دونون انوار عرفان اور اسرار ایمان سے مشرف ہوتے ہین اور ایمان وعرفان کے واسطے سے سعادت ودولت دوجہانی حاصل کرتے ہین اور حقتعالی کی معرفت اپنی شناخت پر موقوف ہے بموجب اس حدیث کے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اور نفس کی پہچان یون ہے کہ اہل شریعت کے نزدیک نفس کے بہت معنی ہین۔ تن ودل وروح ہر ایک پر نفس کا لفظ بولا جاتا ہے اور ارباب طریقت کی اصطلاح مین نفس ایک لطیف بخار کا نام ہے جو ہر صورت سے متشکل ہو سکتا ہے یعنی چاہے جیسی صورت بنا سکتا ہے اور اللہ تعالی کی ذات کو بھی نفس کہتے ہین یہ آیہ شریفہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ یہان نفس سے حقتعالی کی ہستی مراد ہے اور آدمی کی حقیقت سے بھی اس کی ہستی مراد ہے پس آدمی کی ہستی کی معرفت اللہ تعالی کی معرفت کا سبب ہے اسواسطے کہ آدمی متصف ہے باوصاف الٰہی اور اس مضمون کی خبر یہ حدیث دیتی ہے خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی نے یون ارشاد فرمایا ہے خَمَّرْتُ طِيْنَةَ اٰدَمَ بِيَدِيْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا حقتعالی نے تمامی موجودات کو کن کے حکم سے پیدا کیا ہے مگر آدمی کے نفس یعنی اس کی ذات اور اس کے قالب کو چالیس ہزار برس مین ترتیب دیا ہے اور خاص اپنے ہاتھ سے بنانے کا اختصاص اس کو بخشا ہے اور اس کی مٹی کی ایک ایک ذرہ مین روح کو تعبیہ کیا ہے اور خزانے ورزمین ملک وملکوت کے اور انوار واسرار حیرت

سلہ ترجمہ جس نے پہچانا اپنے نفس کو پس تحقیق اس نے پہچانا اپنے رب کو ۱۲ سلہ ترجمہ بیشک تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل مین ہے اور مین نہین جانتا جو کچھ تیرے دل مین ہے ۱۲ سلہ ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صورت پر ۱۲
سلہ ترجمہ خمیر کیا ہے آدمی کی طینت کو اپنے ہاتھ سے چالیس دن مین ۱۲

Marfat.com

ولاہوت کے اپنے کنز غیبی وگنج لاریبی سے اُسکے دل کی زمین مین دفن کر دیئے ہین اور اپنی سلبی و ثبوتی وظاہری و باطنی صفات کی مانند صفتون سے اُس کو متصف کیا ہے پس تمامی موجودات کے پیدا کرنے سے اُسی کا وجود مین لانا مقصود ہے اور جمیع مخلوقات سفلی و علوی کے وجود مین لانے سے اُسی کا پیدا کرنا مطلوب ہے جملہ اشیای عالم اُسی کے باعث ظاہر ہوئے ہین اس لئے کہ جمال و جلال کی ساری صفتون کے ظہور کا سبب صرف آدم ہی ہے اس آیۂ شریفہ مین اس مضمون کی طرف اشارہ ہے سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ رباعی

اے نسخۂ نامۂ الٰہی کہ توئے	وی آئینۂ جمال شاہی کہ توئے
بیرون ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست	در خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی

رباعی

سرنامہ نامۂ الٰہی ہے تو	آئینۂ جمال شاہی ہے تو
ہے سارے جہان کا نمونہ تجھ مین	ہر چیز کی حقیقت کماہی ہے تو

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى آدَمَ مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ كُلِّهَا فَخَرَجَتْ ذُرِّيَّتُهُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ مِنْهُمُ الْأَسْوَدُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَحْمَرُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ یعنی حقتعالی نے آدم علیہ السلام کو تمام روے زمین سے پیدا کیا پس اُس کی اولاد اُس زمین کے مشابہ نکلی بعضی اُنمین سے کالے بعضے گورے بعضے سُرخ بعضے کثیف بعضے لطیف بعضے قوی بعضے ضعیف یہ اختلاف آدمی کے خاک سے ہین اور جہل صلصال و فخار سی ہے اور نخل گل سے ہے اور شہوت حمامیسون سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنْ كَانَ مَاءُ الرَّجُلِ يَسْبِقُ فَهُوَ ذَكَرٌ وَاِنْ كَانَ مَاءُ الْمَرْأَةِ يَسْبِقُ فَهُوَ اُنْثٰى وَاِنْ كَانَ مَاءُ الرَّجُلِ غَالِبٌ يَشْبَهُ الْوَلَدُ لِاَبِيهِ وَاِنْ كَانَ مَاءُ الْمَرْأَةِ غَالِبٌ

۵۱ ترجمہ قریب ہے کہ دکھاوینگے ہم نشانیان اپنی جہان مین اور آدمیون کے نفسون مین ۱۲ ۵۲ ترجمہ متن مین مذکور ہے ۵۳ مٹی کا کچا ظرف سو کہا ہوا جو بجانے سے آواز دے ۱۲ ۵۴ مٹی کا پکا ہوا ظرف خاکی سدمذ سے ہے پس آدم کا پتلا پہلے بنا کر سکھایا صلصال ہوا پھر اُس کو پکایا تو فخار ہوا ۱۲ ۵۵ پانی مین گوندھی ہوئی مٹی جو آدمی کے صلصال و فخار سے پہلے تھی ۱۲ ۵۶ سڑا گلا جو آدمی مین شاید گل کے بعد ہوا ہو ۱۲ ۵۷ ترجمہ اگر مرد کا پانی پہلے پہنچے رحم مین اُس سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اگر عورت کا پہلے ہو تو بچہ لڑکی ہوتی ہے اگر مرد کا پانی غالب آتا ہے بچہ باپ کی صورت ہوتا ہے اگر عورت کا غالب آتا ہے ماں کی صورت

Marfat.com

یَشْبَهُ الْوَلَدُ اَبَاهُ۔ **نقل ہے** کہ آدم علیہ السلام کے وقت سفید و سیاہی کا فرق صورتون مین نہایہ تفاوت نوح علیہ السلام کے زمانے مین پیدا ہوا ہے اور اُس کے پیدا ہونے کی وجہ یون لکھی ہے کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام سوتے تھے کہین سو دی مین آپکے تہ بند کا پلہ ہوا سے اُلٹ گیا اور بعض مقام آپکے ستر کا کھُل گیا۔ ایک بیٹا آپکا جو اِس حال کو دیکھکر ہنسا تہا اور اُس کے حق مین آپنے دُعاے بد کی اُس کی اولاد مین حبشی و زنگی پیدا ہوئے دوسرا جو مُنہ پھیر کر چلا گیا تہا اُس کی اولاد مین آپکی بدُعا سے دیو و یاجوج پیدا ہوئے تیسرا جس نے نیچی نگاہ کر کے کپڑا آپ کو اُڑہایا۔ اُس کی اولاد مین آپکی دُعا سے سفید و سرخ آدمی پیدا ہوئے۔ اور مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے **منقول ہے** کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میری عورت نے لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میرا اور میری ساری قوم کا رنگ سفید ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید لڑکا میرا نہو۔ آپنے فرمایا کہ اپنی عورت سے پوچھہ کہ جس روز رحم مین اس لڑکے کے نطفہ نے قرار پکڑا تہا حیض کے دن باقی تھے یا نہین۔ اُس نے کہا کہ ایک دن باقی تہا۔ آپنے فرمایا کہ لڑکا تیرا ہی ہے پس اللہ تعالی کی معرفت و شناسائی سالک کو جب ہی حاصل ہوتی ہے کہ اپنی ہستی کو جانے اور ہستی آدمی کی ظاہر ہے اسواسطے کہ اُسکو اپنی ہستی مین شک نہین ہے اور آدمی کی ہستی۔ فقط اِس جسم سے نہین ہے اس لئے کہ یہ تو مردے کے بہی ہوتا ہے لیکن مُردہ کے بدن مین جان نہین ہوتی پس ہستی سے مراد روح ہے کہ وہ عالم امر سے ہے اور عالم امر سے وہ چیز ہے جس کے لئے مقدار و کمیت نہو اور عالم خلق وہ ہے کہ اُس کے لئے یہ سون اور حقیقت انسان کے معنی باطنی مین کہ عبارت ہے نفس و جان و دل و روح سے اور حق تعالی کی معرفت اور اُس کے جمال کا مشاہدہ اسی معنی باطنی سے متعلق ہے تکلیف و خطاب و عتاب و عذاب و ثواب اُسی پر ہے اور سعادت و شقاوت ذاتی اُسی کے لئے ہے اُسکے اور اُس کی صفات کی معرفت حقتعالے اور اُسکے صفات کے معرفت کی کنجی ہے اور یہ معنی باطنی عالم امر سے ہین اور قسمت پذیر نہین ہین کسواسطے کہ اگر اُس کی تقسیم ہو سکتی تو روا ہوتا کہ اُس کے ایک طرف کسی چیز سے جہل اور دوسری جانب اُسی شے کا علم ہو پس ایک حال مین وہ

جاہل ہی ہوتے اور عالم ہی ہوتے اور یہ ممکن نہین ہے اور روح باوجود قسمت پذیر ہونے کے محدث یعنی پیدا کی ہوئی ہے پس اس اعتبار سے وہ عالم خلق سے ہے اور پہلے بیان کے بموجب عالم امر سے ہے اور جس نے روح کو قدیم کہا ہے یا جسم و عرض مانا ہے خطا کی ہے اور اپنی ہستی و حقیقت کے جاننے کی ابتدا مین سالک کو کچھ حاجت نہین ہے جب وہ مجاہدہ کرتا ہے اور سلوک کا رستہ چلتا ہے اُسوقت اُس کو خود بخود یہ دولت حاصل ہو جاتی ہے بے اس کے کہ اُسکو کسی سے سُنے اور دریافت کرے یہ آیہ کریمہ اس کی خبر دیتی ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا[1] اور حق تعالیٰ کی معرفت اُس کی صنعت کی پہچان سے حاصل ہوتی ہے اور وہ صنعت عالم حس ہے کہ حواس سے جانا جاتا ہے اُس کا قوام قالب سے ہے اور معرفت اُس کا اشکار ہی اور حواس اُس کا جال اور کالبد اُس کا مرکب ہے اسی سبب سے اُسکو بدن کی حاجت ہے اور بدن مٹی اور پانی اور آگ اور ہوا سے بنا ہے - اور حواس دس ہین - پانچ ظاہر مین ہین - ایک سامعہ - سُننے کی قوت - دوسرے باصرہ دیکھنے کی قوت - تیسرے شامّہ - سونگھنے کی قوت - چوتھے ذائقہ چکھنے کی قوت پانچوین لامسہ چھونے کو معلوم کرنے کی قوت - اور پانچ حواس باطن مین ہین - انکے رہنے کی جگہ دماغ ہے پہلی قوت حس مشترک ہے وہ دریافت کرتی ہے اُن صورتون کے اجزا کو جو حواس ظاہری سے معلوم ہوئی ہین - دوسرے قوتِ خیال ہے وہ حس مشترک کا خزانہ ہے کہ نگاہ رکھتی ہے اُسے جسے حس مشترک نے دریافت کیا ہے - تیسرے قوتِ وہم ہے وہ حواس سے جو صورتین دریافت ہوتی ہین اُنکے معانی کے اجزا کو ادراک کرتی ہے چوتھی قوتِ حافظہ ہے وہ قوتِ وہمیہ کا خزانہ ہے یا در کہتی ہے اُسکو جس کو وہمیہ نے دریافت کیا ہے پانچوین قوتِ متصرفہ ہے جو تصرف کرتی ہے اُنمین کہ خیال و حافظہ کے خزانہ مین موجود ہین - پس معلوم ہوا کہ غذا بدن کے قوام کے لئے ہے اور حواس بدن سے متعلق ہین اور وہ عقل کے جاسوس ہین اور عقل سے خدائے تعالیٰ کی صنعتین معلوم

[1] ترجمہ اور وہ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہین البتہ کھولدیتے ہین ہم اُنکو اپنے رستے ۱۲

ہوتی ہین اور وہ دل کے گہر کی شمع وچراغ ہے اور اُس نور سے جو اُسکو حق تعالیٰ نے
عطا کیا ہے حضرت الہیت کو دیکھتی ہے اور دل جمال ربوبیت کا نظارہ کرتا ہے جب
اُس کو یہ سعادت حاصل ہوتی ہے اُس وقت شہنشاہِ لم یزل ولایزال کی درگاہ کا بندہ ہوتا ہے
اور اُس کی بندگی کا ارادہ کرتا ہے جس کی یہ آیہ کریمہ خبر دیتی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ **عالم صغیر کی تشبیل عالم کبیر سے** واضح ہو
کہ جب اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ اس اشکل عجیب اور ترکیب غریب کا آدمی بنا کر اُس کو
اپنی معرفت کے علمون اور حقیقتون سے مطلع کرے اپنی حکمت کاملہ کے تقاضے سے ایسا
نسخہ ایجاد فرمایا کہ تمام عالم اکبر کو اُسمین ثبت کر دیا۔ اسی لئے حضرت بایزید قدس سرہٗ نے
کہا ہے کہ میرا وجود لوح محفوظ کا مختصر نمونہ ہے کہ میرے قالب کو آسمان وزمین کے طبقون
کی طرح پوست در پوست بنایا ہے آسمان مین بارہ برج ہین تو میرے قالب مین بھی
بارہ منفذ رکھے ہین۔ دو کان۔ دو آنکھین۔ دو سوراخ ناک کے۔ دو پستان۔ منہ
ناف۔ پیشاب و پاخانہ کے دو مقام۔ جس طرح آسمان وزمین کے طبقات مین ہر ہر
کام کے فرشتے آتے جاتے ہین اسی طرح میرے جسم مین بھی طرح طرح کے قوی کی آمد وشد
ہے بلکہ میرے قوی کی سیر کا مقام عالم بے منتہا تک ہے اور جیسا کہ حکمائی آسمان کی سات
سات ستارے یعنی گردش کرنے والون کی سعادت ونحوست کا حال رقم کیا ہے
ویسا ہی آدمی مین بھی سات قوتین ہین کہ اُس کی درستی اور نادرستی اُنپر موقوف ہے سامعہ
باصرہ۔ ذائقہ۔ شامہ۔ لامسہ۔ عاقلہ۔ ناطقہ۔ آدمی کے پیدا ہونے کے بعد اُسمین ان
قوتون کا جاری ہونا آسمان مین کواکب کے طلوع ہونے کی مانند ہے۔ اور اُس کی موت
یا بیہوشی اُسپر طاری ہونی کواکب کے غروب ہونے کی مانند ہے اور اُسکے حرکات کا حاصل
کواکب کے حرکات کے حاصلات سے مشابہ ہے یہ تو عالم علوی کا کچھ بیان ہوا۔ اب
عالم سفلی کی تفصیل سنیے۔ جسد آدمی کا زمین کی مثال ہے اور ہڈیان اُسمین زمین مین پہاڑون
کی مانند ہین اور معدنیات مثل معادن ہین اور جوف جو اخلاط سے پُر ہین دریاؤن کے مشابہ

لہ ترجمہ اور نہین پیدا کیا مینے جن کو اور آدمی کو مگر اپنی عبادت کرنے لئے ۱۲ ۵۲ پہلے چھ قوتون کے معنی تو اوپر کو ہو چکے ہین

ہین۔ اور انتڑیان اور رگین ندیون کی طرح اسمین جاری ہین گوشت خاک سے مشابہت رکھتا ہے اور بال نباتات و روئیدگی کی شکل ہین۔ مُنہ غار کی صورت ہے۔ سامنا اور پشت اور داہنا اور بایان زمین کی چارون سمتون مشرق و مغرب و جنوب و شمال کی مانند ہین۔ اور سانس جو اسمین چلتا ہے زمین پر ہوا کے چلنے سے شابہ ہے کلام اور آواز اُس کی رعد کی مثال ہے ہنسی بجلی کی مانند ہے۔ اور رونا مینہ برسنے کی مثال ہے غم و حزان کا زمانہ اندھیری رات کی صورت۔ اور خوشی اور بہار کا زمانہ صبلح و دن کے روشنی۔ اور آدمی کا لڑکپن کھیتی کے نمو کی مانند۔ اور جوانی کا اس کے تیار اور ثمردار ہونے کی مثال۔ اور بڑھاپا خزان کی صورت ہے۔ اور شباب کے دن۔ گرمیونکے ایام کی صفت۔ اور بڑھاپے کے مدت جاڑون کے ہنگام کی طرح ہین نیند اُس کی عالم موت کے نشان کے موافق ہے۔ اور بیداری زندگی کے آثار سے مطابق ہے۔ غرض جس قدر خواص جمیع موجودات علوی و سفلی مین ہین اور کل حیوانات و نباتات و فلکیات مین رکھے ہین حق تعالے نے وہ سارے ہی اس نقطہ خاک مین تعبیہ فرمائے ہین لیکن اسکو خبر نہین **دوسرا دقیقہ** خلائق کے گروہون اور نفسون کی قسمون کے بیان مین۔ خلق کے تین گروہ ہین **اول** وہ کہ اُنکو حق تعالے نے توفیق کرامت فرمائی اُنکی روح اُنکے نفسون پر غالب آئی اور اُنکے نفس مغلوب ہوئے اور اُنہون نے سعادت ابدی پائی جن کا بیان اس آیۂ شریفہ مین فرمایا ہے وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ[1] **دوسرا گروہ** وہ کہ اُنکے نصیب مین شقاوت ابدی ہے اُنکے نفس اُنکی روحون پر غالب آئے اور اُنکے حق مین فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ[2] **تیسرا گروہ** وہ کہ جنہون نے نہ سعادت کا رستہ اختیار کیا نہ شقاوت کا موت کے وقت اگر اُنکا دل نفس کا ہمرنگ ہوا شقی اور جو روح کا ہمرنگ ہوا سعید ہوئے اور جو اُسوقت بہی توقف ہے مین ہی اہل اعراف ہوئے **قاعدہ** ہے کہ جب کوئی اپنے کسی دشمن سے موافقت کرتا ہے اُسکے شر سے نجات پاتا ہے اور بے خوف ہوجاتا ہے لیکن جو

[1] ترجمہ تحقیق لشکر ہمارا ہی البتہ وہ غالب ہین ۱۲ [2] ترجمہ آگاہ ہو کہ بیشک گروہ شیطان کا ہی ہین ٹوٹے والے ۱۲

Marfat.com

شخص نفس سے موافقت کرتا ہے نفس اُس کو ہلاک کرتا ہے۔ جسکو کوئی پرورش کرتا ہے
وہ اُس کا شکر کرتا ہے لیکن نفس کبھی مشکور نہین ہوتا جس کی مراد کوئی شخص برلاتا ہے وہ
اُس کا مطیع ہوجاتا ہے مگر نفس کی جس قدر مراد برلاؤ اُتنا ہی نافرمان ہوتا ہے سو شیر
ایک ریوڑ مین اتنی تباہی نہین کرسکتے جتنی ایک ساعت مین ایک شیطان آدمیون کے
کے ساتھ کرتا ہے اور سو شیطان اُتنی تباہی نہین کرسکتے جتنی ایک رفیق کرتا ہے اور سو
رفیق بد اُتنی تباہی نہین کرسکتے جتنی ایک ساعت مین نفس کرتا ہے۔ اور نفس نہ کوئی صورت
رکھتا ہے نہ مثال جو اُس کا وصف کیا جاسکے اُس کی یہی پہچان ہے کہ جب مقامات اور سیر
اور مکاشفات کے حالات پر عبور ہوتا ہے اُسوقت صفات قہر سے جو خیال مین نہ آوے
اُسی کو نفس کہتے ہین **نقل ہے** کہ ایک شخص نے نفس کو اپنی شکل پر دیکھا پوچھا تو کون ہے
اُسنے کہا کہ تیرا نفس ہون اُس شخص نے چاہا کہ اُس کو قتل کرے اُسنے کہا کہ مین اسطرح
کب مرسکتا ہون جب تو میرا خلاف کریگا تو جب مجکو قتل کریگا یہ کہا اور پھر نہ دکھائی دیا
حکمت پیدائش نفس کی ایک بزرگ نے یون بیان فرمائی کہ مینے نفس کو سانپ کی صورت
مین دیکھا اُسنے کہا کہ مین اللہ تعالے کے دوستون کی نجات کا سبب ہون اس لیے
کہ اگر مین اُنکے ساتھ ہوتا یہ اپنی پاکی مین مغرور ہوجاتے اور متکبر بن جاتے کیونکہ جب اپنے
دل کی طہارت اور سر کی صفائی اور اپنی ولایت کے نور اور طاعت پر اپنے استقامت کی
وفور کی طرف نظر ڈالتے انمین پندار وعجب پیدا ہوتا اور وہ اُنکے لیے زہر قاتل کا کام
کرتا اب مجھے دیکھتے ہین اور منفعل ہوتے ہین عجب اُنکے پاس نہین آتا اور اس معنی
کی طرف اشارہ فرمایا اَلنَّفْسُ صَنَمٌ وَالنَّظَرُ اِلَیْهَا شِرْکٌ وَالنَّظَرُ مَا فِیْهَا عِبَادَةٌ بیت

یک نفس تو صد بت ست گر بتوانی شکن	بت نفس خود مکن آسانی

بیت اردو

سو بتون کا ایک ہی بت نفس تیرا اے عزیز	توڑ سکتا ہے تو اس کو توڑ گر ہے کچھ تمیز

عالم ارواح مین وزیارت کی چار قسمین کی ہین اور عالم اشخاص مین نفس کے بھی چار مرتبے

۱ نفس بت ہے اور اُس کی طرف نظر کرنی شرک ہے اور اُس کو عجائبات پر نظر کرنی اور خدا کی قدرت کا دھیان کرنا عبادت ہے

رہے ہین - ارواح کی قسمین تو انشاء اللہ تعالی اپنے مقام پر بیان ہونگی اور مراتب نفوس کے یہ نام ہین - امارہ - لوّامہ - ملہمہ - مطمئنہ نفس امارہ کا حال اس آیہ شریفہ مین مذکور ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ . یہ نفس بخاری عنصری نمامی دیم یعنے برائیون کا منشا ہے گنہ گار مومنون اور منافقون اور کافرون سے نسبت کہتا ہے اور شقی و مردود ہے اور اس آیہ شریفہ مین اُس کا حال فرمایا ہے لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى کفار و اہلِ نفاق کی شقاوت یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا اور اُس کی لذتون اور فائدون مین مصروف ہوتے ہین اور خدائے تعالی کی طرف ہرگز متوجہ نہین ہوتے اُنکی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے فرمایا ہے خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور گنہگارون کی شقاوت یہ ہے کہ ہوائے نفس کے موافق کام کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہمنے بدی کی لیکن دل اُنکا ایمان کے نور سے منور ہوتا ہے اور زبان کلمہ طیبہ سے تر ہوتی ہے اور بعض وقتون مین عبادت الہی بھی بجالاتے ہین انجام اُنکا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین نرہین گے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے نجات پاوینگے اگرچہ وہ دوزخ مین جل کر کوئلے کی مانند اُس سے باہر نکلین گے مگر اُنکے مُنہ چودھوین رات کے چاند کی طرح روشن ہونگے اور اُنکی پیشانیون پر لکھا ہوگا هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین سے جو دوزخ مین جاوینگے اکثر بسبب زبان و فرج کے جاوین گے کہ زبان سے جھوٹ بولین گے اور غیبت کرینگے اور فرج سے حرام و زنا کرینگے نفس لوامہ کا ذکر اس آیہ مین ہے وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اور اس کا نام لوامہ اس سبب سے رکھا ہے کہ اُسکے صاحب بسبب فسق و فجور کے اُس کو بہت ملامت کرتے ہین اور اس گروہ کا نام ظالم بھی ہے چنانچہ فرمایا ہے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اگرچہ دل مین نور ایمان رکھتے ہین لیکن ظاہر مین اس لئے کہ اُنکے معاصی جب ابر غالب آوینگے

---

۵۱ ترجمہ تحقیق نفس البتہ امر کرتا ہے برائی کا ۱۲ ۵۲ ترجمہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین وہ بدبخت جسنے جھوٹ بولا اور منہ پھیرا ۱۲ ۵۳ ترجمہ وہ رہین گے دوزخ مین ہمیشہ ۱۲ ۵۴ یہ وہ ہین جنکو اللہ نے چھوڑا آگ سے ۱۲ ۵۵ اور نہین قسم کھاتا مین ہم نفس ملامت کرنیوالے کی ۱۲ ۵۶ پس اُنمین سے ظالم ہین اپنے نفس کے لئے ۱۲

Marfat.com

کہ اُنکے معاصی اُنپر غالب آوین گے تو دوزخ مین جاوین گے جیساکہ فرمایا فَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ پھر جب اُنکے گناہونکی آلائش جل جاویگی اُسوقت دوزخ سے نکالے جاوینگے اگر یہ دونون فرقے عاصیون کے اپنے گناہون پر معترف ہون اور توبہ کرین تو امید ہے کہ اُنکی توبہ قبول ہو اس کی خبر حق تعالی نے اس آیہ شریفہ مین دی ہے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ **نفسِ ملہمہ** اسواسطے اس کا یہ نام ہوا کہ جن کا ایسا نفس ہوتا ہے وہ حق تعالی کے الہام سے حق کو باطل سے جُدا کر لیتے ہین اس آیہ کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰىھَا اور وہ ذہنی طرف سے بہشت مین جانے والے ہین اور اصحاب الیمین یعنی ذہنی طرف والے انکی صفت ہے اور **نفسِ مطمئنہ** کی کیفیت اس آیہ شریفہ مین فرمائی ہے یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ؕ اور اُس کا اس لئے یہ نام رکھا ہے کہ اُس نے اللہ تعالی کی رضامندی سے آرام پکڑا اور اطمینان حاصل کیا ہے اور اُنکی صفت مین یہ آیہ اُتری ہے اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ اور اُنکی مدح مین یہ آیہ نازل ہوئی ہے وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ یہ نفس امارہ ولوامہ وہوا سے دور رہتے ہین اور یہ مقام انبیاء علیہم السلام اور اخص اولیا رضی اللہ عنہم کا ہے اور اُنکے مرتبے بہشت مین سب سے برتر ہین کہ وہان اپنے پروردگار کے جمال کا مشاہدہ کرین گے اور ہوا نفس بخاری کے وصفون سے عبارت ہے کہ ہر رفیع تین سو ساٹھ لباس الوہیت کے پہنتا ہے اور بندے کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ فرمایا اَلْھَوَاءُ شَجَرَۃٌ فِی النَّارِ یُجَرُّ صَاحِبُھَا اِلَی النَّارِ ایک شخص ہوا پر اُڑتا جاتا تھا پوچھا کہ یہ کیونکر حاصل ہوا کہا ہوا پر لات ماری اس سبب سے ہوا پر اُڑنے لگا ہے

---

۵۱ ترجمہ پس جن کی ہلکی ہوئے بوجہ پس وہ ڈالا جاویگا آگ مین ۱۲ ۵۲ اور دوسرے وہ جنہون نے اقرار کیا اپنے گناہون کا ملائے اچھے کام اور بُرے قریب ہے یہ کہ اللہ تعالی توبہ قبول کرے اُس کی ۱۲ ۵۳ پس اُس کو الہام کیا فجور اُس کا اور تقوی اُس کا ۵۴ اے نفس آرام پکڑنے والے رجوع کر اپنے رب کی طرف راضی اور خوش ۱۲ ۵۵ ترجمہ تحقیق جن کے لئے سبقت کی ہماری طرف سے نیکی نے وہ اوس سے دور رہین گے ۱۲ ۵۶ ترجمہ اور سبقت کرنے والے سو سبقت کرنے والے وہ ہین نزدیک ۱۲ ۵۷ ترجمہ ہوا وقت ہی آگ مین لیجاتا ہے اپنے صاحب کو آگ مین ۱۲

Marfat.com

سرز ہوا تافتن از سروری ست	ترک ہوا قوت بغا بسری ست

بیت

خواہشون سے دور رہنا سرورون کا کام ہے	ترک خواہش اور غضب بہتیرون کا کام ہے

ہوا دو طرح کی ہے ایک ہوائے لذت و شہوت اور یہ آدمی کو خرابات مین لیجاتی ہے اور خلق اُس کے فتنہ سے بے خوف رہتے ہین دوسرے جاہ و ریا اور یہ آدمی کو شہرون مین لیجاتی ہے اور وہ خلق کا فتنہ ہوتا ہے اور غضب کے باب مین کہا ہے اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ جب ملائکہ نے آدمی کے قالب مین یہ صفت دیکھی عرض کیا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْهَوَآءُ وَالْغَضَبُ مَجْنُوْنَةُ بِطِیْنَتِ ابْنِ اٰدَمَ ۔ واضح ہو کہ ہوا و غضب یہ نفس کی ذاتی دو صفتین ہین اور یہ عناصر کی خاصیت سے ہین اور خمیر مایہ دو نوع ہین ہوا کی خاصیت مثل پانی اور مٹی کے ہے اور اُس کا میل نیچے کی طرف ہوتا ہے اور غضب کی خاصیت مانند ہوا اور آگ کے ہے اور اُس کا میل اوپر کی جانب ہوتا ہے اور ترفع و تکبر اُس سے پیدا ہوتا ہے پس ہوا سفلے مادہ ہے اور غضب علوی اور بہائم مین ہوا غالب ہے اور غضب مغلوب ہے اور سباع مین غضب غالب ہے اور ہوا مغلوب ہے ہوا سے بھولے کی صفت منسوب ہے اور غضب سے ظلومی کی صفت متعلق ہے اسی واسطے فرمایا ہے اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ہوا جب حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے حرص و امل و حسد و ندامت و بخل و خیانت و شہوت اور مثل اُنکے اور بُری خصلتین آدمی مین پیدا ہوتی ہین اور جو غضب حد اعتدال سے زیادہ ہو جاتا ہے تکبر و تندخوئی و خودآرائی و سنگدلی وغیرہ بُری صفتین انسان پر مستولی ہو جاتی ہین جس آدمی کی خلقت مین غضب ناقص ہوتا ہے اُسمین یہ صفتین مذمومہ ظاہر ہوتی ہین بیجرئتی و بیغیرتی و کسل و عجز و دیوثی و ذلت اور جسمین غضب بہت غالب ہوتا ہے اُسکے باطن مین حقد پیدا ہوتا ہے اور جس پر ہوا و غضب دونون غالب ہو جاتی ہین اُسکے دل مین مسد کا درخت اُگتا ہے حسد مین

---

۵۱ ترجمہ غضب سارے بُرائیون کی کنجی ہے ۱۲ ۵۲ ترجمہ کیا بنا دیگا تو اُسمین اُس کو کہ فساد کر گیا اُسمین اور گرا دیگا خون ۱۲
۵۳ ترجمہ ہوا اور غضب گونہ ہی گئی ہین آدمی کی طینت مین ۱۲ ۵۴ ترجمہ بیشک وہ ہی ظالم ہے جاہل ۱۲

غضب کی خاصیت تو یہ ہوتی ہے کہ حاسد نہین چاہتا کہ کسی کو کوی چیز ملے اور ہوا کی خاصیت ہوتی ہے کہ حاسد چاہتا ہے کہ جو چیز کسی کے پاس ہو وہ میرے پاس بھی ہو۔ غرض تمام بری صفتین انہین دو صفتون سے پیدا ہوتی ہین لیکن نفس مین ان دونون صفتون کا ہونا ضروری اسواسطے کہ بدن کے قوام کے لیے بہت سی ایسی چیزون کی حاجت ہے جن سے اُس کو نفع پہنچتا ہے پس جذب منفعت کا آلہ ہوا ہے اور دفع مضرت کا اور غضب ہے پس اس جہان مین بغیر ان دونون صفتون کے نفس انسان نہ باقی رہ سکے نہ پرورش پا سکے۔ اب راہ حقیقت چاہی کہ ان دونون صفتون کو اعتدال کے ساتھہ رکھے اور شرع شریف کے حکم کے موافق عمل کرے اور پرہیزگاری مین کوشش کرے نہ رخصت مین اور جبکہ یہ دونون صفتین آدمی مین جبلی ہین اُنکا بالکل محو کرنا ممکن نہین ہے مگر حد اعتدال پر رکھنا اور فلاسفہ نے جو کہا ہے کہ آدمی اُنکو حد اعتدال پر نہین رکھہ سکتا یہ اُنکی غلطی ہے حاصل یہ کہ جب ہوا و غضب کا آدمی مین اعتدال پیدا ہوگا ضرور اچھی صفتین اُسمین پیدا ہو جاوینگی اور نفس امارہ اُسکا نفس مطمئنہ بنجاویگا اور روح شریف کا وجہ کھینچنے کے لایق ہو جاویگا و منازل و مراحل علوی و سفلی کے قطع کرنے مین براق کی مانند بنجاویگا اور اعلے علیین کے معارج اور قاب قوسین کے مدارج تک پہنچنے کے قابل اور اِس خطاب کا مستحق ہو جاویگا اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً اور روح کا عالم سفلی مین آنا اور عالم علوی مین جانا بغیر موت کے ممکن نہین ہے جب روح تن مین آتی ہے وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کے براق پر سوار ہوتی ہے اور جب قالب سے عالم علوی کی طرف رجعت کرتی ہے نفس کے براق پر جسکے ہوا و غضب دو بازو ہوتے ہین سوار ہوتی ہے اور جہان تک اُسکی حد ہے اس سوار سے پہنچتی ہے ایک بزرگ نے فرمایا ہے لَوْلَا الْهَوَا مَا سَلَكَ اَحَدٌ طَرِیْقًا اِلَی اللّٰهِ اگر ہوا نہوتی کوی شخص اللہ تعالی کی طرف راہ نپاتا جب ہوا اوپر کی طرف منہ کرتی ہے کہ اُسکی طبیعت کے خلاف ہے عشق و محبت بن جاتی ہے جب غضب اپنی طبع کے خلاف نیچے کی طرف قصد کرتا ہے اور مٹھہ جاتا ہے نہایت غیرت بن جاتا ہے اور اُسوقت جو کچھہ اللہ تعالے کے سوا ہے بالکل نہین رہتا پس روح کو قالب مین داخل ہونے کے بعد حضرت عزت جلشانہ کے قربت کے حاصل کرنے کو ان دونون اندارون کی حاجت ہے اور اس سے پہلے نہ اُس کو یہ دونون درکار تھی اور نہ وہ انکو رکھتے تھے

ہے **تیسرا دقیقہ** سر وخفی و سر کی بیان مین صاحب کشف المحجوب قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے سر کو روح سے سات ہزار برس پہلے پیدا کیا اور وصل کا درجہ اُسکو عطا فرمایا اور اپنی کشف جمال کی تجلی تین سو ساٹھ مرتبہ ہر روز اسپر فرماتا ہے اور انسان کے لئے اس کو آدمیون کے ابدان مین ڈالا ہے جس طرح دل محبت کے ساتھہ مخصوص ہے اور روح قربت کے ساتھہ ایسی طرح سر وصلت سے مشرف ہے محققون نے فرمایا ہے کہ سر کا مقام دل اور روح کے درمیان ہے اور خفی کا مقام روح وفیض کے درمیان اَلسِّرُّ بَیْنَ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ وَالْخَفِیُّ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْفَیْضِ اور خفی کو اللہ تعالے کے سوائے اور کوئی نہین جانتا مگر بعضے نبی اور ولی جنکو حقتعالی نے اپنی عنایت سے اُس کی شناسائی عطا کی ہے لیکن سر کو اخص اولیاء اور کل انبیاء جانتے ہین اسی لئے اُنکو قدس اللہ سرہ یا قدس سرہٗ کہتے اور لکھتے ہین یہ اُنکے حق مین دعا ہے یعنے اللہ تعالے نے اُن پر سے حجاب اُٹھا لیا ہے کہ صاحب سر ہو گئے ہین اور اب اُس کو غیر سے پاک کر دیا ہے اور سِرّ مستور وہ ہے کہ حق تعالی کے سوا اُسپر کسی کو اطلاع ممکن نہین ہے **رباعے**

گر ز سر سِرّ او یکدم زنیم	کفر و ایمان ہر دو را برہم زنیم
لیک وصف حسن معشوق کست این	این چنین دم جز کہ با محرم زنیم

قطعہ

سر سرِّ تک نہ دخل ہو جان کو	تو ہو گیا دخل کفر و ایمان کو
حسن معشوق کے سوا وہان دخل	کب ملک کو ہو اور انسان کو

ایک بزرگ نے فرمایا نفس مقام خدمت ہے دل محل محبت روح جاے قربت ہے سر وسادہ وصلت اور مشاہدہ سے باز رہنا سر کی قضا ہی جو کوئی سر مین حقتعالی کی خیانت کرتا ہے حقتعالے اُسکا راز اُسی کا پردہ فاش فرماتا ہے اور سر روح کی مانند ہے لیکن اُس سے زیادہ لطیف ہے۔

چوتھا دقیقہ روح اور اُس کی قسمون کے بیان مین جب کفار نے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روح کی ماہیت وکیفیت دریافت کی حقتعالی نے اُس کے جواب

۱؎ ترجمہ اس کا متن مین مذکور ہے ۱۲ ۲؎ ترجمہ سر درمیان قلب اور روح کے ہوتا ہے اور خفی درمیان روح اور فیض کے ۱۲ ۳؎ ترجمہ حق تعالی جاننے والا ہے عالم سر کا اور خفی کا ۱۲

Marfat.com

مین آپ سے فرمایا قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنی اے محمدان سے کہدے کہ روح عالم امر سے ہے ماہیت وکیفیت ومقدار ومعیار نہین رکھتی ہیں حقتعالی نے سب سے پہلے نور احدیت کے پرتوہ سے حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوہ والسلام کا نور اور آپکے نور سے مومنین کی ارواح کو پیدا کیا آپنے فرمایا اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ بزرگان دین نے فرمایا ہے روح کی کوئی صورت وہیئت نہین ہے کہ اُس کی تمثیل بیان کی جاوے لیکن جب حقتعالی بندہ کو اس کا کشف عطا فرماتا ہے اُسوقت اُسکو اُس کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے اور روح دو طرح کی ہوتی ہے ایک روح روان دوسری روح مقیم روح روان نیند کے وقت باہر جاتی ہے اور سیر کرتی ہے اور روح مقیم بدن سے کبھی نہین نکلتی مگر موت کے وقت اور دوسری طرح سے روح کی تقسیم یون ہے کہ روح چار قسم کی ہوتی ہے روح نامیہ وروح متحرکہ وروح ناطقہ وروح قدسی۔ روح نامیہ انسان وحیوان ونباتات مین مشترک ہے ظاہر وباطن مین اور اُس کا کام بدن کا پرورش کرنا اور بڑہانا ہے اور یہ روح عالم خلق سے ہے چنانچہ فرمایا ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا اور روح متحرکہ مشترک ہے انسان وحیوان مین ظاہر وباطن مین اور نباتات کے ظاہر مین اور اُس کو روح حیوانی بھی کہتے ہین اس لئے کہ حرکت تمامی حیوانات کی اسی کے سبب سے ہے اور یہ روح بھی عالم خلق سے ہے اور یہ دونون روحین تاثیر عناصر سے پیدا ہوتی ہین اور روح ناطقہ خاص انسان ہی مین ہوتی ہے حیوانات و نباتات مین نہین ہوتی اور اُسکو روح انسانی بھی کہتے ہین اور یہ عالم امر سے ہے اسی کی شان مین ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اور روح قدسی انبیا اور اخص اولیا کے لئے خاص ہے اور اُس کو سکینہ بھی کہتے ہین چنانچہ فرمایا وَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ اور روح منفوخ بھی اس کا نام ہے اور اس آیہ کریمہ مین اس کا ذکر ہے وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ انبیا علیہم السلام اور اخص اولیا رضی اللہ عنہم کو معجزات وکرامات درجات اور باطنی

---

۱۲ ترجمہ کہ اے محمد روح میرے رب کے امر سے ہے ۱۲ ۲ ترجمہ مین اللہ تعالی کے نور سے پیدا ہوا ہون اور مومن میرے نور سے ۱۲ ۳ ترجمہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ اُن دونون مین ہے ۱۲ ۴ ترجمہ اور پھونکدی میںنے اُسمین اپنی روح ۱۲

معانی کی سمجھ اور مکاشفات اسی روح کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہین اور اسی روح کی یہ صفت ہے وَالرُّوحُ عَالِمٌ بِمَا كَانَ وَبِمَا يَكُونُ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو حکم اللہ تعالے کے روحون کو پہنچتے ہین مومنون اور کافرون کی روحین انکو جانتی ہین اور دیکھتی ہین اس لئے کہ وہ عالم ہین سوال روح کافر جب مشاہدہ کرتی ہے پھر کفر کیون کرتی ہے جواب بہ سبب گناہ کرنے کے اُسکے سر سے محجوب رہتی ہے اسلئے کافر ہو جاتی ہے اور کلام ربانی اور احادیث حضرت محبوب یزدانی سے معلوم ہوتا ہے کہ کافرون کی روحین سجین اور مومنون کی علیین مین رہتی ہین۔ اور شہیدون کی روحین بہشتی جانورون کی صورت مین اور مشتاقون کی جانین نوردون کے پردون مین بساط ادب پر قیام رکھتی ہین اور عارفون کی روحین قدس کے بلندیون پر حضتعالی سے کلام کرتی ہین۔ اور عاشقون کی روحین جمال پروردگار کے مشاہدہ مین مستغرق رہتی ہین۔ اور عین القضات نے فرمایا اَلْاَرْوَاحُ جُنْدٌ مِّنْ جُنُودِ اللّٰهِ يَسُوْا بِمَلَائِكَةٍ لَهُمْ رُؤُسٌ وَّاَيْدٍ وَّاَرْجُلٍ يَّاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ اور روح کی سات صفتین ہین نورانیت و محبت و علم و حلم و انس و بقا و حیات اور ان صفتون مین سے ہر ہر صفت سے کئی کئی اور صفتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ نورانیت سے تین صفتین وجود مین آتی ہین ایک صفت سمع دوسری صفت بصر تیسری صفت تکلم۔ اور محبت سے بھی تین صفتین ہین شوق و طلب و صدق اور علم سے دو صفتین ارادت و معرفت۔ اور حلم سے چار صفتین وقار و حیا و تحمل و سکون اور انس سے دو صفتین شفقت و رحمت۔ اور بقا سے دو صفتین ثبات و دوام۔ اور حیات سے دو صفتین عقل و فہم ظہور پکڑتی ہین۔ واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ روح کا فعل حجاب کا جلانا ہے اور اُس کا انا الحق انا الحق کہنا حق تعالے سے بواسطے سُنا ہے اور اُس کو بے حجاب دیکھنا ہے اور روح کے چار مرتبے ہین اول جب عناصر مین پہنچتے ہے اُسکو روح نباتی کہتے ہین دوسرے مرتبے مین وہ روح حیوانی کہلاتی ہے تیسرے مرتبے مین اُس کا نام روح نفسانی ہوتا ہے چوتھے مرتبے مین اُسکو روح انسانی بولتے ہین۔ اور ارواح کی معرفت کے عارف تین قسم کے ہوتے ہین

۱؎ ترجمہ اور روح جانتی ہے اُسے جو ہوا اور اُسے جو ہوگا ۱۲ ۲؎ ترجمہ ارواح ایک لشکر ہے اللہ تعالی کے لشکرون مین سے نہ وہ فرشتے ہین اُنکے سر ہین اور ہاتھ ہین اور پاؤن ہین اور کھاتے ہین کھانا ۱۲

عام وخاص وحض عام روح کی تاثیر کو جانتے ہین خاص اُس کے حرکات کے اثر کو پہچانتے ہین اخص مکاشفہ ذات مین روح کو دیکھتے ہین اور روح آئینہ کی مانند ہے شہوت کا پانی اور غضب کی آگ روح کے آئینہ کو سیاہ کر دیتے ہین **نظم**

گفتم اے جان بدین نکوئی تو	از کجائی مرا بگوئے تو +
گفت من دستگیر لاہوتیم	قائد و رہنمای ناسوتیم

نظم

ایکدن پوچھا یہ مین نے جان سے	ایسی زیبائی ہے آور اس شان سے
کچھ تو بتلا تو کہان سے آئی ہے	اس مکان مین کس مکان سے آئی ہے
بولی مین پروردہ لاہوت ہون	رہنما و قائد ناسوت ہون

حقتعالی روح مین نہان ہے اور روح دل مین پوشیدہ ہے **بیت**

حق بجان اندر نہان و جان بدل اندر نہان	ای نہان اندر نہان اندر نہان اندر نہان

بیت

حق نہان ہے جان کے اندر اور نہان ہے دلمین جان	ہے نہان مین وہ نہان اور ہے نہان اندر نہان

مروی ہے جب روح کو خطاب ہوا کہ قالب مین داخل ہو عرض کیا کہ خداوندا یون تو فرمانبردار ہون لیکن مین جوہر لطیف و نورانی ہون اور قالب کثیف و ظلمانی ظاہر اوہ قید خانہ تاریک نظر آتا ہے حکم ہوا اُدْخُلْ كَارِهَةً وَّاخْرُجْ كَارِهَةً جب انوار روح دماغ مین پہنچے آدم علیہ السلام کو چھینک آئی کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حقتعالی نے فرمایا یَرْحَمُكَ رَبُّكَ روح جب قالب مین آئی بچون کی مانند ہی استحقاق تجلی نرکھتی ہی غذای لطیف سے جو پروردگار نے اُسکے لئے تیار فرمائی ہی پرورش پاتی ہی اگرچہ علوم و معارف روحانیات سے بالکل واقف ہی لیکن طرح طرح کی غذاؤن اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ سے محروم ہی اور اس عالم شہادت کی تمام کلیات و جزئیات کا ادراک حواس انسانی و قوای بشری و صفات

۱؎ داخل ہو کراہت کرتے اور نکل کراہت کرتے ۱۲ ۲؎ ہر طرح کی تعریف اللہ تعالی کو ہے ۱۲ ۳؎ ترجمہ رحم کرے تجھپر پروردگار تیرا ۱۲
۴؎ ترجمہ رہا مین اپنے پروردگار کے پاس کہلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے مجھکو ۱۲

Marfat.com

نفسانی کے اوزارون بغیر کسی طرح ممکن نہ تہا اس لئے روح کو قالب کے ساتہہ امتزاج بخشا بعض بزرگون نے فرمایا ہے کہ روح اگرچہ حق تعالی کا قرب رکہتی ہے اور مکاشفہ اور مشاہدہ و مکالمہ سے بہرہ ور رہتی لیکن عالم غیب و شہادت کی مدرکات اور ان دونون عالمون کے کلیات و جزئیات سے بالکل بے خبر رہتی اور ذات و صفات کی معرفت و حقیقت کے مقامات و کمالات اُسکو محض قالب ہی کیواسطے حاصل ہوئے ہین حق جلشانہ نے آدم علیہ السلام کے قالب کو چالیس سات دن کی مدت مین پیدا فرمایا یہ مہلت فقط آدم علیہ السلام کی عظمت و حشمت کے اظہار کرنے کے لئے اختیار فرمائی ورنہ قدرت الہی محتاج مہلت کی نہین ہے حق تعالی نے فرمایا کہ انسان کو مین نے اپنی شناخت کے لئے بنایا ہے اگر اُسکو ایک لمحہ مین بناون اپنی قدرت کا اظہار کرون اور جو برسون مین پیدا کرون آدم کی حشمت کو آشکار کرون لیکن مین اپنے دوستون کی عظمت کے ظاہر کرنے کو اپنے قدرت کے آشکارا کرنے سے زیادہ دوست رکہتا ہون اور فیض کے معنی نور الہی کی امداد ہے اور اُس کو اثر ذات بہی کہتے ہین اور یہ ایک صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم و مومنان صالح کی ارواح کی مدد و معاون ہے ؛

پانچوان دقیقہ عقل اور اُس کی قسمون کے بیان مین اللہ تعالی نے تمام مخلوقات مین سے آدمی کو عقل کے ساتہہ ممتاز و مخصوص فرمایا ہے کہ اوس کے نور سے وہ حق و باطل مین فرق کر سکے اگر عقل نہوتی آدمی پر عبادت کا حکم نہوتا ملک و ملکوت کے کارخانہ کا عقل نقاش ہے جو کچہہ باہر سے حاصل کرتی ہے خیال کی امداد سے اُس کو لوح وجود پر ثبت کرتی ہے الہام اور وحی کا کاتب روح کا وزیر وجود کا خزانچی اخلاق کا مربی افعال کا معلم حواس کا مہذب نفسون کا مودب وسواس کا دفع کرنیوالا میلون کا دہونے والا عقل کے سوا اور کوئی نہین ہے ان سب کامون کا وہی سرانجام کرتی ہے اہل تحقیق کے نزدیک عقل چار طرح کی ہے اول **غریزی** دوسری **الہامی** تیسرے **مجازی** چوتہی **حقیقی**۔ عقل غریزی وہ دانش ہے کہ خدائے تعالی نے آدمی مین پیدا کی ہے کہ افعال مذمومہ یعنی بُرے کامون اور محمودہ یعنی اچہے کامون مین وہ اُس کے سبب سے تمیز کر سکتا ہے اور اسی صفت کے باعث آدمی حیوانات سے مخصوص ہے اور محل عقل کا دماغ ہے اور وہ دل کے عالم کی ایر ہے اور اپنی ذات مین مستقل نہین ہے اس حیثیت سے جو علوم الہی وہ دل

Marfat.com

سے لیتی ہے اُنمین کمی وزیادتی ہوجاتی ہے **عقل الہامی** مخاطبات ملک کا نام ہے کہ لحظہ بلحظہ آدمیون کو پہنچتی ہین اور آدمی اُس کے سبب سے خلق کے افعال کو حق سبحانہ کے افعال اور اُس کی صنعتین اور مقادیر یعنی قدرت اور اُس کی مقدارین جانتا ہے اور اُس نور کی قوت سے کلام مجید کی آیات اور احادیث مین خوض وغور کرتا ہے اور قدیم کو حادث سے جُدا کرتا ہے اور حالات وکیفیات حاصل کرتا ہے اور اُس کا محل دل ہے اور اگر یہ عقل نہوتی دل کو شیاطین زحمت پہنچاتے اور کتب ربانی اور حدیث نبوی ۱۲ اور شریعت کے علم سے خلق عاری اور بے نصیب رہتی **عقل مجازی** یہ ایک ادراک ہے کہ حق تعالی نے دل کی خلقت مین پیدا کیا ہے اور دل اپنے ارادہ سے کبھی اُس کو تہریات مین ڈالتا ہے اور کبھی لطفیات مین جو قایم رہتا ہے اُس کی کسی طاعت مین فرق ونقصان نہین آتا۔ اور جو متفرق ہوتا ہے وہ نافرمانی کرتا ہے اور یہ ادراک ہمیشہ نہین رہتا اسی لئے اس کو مجازی کہتے ہین جب اللہ تعالی چاہتا ہے کہ قضاوقدر کو عالم بشریت مین رکھے اُس نور کو دل سے مٹادیتا ہے۔

عقل حقیقی وہ ہے کہ حق تعالی نے اُس کو آدمی کے وجود سے پہلے پیدا کیا ہے صرف نور سے اور اُس کو خطاب فرمایا ہے اور عجائب وغرائب ربوبیت اُس پر کھولدیے ہین کہ وہ اُس کی بندگی مین مضبوط ہوگیا ہے اور بعد ایجاد کے اُس کو عالم جسمانی مین بھیجا ہے اور روح کو اُس سے بطور امانت کے سونپا ہے اور اُس کا محل روح مقدس ہے اور موحدون کی حیات اُس سے ہے وہ ایک گل ہے کہ حق تعالی اولیاء کے گل مین اُس کو اُگاتا ہے کہ ہر لحظہ روح ناطقہ اُس کو سونگھے اور حیات جاودانی حاصل کرے اور وہ تجلی الٰہی کے نور سے برست پاتا ہے **مروی** ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ یعنی اول جو چیز کہ حق تعالے نے پیدا کی وہ عقل ہے اور وہ ایک نور ہے اور اُس کو عالم کبیر مین آدم کہتے ہین اور حق تعالے نے اپنی جمیع صفات سے اُسمین تجلی فرمائی ہے اور وہ اُس کی ذات اور سب صفات کا مظہر ہے اور جب وہ جمیع صفات سے موصوف ہوا خلافت کبریٰ تمام آفرینش کے اول اُسی کو عطا ہوئی اور حضرت عزت جلشانہ نے اُس کو امر فرمایا

سلہ ترجمہ متن مین ہے ۱۲

کہ لکھہ عرض کیا کیا لکھون فرمایا مَاهُوَ كَائِنٌ مِّنَ الْاَزَلِ اِلَى الْاَبَدِ عقل نے ایک پل مین تمام کائنات کی کل جنسون کے سلسلون کو لکھہ یا اور ساکن ہوگئے اُسی کو فرمایا ہے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ جب کتاب موجودات کی سطر تمام ہوئی پرکار خلقت کا سر نقطہ اول پر منطبق ہوگیا آدم کبیر کی صورت کا عکس آدم خاکی کی قابلیت کے آئینہ مین پڑا اس لئے وہ آدم کبیر یعنی عقل کی صورت جامعہ کا نقشہ بن گیا اور خلافت صغری کا فرمان وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بِالْلَّقَبِ اُسکے نام صادر ہوا پس خلیفہ ثانی آدم خاکی ہے جو بالکل آدم کبیر یعنی عقل کا ہمشکل ہے اور اسی مضمون کی طرف اسمین اشارہ ہے خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ اور وہ جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِائَةَ اَلْفِ اٰدَمَ آدم کبیر کی تنزلات کے اعتبار پر فرمایا ہے کہ نقطہ اول سے مرکز تک واقع ہوئے **سوال** ابتداءً ایسا امر ہے کہ اسمین کئی چیزون کی گنجایش نہین ہوسکتی اور احادیث مختلف ہین کہ آپنے فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ اور پھر فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ اور یہ بھی فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ اِنکی مطابقت کس طرح ہوسکتی ہے **جواب** بعضی متکلمین نے ان حدیثون مین وجہ تطبیق اس طرح بیان کی ہے اول اس حیثیت سے کہ وہ مجرد ہے اور اُسنے اپنی ذات اور اپنے مبدا کا تعقل کیا اُس کا عقل نام رکھا اور اسواسطے کہ وہ شاری موجودات وممکنات کے صدور کا واسطہ ہے اُس کو قلم فرمایا اور نور نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افادہ مین اُس کی وساطت کے اعتبار پر اُس کو نور ٹھہرایا اور عقل کی معرفت کے عارفون کے تین گروہ ہین عام وخاص وخاص الخاص عام جو عقل عزیزی کو جانتے ہین اور خاص عقل الہامی تک پہنچتے ہین اور خاص الخاص کی رسائی عقل حقیقتے تک ہے پس عاقل وہ ہے جو دنیا پر فریفتہ نہو اور آزاد وہ ہے جو قید طمع مین مقید نہو اور عقل کی نشانیون مین سے ایک یہ ہے کہ عاقل جب مہمان کی دعوت کرتا ہے تو اپنے مکان کو صاف ومزین کرتا ہے کہ اُسمین مہمان خوشی سے نزول فرماوے اور مسرور ہووے **بیت**

---

۵۱ ترجمہ جو کچھہ ہونے والا ہے ازل سے ابد تک

۵۲ ترجمہ ٹھہر گیا قلم بمجگان چیزون کے جو ہونیوالی تہین ۱۲ ۵۳ اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے آدم کی اولاد کو ۱۲ ۵۴ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر یعنی اپنی صفات کا اُسمین پرتو ڈالا ۱۲ ۵۵ ترجمہ بیشک پیدا کیا اللہ تعالی نے لاکھہ آدم ۱۲ ۵۶ ترجمہ اول جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ عقل ہے ۱۲ ۵۷ ترجمہ اول جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی قلم ہے ۱۲ ۵۸ اور جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ میرا نور ہے ۱۲

آئینہ شود وصال پری طلعتان طلب		اول بروب خانہ دگر مہمان طلب	

بیت

آئینہ ہو گر آمدِ جانان کا ہے طالب — کر صاف مکان اپنا جو مہمان کا ہے طالب

پس عاقل کو چاہیے کہ اپنے آئینہ ضمیر کو ماسوای کے زنگ سے پاک کرے کہ جمال محبوب حقیقے اُسمین اچھی طرح دیکھہ سکے جب امر و نہی کی شرط عقل ٹھہری تو بہت بڑی حجت حق تعالیٰ کی بندے پر عقل ہے اور تمام چیزین آدمی علم سے پہچانتا ہے اور علم عقل سے سیکھتا ہے اور حکما نے بحسب اعتبارات عقل کے دس اقسمین کی ہین اور باعتبار ہر مرتبہ کے ہر قسم کا نام رکھا ہے دسوین عقل کو افلاک کے نوین مرتبہ مین رکھا ہے کہ وہ فلک قمر ہے اور اُس کا عقل فعال نام رکھا ہے اسواسطے کہ وہ عالم سفلی کے مادہ مین موثر ہے اول کا نام عقل کُل رکھا ہے +

چھٹا دقیقہ محبت - اور محبت کرنے والون کے بیان مین - طالبانِ محبت مولیٰ کے دلون پر مخفی نرہے اور حق تعالےٰ کا رستہ چلنے والون پر واضح ہو کہ مکاشفات شہودی مین جن صاحبون کو حقائق اشیا کماہی دریافت ہو جاتے ہین وہ اپنے کشف کے مطابق ہر چیز کی حقیقت کو بیان کرتے ہین اگرچہ ظاہر مین اُنکے بعضے اقوال کے مراتب مین اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت اور مرجع اقوال کا ایک ہی ہوتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے سُبْحَانَكَ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَلٰكِنْ مَّا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اور یہ دونون قول اگرچہ ظاہر مین اختلاف تمام رکھتے ہین لیکن باطن مین ایک ہی ہین چنانچہ اصحاب عقول پر ادنیٰ تامل سے ہویدا ہو سکتا ہے اور لغت مین حُب کے چار معنی آئے گوشوارہ - سہ پایہ - ستر - آوند اور محبت الاسلام مین امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت کے چھہ مرتبہ اس ترتیب سے فرمائے ہین **اول** میل **دوسرے** مودت **تیسرے** والہ **چوتھے** محبت **پانچوین** ہوا **چھٹے** عشق اور بعضی مشائخ اہل تحقیق

سلہ ترجمہ پاک ہے پہچانا ہم نے تجکو حق پہچان تیری کا اور نہین عبادت کر سکتے ہم حق عبادت تیری کا ۱۲ سلہ ترجمہ پاک ہے تو نہین پہچان سکتے ہم حق پہچان تیری کا اور نہین عبادت کر سکتے ہم حق عبادت کرنے تیری کا ۱۲ -

نے اسکے برعکس کہا ہے حق تعالیٰ نے قرآن مجید مین محبت کا ذکر فرمایا ہے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ اسلیے ہم ہی اول محبت ہی کا بیان کرتے ہین حضرت ذوالجلال نے ازل الازال سے اپنے علم قدیم مین اپنی ذات مقدس کو انسان کا دوست مقرر فرمایا ہے اور انسان بھی حق تعالیٰ کی تعلیم سے اُس کی ذاتِ مقدس کو دوست رکھتے ہین **سوال** محبت کو جنسیت درکار ہے کہ آپسمین ایکدوسرے کی طرف مائل ہون کہ فرمایا ہے اَلْجِنْسُ مَعَ الْجِنْسِ اَمِیْلُ پس فانی کو باقی سے کیا نسبت ہی **جواب** جس کو حق جلشانہ نے ازل مین اپنی محبت کی سعادت ارزانی فرمائی ہے اُسکو یہان اپنے بعضی صفات سے موصوف فرماتا ہے اور جنسیت صفاتی بندہ کو حاصل ہوجاتی ہے اس سبب سے بندہ اور حق تعالیٰ مین دوستی پیدا ہوتی ہی **منقول** ہے شیخ یحییٰ معاذ قدس سرہ سے کہ آپنے فرمایا جب محبت کی آگ محب کے سینہ مین مشتعل ہوتی ہے اور اُس کے شعلے بلند ہوتے ہین اور اُس کی ذات سے باہر نکلتے ہین اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتون کو ندا ہوتی ہے کہ اے فرشتو اپنے پرون اور بازؤن کو سمیٹ لو اور راہ سے الگ ہوجاؤ اسواسطے کہ تم مین سے جس پر یہ آگ پہنچے گی اُس کے پر اور بازو جلادیگی **نقل** ہے کہ ایکبار مجنون بیابان مین خاکِ مذلت پر پڑا تھا اور محبت لیلیٰ کے آگ کے شعلے اُس کے مُنہ سے آہون کی صورت مین نکلتے تھے اتفاقاً ایک قافلہ اُدھر سے جاتا تھا اہل قافلہ آگ سمجھکر اُس کے مُنہ کی طرف دوڑے اور نزدیک جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مجنون ہے اور جس کو آگ سمجھی تھی وہ آتش باطنی ہے نہ ظاہری الحاصل محبت کی آگ آتشِ کبریٰ ہے اور محبت والونکا دل آتشکدہ ہوتا ہے اور اسمین محبت کی آگ دبی ہوتی ہے جب محب محبوب کو یاد کرتا ہی یا اُس کا کلام سُنتا ہی اُسوقت وہ آگ جل اُٹھتی ہی پھر اُسپر دریا بھی ڈالین تو یہ آگ بجھادے **فرد**

آتش دوزخ ہمین تن را تواند سوختن	سوزد رجان باشد از نار محبت دمبدم

بیت

آتش دوزخ جلا لے گی تن انسان کو	پھونکتا ہے ہر گھڑی سوز محبت جان کو

نقل ہے کہ ایک شب آتش محبت حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے کانون جان سے شعلہ زن

۱۲ ترجمہ دوست رکھتا ہی وہ انکو اور دوست رکھتے ہین وہ اُس کو ۱۲ جنس اپنے جنس کی طرف مائل ہوتی ہے ۱۲

ہوئے اور نہایت شدت سے گر پڑین اور چلائین کہ یَا اَھْلَ الْبَصْرَۃِ الْحَرِیْقُ الْحَرِیْقُ لوگ چارون طرف سے دوڑے اور آگ بجھانے کو اکٹھے ہوئے اور حضرت رابعہ کو دیکھکر متحیر ہوئے کہ حالت اضطراب وکمال بیقراری مین فریاد کرتی ہین اَلْحَرِیْقُ الْحَرِیْقُ کہنے لگے کہ اے رابعہ اَیْنَ الْحَرِیْقُ وَنَحْنُ لَا نَرَاہُ قَالَتْ فِیْ کَبِدِیْ کہان ہے وہ جلنے والا ہمین تو نہین دکھائی دیتا کہا میرے جگر مین ہے

رباعی

عشقِ تو آتش ست جان مے سوزد	از جان چو بر داخت جہان میسوزد
این طرفہ نگر کہ چون بگیرم نامت	از ہیبتِ او کام وزبان میسوزد

قطعہ

سوزِ الفت نے جان کو پھونک دیا	جان کیا ایک جہان کو پھونک دیا
بارِ کا نام لب تک آنا تھا	کہ زبان اور دہان پھونک دیا

عین القضات قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ اول حرف جو لوح محفوظ مین لکھا گیا محبت تھا پس نیچے کا نقطہ اوپر آگیا محنت بن گیا۔ اور اول محب جو عناصر سے وجود مین آیا او کمر بندِ محبت جس نے جان کے کمر پر باندھا وہ آدم صفی اللہ تھا علی نبینا وعلیہ السلام نقل ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے سات لاکھ برس پہلے فرشتون نے تسبیح وتقدیس کا صبو سرکون پر رکھا اور نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ کا آوازہ بلند کیا تھا کہ ناگاہ خاک سے ایک دوست بنایا جس نے فرشتون کی سات لاکھ برس کی عبادت برایک قدم طاعت کے میدان مین رکھنے سے سبقت حاصل کی اور بغیر سابقہ خدمت یعنے بدون ادا کرنے کسی خدمت کے ہزارون فرشتون مقربین کا قبلہ ومحراب عبادت ہوا پھر آدم علیہ السلام کو ایک تخت پر بٹھایا جس کے سات سو پایہ تھے اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک سات سو برس کے رستے کا فاصلہ تھا اور بعد اسکے خطاب ہوا کہ اے ملائکہ اس تخت کو اٹھاؤ اور آسمانون پر لیجاؤ اور اہل آسمان کو آدم علیہ السلام کا جلوہ دکھاؤ اور اس کو عرش مجید کے برابر رکھو اور عرش وکرسی کی طرف سے منہ پھیر کر اسکی طرف متوجہ ہوؤ کہ

۱؎ ترجمہ اے اہل بصرہ مین جلی جلی ۱۲ ۲؎ ترجمہ متن مین ہے ۱۲ ۳؎ ترجمہ یہ ہم تیری خوبیان بیان کرتے ہین یعنی تیری تعریف کرتے ہین

عرش کی عظمت اور کرسی کی وسعت اُس کے آگے معزول ہوگئی اور اپنے لاکھہ برس کی عبادت اُسپر قربان کردواے فرشتو ہمنے آدم خاکی اور اُسکی اولاد مین بہت سے اسرار رکھے ہین کہ تم اُنکو نہین جانتے کبھی قہر کی آگ ہم اُنکی جان پر ڈالتے اور فرماتی ہین اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ اور کبھی اپنے لطف و رحمت کا ریحان اُنکے سینہ مین اُگاتے ہین اور فرماتے ہین لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ یہ ہے جب محبت کی آگ محبّون کے دلون مین بھڑکتی ہے رد و قبول اور ہجران و وصول اُنکے نزدیک برابر ہوتا ہے کیونکہ محبوب کے سوا سب اُس آگ مین جل جاتا ہے تاکہ جمال باکمال محبوب کو اُس روشنی مین اچھی طرح مشاہدہ کرین **غزل**

اے خوش آنوقت کہ مارا بتو راہے باشد
دیدہ را در رخت از دور نگاہے باشد

چون گدایان نگر از دور کسند بر تو نگاہ
ہر کرا میل وصال چو تو شاہی باشد

سایۂ طوبےٰ و فردوس برین گو طلبد
ہر کرا سایۂ لطف تو پناہے باشد

با دل سوختگان آتش دوزخ چکند
ہفت دوزخ شرر شعلۂ آہے باشد

غزل

کیا خوب ہو لگے جو پتا اُس کی راہ کا
ہو دور سے ہی آنکھہ کو یارا نگاہ کا

مثلِ گدا نہ دور سے دیکھے تو کیا کرے
ہو طالب وصال جو تجھہ جیسے شاہ کا

فردوس اور سایۂ طوبےٰ وہ کیا کرے
سایہ ہو جس پہ آپ کی لطف نگاہ کا

اُن دل جلون کو آتش دوزخ سے خوف کیا
دوزخ ہو ایک شرار طرب جن کی آہ کا

جب محبت کمال کو پہونچتی ہے محب سب چیزون کو محبوب کے جمال کا مظہر دیکھتا ہے اور کسی شے کو غیر نہین جانتا ہے اور اس مقام پر ہمہ از وست یا ہمہ اوست اُس کا مقولہ ہوتا ہے **نقل ہے** ایکدن مجنون نے کمال جنون کی حالت مین لیلی کی گلی مین قدم رکھا محبت کی آگ اُس کے سینہ مین مشتعل تھی مستون اور دیوانون کی طرح ہر در و دیوار جو سامنے آتا اُس کو بوسہ دیتا تھا اور آنکھون سے اشکون کا مینہ برساتا تھا لوگون نے کہا اے مجنون در و دیوار سے کیا کام ہے اور اُنکو بوسہ دینے کا کیا انجام ہے خاک پر منہ ملنے سے کیا فائدہ مجنون نے قسم کھاکر کہا جسے مین لے لیلی

۱۲ آیا امن مین ہو گئے اللہ کی مکر سے ۱۲ ۱۲ ترجمہ ناامید نہو واللہ تعالےٰ کی رحمت سے ۱۲

Marfat.com

کی گلی مین صد آفت کا قدم رکھا ہے اُسکے روے تابان کے سوای کوئی اور چیز میری نظر مین آتی ہی نہین مثنوی

من ندیدم درمیانِ کوے او بوسہ گر بر در زنم لیلے بود		بر در و دیوار الا روے او خاک گر بر سر کنم لیلے بود
چون ہمہ لیلی بود در کوی او		کوی لیلی نبود م جز روی او
روے لیلے ہر در و دیوار مین جوم لون دیوار و در لیلے ہے وہ لیلے ہے جو کونچہ لیلی مین ہے		دیکھتا ہون مست ہون دیدار مین خاک ڈالون سر پہ گر لیلے ہے وہ روے لیلی مجکو ہے ہر ایک شے

کہتے ہین جب مجنون لیلی کی محبت مین اس درجہ کو پہنچا کہ شب و روز کوچہ و بازار مین مضطر و بیقرار پھرنے لگا لیلی کو اُس کے حال کی خبر کی اُس نے کہا اگر وہ محبت مین اُستوار اور پکا ہوتا شہر و بازار مین کیون پھرتا جب یہ بات مجنون نے سُنی اُسی وقت شہر سے باہر نکلا اور بیابان اور پہاڑون مین سرگردان ہوا بیت

صبا بہ لطف بگو آن غزال رعنا را		کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ مارا

بیت

صبا بہ کہیو ذرا اُس غزالِ رعنا کو صبا تیرا گزر ہووے اگر اب کوی جانان مین	بیت	پھرانہ کوہ و بیابان مین اپنے شیدا کو تو کہیو کیون پھرا تا ہے مجھے کوہ و بیابان مین

یہ حال ہی لیلی کو معلوم ہوا بولی کہ محبت مین کامل نہین ہے جنگلو نمین پھرنا دوستی سے کیا تعلق رکھتا ہے جب یہ کلام لیلی کا مجنون نے سُنا عاجز و متحیر ہوا کہ کیا کرے اور ناتوانی نے زندگی سے تنگ کیا تہا کوچہ لیلی کی ایک اینٹ پر سر رکھکر خاک پر لیٹ گیا یہ کیفیت ہی لیلی نے سُنی اور کہا اگر میرا فریفتہ اور عاشق ہوتا تو اُس کو خواب و آرام کیون ہوتا حاصل یہ کہ جس قسم کا معاملہ بیان کیا جاتا اُسی کلام سے متنفر کر دیتی تا سوائے اُس کے کسی چیز سے آرام نہ پکڑے آخر مجنون اس مرتبے کو پہنچ گیا مثنوی

یکدمش فریاد و واویلا نماند دل ز دستش رفت و کلی محو شد		از قدم تا فرق جز لیلی نماند جملہ لیلی گشت و مجنون محو شد

Marfat.com

از زبانش البتہ ہرگز یک دمی
نامدی بیرون بجز لیلی ہمی

در نمازش اے عجب بیمد او
ذکر لیلی آمدے الحمد او

در تشہد در رکوع و در سجود
نام لیلی بود اورا در وجود

گر نشستی نیز و گر برخاستی
زان ہمہ لیلی و لیلی خواستی

مثنوی

چپ تہا اور فریاد و واویلا نہ تھی
سر سے پا تک اُسمین جز لیلا نہ تھی

محو اُس گل مین وہ بلبل یون ہوا
رہ گئی لیلا۔ فنا مجنون ہوا

جب کبھی اُس نے وہان سے بات کی
کچھہ نہ جز لیلی زبان سے بات کی

تھی یہی الحمد اُس کی اور نماز +
ذکر لیلی کرنا با سوز و گداز +

کہتا لیلی ہے وہ جب کرتا سجود
اور تشہد مین بھی لیلی تہا ورود +

بیٹھتا وہ اور جب اُٹھتا یہان
لیلی ہی لیلی سے رہتا تر زبان

کہتے ہین کہ ایکدن لیلی نے چاہا کہ مجنون کو خط لکھے لکھا کہ اُمّ[1] مِنْ نَفْسِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَمِنْ قَلْبِیْ اِلٰی قَلْبِیْ وَمِنْ رُوْحِیْ اِلٰی رُوْحِیْ وَمِنْ عَیْنِیْ اِلٰی عَیْنِیْ حاصل یہ کہ فرط محبت اور اُسکے کمال نے مغائرت اور توہم ممائزت کو درمیان مین سے ایسا اُٹھا دیا ہے کہ اگر نامہ لکھون تو اپنے نفس کی طرف سے اپنے نفس کو لکھون اور جو خطاب کرون تو اپنے تئین کرون اگر آنکھہ کھولون دیکھنے کو تو اپنے آپکو دیکھون جب یہ رقیمہ سعادت نشان مجنون کے پاس پہنچا کھولا اور عنوان پڑہا اور اُس کے مضمون پر مطلع ہوا اور یہ قطعہ جواب مین لکھا

قطعہ

منم کہ گشت سراسر وجودان ہمہ دوست
منم کہ ہایۂ بختم رسید بر گردون

غریب نیست زعذرا اگر شود وامق
بدیع نیست زلیلے اگر شود مجنون

قطعہ

سراسر بنا یار سے ہے وجود
مرا پایۂ بخت ہے تا بگردون

[1] یہ خط ہے میری نفس کی طرف سے میرے نفس کی طرف اور میری دل کی طرف سے میری دل کی طرف اور میری روح کی طرف سے میری روح کی طرف اور میری آنکھہ کی طرف سے میری آنکھہ کی طرف ۱۲

Marfat.com

تعجب نہین ہے کہ عذرا ہو وامق		عجب کچھ نہین ہے کہ لیلی ہو مجنون	

لیلی کی تصویر ایک جا کھینچی تھی جب مجنون نے اُسکو دیکھا لیلی کی تصویر تراش ڈالی اس حال کے دیکھنے والے کہنے لگے کہ یہ کیسی محبت ہے کہ مُحب نقشِ محبوب کو اپنے ہاتھہ سے محو کرے مجنون نے کہا کہ ہمارے درمیان سے دوئی اُٹھہ گئی ہے اگر مین ہون وہ ہے اور جو وہ ہے مین ہون پس محبت حقیقی یہی ہے۔ شیخ یحیی معاذ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے مُحَبَّةُ الْحَقِيقِيِّ مَالَا يَنْقُصُ بِالْجَفَاءِ وَلَا يَزِيْدُ بِالْبِرِّ وَالْعَطَاءِ یعنی محبت حقیقی جفا سے کم اور وفا و عطا سے زیادہ نہین ہوتی اسمین وفا مثل جفا اور جفا مثل وفا ہو جاتی ہے بیت

گر قصد جفا دارد سر در رہش اندازم		ور راہ وفا گیرد سر در قدمش بازم	

بیت

بر اُس کے آگے رکھدون اگر وہ جفا کرے		جان اُس پہ مین نثار کرون گر وفا کرے	

نقل ہے ایکبار حضرت شیخ شبلی قدس سرہٗ کو مجنون سمجھکر حبس کر دیا تھا اُنکی محب اور دوست دیکھنے کو آئے آپنے پوچھا مَنْ اَنْتُمْ یعنی تم کون ہو قالُوْا اَحِبَّاكَ بولے تیرے دوست ہین آپ اُنکو پتھر مارنے لگے وہ بھاگے آپنے فرمایا لَوْ اَنَّكُمْ اَحِبَّائِیْ مَا فَرَرْتُمْ مِنْ بَلَائِیْ یعنی اگر تم میرے دوست ہوتے میری بلا سے نہ بھاگتے کہ مجبون کو محبت مین جو بلا پہنچتی ہے اُس کو وہ نعمت سمجھتے ہین اور نعمت سے بھاگنا عقل کے خلاف ہے اور حق تعالی نے فرمایا ہے نعمت و دنیا ہم ہر کسی کو دیتے ہین اور بلا و محبت سب کو نہین دیتے بیت

ما بلا را بہ کس عطا نکنیم		تا کہ نامش ز اولیا نکنیم	

بیت

سو بلا مین اُس پہ ہم نازل کرین		دوستون مین جس کو ہم داخل کرین	

جس کو دنیا مین محبت و معرفت حاصل ہوتی ہے یہ صفتین دنیا و آخرت مین اُس کی مونس ہوتی ہین اور محبون کا دنیا مین یہ شرف ہے کہ حق اُنکے ساتھہ ہوتا ہے اور عقبی مین یہ ہے کہ وہ حق کے ساتھہ ہونگے۔ پس دوستان خدائے تعالی دنیا و عقبی مین حق کے ساتھہ ہین

سلہ ترجمہ محبت حقیقی وہ ہے جو جفا سے کم نہو اور نیکی و عطا سے زیادہ نہو ۱۲ سلہ ترجمہ این کا متن مین ہے ۱۲

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ محب حقیقی وہ ہے کہ اپنی بہت سی محبت کو تھوڑی سمجھے اور دوست کی تھوڑی محبت کو بہت جانے اور حق تعالیٰ کا معاملہ بندون سے ایسا ہی ہے کہ تمام دنیا کی اَنْ گنت نعمتین اور جو کچھ اسمین ہے بندون کو عطا فرمایا اور اسکو قلیل کے لفظ سے یاد کیا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ اور بندہ کی عمر تھوڑی ہے اسمین جو عبادت کی وہ بھی تھوڑی ہے اور اُس کا ملک و مال بھی تھوڑا ہے اور اسمین سے جو راہ خدا مین صرف کیا وہ بہت ہی تھوڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُنکی عبادت کو کثیر کے لفظ سے تعبیر فرمایا وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرَاتِ تاجانے کہ دوست حقیقی حقتعالیٰ ہے اور یہ دوستی خلق کو میسر نہین آسکتی اور محبت کی تین قسمین ہین **اول** محبت ایمانی اور یہ عوام کی محبت ہے چنانچہ لکھا ہے کُلُّ مُؤْمِنٍ بِاللّٰہِ لَہٗ مُحِبٌّ وَلٰکِنَّ عَلٰی قَدْرِ اِیْمَانِہٖ اور اس کو محبت **افعالی** کہتے ہین اسواسطے کہ اس کا حاصل ہونا صنایع اور صانع کے احوال مین نظر اور تفکر کرنے پر موقوف ہے اور اُس کی علامت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اُس کے حکم بجالانے کی رغبت اور اُس کی نواہی سے نفرت ہے اور یہ اہل شریعت کی محبت ہے اور یہ فسق و معصیت کے ضرر کو دفع کرتی ہے چنانچہ فرمایا ہے اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَا یَضُرُّ ذَنْبٌ **دوسری** محبت **ایقانی** اور یہ خواص کی محبت ہے اور اس کو محبت **صفاتی** بھی کہتے ہین اسلیئے کہ صفات الٰہی کی حقیقتون کی مشاہدہ سے حاصل ہوتی ہے اور اُس کا نشان دنیا کو ترک کرنا اور عقبیٰ کی طرف راغب ہونا ہے اور یہ اصحاب یقین کی محبت ہے **تیسری** محبت **عیانی** اور یہ خاص الخاص کی محبت ہے اور اس کو محبت **ذاتی** بھی کہتے ہین اسی سبب سے کہ تجلیات و مکاشفات سے پیدا ہوتی ہے اور اُس کا اثر توارد احوال ہے حالات کے موافق اور محبت موہبی بھی اس کا نام ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال متابعت کی برکت سے کامل ہوتی ہے اور سالک اس مقام مین فانی ہوتا ہے اپنے اختیاری و ارادی فنا کے ساتھہ جب یہ محبت کمال کی انتہا کو پہنچتی ہے اُس کو عشق کہتے ہین مروی ہے کہ محب قیامت کے دن تین قسم کے ہونگے۔ ایک گروہ کو لاوین گے اُنکو حقتعالیٰ فرماویگا کہ دنیا

---

۱۲ ترجمہ آدمی اُسی کے ساتھہ ہے اور ہوگا جسے دوست رکھتا ہے ۱۲ ۲ ترجمہ کہ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے ۱۲ ۳ اور اللہ تعالیٰ کی محبت ذکر کرنیوالے اور محبت ذکر کرنیوالیان ۱۲ ۴ ترجمہ سارے ایمان لانیوالے اللہ پر اُس کے دوست ہین لیکن ایمان کی قدر ۱۲ ۵ حب اللہ کو بندہ دوست رکھنا ہے گناہ اُس کو ضرر نہین کرتا ۱۲

Marfat.com

ہین جو تم نے مجاہدے اور ریاضات شاقہ کی ہین اس سے تمہارا کیا مقصود ہے عرض کرینگے
خداوندا ہم نے سنا تھا کہ تو نے بہشت پیدا کی ہے اور اسمین سب قسام کی نعمتین ہین اور تو نے
عابدون کو اسمین داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے اس مقام کے اشتیاق مین ہم نے دن صیام اور
راتین قیام مین گزاری ہین اور اس وعدہ کی وفا کے امیدوار ہین خطاب ہوگا کہ ہم نے تمکو
اپنے کرم عمیم کے باعث نار جحیم سے آزاد کر دیا اور اپنے فضل قدیم سے دار نعیم کا مستحق بنا دیا
دوسرے فرقہ کو حاضر کرینگے رب العالمین فرمائیگا کہ اے میرے بندو اس عبادات اور
اجتناب معصیت سے تمہاری کیا غرض تھی التماس کرینگے خداوندا بادشاہا تیرے کلام پاک سے
ہمکو حال تیری عقوبت اور تیرے عذاب کی صعوبت کا معلوم ہوا تھا اس لئے ہمیشہ تیری سیاست
تمہاری سے ہم ڈرتے رہے اور اس خوف سے دنیا مین کبھی ایک لحظہ آسودہ نہوے اور جہان
تک ہو سکا تیرے طاعت مین سعی کی حکم ہوگا تمکو اپنے کرم کے تقاضی سے دوزخ کی
آگ سے نجات بخشی اور محض اپنے فضل سے درجات جنت عطا کئے تیسرا طائفہ حاضر ہوگا
پروردگار تعالیٰ شانہ فرمائیگا اے بندو باعث ان اعمال کا اس دار زوال مین کیا ہے گزارش
کرینگے خداوندا محض تیری محبت اور فقط تیرے دیدار کی آرزو مین ہمنے کیا جو کچھہ کیا
فرمان ہوگا تم ہی میرے حقیقی بندے ہو اور اختصاص کا نشان تمہارے اخلاص کی جبین سے
ظاہر ہے - اے فرشتو درمیان سے حجاب اٹھا دو کہ انکے اشتیاق سے ہمارا اشتیاق زیادہ ہے
اسی وقت حجاب دور ہو جاوینگے اور بندے مکاشفات انوار اور مشاہدات دیدار سے مشرف
ہونگے اول کلام جو ملک علام ان سے جدا جدا کریگا وہ سلام ہوگا اس طرح اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا عَبْدِيْ فَهَا اَنَا حَبِيْبُكَ فَبِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا لِاَجْلِكَ یعنی رحمت
ہو تجھپر اے میرے بندے پس آگاہ ہو کہ مین تیرا دوست ہون قسم کھاتا ہون اپنے عزت و جلال
کی کہ بہشت تیرے ہی لئے بنائی ہے اور حور و قصور سب تیرے ہی واسطے پیدا کئے ہین آج
جو کچھہ چاہتا ہو چاہ کہ تجکو ملے رباعی

نہ جنت جویم نہ حوری انہا میخواہم	بتو از زانی زاہدان ہمہ من یار میخواہم

سلام تجھپر اے میرے بندے پس مین تیرا دوست ہون قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلال کی نہین پیدا کیا مین نے جنت کو مگر تیرے

Marfat.com

شہان گر ملکت فردوس باری بدست آرید	کہ من درویش صاحب جتم دیدار میخواہم

قطعہ

باغ جنت اور نہ یہ گلزار ہم کو چاہیئے۔	چاہیئے یہ زاہدون کو یار ہم کو چاہیئے
چاہیئے شاہون کو فردوس برین کی مملکت	ہین گدا ہم تو فقط دیدار ہم کو چاہیئے

تحقیق اس حدیث کی لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ عَمَّا سِوَاھُمَا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کسی کا ایمان درست نہین ہے جبتک کہ حقتعالی اور اُس کے رسول کو وہ اُنکے غیر سے زیادہ دوست نرکہے اور حق سبحانہ نے فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنے اے محمدؐ کہدو اگر دوست رکھتے ہو اللہ تعالی کو تو میری متابعت کرو کہ حقتعالی تمکو دوست رکھے۔ شیخ عبداللہ شتری قدس اللہ سرہٗ نے کہا ہے اَلْمَحَبَّۃُ مُتَابَعَۃُ الطَّاعَاتِ وَمُبَایَنَۃُ الْمُخَالَفَاتِ یعنی بندونکی محبت یہ ہے کہ محبوب کی فرمانبرداری مین کوشش کرین اور اُس کی اطاعت کی مخالفت سے اعراض کرین۔ پس محبت بندے کی خداتعالی سے یہی ہے کہ ہر وقت اور ہر حال مین اُس کی رضامندی کا جویان رہے اور حقتعالی کی رضامندی اسی مین ہے کہ اُسکے حکمون کو بجالاوے اور اُس کی مناہی سے اجتناب کرے پس قول بعضی ملحدون کا جو کہتے ہین کہ بندہ اللہ تعالی کی دوستی مین ایسے مقام پر پہنچتا ہے کہ طاعت اُسپر سے اٹھہ جاتی ہے اور وہ اپنے تئین متوصل سمجھہ کر عبادت کو ترک کر دیتا ہے محض باطل اور خلاف دین ہے اور اُس کی مثال اُس شخص کے مانند ہے کہ ایک شہر مین رہتا ہے اور ایک شخص کی محبت کا دعوی کرتا جو دوسرے شہر مین ہے اور اپنی شدت محبت کو سکان شہر پر ظاہر کر چکا ہے اب اسکے محبوب نے ایک خط بھیجا اور اپنے ملنے کا طریقہ مفصل نہایت صاف اُس خط مین لکھدیا جب وہ خط اس عاشق کے پاس پہنچا اس نے اُس طریق پر جو معشوق کی مواصلت کا خط مین لکھا تھا عمل کرنے سے انکار کیا اور اُس راہ پر نہ چلا اب جو کوئی اس شخص کے اس معاملہ سے واقف ہوگا بیشک کہے گا کہ وہ محبت کے دعوی مین بالکل جھوٹا ہے اور احمق ہے اگر عاقل اور محبت مین صادق ہوتا ضرور اُس خط کی تحریر پر عمل کرتا اور اُس کے ذریعہ اپنے محبوب سے

۵۱ ترجمہ متن مین مذکور ہوا ۱۲ ۵۲ ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ محبت متابعت ہے فرمانبرداری مین اور مخالفت ہے سرپیچی کی ۱۲

Marfat.com

جا ملتا قرآن مجید اللہ تعالی کی طرف سے بواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمت پر نازل ہوا ہے
اور حدیث شریف اور علوم دین کی کتابین اُسی کلام پاک کی شرحین ہین اُنمین حق تعالی سے ملنے کا
رستہ نہایت تفصیل اور کمال وضاحت کے ساتھہ لکھا ہے پس جسکو خدا تعالی کی محبت کا دعوی
ہو اُسپر واجب ہے کہ اُن کتابون مین جو طریقہ اللہ تعالی سے ملنے کا لکھا ہے اُس پر چلے اور اُسکے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اُس کا رستہ بتانیوالا ہے پوری پیروی کرے اور اپنے محبوب
سے جا ملے اور جو اُس کے طریقے پر نہ چلے اور اُس کے حکمون پر عمل نکرے وہ بیشک اپنے دعوی
مین جھوٹا ہے اور اُس کا اللہ تعالی سے محبت کرنے کا دعوی غلط ہے اور قرآن مجید مین جو اللہ
تعالی سے ملنے کا رستہ لکھا ہے وہ اُس کی عبادت ہے کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ یعنی جن اور انسان کی پیدائش کا حصر اپنی عبادت مین کیا ہے اگر اس مقام
پر عبادت کے معنی معرفت لئے جاوین تو اُس سے یہ مُراد ہے کہ عبادت کے ضمن مین معرفت
ہی مقصود ہے یعنی اُس کی معرفت حاصل کرین اُس کی عبادت کرکے نہ یہ کہ تری معرفت
مقصود ہے اگر فقط معرفت مُراد ہوتی تو لِيَعْبُدُوْنَ کی جگہ لِيَعْرِفُوْنَ کا لفظ فرماتے اور
عبادت کا لفظ نہ لاتے اور وہ جو کہتے ہین کہ علم حجاب اکبر ہے اور اس سبب سے علم کے سیکھنے اور
سکھانے سے باز رہتے ہین یہ محض اُنکی جہالت و نادانی ہے اگرچہ حضرات مشائخ رحمہم اللہ
نے فرمایا ہے اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ لیکن یہ اُس شخص کے لئے فرمایا ہے جو علم سے دنیا کا
مال حاصل کرے اور اُس پر افتخار کرے اور جسکو علم کی طلب عمل کے لئے ہو اُس کے لئے
حجاب نہین ہے بَلْ كَانَ لَهٗ هَادِيًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا[1] نقل ہے کہ ایک صوفی صوفیون
کی صحبت ترک کرکے خانقاہ سے مدرسہ مین آیا اور علما کی صحبت اختیار کی اُس سے پوچھا کہ
یہ کس واسطے کیا قَالَ لِاَنَّ الصُّوْفِيَّ يُخَلِّصُ نَفْسَهٗ مِنَ الْغَرَقِ وَالْعَالِمُ يَاْخُذُ بِيَدِهِ
الْغَرِيْقَ اس کی تصدیق شیخ سعدی کا یہ کلام ہے

قطعہ	
صاحبدلی بمدرسہ آمد ز خانقاہ	بشکست عہد صحبت اہل طریق را

[1] ترجمہ اور نہین پیدا کیا مین نے جن کو اور آدمی کو مگر اسکے کہ میری عبادت کرین ۱۲ [2] ترجمہ علم اللہ کا حجاب بڑا ہے ۱۲ [3] ۵۳

گفتم میانِ عابد و عالم چہ فرق بود
تا اختیار کردہ ازان این فریق را

گفت این گلیم خویش برون می برد ز موج
وان سعی می کند کہ بگیرد غریق را

قطعہ

ایک صوفی خانقاہ سے مکتب مین آگیا
چھوڑا تہا اُسنے صحبتِ اہلِ طریق کو

مین نے کہا کہ عالم و عابد مین کیا ہی فرق
کیون اختیار تو نے کیا اس فریق کو

کہنے لگا کہ غرق سے عابد نکالتا ہے آپ
عالم نکالتا ہے پکڑ کر غریق کو

ستانوان دقیقہ عشق اور عاشقون کے بیانمین - مولی کے دوستون اور حق تعالے کے عاشقون کے دلون پر منکشف ہو کہ عشق عشقہ سے نکلا ہے اور وہ ایک گہاس ہے کہ جس درخت پر لپٹتی ہے اوسکو خشک کر دیتی ہے اور وجہ مشابہت کی ظاہر ہے اور محققون نے فرمایا ہے کہ عشق کے تین حرف ہین - ع ش ق - فَالْعَيْنُ اِشَارَةٌ اِلَى الْعَبْدِ مِنَ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالشِّيْنُ اِشَارَةٌ بِشُهُوْدِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْقَافُ اِشَارَةٌ بِقِلَعِ الْوُجُوْدِ اور بعضون نے اس طرح شرح کی ہے کہ عین عشق کا عبارت ہے علوی سے یعنی وہ شاہباز لامکان کا ہے ان صاحبدلون کے واسطے مکان مین نزول کیا ہے کہ اُنکے دلون کو اسرار الوہیت سے مسرور اور اور انوار ربوبیت سے منور کرے اور حق تعالے کی طرف پہنچاوے

قطعہ

پا بر سر چرخ نہمین نہ!!
کین چرخ ز چرخہا بالاست

جبریل امین درمیان نگنجد
کین رمز ز رمزہا بالاست

قطعہ

قدم رکہہ نوین آسمان سی بہی اوپر
کہ ہیگا وہ سب آسمانون سے برتر

رسائی نہ جبریل کو ہو جہان
یہ ہے رمز خاکی کا ہو وہان گزر

اور شین اشارہ آتش شوق کا ہے کہ حق تعالی نے عاشقون کے دلون مین جلا رکہے ہی کہ جو کچہہ حق کے سوا ہے اُس کو جلا دے اور نابود کر دے **فرد**

حق آتشی افروختہ تا ہر چہ جز او سوختہ
آتش بسوزد قلب را و آن گاہ بر عالم زند

۱؎ پس عین اشارہ ہے عبد کی طرف واجب الوجود کی طرف سے اور شین اشارہ ہے شہود واجب الوجود کی طرف اور قاف اشارہ ہے

Marfat.com

قطعہ

حق نے سُلگائی ہے دل مین آگ تا اے بیخبر
پہلے تو خاشاک دل کو وہ جلاتے ہی تمام

خاک کر دیوے جلا کر غیر حق کو سر بسر
کرتی ہے نابود پہر سارے جہان کو پھونک کر

اور قاف اشارہ ہے قربت کا پس شہباز عشق جسپر بیٹھتا ہے آنا فانا پرواز مین ترقی کرتا ہے اور آشیانہ لامکان کی طرف متوجہ ہوتا ہے آخر عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ کے درجے کو پہنچتا ہے محققون نے فرمایا ہے کہ عشق کا لفظ قرآن مین ہے مگر حق تعالی نے اُسکو عوام سے پوشیدہ رکھا ہے اور وہ یہ ہے حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ توریت مین جہان شین معجمہ ہے اُسکو قرآن مجید مین سین مہملہ فرمایا ہے جیسے توریت مین تشبم اللوہم ہے قرآن شریف مین بسم اللہ اور توریت مین موشے ہے موسے معنی عبرانی زبان مین پانی اور شلے کے معنی لکڑی اس لئے کہ موسےؑ کو لکڑی کے صندوق مین پانی مین بہتا ہوا پایا تھا۔ اُنکا یہی نام ہوا۔ اب کلام مجید مین انکو موسے ارشاد فرمایا اسی طرح توریت مین جو عشق ہے اُس کو عسق فرمایا۔ پس حٰمٓ عٓسٓقٓ مین عین وسین وقاف حروف عشق کے ہین کہ اغیار سے اُسکو چھپایا ہے یہانتک قوت القلوب سے نقل کیا ہے اور عشق کے باب مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث متواتر یا مشہور مروی نہین ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بہی کوئی اثر صحیح ثابت نہین ہوا تابعین رحمہ اللہ عنہم سے کوئی سند ظاہر ہوئی کہ ہر شخص عشق کا فتوی دینے مین دم مارے لیکن انکے بعد کے آدمی جب اس مرتبے کو نہ پہونچے کہ خود بخود بے تعلیم عشق الٰہی مین کامل ہون تو اس کی تعلیم کی حاجت ہوئی اور اُس وقت کے علماء و پیشوایان دین بحکم اَلْوَلِيُّ فِي قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِي اُمَّتِهٖ کی الہام ربانی سے بمقتضای وقت اسبات پر مامور ہوئے کہ اُس چھپے بھید کا اظہار اور اُس راز پوشیدہ کا افشا کردین اور اُس کے مراتب و مقامات کو قلم کی زبان برلاوین پس عشق دو طرح کا ہے حقیقی و مجازی۔ مجازی آدمی کا عشق ہے اپنی مثل کے ساتھہ اور وہ دو سبب سے ظاہر و پیدا ہوتا ہے اول سبب جلی کہ وہ غلبہ شہوت و ہوا کا ہے اور آدمی طبعًا اُس کے دفع کرنے کا طالب ہوتا ہے جیسا بھوک اور پیاس کے دفع کرنے کے لئے روٹی اور پانی کا محتاج ہوتا ہے ایسا ہی شہوت کے دفع کرنے کو اُسے

سلہ ترجمہ نزدیک بادشاہ بڑی قدرت والے کے ۱۲ سلہ ترجمہ ولی اپنی قوم مین ایسا ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت مین ۱۲

Marfat.com

صاحب جمال کا خواہان ہوتا ہے کہ دل افراط سے اُس کی طرف میل کرتا ہو دوسرا سبب خفی اور وہ یہ ہے کہ آدمی کی صورت مین ایک سر ہے اسرار الٰہی سے کہ وہ عبارت اور بیان مین نہین آسکتا چنانچہ فرمایا ہے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ اور فرمایا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ پس جان بیقرار قدم اُسی عالم کی طرف دوڑتی ہے کہ بمقتضای اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ اُس کی بو اُسکے مشام مین پہنچتی ہے اور یہ مرتبہ بھی ناقصون اور اہل شہوت کا ہے اس لئے کہ غیر پر نظر رکھتے ہین اور جسم کو جسم سے چھونے کا نام عشق رکھتے ہین اَلنَّظَرُ بِغَیْرِ وَجْہٍ ضَائِعٌ وَالْبُکَاءُ بِغَیْرِ قَصْدٍ بَاطِلٌ مثنوی

عشقے کہ نہ عشق جاودانی است	بازیچۂ شہوت جوانی است
آن عشق کہ سرسری خیال ست	آنرا ابدالابد زوال ست

مثنوی

عشق گر ہو نہ جاودانی کا	کھیل ہے شہوتِ جوانی کا
سرسری عشق جو خیالی ہے	وہ ہمیشہ نہین زوالی ہے

لیکن اگر سالک اس ارادہ سے کہ صانع کی صنعت کے دیکھنے سے شاید خفیفت تک رسائی ہو جاوے اور بمقتضای اس بیت کے کسی دلبر کا فریفتہ اور کسی زیبا جمال کا شیفتہ ہو خوف نہین ہے بیت

بے عشق مباش تا نگردے مُردہ	در عشق بمیر تا بمانی زندہ

بیت

بے عشق نہ رہ تا کہ نہ مردہ ہووے	مر عشق کے اندر کہ تو زندہ ہووے

عشق حقیقی تین قسم کا ہوتا ہے۔ صغیر و کبیر و اکبر صغیر مِنَ الْعَبْدِ اِلَی الْمَوْلٰی وہ بندہ کا عشق ہے مولا سے اور یہ عشق تقلیدی ہے اور علامت اُس کی یہ ہے کہ جب بندہ کو اپنے مولا کے ساتھ عشق ہوتا ہے تو اُسکے دل پر لحظہ بلحظہ شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے اور جون جون شوق زیادہ ہوتا ہے وہ عبادت مین ترقی کرتا ہے فرد

عشق تو در ازل مرا دلبر بود	کاری ست کہ تا ابد مرا فتادہ است

سلہ ترجمہ انسان میرا بھید ہے اور مین اُس کا بھید ہون ۱۲ سلہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر ۱۲ سلہ مجاز حقیقت کا پل ہے ۱۲ سلہ تیرے دوست کے سوا اور پر نظر کرنی بے فائدہ ہے اور تیرے قصد کے سوا اور کے لئے رونا باطل ہے ۱۲ سلہ ترجمہ تین بیت ہیں

Marfat.com

عشق تیرا تھا ازل مین میرا دلبر تا خدا | تا ابد باقی رہیگا میرے اندر یا خدا

کبیر مِنَ الْمَوْلٰی اِلَی الْعَبْدِ وہ مولے کا عشق ہے بندون سے **فرد**

میانِ ما و شما عشق در ازل رفت ست | ہزار سال برآمد ہمان تحنین است

بیت

ہمارا عشق تم سے یہ ازل سے ہی مکمل ہے | ہزارون سال گزری ہے مین تو یہی روز اول ہے

فرد

ہر نقش خود ست فتنہ نقاش | کس نیست درین میانہ ہشدار

بیت

نقش ہے خود فتنہ نقاش ہے | راز اُس کا کب کسی پر فاش ہے

اور نشان اس عشق کا کوئی نہین جانتا اور اُس کو کسی پر اظہار نہین فرمایا ہمیشہ سے پوشیدہ جلا آتا ہے اور پوشیدہ رہیگا کہ ازلی ہے **قطعہ**

عشق پوشیدہ است تا ہر کسی ندید ستش عیان | لافہا بیہودہ تا کی می زنند این عاشقان
ہر کسی بر قدر خود وصفی ولافی مے زند | عشق او پاکست وصافی از چنین وازخان

قطعہ

عشق ہی پوشیدہ اُس کا کب کسی پر ہی عیان | مدعی شیخی بگھارین ہین یہ بیہودہ میان
لاف زن ہین یہ نہین پہنچے ہین اُنکی کنہ کو | کون کر سکتا ہے عشق پاک کا اُس کے بیان

اکبر مِنَ الْمَوْلٰی اِلَی الْمَوْلٰی وہ عشق مولا کا ہے مولا سے **بیت**

معشوق خود ست و عاشق خویش | در عشق سخن نرفت زین پیش

بیت

ہر وہی معشوق اور عاشق وہی ہے لا کلام | کب کہلا اُس سے زیادہ ہی کسی پر یہ مقام

حضرت مخدومی مولانا عبد الرحمن جامی نور اللہ مرقدہ نے لوایح مین فرمایا ہے کہ آدمی کے سوا اور کسی مخلوق مین عشق نہین ہوتا اور کسی فرشتے کو کسی فرشتے سے عشق کبھی نہین ہوا اور رہو اور اس سبب سے کہ ہر فرشتے کو اپنے مشاہدہ کی مقام پر حضوری کے انوار حاصل ہین اُسکو

Marfat.com

کسی غیر کے دیکھنے کی پروا نہین ہے اسی لئے آتش شوق مین جلنا انہین نصیب نہین ہوا اور انوار قدس کا پرتو اُنپر ہمیشہ ہے اور وہ تعدد حجاب سے ایمن ہین نقل ہے کہ جب حقتعالی نے آدم علی نبینا وعلیہم السلام کو وجود کا خلعت اپنے دست پاک سے پہنایا اور وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ کی کرامت کا تاج اُس کے سر پر رکھا اُسوقت فرمایا کہ ہمکو آدم خاکی سے جو کام ہے کسی مخلوق او کسی موجود سے فرشتون اور جنون مین سے نہین ہے

قطعہ

در آئینہ روح بہ بیند خود را	پس عاشق خود شود کہ بی نقصان ست
من نیز در وہمے بینم خود را	پس شاہد و مشہود ہم یکسان ست

قطعہ

آئینہ دیکھا جب اُس نے جان کا	ہوگیا عاشق وہ اپنے شان کا
جبکہ دیکھا ایک سا آیا نظر	جلوہ بانقصان مین نے نقصان کا

عین اقتضاۃ قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اگر عشق حلیہ و صورت و مثال نہ رکھتا اُس کے کمال لطافت وخوبی و جمال ظرافت سے تمام سالکان راہ کافر ہوجاتی کیواسطے کہ جب ہر لحظہ و ہر لمحہ ایک نئے جمال کے ساتھہ متمثل ہوتا اور نئی شکل سے متشکل اور افزونی حسن بے نہایت ظاہر ہوتے اہل عشق اُس کو بصورت معشوقی پوجتے اور ضرور کافر ہوجاتے۔ شریعت مین عشق و خط و خال و حسن و جمال اور اُنکے مانند اور الفاظ کا اطلاق حقتعالی کی ذات پاک پر روا نہین ہے لیکن اسرار حقیقت کے جاننے والے کہتے ہین کہ ایسے الفاظ کے حق سبحانہ کی ذات پاک پر جاری کرنے مین کچھہ خوف نہین ہے کہ عشق عاشقون کی جان کا جوہر ہے اور اُنکی جان عرض ہے اور عرض بغیر جوہر کے متصور نہین ہوسکتا اور جوہر بغیر عرض کے معلوم نہین ہوتا اسی طرح عاشق بے معشوق اور معشوق بے عاشق ممکن نہین ہوتی اور یہ دونون ایک دوسرے کے ساتھہ قائم ہوتے ہین اور انمین غیریت نہین ہوتی اَلْعِشْقُ بِغَيْرِ الْحُسْنِ مُحَالٌ وَالْحُسْنُ بِغَيْرِ الْعِشْقِ زَوَالٌ[1] رباعی

[1] ترجمہ اور البتہ تحقیق بزرگ کیا ہم نے اولاد آدم کو ۱۲ عشق بغیر حسن کے محال ہے اور حسن بغیر عشق کے زوال ہے ۱۲

چون حاصل اصل را مصور کردند
جانرا عرض و عشق تو جوہر کردند
تقدیر و قضا را چو قلم بر کردند
عشق تو و شوق ما برابر کردند

قطعہ

خلق کی تقدیر کا جسوقت پر دفتر کیا
کرد یا جان کو عرض اور عشق کو جوہر کیا
لکھدیا جو کچھ کہ لکھنا تھا قلم سے لوح پر
شوق انسان عشق حق دونو نمودار ہم کیا

روا ہے کہ عاشق جب اپنے اندر نظر کرے معشوق کو دیکھے اور معشوق جب اپنے تئین غور کرے عاشق کو دیکھے اور تعدد درمیان سے اٹھہ جاوے کہ درحقیقت عاشق و معشوق مین یگانگی ہے نہ بیگانگی کس واسطے کہ عشق کے چادر مین یُحِبُّھُمْ کا تانا ہے اور یُحِبُّوْنَہٗ کا بانا ہے اور اس بشارت کا سررشتہ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کی اشارت سے چلا ہے **قطعہ**

اگر خواہے تو ما را ور نخواہی
کہ ما را در ازل بودی تو خواہان
تو زان ما و ما زان تو ہستیم
کسے دیگر نمیگنجد درین آن

قطعہ

نجا ہے یا کہ چاہے یہان تو کیا ہے
کہ ہمکو تو نے چاہا تھا ازل مین
ہمارا تو ہے یہان اور ہم ہین تیرے
ہمارا ین نہ پہنس اہل ملل مین

عشق کی خاصیت یہ ہے کہ اغیار کی جڑ کو دل سے اکھاڑتا ہے اور دل کو آئینہ کے مانند صاف و منور کر دیتا ہے کہ اسمین سوائے جمال معشوق کے اور کوئی جلوہ گر نہو سکے پس معشوق کے حسن کا کمال سوائے آئینہ عاشق کے اور چیز مین مشاہدہ نہین ہو سکتا **مصرع** ما آئنہ ایم و او جمالی دارد **مصرع** دل ہے ہمارا آئینہ اُس کے جمال کا۔ عشق مین عاشق کی ہمت معشوق سے زیادہ ہے اس لئے کہ معشوق کی ہمت کا انتہا عاشق کا نیست کرنا ہے اُس کی ہستی سلم رہے اور عاشق کی زحمت راہ مین سے اٹھہ جاوے اور عاشق کی ہمت کا منتہا معشوق کی ہستی ہے کہ بر تو ہو اُس کی ہستی سے اُسپر حکمے اور اپنے ساتھہ اُسکو قائم رکھے **رباعی**

آنرا کہ ز تو مراد ہستی باشد
او را نہ مراد خود پرستی باشد
عالی بودش ہمت و برتر ز ہمہ
گرچہ نظرش بسوی پستی باشد

Marfat.com

قطعہ

جو سمجھے اپنی ہستی کو کہ ہے وہ تیری ہستی سے
غرض رکھتا نہ ذرہ بھی وہ ہووے خود پرستی سے
ہے عالی ہمت اور برتر وہ سب سے سارے عالم میں
ملا طاہر میں ہووے وہ اگر کیسی ہی بستی سے

عاشقوں کا معشوق کے مذہب کے سوائے کوئی مذہب نہیں ہوتا **نقل ہے** کہ حسین بن منصور قدس سرہ سے پوچھا کہ تو کونسے مذہب پر ہے اُس نے کہا[1] اِنَّكَ عَلٰى مَذْهَبِ نَبِيٍّ **بیت**

مذہب عاشق ز مذہبہا جداست
عاشقان را مذہب و ملت خداست

بیت

مذہب عاشق تمامی مذہبون سے ہے جدا
عاشقون کا مذہب و ملت جو ہووے ہی خدا

عاشقون کو صاحب مذہب سے کام ہے نہ مذہب سے **رباعی**

آتش بزنم بسوزم این مذہب و کیش
عشق تو نہم بجای مذہب در پیش
تا کی دارم عشق نہان در دل خویش
مقصود تو ہی مرا نہ دین است نہ کیش

قطعہ

نہ میرا کوئی مذہب ہے نہ ہون پابند مذہب کا
ہر مذہب عشق اور پابند ہون تیری محبت کا
ہے تجھی سے دل لگایا ہے تو ہی مقصود ہے میرا
نہ دوزخ کا مجھے ڈر ہے نہ ہون مشتاق جنت کا

منازل اور مقامات عشق کے بہت ہین بعضون نے کہا ہے کہ سات ہزار مقام ہین اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تعداد مقامات کی کثرت پر دال ہے انہین مقامات مین سے ایک یہ ہے کہ ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا مَنْ اَنْتِ انہون نے کہا مین عائشہ ہون فرمایا مَنْ عَائِشَةُ کہا بِنْتُ اَبِی بَکْرٍ فرمایا مَنْ اَبُوْ بَکْرٍ کہا عائشہ نے اِبْنِ اَبِی قُحَافَةَ آپ نے فرمایا مَنْ اَبُوْ قُحَافَةَ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ حال دیکھا حجرہ سے باہر چلی گئین اور کہا کہ اس وقت یہان ٹھہرنے کی میری گنجایش اور مجال نہین ہے تہتر فرقے اور مذہب عشق مین نہین ہین عشق کا صرف ایک ہی طریق و مذہب ہے اسی لئے مجتہدین کا اختلاف اسمین نہین ہے اور نہ کوئی روایت اُن سے مروی

[1] ترجمہ مین اپنے رب کے مذہب پر ہون ۱۲ ۲ ترجمہ کون ہے تو ۱۲ ۳ ترجمہ کون ہے عائشہ ۱۲ ۴ بیٹی ابی بکر کی ۱۲ ۵ ترجمہ کون ہے ابی بکر کا ۱۲

Marfat.com

ہے کیونکہ وہ ایک امر حالی ہے نہ قالی **قطعہ**

اول از یار جو حکایتِ عشق	پس بگو عشق را نہایت نیست
عشق را بو حنیفہ درس نکرد	شافعی را درو روایت نیست
مالکی ہم ز عشق دم نہ زد است	حنبلی را دران درایت نیست

قطعہ

عشق کی ہی کہین نہایت ہے	کسے جز یار کے حکایت ہے
نکیا درس بو حنیفہ نے	شافعیؒ نے نکی روایت ہے
دم نہ مارا ہے اسمین مالک نے	اور نہ حنبل کو کچھہ درایت ہے

شرع شریف کے طریق اور اُس کے اصول و فروع مین اختلاف کرنے سے یہ بہتر فریق جو بن گئے ہین صرف اپنی فہم کے قصور اور اپنے ادراک کے فتور سے غلطی مین پڑے ہین اصل مقصود تک نہین پہنچ سکے اور عشق کے راستے مین اختلاف کا کام نہین معشوقیت کے درجہ مین وصال ہے اور عاشقیت کے درجہ مین فراق ہے وہ ہمیشہ نازمین ہے اور یہ ہمدام گدازمین ہے اکثر ہلاکی عاشق کے افشای راز معشوق مین ہے اسواسطے کہ ربوبیت کے اسرار کا اظہار کرنا کفر ہے اور یہی حسین بن منصور قدس سرہٗ کی ہلاکی کا سبب تہا دار پر کھینچنے سے پہلے کسی نے اُس سے پوچھا کہ عشق کیا ہے اُس نے کہا کہ آج دیکھہ اور کل دیکھہ اور پرسون دیکھہ پس پہلے روز اُس کو دار پر کھینچا اور قتل کیا دوسرے دن اُس کو جلایا تیسرے روز اُس کی خاک کو برباد کیا۔ دل عاشق مثل آتشکدہ عشق کی آگ سے پُر ہوتا ہے اور شوق اسکمین سمندر کی مانند ہوتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ سے ہی اُس کی زندگی ہوتی ہے پس بقاے عاشق آتش عشق سے ہے اور عشق کی آگ سا زندہ ہے نہ سوزندہ جیسا کہ موسی علیہ السلام نے وادی ایمن مین درخت پر آگ دیکھی اور وہ درخت ویسا ہی سرسبز و تر و تازہ رہا اور روا ہے کہ وہ آگ سوزندہ ہی ہو دلیل اس کی حکایت یوسف علیہ السلام و زلیخا کی ہے **مصرع** قصہ این تو از زلیخا پرس **مصرع** حال تو پوچھہ زلیخا سے **واضح** ہو کہ ظہور تمام عالم کا اور وجود بنی آدم کا عشق سے ہے اور یہ سعادت کسی کو کسی طرح حاصل نہین ہوتی مگر انبیاء علیہم السلام کو یا اُنکو جو

انکی بیروی پوری پوری کرے ہین اور پیغمبر ونمین سے یہی مقصود ومطلوب حضرت سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے کہ آپکی شان مین فرمایا ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

مصرع عشق از کتم عدم بہر مین آمد بوجود۔ **مصرع** عشق پوشیدہ تہا میرے واسطے ظاہر ہوا

اسی لئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان آزمائش کے قافلہ سالار ہین کون سی بلا ومصیبت ہے کہ آپکو نہ پہونچی کونسا رنج والم ہے کہ آپنے نہ اٹھایا اور آپکی اولیت اس سے ثابت ہے کہ آپنے فرمایا اَنَا نَبِیٌّ وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ اور بموجب لَیْسَ بِصَادِقٍ فِی الْعِشْقِ مَنْ لَمْ یَتَلَذَّذْ بِبَلَاءِ الْمَعْشُوْقِ سخت ترین بلاؤن کے امتحان اور آزمایش فراق کی کسی انبیا علیہم السلام مین چنانچہ فرمایا ہے اَشَدُّ الْبَلَاءِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءِ ثُمَّ الْاَخْرِیْنَ محققین نے کہا ہے کہ خطاب یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا کا اس آگ کو ہوا تہا جو ابراہیم علیہ السلام کے دل کی ہٹی مین سلگ رہی تہی یعنی شعلہ شوق محبت

بیت

آتش دارد دل من آتش دارد	وآن آتش دل مرا خوش دارد

بیت

آتش شور محبت سے بھرا ہے دل میرا	خوش ہی اس آتش مین دایم یہ دل بایل میرا

جب حضرت خلیل علیہ السلام آتش نمرودی کے پاس پہونچے چاہا کہ شہود عشق کی سوز سے ایک آہ کھینچین اور آتش نمرود کو اس سے تباہ کرین ندا آئی اے آتش شہود سرد ہوجا آتش نمرود پر اور سلامتی کے ساتھہ رہ ابراہیم علیہ السلام پر اس لئے کہ ہم نے حکم کیا ہے کہ اس آگ مین خلیل علیہ السلام کے معجزہ سے گلزار بنا دین اگر تو اپنے سطوت نار نمرود پر ظاہر کریگی تو گلستان پیدا اور معجزہ ہویدا نہوگا اور جو ابراہیم علیہ السلام پر سلامت نرہے گی تو وہ نار الٰہی کے شعلے سے جل جاویگا اور کار دعوت برہم ہوجاویگا یہان سے معلوم ہوا کہ آتش شوق سب پر غالب ہے اور کوئی چیز اس پر غالب نہین

بیت

عشق آن شعلہ است کش چون برفروخت	ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سوخت

۵۱ ترجمہ اگر نہوتا تو البتہ نہ پیدا کرتا مین آسمانون یعنی دین ودنیا کو ۱۲ ۵۲ ترجمہ مین نبی تہا اور آدم تہا پانی اور مٹی مین ۱۲ ۵۳ ترجمہ نہین سچا ہے عشق مین وہ جو نہ چکھے عشق مین معشوق کی بلا ۱۲ ۵۴ سخت بلا پیغامبرون پر ہے اس سے کم ولیون پر اس سے کم اور ون پر ۱۲

۵۵ ترجمہ اے آگ ٹہنڈی اور سلامت ہو ابراہیم پر ۱۲۔

بیت

عشق ہے وہ شعلۂ آتش کہ جب روشن ہوا | پھونکنے کو سب کے جز معشوق وہ گلخن ہوا

ابراہیم علیہ السلام نے جب عشق کے کوچہ مین قدم رکھا اور کہا اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ اُسیوقت بلا کا دروازہ اُنپر کھل گیا اور نور عین یعنی اسمعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم صادر ہوا اور اسمعیل علیہ السلام حد تکلیف تک نہ پہنچے تھے کہ رقم عشق نکی جبین مبین پر کھینچدی اور بوتہ آزمایش مین بلا کی آگ سے اُنکو بگلایا فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ

مثنوی

همچو اسمعیل پیشش سر بنه | شاد و خندان پیش تیغش جان بده
تا بماند جانت خندان تا ابد | همچو جان پاک احمد با احد
عاشقان جام فرح انگه کشند | که بدست خویش خوبان شان کشند
آن پسر را که خضر ببرید حلق | سر آن را در نیابد گوش حلق
خضر گر در بحر کشتی را شکست | صد درستی در شکست خضر هست
آن کسی را گش چنین شاهی کشد | سوی تخت و بهترین جای کشد
بچه میلرزد ازان پیش حجام | مادر مشفق ازان غم شاد کام
نیمجان بستاند و صد جان دهد | آنچه اندر وهم ناید آن دهد

مثنوی

مثل اسمعیل سر آگے جھکا | جان دے خوش ہوکے پیش کبریا
خوش رہے یہ جان تیری تا ابد | تاکہ مثل جان احمد با احد
ہوتے ہین خوش عاشقان بیقرار | جان کو جب معشوق پر کردین نثار
خضر نے کاٹا پسر کے حلق کو | بیخبر اُس کا کچھہ نہ پایا خلق کو
خضر نے دریا مین کشتی کاٹ دی | اُس کے تہی اس کا ٹوٹنے مین بہتری
جس سے کچھہ لیتا ہے خدمت بادشاہ | اُسکو دیتا ہے وہ دولت اور جاہ
کانپتا ہے طفل نو حجام سے | اور خوش ہوتی ہے ماں اس کام سے

سلہ ترجمہ مین جانیوالا ہون اپنے رب کی طرف ۱۲ سلہ ترجمہ پس جب دونون نے قبول کیا اور اسمعیلؑ کو پچھاڑی کہ بل دیکر ذبح کرینگو فدا یا ۱۲

Marfat.com

نیم جان لیوے جو حق تو جان دے | وہم مین آوی نہ وہ سامان دے

فرہاد نے عشق کا دعوی کیا امتحان کے لئے پہاڑ اُس کے آگے رکھدئے اور تیشہ ہاتھہ مین دیا اور فرمایا اگر وصال کی آرزو رکھتا ہے تو حالت فراق مین تیشہ اندوہ سے ان پہاڑون کو پارہ پارہ کر جیب شیرین کے وصال کی آرزو اور طلب درست و صحیح ہوگی اور معلوم ہوگا کہ تو عشق مین سچا ہے

بگوہ اندا ختن بگشاد بازو | ہمے بُرّید کوہے بے ترازو
بہر خارش کہ با آن خارہ میکرد | یکے برج از حصارش پارہ میکرد
نیاسودی ز وقت صبح تا شام | بریدے کوہ بر یاد دلارام
بہ تیشہ صورت شیرین بر آن سنگ | چنان میزد کہ مانی نقش از رنگ
شدی نزدیک آن صورت زمانی | در آن سنگ از گہر جستے نشانے
زدی بر پای آن صورت بسی بوس | بر آوردی ز عشقش نالہ چون کوس

مثنوی

پہاڑون کو لگا بس وہ گرانے | مقدر کو لگا وہ آزمانے
ہر اک تیشہ مین وہ ایک برج خارہ | حصار کوہ سے کرتا تہا پارہ
نہ دم وہ صبح سے تا شام لیتا | ہر اک دم یار کا وہ نام لیتا
تصور سے وہ جب تیشہ لگاتا | مجسم مین صورت شیرین بناتا
پہر اُسکو جانتا وہ اصل شیرین | سمجہتا اپنا مذہب اُس کو اور دین
اور اُس کے پانون کو پہر چومتا وہ | بنا لہ گرد اُس کے گہومتا وہ

جب شیرین کے فراق مین اُس نے صرف اپنے خیال پر قناعت کی اور امتحان مین ثابت قدم نکلا اہل عالم نے اُس کو سچا عاشق جانا اور اس مضمون کا مصداق مانا مَنْ لَمْ یَذُقْ طُعْمَ البَلَاءِ[1] لَمْ یَذُقْ حَلَاوَةَ المَحَبَّةِ جو کوئی عشق کے بساط پر قدم رکہتا ہے اول جو کچہہ اُسکو عنایت ہوتا ہے وہ بلا کا تیر ہوتا ہے جو اُس کی طرف رہا کیا جاتا ہے رباعی

دلا چو محرم آن دلبر یگانہ توئی | قضا جو تیر بلائے ز دز نشانہ توئی

[1] ترجمہ جس نے نہ چکہا بلا کا مزا نہ چکہی اُس نے محبت کی حلاوت ۱۲

Marfat.com

وگرفرو دز کانون جانت اتش شوق	شرارہ کہ برپرد ازان زبانہ توئی

رباعی

اگر تو عاشق راز شہ یگانہ بنے	قضا کے تیر بلا کا تو ہی نشانہ بنے
جو ہڑکے جان کی گلخن ہی تیری اتش شوق	شرارہ جڑکے بھر اُس ہی تو ہی زبانہ ہی

اہل عشق مجنون کو حُجَّتُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ کہتے ہین قیامت کے دن اصحاب شوق سے پوچھین گے کہ تمنے ہماری محبت کا دعوی کیا ہے اُس کے کیا نشان اور علامتین لائے ہو کہین گے الٰہی بشر مختصر کس لائق ہے کہ تیری درگاہ کے لائق کچھہ لاسکے اُسوقت مجنون کو انکے سامنے لاوینگے کہ دیکھو یہ بھی آدمی ہے ایک اپنے جیسے انسان کے عشق مین اس نے کیا کیا ہی سب شرم سے سر جھکائین گے اس آیہ کریمہ مین اس مطلب کی طرف اشارہ ہے نَاکِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس عاشق صادق وہی ہے کہ سلطان جلال عشق بتام شیت سے تیغ سیاست کھینچے جان ودل کو بیدریغ اُس کے آگے پیش کردے اور جب تیر بلا کو کمان قضا سے رہا کرے سینہ بے کینہ کو ہدف سہام اور نشانہ تیر ملام بناوے اس لئے عاشق اہل ملامت ہین نہ اہل سلامت نقل ہے ایک درویش نے ایک خانقاہ مین نزول کیا خادم خانقاہ نے اس کا استقبال کیا اور اُس کے قدم لئے اور کہا کہ الحمدللہ آپ سلامتی کے ساتھہ تشریف لائے درویش نے کہا کہ مجکو جانے دے کہ میرا یہان رہنا بہتر نہین اور مصلحت سے بعید ہے خادم نے کہا کسواسطے کہا اُسنے کہ ہمکو سلامتی سے کیا کام ہے جسدن ہم نے عصای طلب کو اپنے ہاتھہ مین لیا ہا سجادہ سلامتی کو ملامت کی آگ سے اُسی روز جلا دیا ہا جستجوی عشق ومحبت کا وہ نالہ ہے کہ عافیت کی بنیاد کو جڑ سے گرا دیتا ہے اور گفتگوی سودت وہ صرصر ہے کہ سلامتی کے ڈھیر کو ملامت کی ہوا سے بالکل اُڑا دیتی ہے اس مقصود کی ہوس ہزارہا رندان خرابانی کو مناجاتی بنا دیتی ہے اور اس مراد کی خواہش ہزارہا پیران مناجاتی کو رخ خرابانی کا جامہ پہناتی ہے رباعی

یاد تو زدست ساقیان بادہ بر نخیت	وز دیدہ بسی خون دل سادہ بر نخیت
پس تا کب خرقہ پوش سجادہ نشین	کز یاد تو می بر سر سجادہ بر نخیت

قطعہ

لہ اسکا جنت زمین مین ہے ۱۲ ۔ چکانے والے ہین سرانپا اپنے رب کے پاس ۱۲

پہنکا ہے تیری یاد مین پیالہ شراب کا	برسا یا مینہ چشم سے ہے خون ناب کا
تائب ہے تیری یاد مین سجادہ پر شراب	چھڑکے کیا نہ دہقان عذاب و ثواب کا

جس کے مشام جان مین اس گلزار کی بو پہنچاتے ہین سو ہزار خار بلا اُس کے جگر مین چبھوائے ہین اور جس کے حلق مین ایک قطرہ مراد کا ٹپکاتے ہین سو ہزار نیش درد و نا کامی کے اُس کی رگ جان مین لگواتے ہین اگر عاشق شربت جفا اور وفا مین فرق کرے یا بلا کے پہنچنے سے اپنے ابرو یا پیشانی پر شکن ڈالے اُس کو بیابان مہجوری مین سرگردان کرتے ہین ایک عزیز نے فرمایا ہے کہ جس کو دیکھو گرہ اُس کی پیشانی پر ہے جانو کہ معبود سے ناراض ہے اور ترش روی سے کوئی مدعا حاصل نہین ہوتا ہے رباعے

در عشق تو خاک کوی تو مفرش ماست	شب تیرہ تر و دِ دل پر آتش ماست
در راہ تو خون خوردن و خرم بودن	کار دل غم پرست محنت کش ماست

قطعہ

عشق مین خاک ترے کوچہ کی	میرا بستر ہے میرا مفرش ہے
شب تیرہ کہین ہین جسکو یہہ	میرا دود دِل پر آتش ہے
تیرے رستے مین خون دل پی کر	تیرا عاشق یہ خورم و خوش ہے
بکار ہے عشق اس لیے اپنا	دل ہی غمخوار اور الم کش ہے

نقل ہے کہ ایک صاحب استوار قدم کوہ راہ مین قطاع الطریق کے ایک گروہ نے سخت ایذا پہنچائی حتے کہ اُس کے فرزند کو قتل کر ڈالا لیکن اُس شخص نے آہ بھی نکی باوجودیکہ مستجاب الدعوات تہا کسی نے پوچہا کہ کیون نہین روتا اور نالہ کرتا کہا کہ اَلْمَلُوْكُ لَا يَرْجِعُ فِي الْغَضَبِ یعنی بادشاہ غصہ کے وقت اپنے حکم سے نہین پہرتے پس غصے کے وقت ادب نہین ہے کہ بادشاہ سے عرض کرون مین

غزل

ہر دل کہ بہ عشق مبتلا شد	کان در غم و محنت و بلا شد
ممکن نبود کہ راست گردد ✣	قدیکہ ز عاشقی دو تا شد
بیگانہ شد از نشاط ہر دل	گویا نم عشق آشنا شد

✣ بادشاہ رجوع نہین کرتا غصہ کی حالت مین ۱۲

Marfat.com

غزل

دل عشق مین جو کہ مبتلا ہو — کان غم و محنت و بلا ہو
ممکن ہنین کہ ہووے سیدھا — جو قد کہ عشق مین دوتا ہو
بیگانہ اُس سے ہووے ہر دل — جس کا غم عشق آشنا ہو

عشق ایک طائر ہے کہ آشیانہ ازل سے تنگنای دنیا مین آیا ہے یہان اندھیری رات مین پرواز کی مجال نہین رکھتا صبح قیامت کی ہوتی ہے عاشق بلاکش کو اپنے طیران کے ایک ہی سپاٹی مین مقام قرب تک پہنچا دیگا اور وہان خطاب ہوگا اَقْرِبْ اَمْ بَعِیْدٌ اور عقلمندون کی عقلین حیران ہونگی دریاے شہود کی بہنور مین ایسا غرق کریگا کہ محبوب کو آپ مین اور آپکو محبوب مین گم کردیگا دنیا مین عشاق اُس کے مشتیاق جمال مین جیتے ہین اور عقبی مین حصول تمناے وصال سے آرام پاوین گے نہ بہشت کی آرزو رکھتے ہین نہ دوزخ سے ڈرتے ہین یہان دل و جان کو آتش عشق مین جلا چکے ہین اور آنکھون کو محو مشاہدہ جمال بنا چکے ہین - اب وہان دوزخ کی آگ کو ان آتش عشق کے جلے ہوؤن سے کیا کام ہے جب یہ دوزخ پر گزرین گے فریاد کریگی کہ جلد گزر جاؤ کہ تمہارے نور نے مجکو بجھا دیا اور سرد کر دیا

غزل

امروز من در عشق او بر ناز ہجران سوختم — غزل
ای وای عطاز دوزخ مرا دیگر مترسان زانکہ من
بگذاشتم جن و ملک آتش زدم در یک بیک
از ہفت دوزخ برشدم در شب بجنت در شدم
من عاشق دیوانہ ام جویای آن جانانہ ام
می شد حجابم جسم و جان آتش زدم در این و آن

در آتش سوزان غم چندانکہ نتوان سوختم
چون شمع ہر شب تا سحر با چشم گریان سوختم
نہ طاق ایوان فلک با چار ارکان سوختم
از سوز دل آہی زدم ہم این و ہم آن سوختم
او شمع و من پروانہ ام گر وی ہمینسان سوختم
حق دیدم از عین عیان تا حجابہا عیان سوختم

غزل

آتش ہجران سے مین تری میری جان جل گیا — سوز غم سے جان و دل ہای شاہ خوبان جل گیا
خوف دوزخ کا رہا کیا مجکو اے واعظ کہ جب — شمع سان ہر رات مین با چشم گریان جل گیا
عشق کی آتش سے میری جل گئے جن و ملک — آسمان نو چار ارکان کا بیا یوان جل گیا

Marfat.com

سات دوزخ آٹھہ جنت اور یہ سارا جہان
گر کرون اک آہ دیکھو کل یہ سامان جل گیا

عاشق دیوانہ ہون جو یای صاحب خانہ ہون
اُس شمع کا پروانہ ہون اُس سی جو یہان جل گیا

ہنے یہ پردہ جسم و جان پہونکے یہ دونون ہی یہان
حق کو دیکھا ہی عیان جب جملہ اعیان جل گیا

جن لوگون نے کمر ہمت عشق کے رستے مین مضبوط باندہی ہے وہ دنیا اور آخرت کی طرف میل نہین کرتے اور فقر کے سجادہ کو آٹھہ بہشت کے بدلے نہین بیچتے **نقل ہے** شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ سے کہ فرمایا مینے ایک درویش کو دیکھا کہ اُون کی ٹوپی سر پر رکھتا ہے اور کمبل کندہے پر پوچھا مینے کہ یہ ٹوپی اور کمبل کتنے کو خریدا ہے کہا دنیا کے بدلے خریدا ہے اور عقبے کے بدلے مجھسے مانگتے ہین یعنی تمامی تمتعات دنیا کے چھوڑ کر مینے یہ لباس افلاس کا اختیار کیا ہے اور ہر روز کئی بار بازار معاملہ ربوبیت کی خریدار اس کلاہ فقر کو درجات آخرت کے بدلے خریدنا چاہتے ہین اور مین کہتا ہون کہ حقتعالی کے عزت و جلال کی قسم کہ اس تاج گدائی کو جو بے نوائی کے خزانہ مین رکھتا ہون بغیر مشاہدہ الٰہی کے نہین بیچنے کا

غزل

لباس فقر کہ عشقت فگندہ بر دوشم
بجلہ ہای بہشت ار خرند نفروشم

بوقت دیدن رویت مگر بہوش آیم
چنین کہ بادہ عشق تو بردار ہوشم

بہ بزم عشق تو خامم اگرچہ زآتش دل
چو خم بادہ حوزم خون و سالہا جوشم

بگاہ دیدن تو چون فلک ہمہ چشمم
بوقت گفتن تو چون صدف ہمہ گوشم

ہزار آن شراب کہ ساقی توئی کجا نلخ ست
کہ گر زدست تو زہر ست چون نکو نوشم

غزل اردو

نہ چھوڑون گر لباس فقر زیب دوش ہو میرا
مزین گو لباس خلد سے آغوش ہو میرا

جمال یار گر دیکھون تو فوراً ہوش آجاوے
شراب عشق سے کتنا ہی دل بیہوش ہو میرا

الٰہی کیا ہون تیری عشق مین گو آتش دل سے
مثال خم بادہ گرچہ دل پر جوش ہو میرا

ترے دیدار کو مثل فلک تن چشم ہو جاوے
صدف سان تیری سننے کو بدن گل گوش ہو میرا

تو جس صہبا کا ساقی ہو اگر وہ زہر بھی ہووے
شہد کی طرح پی جاؤن دہن خاموش ہو میرا

نقل ہے عارف ربانی شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے کہ کہتے تھے الٰہی ابو الحسن کے نفس

Marfat.com

کو خاک کردے اور اُس کی روح کو آلایش الواث حدوث سے پاک کردے اور اُس کو ایسی ہمت
عالی عطا فرماکہ وہ اپنے وجود کو فنا کردے اور دریاے وحدت مین اپنے تئین ڈالدے خطاب
آیا اے ابوالحسن بُراق شوق تو وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا کے شاہ راہ مین لو کَشَفْنَا الْغِطَآءَ فَبَصَرُكَ
یَقِیْنًا کے تازیانہ سے سخت تیز گامی کرتا ہے اور شرر شعلہ عشق کے جولان کے چوگان سے
یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ کی دولت کی گیند کو خوب لپکتا ہے تجکو اپنے اُن دو ستون کے سایہ مین جنکا
لقب تحت ثنائی ہے اور میرے قرب کا اُنکو کمال حاصل ہے جگہ دے ہمنے فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ
وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ اور سالک کو محنت و عشق کے رستے مین تن چاہیے تابعدار۔ اور
دل چاہیے مشاہدہ مین غرق اور روح شراب قدس سے سرمست اور سر بساط پر انبساط سے
ہی دست کہ آتش عشق کے شعاع درخت وجود کے طور سینا پر چمکے اور عبیر محبت و عنبر عشق
کی بو باو سے نقل ہے کہ ایک بدصورت کسی صاحب جمال پر فریفتہ ہوا تھا معشوق نے
ازروے ظرافت اُس سے کہا کہ اول اپنی لیاقت و صورت کو ملاحظہ کیجیے پھر میرے عشق کا
دعوی فرمائیے اس تمثیل کا حاصل یہ ہے کہ مجھ جیسے احقر کی کیا مجال ہے کہ معانی محبت و عشق کے
ناقہ کا سر کھولے اور حقیقت کی تلوار کو نیام سے باہر نکالے اور عقبہ دقائق کو وا کرے اور وفا
کی کمر پر صفا کا کمر بند باندہ کر مرکب ہمت پر ارادہ کا زین کس کے اُسپر سوار ہو جاوے اور اُسکو
آشنائی کے میدان مین جولان دے اور دوستی کا تیر آسمان کے بالاخانہ سے بلند کرے لیکن
بمقتضای مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَ سمند کلام کو عرصہ مقال مین بقدر حال گام زن کیا ہے کہ عشق
مین ہندوزن یعنی ہنود کی عورتون سے نو کم نہونا چاہیے **فرد فارسی**

خسرو اندر عشق بازی کم ز ہندوزن مباش	از برای مردہ سوزد زندہ جان خویش را

فرد اردو

کم نہ ہندوزن سے ہو تو عشق مین ایدل کہ وہ	پھونک مُردہ کے لیے دیتی ہے زندہ جان کو

آدم علی نبینا و علیہ السلام نے جو ب عشق کے دو دانہ تناول فرماکر آٹھہ بہشت کو اُس کے بدلے مین دیدیا **فرد**

چو بدم رو ضہ جنت ابد و گندم بفروخت	ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم

فرد اردو

Marfat.com

بیٹا الی دو گہون کو باپ نے جنت میرے	ایک جو کو گر نہ بچون ناخلف سمجھو مجھے

سخن محبت و عشق دراز ہے اور اس کی منزلین بہت اور مراتب و مقامات اصحاب عشق بیشمار ہین اگر سارے درخت قلم اور کل دریا سیاہی اور تمام پتے درختون کے کاغذ بنجاوین اس کی تحریر نکر سکین اس لیے ان کی چند حروف پر اکتفا و اختصار کیا

مثنوی

گر بگویم صد حکایت زین کلام	صد قیامت بگذرد وین ناتمام
در نیاید حال پختہ ہیچ خام	بس سخن کوتاہ باید والسلام

مثنوی اردو

گر لکھون صدہا ہین دفتر ہو نہ پورا یہ کلام	سو قیامت بھی گزر جاوین رہے یہ ناتمام
پختہ کارونکی حقیقت کب سمجھ سکتا ہے خام	بس سخن کوتاہ کرتا ہون زیادہ والسلام

دوسرا معنے اسم اللہ کی تصریح اور اس کے مناسبات کی تشریح ہین اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** اسمین کہ اللہ کا لفظ مشتق ہے یا نہین سیبویہ و خلیل اور اکثر اہل اصول و فقہا کے نزدیک یہی مختار ہے کہ لفظ اللہ ذات مستجمع جمیع صفات کمال کا نام اور حق سبحانہ و تعالی کا علم ہے اور مشتق نہین ہے اور اس کی تحقیق دو طرح پر ہے **وجہ اول** یہ ہے کہ اگر لفظ اللہ مشتق ہو تو اس کے معنی کلی کے معنی کے مطابق ہونگے اور اس کا نفس مفہوم شرکت کے وقوع کو مانع نہوگا اور مشتق کا فائدہ بجز شیوع مبہم کے کہ مشتق منہ اس کو حاصل ہوا اور کچھ نہین ہو سکتا اور یہ بہتون کی شرکت کے مفہوم کا مانع نہین ہے پس اس تقدیر پر کہ لفظ اللہ مشتق ہے لفظ اللہ کا کہنا اس بات کو مانع نہین ہو سکتا کہ اسمین اور اشخاص بھی داخل ہین اور کلمہ لا الہ الا اللہ توحید کا موجب نہین ہو سکتا اور ہمکو یقیناً معلوم ہے کہ لا اللہ الا اللہ کہنا توحید کا موجب ہے اس لئے ثابت ہوا کہ اللہ ایک نام ہے جو ایک ذات معین کے لئے موضوع ہے اور الفاظ مشتقہ مین سے نہین ہے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا یعنی اے سامع آیا خداوند جل و علی کا نام جانتا ہے تو یقیناً بیشک وہ نام رکھتا ہے اور اس آیہ کریمہ مین اسم سے صفت مراد نہین ہے والا مضمون کا کذب لازم آویگا

۱۵ ترجمہ کیا جانتا ہے تو اس کے لئے کوئی ہمنام ۱۲ فتح الرحمن کوئی پہچانتا ہے تو اس کے نام کا ۱۲ موضح القرآن

Marfat.com

بس بالضرور اسم سے علم مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ غرض اسم سے مسمّٰی کی تعریف وتمیز ہے اُس کے غیر سے۔ اور مقرر ہے کہ حقتعالی کی کُنہ ذات کی معرفت اُسکا حاصل ہونا محال ہے اس کا یہ جواب ہے کہ یہاں تعریف وتمیز بجمیع وجوہ درکار نہیں ہے۔ اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکھا ہے کہ اِلٰہ وآلہ بمعنی عبادت ہی اور تعبد کو اسی نام سے اشتقاق کیا ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ وہ مشتق منہ ہے نہ مشتق لیکن فعل کا اشتقاق کرنا غیر مصدر سے باتفاق اہل عربیت اکثری نہین ہے **دوسرا بیان** اسم اللہ کے معنی کی ذکر مین جو اسم اللہ کو مشتق جانتے ہین وہ اشتقاق مین متفق ہین لیکن اُس کے ماخذ مختلف ہین اور اختلاف کا مرجع اس اسم کی اصل ہے بعضون نے اُس کو وَلاہ کہا ہے اور ایک گروہ نے اَلَہ۔ اور ایک طائفہ نے لاہ۔ اور انمین سے بھی ہر ایک کو کسی چیز سے مشتق جانتے ہین چنانچہ وَلاہ کو۔ وَلہ سے کہ اُس کے معنی پناہ پکڑنے اور والہ ومشتاق ہونا ہے یعنی مَنْ یَوْلُ بِہٖ یعنی وہ کارساز کہ مظلوم اُس کی پناہ مین داخل ہوتے ہین اور وہ بے نیاز کہ عارف اُس کے اوصاف مین والہ وحیران ہین اور وہ بندہ نواز کہ مہجوران فراق اُس کے دیدار کے اشتیاق مین متحیر رہتے ہین اور الٰہ کو اِلٰہیت سے مشتق جانتے ہین کہ لغت مین بمعنی عبادت ہے اس صورت مین اَلٰہ کے معنی مَالُوْہٌ ہین یعنی معبود جیسے کتاب کے معنی مکتوب اور لاہ کے معنے ارتفاع ہین اور حقتعالی بیشبہہ مرتفع ہے مشابہت ممکنات اور مناسبات محدثات سے اسواسطے کہ واجب لذاتہ سوائے اُس کے کوئی نہین ہے اور کامل لذاتہ بجز اُس کے کون ہے اور اپنی ہویت مین کوئی یکتا نہین مگر وہ اور کل ماسوای کا کوئی موجد نہین اُس کے سوا **تیسرا بیان** اسم اللہ کے خواص مین اسم اللہ مین وہ خواص ہین کہ اسمای الٰہی مین سے کسی نام مین نہین ہین **اول** یہ کہ جب الف کو اُس سے حذف کرین لِلّٰہ باقی رہتا ہے اور معنی قائم رہتے ہین حق تعالی نے فرمایا لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جو لام اول کو بھی گرادین لَہ باقی رہتا ہے حق سبحانہ نے فرمایا لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اور جو دوسرے لام کو بھی کم کردین ہٗ باقی رہتا ہے اور ہر صورت مین معنی قائم رہتے ہین۔

۱؎ ترجمہ وہ شخص کہ میل کرتا ہے اُس کی طرف ۱۲ ۲؎ ترجمہ وہ کہ عبادت کرین اُس کی ۱۲ ۳؎ ترجمہ اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانون مین اور

Marfat.com

فوائح الجمال مین مذکور ہے کہ حیوانات کی انفاس ضرور ہے یہی اُنکے لئے ذکر کا حکم رکھتے ہین اور سانس انقباض وانبساط کے ساتھہ حرف ہا جو ہویت کی طرف اشارہ کرتا ہے ظاہر ہوتا ہے وہ چاہین یا نچاہین اور حرف ہا اسم مقدس کی اصل ہے اور فصوص مین فرمایا ہے کہ اسم اللہ مین اصل حرف ہا ہے کہ کنایہ ہے غیب ذات اور اُس کی ہویت غیر معین سے اسلئے کہ اشارہ غائب کی طرف ہے پس لام ملک کا تخصیص کے لئے اُسپر زیادہ ہے اسواسطے کہ تمام ملک اُسی کا ہے اور اُسی کے لئے مخصوص ہے دوسرا لام تعریف کا وقوع شرکت کے امکان کے توہم کی نفی کے لئے پھر اُس پر الف تفخیم کا کہ اُس کی تعظیم کی علامت ہے لائی گہ اسم مقدس تمام ہوا۔ اور ہو اصل مین ایک حرف ہے واو کہ متضمن ہے شش جہت کو قرار نفس کے لئے لاحق کردی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہا کا مخرج حلق مین سب حروف کے مخارج کے آخر ہے اور واو کا سب سے اول پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر حادث کی ابتدا وانتہا اُسی کے ساتھہ ہے اور مولوی رومی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ واو جمعیت کی دلیل ہے فعل مین جیسے نصروا۔ اور اسم مین جیسے ناصرون اور ہا مظہر ہے سر جمع کی جب واو کے ساتھہ ملے تمامی اسما وصفات کے جامع ہوگئے اور کلمہ ہو سے غیر حق دلیر خطور نہین کرتا اور اسم اللہ کے پانچ حروف مین دو الف ایک مکتوب وظاہر ہے یعنی لکھنے مین آتا ہے اور دوسرا ملفوظ ومخفی یعنی فقط پڑھنے مین آتا ہے یہ دونون الف محکمہ عرفان مین توحید کے دعوی کے دو گواہ ہین اور دو لام ہین ایک ساکن دوسرا متحرک کہ ملک وملکوت اسے سکون وحرکت کے ساتھہ اپنے تئین دکھاتے ہین اور تمامی اُس کے حرف ہا ہے کہ نہایت کلمات پر دال ہے اور عرائس مین مسطور ہے کہ الف حق تعالی کے انانیت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ موحدون کے دلون پر اُس سے تجلی کی ہے کہ اُنکے دلون مین خلوص اور غیر سے نفرت پیدا ہوئی اس لئے کہ جو دو طرف متوجہ ہو وہ حضرت یکتا کی معرفت کے قابل نہین ہوتا کہ فرمایا ہے فرد الفرد اور دونون لامون مین سے ایک لام ساکن ہے وہ مشیر ہے عالم ملک کی طرف جس کو عالم شہادت وعالم اجسام وعالم خلق بھی کہتے ہین یعنی عالم محسوسات اور اُس کا ساکن ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عالم سلسلہ تحریک عالم ملکوت سے فیضیاب ہے اور خود تصرف نہین رکھتا اور دوسرا لام متحرک ہے

Marfat.com

وہ عالم ملکوت سے عبارت ہے جس کو عالم غیب و عالم ارواح و عالم امر بھی کہتے ہین یعنے وہ عالم جس کو حس نہین دریافت کرسکتی اور حرکت اس بات کی دلیل ہے کہ عالم ملک اُس کے تصرف مین ہے اور بغیر تدبیر مدبرات ملکوتی کے اُس سے کوئی کام نہین بن سکتا چنانچہ یہ آیہ شریفہ اسکی طرف اشارہ کرتی ہے فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ اور شیخ روزبہان قدس سرہ نے کہا ہے کہ پہلے لام سے جمال اور دوسرے سے جلال مراد ہے اور یہ تجلی صفات کا مقام ہے اور تجلی ذات کا مقام اس سے بڑہ کر ہے اُسمین لام اول سے ازلیت مراد ہے کہ حق تعالی اپنی ازلیت سے عارفون کی ارواح پر تجلی فرماتا ہے کہ اُنکو غیر حق سے جدائی حاصل ہوتی ہے اور دوسرے لام سے مشاہدہ جمال مراد ہے کہ خود محبون کے اسرار پر تجلی فرماتا ہے جس سے وہ اُس کے دریاے محبت مین غرق ہوتے ہین اور کہا ہے کہ اس اسم شریف کے خواص مین سے دس خواص ایسے ہین کہ وہ اور ناموں مین نہین ہین **اول** اسمی حُسنے کو اُس کی طرف نسبت کیا ہے اور فرمایا وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی **دوسرا** الف لام جو اصل کلمہ مین نہین داخل ہے اس اسم مین اُسکو وصل کا حکم دیا ہے **تیسرا** ندا مین اور اسمون کی طرح اُس کا ہمزہ نہین گرتا **چوتھا** ای وہا کہ ندا کے حرف ہین اُسپر نہین آتی **پانچوان** حرف ندا الف ولام کے ساتھہ اُسمین نہین جمع ہوتا **چھٹا** حرف ندا کو حذف کرکے اُس کے بدلے اُسکے آخر مین میم مشدد لاتے ہین جیسے اَللّٰھُمَّ **ساتوان** اختصاص اُس کا قسم کے تا کی ساتھہ اور ایم وایمن کے الفاظ کے ساتھہ ہے **آٹھوان** لام کی تغلیظ کے اور تفخیم اسمین اسوقت ہوتی ہے کہ اُس کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو جیسے اِنَّ اللّٰہَ وَعَبْدُ اللّٰہِ **نوان** اللہ تعالے نے اس اسم کو نگاہ رکھا ہے آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت خاتم المرسلین کے زمانہ تک اور اسوقت تک اس بات سے کہ وہ کسی کا نام ہو **دسوان** متغیر ہونا اس اسم کا ہے حالت تثنیہ وجمع وتصغیر وغیرہ مین **چوتھا بیان** ذکر مین حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقتعالی نے حدیث قدسی مین ارشاد فرمایا اِذَا ذَکَرَنِی الْعَبْدُ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِذَا ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْہُ اور فرمایا

۵۱ ترجمہ پس پاک ہو وہ شخص جس کے ہاتھہ مین ہو جان ہر چیز کی ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور اللہ کے لئے ہین نام پاک ۱۲ ۵۳ ترجمہ بتحقیق اللہ اور

Marfat.com

مَنْ شَغَلَهٗ ذِکْرِیْ عَنْ مَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ

اور تفسیر حسینی مین مذکور ہے کہ تمامی مخلوقات اور کل موجودات اپنی اپنی زبانون مین اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہین کہ اُسکو کوی نہین سن سکتا اور سمجھ سکتا مگر عالم ربانی جسکے دل کے کان کھلے ہون **نظم**

بدگرش ہر چہ بینی در خروش ست	ولی داند درین معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان ست	کہ ہر خاری بہ تسبیحش زبان ست

نظم

جسے دیکھو وہی مصروف ذکرِ کبریا ہے	مگر جانے اسے وہ گوش دل کا جس کو وا ہے
نہ بلبل ہی فقط گل پر نہان تسبیح خوان ہے	ہر ایک کانٹا ہی اُس کے ذکر کو تسکل زبان ہے

فتوحات مین مذکور ہے کہ اگر اِس تسبیح سے یہ مُراد لیجاوے کہ یہ چیزین زبان حال سے تسبیح کرتی ہین تو اس آیہ کے لانے سے کیا فائدہ متصور ہے وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اور دوسرے سفر کے بارہوین باب مین لکھا ہے کہ ہمنے اپنے کانون سے سُنا ہے کہ ایک پتھر زبانِ قال سے حضرت ملک متعال کا ذکر کرتا تھا اور اُسنے ہم سے خطاب کیا پس معنی یہ ہوئے کہ عارف انکے کلام کو جانتے ہین مگر ہر شخص نہین معلوم کر سکتا۔ اور بحر الحقائق مین مذکور ہے کہ کل موجودات کے ذرون مین سے ہر ذرہ کو زبان ملکوتی حاصل ہے جو حق تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرتی ہے اور اسی زبان سے کنکرون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک مین تسبیح کہی اور اس آیہ کریمہ مین شہادت عصار کی طرف اشارہ فرمایا ہے اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ پس آدمی جو ذکر و تسبیح کرتا ہے اولیٰ یہ ہے کہ ماثورہ ہے اور تمام اذکار ماثورہ مین افضل ذکر اللہ ہے بموجب دلالت اس آیہ شریفہ کے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور بموجب اس قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ثواب ذکر کی فضیلت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے کہ اُس کا ذکر سوال اور غرض سے خالی ہو اور بعضی کتابون مین یہ ذکر شریف مذکور ہے یَا هُوَ یَا مَنْ لَا هُوَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَا اَزَلُ یَا دَهْرُ یَا دَهَّارُ

سہ جب مجکو بندہ اپنے نفس مین ذکر کرتا ہے ذکر کرتا ہون مین اُسکو اپنے نفس مین اور جب وہ مجکو ذکر کرتا ہے آدمیون کے گروہ مین ذکر کرتا ہون مین اُس سے بہتر گروہ مین ۱۲ ۵۲ ترجمہ جسکو پہلا دیا ذکر کرنی نے مجھ سے سوال کرتا دیتا ہون مین اسکو افضل اُس سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو ۱۲ ۵۳ ترجمہ اور لیکن نہین سمجھتے تسبیح انکی ۱۲ ۵۴ ترجمہ بلا دیگا ہمکو خدا تعالیٰ بلا نیوالا ہر ایک چیز کا ۵۵ ترجمہ پس ذکر کرو اللہ کا بہت تاکہ تم فلاح پاؤ ۱۲ ۵۶ افضل

یا دیھور یا من ھو الحی الذی لا یموت امام محمد غزالی قدس سرہ نے
فرمایا ہے کہ لا الہ الا اللہ ذکر توحید ہے عوام کے لیے اور لا الہ الا ھو ذکر توحید ہے خواص کے
واسطے اور اس کلام کی خوبی کی وجہ حضرت ملک العلام کے اس کلام سے ظاہر ہے ولا تدع مع اللہ
الھا آخر لا الہ الا ھو کل شیء ھالک الا وجھہ مفاد اور حاصل الا وجہہ کا الا ھو
ہے اور بعد لا الہ الا ھو کے ایسی عبارت مذکور ہے کہ اس کا مدلول ہی لا الہ الا ھو ہے پس توحید کے
نہایت یہی کلمہ ہے (واضح ہو) کہ نفس الامر مین خلائق و آسمای الٰہی کے درمیان مناسبات عجیب اور
نسبتین غریب ہین کہ نفوس ناطقہ بشریہ ماہیت و جوہر مین مختلف ہین بعضی انمین الٰہیہ یعنی خدای تعالے
کی طرف جھکنے والے اور مشرقہ اور کریم ہین اور بعضی ظلمانیہ وکدرہ وخسیس ہین بعضی صاحب
رحمت وکرم ہین اور بعضی عظیم الرحمت اور بعضی قاسیہ وقہارہ یعنی سخت دل وجابر ہین بعضونکو
جسمانیات کی دوستی کم اور انکی طرف میل قلیل ہے اور بعضون کو ریاست واستعلا کی محبت بہت ہے
اور انکی طبع بغیر اس کے انکے نزدیک ذلیل ہے جو کوئی خلق کے حال مین تامل وغور کرے جان جاوے
کہ جو کچھہ یہ مذکور ہوا حق ہے اور بیشک یہ احوال آدمی کے جوہر نفس کو لازم ہین اور جو شخص اپنے احوال
کو نظر کرے جان جاوے کہ اس کے ارادہ ورغبت وکراہت ورہبت مین اس کا ایک منہج اور
راہ خاص ہے اور اس کے غیر کا ایک اور ہی منہج ہے۔ مانا کہ ریاضت ومجاہدہ نفوس کو انکے
احوال اصلیہ سے نہین پھیر سکتا اور مناہج طبیعت کو منقلب نہین کر سکتا ریاضت کی تاثیر اسی قدر
ہوتی ہے کہ اخلاق رذیہ کو ضعیف کر دیتی ہے اور استیلای خصائل مذمومہ کو کم کرتی ہے ریاضت
سے انسان کا ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف منتقل ہو جانا محال ہے اس لیے کہ اللہ
تعالی نے فرمایا ہے لا تبدیل لخلق اللہ اور حضرت سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
ہے الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ اس حدیث مین اس معنی کی طرف اشارہ ہے لیکن
جنسیت بھی سبب قوی ہے پس ہر اسم اسمای الٰہی سے ایک معنی معین پر دال ہے اور جس نفس پر
وہ معنی غالب ہونگے اس کو اس نام سے نسبت شدید وتام ہوگی جب وہ شخص اس اسم کے ذکر پر

لہ نادانی اے زنانی کے بنانیوالے ای وہ شخص کہ وہ زندہ ہے ایسا زندہ کہ اسکو موت نہین ہے ۱۲ سہ ترجمہ اور نہ پکارو اللہ تعالی کے ساتھہ
دوسرا معبود نہین کوئی معبود مگر وہ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر اسکی ذات ۱۲ سہ ترجمہ اللہ تعالی کی پیدائش بدل نہین سکتے ۱۲ سہ ترجمہ م

۱۲ آدمی کان ہے مانند کان سونے اور چاندی کے ۱۲

مداومت کریگا جلد اس سے نفع پائے گا بنا برآن ضرور ہے کہ آدمی اس مناسبت کی رعایت کرے تا جلد فائدہ حاصل ہو **گویند** کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز ہر مرید کو ابتدا مین ایک یاد و چلے اُس کے حال کی مصلحت کے موافق ریاضت کا حکم فرماتے اُس کے بعد اللہ تعالی کے ننانوین نام اُس کے روبرو پڑھتے اور اُس کے چہرہ کیطرف نظر کرتے اگر ان ناموں کے پڑھنے کے وقت اُسمین کسی نام سے کچھہ اثر نہ پاتے اُس کو فرماتے کہ آپ یہان سے تشریف لیجائیے اور بازار مین مہمات دنیاوی مین مصروف و مشغول ہوجیے کہ تم اس راہ کے لئے مخلوق نہین ہوئے ہو اور جو وہ کسی نام خاص سے متاثر ہوتا اُس کو اُسی اسم کی مواظبت کا حکم فرماتے اور اُس کے ذکر کا امر کرتے اور یہ امتحان نہایت معقول ہے اس لئے کہ اختلاف نفوس اسقدر ہے کہ ہر شخص ایک حالت خاص رکھتا ہے اور جب وہ اپنی اُسی حالت کے مطابق ذکر مین کہ اُس کے حال کے مناسب ہے مشغول ہوتا ہے اور اُسکی مراد کا قوت سے فعل مین آنا سہل و آسان ہوتا ہے اور واضح ہو کہ اذکار غیر معلوم اور رقیہ یعنے منتر و افسون غیر مفہوم جو کتابون مین مسطور و مرقوم ہین جب اُنکے الفاظ کے معنی نہین معلوم ہوتے تو اُنکا پڑھنا بھی روا نہین ہے کیونکہ کتابت الفاظ پر دال ہوتی ہے اور الفاظ صورت ذہنیہ پر مطلع کرتی ہین پس جس عبارت مین کسی چیز پر دلالت نہو وہ محض بیفائدہ ہے اور جو دلالت ہو تو مدلول اُس کا یا حقتعالی کی صفتین اور اُس کی تعریفین ہوتی ہین یا کچھہ اور یہ دوسرے عبارت بھی نکمی ہے کہ خداوند جل و علا کے سوا غیر کے ذکر مین نہ ترغیب ہی متصور ہے نہ ترہیب اور غرض ذکر سے ترغیب و ترہیب ہے **پانچوان بیان** اسم اعظم کی تحقیق مین ارباب لطائف نے کہا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے اس وجہ سے کہ توحید کی بنیاد اُس پر ہے اور اُسکے کہنے سے کافر مسلمان ہوتا ہے اور حقتعالی نے اپنے غیر کی الوہیت کی نفی اور اپنی ذات کی وحدانیت کا اثبات اسی نام سے کیا ہے اور چاہا ہے کہ اُس کا دوست اُسکے ماسوا سے منہ پھیرکر بالکل اُس کی طرف اسی نام سے متوجہ ہووے چنانچہ فرمایا ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ[1] اسیواسطے بندون کی رستگاری اسی نام کے ذکر پر موقوف ہوئی چنانچہ فرمایا ہے وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ذکر کرنیوالون کے کمال کی منقبت اسی نام کی ذکر کی بزرگی سے

[1] ترجمہ کہا اللہ پھر چھوڑ دے انکو ۱۲ سورہ ۵۲ ترجمہ اور ذکر کرو اللہ کا بہت تاکہ تم فلاح پاؤ ۱۲

کہ فرمایا الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اور ابتدا ہر خیر کی اُسی سے ہے بِسْمِ اللّٰہِ اور اختتام بھی
سبکا اُسی سے ہے وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وحدانیت کے اقرار کی تاکید بھی اُسی سے ہے
کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور رسالت کی مکان قواعد کی تشیید بھی اُسی سے ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ محققین نے
کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم اس معنی سے مقرر کرنا کہ وہ محض اُس کی ذات پر بدلالت مطابقی
دال ہے روا نہین ہے بلکہ اُس کے افعال وصفات ونسبات واضافات واحکام الوہیت
مین کہ اعتبارات سے عبارت ہے اسمای عظام ہین اور اعظم اُنکا اسم اللہ ہے بعضون نے
کہا ہے کہ اعظمیت اسما کی اُنکی تعریف ودلالت کے واسطے سے ہے اسی لئے کہ لفظ اسم وسم
سے نکلا ہے اور وسم کے معنی علامت ہے اس تقدیر پر ہر اسم مسمی کا معرفت یعنی تعریف کرنے
والا ہے اور جو اسم کہ متضمن جمیع صفات خدائے تعالیٰ کی کسی تعریف کا ہے وہ اتم ہے اس لئے کہ اُس کی ہر صفت
اتم واکمل ہے اس حساب سے اللہ تعالیٰ کے سارے ہی نام اعظم ہین حضرت سلطان العارفین
قدس اللہ سرہ العزیز سے کسی نے اسم اعظم دریافت کیا آپنے فرمایا کہ آپ مجکو اسم اصغر بتلائی
تاکہ مین اسم اعظم بتلاؤن اور بعضون نے کہا ہے کہ دلیل اس اسم کی اعظمیت کی یہ ہے کہ کوئی
نام اس سے زیادہ جگہ قرآن مجید مین نہین آیا کہ گنتی اُن مقامون کی ایکہزار آٹھہ سو سات ۱۸۰۷
ہے۔ امام محمد غزالی قدس سرہ نے مقصد الاقصا مین فرمایا ہے کہ اسم اللہ ایسی ذات پر دال
ہے کہ جمیع صفات کمال کے جامع ہے اور وہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی صفت کمال
کی اُس کے احاطہ کے دائرہ سے خارج نہین ہے اور سوائے اسکے جتنے نام ہین نہین دلالت کرتی
مگر اُن صفتون مین سے بعضی صفات پر پس اس جامعیت کے سبب سے اُس کو اسم اعظم کہا ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے تین ہزار نام ہین اُنمین سے ایکہزار مخصوص ہین ملائکہ
مقربین کے ساتھہ اور ایکہزار انبیاء ومرسلین کے ساتھہ اور نو سو ننانوے کُل مخلوقات کی زبان
پر جاری ہین اور ایک نام خدا تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے چنانچہ وارد ہوا ہے اِسْمٌ اِسْتَاْثَرَ
اللّٰہُ بِہٖ وَلَمْ یُطْلِعْ عَلَیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّنَبِیٌّ مُّرْسَلٌ اور اسکو اسم مخزون اور سر مکنون

۱۲ ترجمہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہین ۱۲ ۲ ترجمہ شروع اللہ کے نام سے ۱۲ ۳ ترجمہ اور آخر کار اُنکی یہی ہے کہ تمام
تعریفین اللہ کے لئے ہین ۱۲ ۴ ترجمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ۱۲ ۵ محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے ۱۲ ۶ ترجمہ وہ ایسا اسم ہے کہ
چھپایا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ نے اور نہین مطلع ہوا اُس پر کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی پیغمبر بھیجا گیا ۱۲ فقط

کہتے ہین اور خلقت کے حصہ مین جو اسما آئے ہین اُنمین سے مین سو نام تورات مین اور مین سو زبور مین اور مین سو انجیل مین اور ننانوین قرآن مجید و حدیث شریف مین مذکور ہین اور جو کہ ہست حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر الامم ہے اور اُسپر عنایت خدا تعالی اور حمایت رسولِ مکرم ہے حق تعالی نے ان تین ہزار ناموں کے معانی کے مجموعہ کو تین نامونمین کہ وہ بسم اللہ مین ہین ودیعت و امانت رکھدیا ہے کہ اِن تین نامونکے پڑھنے اور اُنکے معانی و حقائق کے سمجھنے سے تین ہزار نامونکے پڑھنے اور اُنکے معانی وحقائق کے سمجھنے کا ثواب حاصل ہو۔ اور ننانوین نام جو اس اُمت کے ساتھہ مخصوص ہین اُنمین تینتیس ۳۳ الوہیت سے متعلق ہین اور اللہ کے معنی مین داخل ہین اور تینتیس ۳۳ رحمت ذاتیہ پر دلالت کرتی ہین اور اسم الرحمن مین شامل ہین۔ اور تینتیس ۳۳ دلیل رحمت وجوبیہ کی ہین اور اسم الرحیم اُنکا مجموعہ ہے اور بسم اللہ مین اِن تینون نامون کے داخل کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ قاری جمیع صفات و اسماے الٰہی سے بہرہ ور ہو جاوے اور ایک قول یہ ہے کہ بندہ کے تین حال ہین **پہلی** حالت یہ ہے کہ معدوم تہا اور وجود کا محتاج **دوسری** حالت یہ کہ موجود ہے اور اسباب بقا کا محتاج **تیسری** حالت قیامت کے میدان مین حاضر ہو گا اور مغفرت کا محتاج۔ حق تعالی نے ان تینون حالون کا ذکر اِن تینون ناموں مین درج فرما دیا ہے کہ جان لو جاوین اللہ وہ ہے کہ عدم سے وجود مین لایا ہے اور رحمن وہ ہے کہ جس نے اسباب زندگانی مہیا کیے ہین۔ اور رحیم وہ ہے کہ قیامت کو بخشے گا۔ اور بعضی کہتے ہین ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اسم اعظم ہے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے اَنْطِقُوْا بِیَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اسمین جلال صفات سلبیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اکرام صفات اضافیہ کی طرف اور واجب الوجوب کی حقیقت مخصوصہ سلوب و اضافات سے پاک ہے اسواسطے یہ قول ضعیف ہے اور بعضون کے نزدیک اسم اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے اور اُنکی دلیل یہ ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے ابی ابن کعب سے پوچھا کہ قرآن مجید کی آیات مین کونسی آیہ زیادہ بزرگ ہے ابی کعب نے عرض کیا کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آپنے فرمایا گوارا ہو تجکو دانش ای ابا المنذر[1]

[1] ترجمہ صاحب بزرگی اور انعام کا ۱۲ [2] پکارو کہ ای صاحب بزرگی اور انعام کے [3] ترجمہ بندہ ہے سب کا قائم رکھنے والا ۱۲ [4]

ترجمہ اللہ اُس کے سوائے کسی کی بندگی نہین جیتا ہے سب کا تھامنے والا ۱۲

ظاہر ہے کہ حی ادراک افعال ہے اور اسمین کثرت تضعیف اور قیوم کے معنی یہ ہین کہ وہ اپنی ذات سے قائم ہے اور اپنے غیر کا قائم کرنے والا ہے پس اس کا مفہوم ہی سلب و اضافت ہے اور یہ دونون صفتین اسم اعظم کی نہین ہو سکتین اسلیے یہ قول ہی ضعیف ہے۔ اور ایک گروہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی کے سارے ہی نام عظیم و مقدس ہین اُنمین سے ایک کو اسم اعظم نہین کہہ سکتے۔ اس لئے کہ یہ وصف دوسرے اسما کے نقصان کا مستلزم ہے اور وہ باطل ہے اس قول کا ضعف بھی ظاہر ہے اسواسطے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ اسماء تو قسم کے ہین اور اسم ذات اشرف و اعظم اسماء ہے

چھٹا بیان اسمات کی تحقیق مین کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمی اس مسئلہ مین متکلمین کا اختلاف ہے اسمین کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمی اشعریہ و کرامیہ و حنویہ کہتے ہین کہ اسم نفس مسمی اور غیر تسمیہ ہے اور معتزلہ اسم کو غیر مسمی اور نفس تسمیہ مانتے ہین اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ اسم ان دونون کا غیر ہے اور اسمات کے جاننے سے پہلے کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمی اسم۔ و تسمیہ و مسمی کا معلوم کرنا ضرور ہے کہ حکم اُنکا بیان کیا جا سکے پس مراد اسم سے لفظ معین ہے واسطے ذات معین کے۔ اور تسمیہ عبارت ہے لفظ معین مقرر کرنے سے ذات معین کے لئے اُس کی شناسائی اور تعریف کی غرض سے اور تعین و مقرر کرنے کے معنی واضع کا قصد و ارادہ ہے اور مراد نفس مسمی سے وہ شے و ذات ہے اور عین و حقیقت اُس کی جس کے لئے وہ نام مقرر کیا۔ پس اگر مراد اسم سے وہ لفظ ہے کہ عبارت ہے اصوات مقطعہ اور حروف مؤلفہ سے اور مراد مسمی سے نفس شے ہے تو بیشک اور بالضرور اسم غیر مسمی ہے اور جو مراد اسم سے اُس شے کی ذات ہے اور مسمی سے بھی وہی ذات مراد ہے تو اسم عین مسمی ہے اور معنی یہ ہوئے کہ اسم وہی مسمی ہے یعنی ذات شے عین ذات ہے اور یہ مقولہ ایضاح سے واضح ہے۔ دوسرے یہ کہ لفظ اسم ہر لفظ کو کہتے ہین جو معنی پر دلالت کرتا ہو بغیر قید زمانہ کے پس یہ لفظ البتہ اُس معنی کا نام ہے اور اس تقریر سے مسمی اسم ہو گیا ہے اس صورت مین بھی اسم نفس مسمی ہے اور دلیلین اس کی کہ اسم عین مسمی نہین ہے یہ ہین پہلی دلیل یہ ہے کہ مسمیات کی ساری قسمون مین سے عدم و نفی و سلب بھی ہین اور وہ ثبوت نہین رکھتے اور اُنکے الفاظ موجود ہین باوجودیکہ مسمے محض عدم و صرف نفی ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ حقایق جنکے لئے اسماء ہے

Marfat.com

معین وضع نہین ہوئے ہین موجود ہین اور اُنکے نام معدوم ہین پس ہر ایک اسم و مسمی ایک کے وجود بغیر دوسرا ثابت ہے یہی مغایرت کے معنی ہین تیسری دلیل یہ ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مسمی کے کتنے ہی نام ہوتے ہین جیسے اسمای مترادفہ اور کبھی اس کا عکس ہوتا ہے جیسے اسمای مشترکہ چوتھی دلیل یہ ہے کہ اضافت اسم کے معنی یعنے مسمی کی طرف اور مسمی کی نسبت اسم کی طرف بمنزلہ مغایرت کو لازم کرتی ہے پانچوین دلیل یہ ہے کہ اسم آوازین موضوع ہین مسمی کی تعریف کے لئے اور اصوات اعراض ہین اور باقی نہین رہتین اور مسمی باقی ہے چھٹی دلیل یہ ہے کہ جب آگ اور برف کا تلفظ کیا جاتا ہے مُنہ مین نہ گرمی آتی ہے نہ سردی جو مسمی کے صفات ہین اور اُسمین موجود ہین اگر اسم عین مسمی ہوتا تو اُس کی صفت بھی اسم مین پیدا ہوتی اور ظاہر ہے کہ ایسا نہین ہوتا ساتوین دلیل یہ ہے کہ حقتعالی نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا[1] اور ہمکو حکم دیا ہے کہ دُعا کرین اور اُس کو پُکارین اور پکارنے کا الہ ہمون کو بنایا اور خدای تعالی مدعو ہے اس سے ظاہر ہو گیا فرق و مغایرت جو ذات مدعو اور اسم کے درمیان ہے کہ دعا کا آلہ ہے اور جو اسم کو عین مسمی کہتے ہین اُنکی دو دلیلین ہین پہلی دلیل یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ[2] اور ظاہر ہے کہ تبارک و تعال اُس کی ذات ہے نہ حرف و صوت کہ ہمارے مُنہ سے نکلتے ہین دوسری دلیل یہ ہے کہ شرع شریف مین مقرر ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اُس کا نام لیکر مثلاً اگر اُس کا نام زینب ہے تو یون کہے زینب کو طلاق ہے تو اس صورت مین زینب کی ذات پر طلاق واقع ہوتی ہے نہ صرف اُس کے نام پر اگر نام مسمی کا غیر ہوتا تو اُس پر طلاق نہ واقع ہوتی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ہم مامور ہین کہ ذات باری تبارک وتعالی کے تنزیہ کا اعتقاد اپنے دل مین رکھین اسی طرح ہم مامور ہین اور زبان سے بھی اسی کا مقتضی ہے کہ اُسکے تنزیہ اسماء کے بھی معتقد ہون اور دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ لفظ زینب کے معنی زینب کی ذات ہے کہ اُس کو اس لفظ سے تعبیر کرتے ہین اس لئے اُس کی ذات پر طلاق واقع ہوتی ہے نہ لفظ پر اگرچہ لفظ ذات کا غیر ہو

ساتوان بیان

اسمات کی تحقیق مین کہ بحسب ذات مقدس حقتعالی کا کوئی نام ہے یا نہین جمہور

[1] ترجمہ اور اللہ تعالی کے نام سب نیک ہین پس اُسکو پکارو اُن نامون سے ۱۲ [2] ترجمہ بزرگ ہے تیرے رب کا نام ۱۲

علمار واکثر حکما کا یہی مذہب ہے کہ بحسب ذات مخصوصہ مقدسہ حق تعالی کا کوئی نام نہین ہے اور بعضی حکما اس کے امکان کی طرف گئے ہین عدم امکان کی یہ دلیل ہے کہ ہم بندے جب اپنی عقلون اور فہمون کو خدا ے تعالیٰ کی معرفت کیطرف رجوع کرتے ہین تو اپنی عقلون مین ان چار چیزون کے سوا اُس کی معرفت سے اور کچھہ نہین پاتے **اول** علم اُس کے موجود ہونے کا **دوسرے** علم اس بات کا کہ اُس کا وجود دوامی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا **تیسرے** اُس کے جلال کی صفتون کا علم جس کو اعتبارات سلبیہ کہتے ہین **چوتھے** اُس کی صفات اکرام کا علم یعنی اعتبارات اضافیہ۔ اور ثابت ہے کہ اُس کی ذات مقدس الیہ ان چارون سے سوا ہے اس لیے کہ حقیقت ذات اُس جل و علا کی وجود اور سلوب اضافات کا غیر ہے پس اس ذات مقدس کی حقیقت بیشک آدمی کو نہین معلوم ہو سکتی سُبْحَانَ الَّذِیْ عَجَزَ عَنْ اِدْرَاکِہٖ عُقُوْلُ الْعُقَلَاءِ[1] اور بالفرض بحسب ذات اگر خدای تعالی کا کوئی نام بھی ہو تو اُس کی وضع سے یہی غرض ہوگی کہ اُس کے ذکر کے لیے یہ نام وضع کیا گیا ہے نہ یہ کہ مسمے کی تعریف کے لیے وضع کیا گیا ہے اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ کسی شخص کو اُس کی حقیقت معلوم نہین ہو سکتی اُسکی ذات کے لیے کوئی نام وضع ہونا بھی بے فائدہ ہے پس بحسب ذات مخصوصہ حق سبحانہ وتعالی کا کوئی نام نہین ہے لیکن اُس کی حقیقت مقدسہ کی معرفت کے بہت سے لوازم ہین۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے سید المرسلین وعلے آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط ۱۰ ۸۰

[1] ترجمہ پس پاک ہے وہ کہ عاجز ہے جس کے دریافت کرنے سے عقلین عقلمندون کی ۱۲

پہلا عنوان تمام ہوا بفضلہ وکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا عنوان فرشتون پر ایمان لانے کے بیان مین اور اسمین ایک مقدمہ ہے اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** فرشتون پر ایمان لانے کے اعتقاد کی تحقیق مین اور کتابون و رسولون پر ایمان ملائکہ کے مقدم کرنے مین۔ واضح ہو کہ ملائکہ پر ایمان لانے کو کتابون اور رسول کے ایمان لانے پر اسلئے مقدم کیا ہے کہ فرشتے سبب اور واسطہ ہین اُنکے نازل کرنے کا اور سبب مقدم ہوتا ہے مسبب پر اور رسولون سے ملائکہ وجود مین مقدم ہین اسلئے الفاظ مین بھی اُنہین مقدم کیا تا وجود لفظی وجود حقیقی کے مطابق ہو اور فرشتون کے باب مین چار چیزون پر اعتقاد کرنا چاہیے **اول** ایمان اُنکے وجود پر کہ فرشتے موجود ہین اور اُنکی ماہیت و حقیقت مین بحث و غور کرنی ایمان مین داخل نہین ہے لیکن تھوڑا سا اس کا ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ **دوسرے** ایمان اُنکی عصمت و طہارت پر کہ معصوم ہین گناہ و نافرمانی ان سے ہرگز نہین صادر ہوتی جن کامون پر مامور ہین بے تاخیر بجالاتے ہین حقتعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ **تیسرے** اس بات پر ایمان لانا چاہیے کہ فرشتے واسطہ ہین درمیان حقتعالیٰ کے اور بشر کے اور اُنکی قسمین ہین کہ اُنمین سے ہر قسم کی عالم پر اُنکی ایک قسم موکل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا اور فرمایا فَالْمُرْسِلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا **چوتھے** اسپر ایمان لانا کہ حق سبحانہ نے انکے واسطے سے پیغمبرون پر کتابین نازل فرمائی ہین جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ پس فرشتون پر ایمان لانا جبھی تمام ہوگا جب اِن چارون چیزون پر ایمان لاوے ایسا ہی امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے مفاتیح الغیب مین فرمایا ہے **دوسرا بیان** ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر مین ارباب شرع کے نزدیک علمای اہل سنت و حکمای ملت کا یہی اعتقاد ہے کہ ملائکہ علیہم السلام اجسام لطیفہ ہین ہوائیہ اور اشکال مختلفہ کے بدلنے پر قادر ہین نہ اپنی قدرت و تصرف سے بلکہ خدای عزوجل کی قدرت سے اور آسمان اُنکا مسکن ہے نہ وہ مرد ہین نہ عورت اور نہ اپنی

---

۱۲ ترجمہ اور نہین نافرمانی کرتے اللہ تعالےٰ کی اُس چیز مین کہ اُنکو اُس کا حکم کیا اور کرتے ہین جس چیز کا حکم کیے جاتے ہین ۱۲ ۱۲ ترجمہ بے شک وہ کلام ہے بھیجے ہوئے بزرگ کا ۱۲

Marfat.com

اصلی صورت مین آدمیونکو نہین دکھائی دے سکتے مگر بعضی پیغمبرون کو دکھائی دیئے ہین اور اُنمین سے ہرایک کے لئے مقام مقرر ہے کہ اُس سے تجاوز نہین کر سکتے چنانچہ حقتعالے نے بطریق خبر اُنکی طرف سے فرمایا ہے وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ تیسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر مین حکما کے نزدیک حکما کہتے ہین کہ فرشتے جوہر ہین اور حواس بشر سے پوشیدہ ہین اور وہ تین قسم پر ہین یا مؤثر ہین اجسام مین یا مدبر ہین اُنکے یا نہ موثر و نہ مدبر۔ پہلی قسم کو حکما عقول کہتے ہین اور اہل شرع ملاء اعلی۔ دوسری قسم دو نوع پر منقسم ہے ایک علوی کہ اجرام علوی سماوی کی تدبیر کرتے ہین۔ دوسرے سفلی کہ عالم عنصری کی تدبیر کرتے ہین علویات کو حکما نفوس ملکی کہتے ہین اور اہل شرع ملائکہ سماوی اور سفلیات کو اگر وہ بسائط عنصری اور انواع کائنات کی تدبیر کرتے ہین ملائکہ ارضی کہتے ہین اور جو اشخاص جزئی کی تدبیر کرتے ہین اُنکو نفوس ارضی کہتے ہین جیسے نفوس ناطقہ انسانی۔ اور تیسری قسم بھی دو طرح پر ہے ایک خیر بالذات اور یہ کروبیان کہلاتے ہین دوسرے شر بالذات اور یہ شیاطین ہین اور انمین سے جو خیر و شر دونون کی استعداد رکھتے ہین گروہ جن کے نام سے مشہور ہین کلام حکما سے ظاہر ہے کہ جن و شیاطین نفوس بشری ہین کہ اُنکی بدنون سے مفارقت کر گئے ہین اور عامہ متکلمین جوہر مجردہ کے قائل نہین ہین وہ کہتے ہین کہ ملائکہ و جنہ و شیاطین اجسام لطیف ہین کہ اشکال مختلفہ کے بشکل یعنے تبدیل صورت پر قادر ہین چوتھا بیان خلقت ملائکہ کی تحقیق مین توریت مین لایا ہے کہ خدا تعالی کی مخلوق مین سے ملائکہ بھی ایک گروہ ہین زندہ و دانا گویا اور اہل تکلیف مین مامور ہین احکام کے اور منع کئے گئے ہین نواہی سے جیسا کہ انس و جن اور انمین موت جاری ہے جب مدت حیات کسی کی اُنمین سے پوری ہو جاتی ہے حق تعالے اُس کو مار ڈالتا ہے اور اُس کی جگہ اور فرشتہ پیدا کر دیتا ہے اور فرشتون مین سے حقتعالے نے بعضون کو پیغمبرون کے پاس ادائے رسالت کے لئے بھیجا ہے لیکن انکے ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر رسول نہین بنایا اور جس طرح سے آدم کے پیغمبرون نے جنون کو دعوت توحید کی ہے اس طرح آدم سے پہلے فرشتون نے نہین کی پانچوان بیان ملائکہ

Marfat.com

کے گروہون اور اُنکے اصناف اور اُنکی کثرت کے ذکر مین فرشتون کے لشکرون کی گنتی تو سوائے حق سبحانہ کے اور کوئی جانتا ہی نہین ہے جیسا کہ اپنے کلام قدیم مین فرمایا ہے وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ لیکن امام فخر الملۃ والدین رازی قدس سرہٗ نے تفسیر کبیر مین ملائکہ کی کثرت اور اُنکے طواف کا حال اس طرح رقم کیا ہے کہ ملائکہ علیہم السلام کے سات گروہ ہین اول طائفہ مہیمہ کہ جمال الٰہی کے شہود مین حیران و مستغرق ہین آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بھی اُنکو خبر نہوئی اور نہ اُنکو اُنکے سجدہ کی تکلیف دی گئی دوسرا گروہ حجاب بارگاہ الوہیت کا اور یہ فیض ربوبیت کے وسایط ہین انکی صف اول مین روح اعظم ہے اور صف اخیر مین روح القدس ہے جس کا نام جبرئیل علیہ السلام ہے اور ان دونون گروہون کو کروبیان بولتے ہین تیسرا فرقہ حملہ عرش مجید کا ہے چوتھا مجموعہ اہل ملکوت اعلیٰ کہلاتا ہے پانچوان اہل ملکوت اسفل اور ان دونون طائفون کو روحانیات کہتے ہین چھٹا لشکر سفرہ و برره کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ جو کتابین نازل ہوتی ہین اُنکے کاتب ہین ساتوان گروہ کرامًا کاتبین کا ہے کہ آدمیونکے اقوال و افعال کو لکھتے ہین یہ اُنکی قسمون کا بیان ہوا اور کثرت کا بیان یون فرمایا ہے کہ تمامی بنی آدم سے حیوانات بری دس گنے ہین اور ان دونون سے جن دس گنے ہین پھر ان سب کے مجموعہ سے طیور دس گنے ہین اور ان سارون سے جو بیان ہوئے حیوانات بحری دس حصے زیادہ ہین اور یہ سب ملکر ملائکہ ارضی کا دسوان حصہ ہے پھر اس ساری مخلوق کا مجموعہ آسمان دنیا کے فرشتونکا عشر ہے اور آسمان دنیا کے فرشتے اور زمین کی سب مخلوق اکٹھی ہوکر دوسرے آسمان کے فرشتون کا دسوان حصہ ہے اسی طرح اور اسی ترتیب سے یہ مجموعہ تیسرے آسمان کے فرشتون کا عشر اور یہ سب چوتھے آسمان کے فرشتون کا عشر اور یہ کل پانچوین آسمان کے فرشتون کا عشر اور پھر یہ سارے چھٹے آسمان کے فرشتون کا عشر اور یہ سب ساتوین آسمان کے فرشتون کا عشر ہے اور ساتوین آسمان کے فرشتے اس مجموعہ سے مل کر کرسی کے فرشتون سے بہت ہی تھوڑے ہین اور ملائکہ کرسی اور یہ سب ملکر عرش اعظم کے ایک سرادق کے فرشتون کا دسوان حصہ ہین اور عرش کے چھ لاکھ سرادق ہین پھر ان کل سرادقات کے فرشتے اور وہ جو ند کورہوئے

Marfat.com

سارے ملکر اُن فرشتون کی نسبت جو عرش کے گرد طواف کرتے ہین اتنے تھوڑے ہین جتنا دریا کے مقابلہ مین ایک قطرہ ان سبکا مجموعہ خدا تعالے کی طاعت و عبادت و خدمت و فرمانبرداری مین مشغول و مصروف ہین نہ اُنکو ملال ہے نہ فتور یعنی کبھی نہین تھکتے اور نہ ایک لمحہ یا اُس سے کم کبھی ٹھہرتے ہین **چھٹا بیان** عرش کے طواف کرنیوالے اور اُسکے اُٹھانے والے فرشتون کے ذکر مین حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ نے رشف النصایح مین کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرش کے گرد فرشتون کی ستر ہزار صفین ہین اس طرح کہ ایک صف کے پیچھے دوسری اور سب تکبیر و تہلیل مین مشغول ہین اور طواف کرتے ہین اور برابر چلے آتے ہین نہ کسی صف کی ابتدا معلوم ہوتی ہے نہ انتہا اور انکے پیچھے ستر ہزار اور صفین ہین کہ وہ فرشتے اپنی گردنون پر ہاتھہ رکھے کھڑے ہین اور جب طواف کرنیوالون کی تکبیر و تہلیل کی آواز سُنتے ہین سب اکٹھے ہوکر پروردگار جل و علا کی تسبیح اسطرح پڑھنے مین باواز بلند سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ[1] اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْخَالِقُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَكَ اور اِن فرشتون کے پیچھے ستر ہزار صفین اور فرشتون کی ہین کہ دہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر چھاتی کے اوپر رکھے ہوئے ہین اور سر سے قدم تک انکے سارے بدن پر بال اور پر ہین اور انکے سارے اعضا آپسمین ملے ہوئے ہین اور ہڈیان و رگین و پٹھے و گوشت کچھہ نہین ہے اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و تمجید کرتے ہین کہ ایک تسبیح دوسری تسبیح سے نہین ملتی ہے اور حضرت شیخ الشیوخ نے رشف النصایح مین یہ بھی فرمایا ہے کہ اُنکے ایک بازو سے دوسرے بازو تک چھہ سو برس کے رستہ کا فاصلہ ہے اور کان کی لَو سے اُنکی گردن تک چار سو برس کی راہ ہے۔ اور ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ تک اور ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک پانسو برس کا راستہ۔ اور قدم سے ٹخنے تک سو برس کا۔ اور کعب سے زانو تک دو سو برس۔ اور زانو سے پہلو تک تین سو برس۔ اور پہلو کی ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک سو برس کا۔ اور پہونچے سے کہنی تک دو سو برس کا۔ اور کہنی سے کندھے تک تین سو برس کا اگر

[1] ترجمہ پاک ہے تو اور اپنی حمد کے ساتھہ تو معبود ہے ایسا کہ نہین معبود ہے سوا تیرے تو معبود ہے بڑونکا بڑا سبکا پیدا کرنیوالا اور ساری

Marfat.com

خدائے تعالی کا حکم نہو تو تمام جہانکے پہاڑونکو ایک مٹھی مین اور باقی جہان کو دوسری مٹھی مین لے سکتے ہین۔ اور حضرت شیخ الشیوخ نے اُسی رشف الضلائح مین واہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہی کہ عرش کے اُٹھانیوالے فرشتونکا طول دولاکھ سترہ ہزار برس کی راہ ہی اور اُنکی قدم کے نیچے سات ہزار برس کا راہ ہی اور اُنکی گنتی کسی مخلوق کو نہین معلوم جب عرش کا اُٹھانا چاہتے ہین سارے گھٹنون کے بل بیٹھ جاتے ہین اور عاجز ہوجاتے ہین حقتعالی کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اُنکو ملقین فرماتا ہی اُسوقت حق جل وعلا کے عرش اعلی کو اُٹھاتے ہین اور کھڑے ہوتے ہین اور عرش مجید کو اپنے کندھون پر رکھتے ہین اور اُنکے پاؤن ساتوین زمین کے نیچے پانسو برس کی رستے پر ہوا کے اوپر رکھے ہین اور اس کلمہ کے پڑھنے سے ایک ساعت باز نہین رہتے ہین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ الْحَمِیْدِ الرَّفِیْعِ اور ہر کلمہ کے بعد مومنین ومومنات کے لئے استغفار کرتے ہین **ساتوان بیان** فرشتونکی عصمت اور اُنکی فضیلت کے ذکر مین عام مومنون پر اور انبیا علیہ السلام کی تفضیل کے بیان مین فرشتون پر واضح ہو کہ فرشتے خدا تعالی کی نافرمانی سے معصوم ہین اگر خدا تعالی کی طرف سے عصمت نہوتی اُنکا نافرمانی کرنا ممکن تہا اس لئے کہ وہ امر ونہی کے ساتھہ مکلف ہین اور کسی شخص کو ایسے کام کا حکم کرنا کہ اس کا نکرنا ممکن نہو اور ایسے کام سے منع کرنا کہ اُس کا کرنا ممکن نہو حکمت سے بعید ہے اور امر ونہی اسکانکے بغیر ثواب وعقاب کا باعث نہین ہوسکتی اور اس آیہ کریمہ مین اسپر دلیل ہی اور ملائکہ اللہ تعالی کے برگزیدہ ہین اور اُنکی حرمت واجب ہی اور رسول آدمیونکے فرشتون کے رسولون سے افضل ہین اور رسل ملائکہ عام مومنون سے افضل ہین اور عام مومن عام فرشتون سے افضل ہین اور فرشتے کسی وقت خدا تعالی کی عبادت سے حاضر نہین ہوتے ہین وَهُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اور ہمیشہ حقسبحانہ وتعالی کے ذکر مین مشغول رہتے ہین اور جب اُنکو کسی کام کا حکم ہوتا ہی تو اُس کام مین مصروف ہوتے ہین لیکن جتنبک اُس کام کو کرتے ہین اپنی تسبیح سے باز نہین رہتے اور جو کام فرشتون سے لیے جاتے ہین وہ بہت ہین چنانچہ عرش اعظم کا طواف کرنا اور اُس کے گرد صف باندہ کر کھڑے رہنا اور ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ اور فرشتونکے دو گروہ ہین ایک روحانیات یعنی ملائکہ رحمت دوسرے کروبیان یعنی فرشتگان عذاب اللہ اعلم بالصواب

---

۱۲ ترجمہ نہین ہی طاقت اور نہ قوت ہی مگر اللہ کی مدد سے ۱۲ ۲۱ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ صاحب عرش بزرگ حمد کے گئی اونچے کا ۱۲

۳۱ ترجمہ اور وہ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہین ۱۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا عنوان کتابون پر ایمان لانے مین اور اسمین ایک معنی ہے اور اسمین سات بیان ہین پہلا بیان کتابون کی وحی ہونے کے ذکر مین حق تعالے نے اپنے پیغمبرون پر جو کتابین نازل فرمائی ہین وہ حق سبحانہ وتعالی کی وحی ہین کہانت وسحر والقای شیاطین نہین ہین اور سب کتابون مین افضل قرآن شریف ہے کہ وہ خلقت کے اسمین تصرف کرنے اور تغیر وتحریف کرنے سے محفوظ ہے اور مشتمل ہے آیات محکمات ومتشابہات پر اور آیات محکمات اس کی آیات متشابہات کو کھولنے والی ہین دوسرا بیان سب کتابون کے حق ہونے مین جتنی کتابین اللہ تعالے نے نازل فرمائی ہین سب حق ہین انکا قبول کرنا اور انکے حکمون پر چلنا اُنپر فرض تھا جن پر وہ کتابین اتری تھین اور ہم پر قرآن مجید کا قبول کرنا اور متابعت اُس کی فرض ہے سوائے اس کے اور بھی کتنی چیزین فرض ہین اول یہ کہ وہ معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قیامت تک ہمارے لئے حجت ہے اور نسخ وتبدیل سے منزہ ہے دوسرے وہ اللہ تعالے کا کلام ہے نہ جبرئیل علیہ السلام اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے اگر کوی کہے حق تعالے نے اُس کو جبرئیل علیہ السلام کی طرف اضافت کیا ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ[۱] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرئیل کا کلام ہے اُس کا یہ جواب ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اسکو حاصل کیا ہے یا سُنا ہے اُسکو رسول کریم سے یا اس کلام کے ساتھہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوا ہے یعنی اُس کو لایا ہے جو کہ جبرئیل علیہ السلام اُس کے لانے کا واسطہ تھے اس لئے اُنکی طرف اضافت کی گئی تیسرا بیان اس بات کے ذکر مین کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے اور معجزہ وہی ہوتا ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی اُسپر قادر نہو سکے اور قرآن شریف کے اعجاز کا اعتقاد یہی واجبات سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات کے دن سے آجتک روز تک کسی نے قرآن مجید مین سے کچھہ کم نہین کیا اور نہ کچھہ اُسپر زیادہ کیا اور جیسا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تھا ویسا ہی اب ہی ہے کسی طرح اُسمین تفاوت نہین ہوا ہی بمقتضای

[۱] ترجمہ تحقیق وہ کلام ہے رسول بزرگ یعنے جبرئیل علیہ السلام کا ۱۲

اس قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ **چوتھا بیان** کتابون کے قدیم ہونے مین اللہ تعالیٰ کی سب کتابین قدیم ہین اس لئے کہ وہ سب حق تعالےٰ کا کلام ہے اور کلام اُس کی صفت ہے اور صفتین اُس کی قدیم ہین پس کتابین قدیم ہوئین اور نامون کے تعدد کا سبب یہ ہے کہ زبانون کے جدا جدا ہونے سے نامون مین تغیر ہوا جیسے عربی مین اُسکو قرآن کہتے ہین اور عبرانی مین توریت اور سُریانی مین انجیل اور اسیطرح اور کتابین اور اہل سنت والجماعت کا یہ مذہب ہے کہ اصل کلام الٰہی معنی ہے جو قائم بالذات ہے اور عبارات مختلف جو زبانون اور مکانون اور قومون مختلف کے سبب سے واقع ہوئے ہین حرفون اور آوازون مین وہ اُسی کلام قدیم پر دال ہین اور حنابلہ وکرامیہ کہتے ہین کہ کلام اُس کا صوت وحرف ہے اور یہی قایم ہے اُس کی ذات کے ساتھہ اور قدیم ہے اور معتزلہ کے نزدیک کلام اُس کا صوت وحرف ہے مگر وہ بندونکے ساتھہ قایم ہے بموجب طریقہ اہل سنت والجماعت وارد ہوتا ہے کہ ان حروف کی قدامت کا منکر جو جلدون مین موجود ہین کافر نہین ہوتا اور حال یہ ہے کہ کافر ہوجاتا ہے جب کہ دال سے مدلول کی قدامت کا انکار مراد رکھتا ہو اور ذکر ہمیشہ مدلول پر دال ہوتا ہے اسی دال کے انکار سے مدلول کا انکار لازم آتا ہے اور اس الزام سے کافر ہوجاتا ہے **پانچوان بیان** کتابون کی تعداد معین نہونے مین اللہ تعالیٰ کی کتابون کی گنتی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوتی ہے چار کتابون کا ذکر تو قطعی ہے اول توریت حضرت موسےٰ پر دوسرے زبور حضرت داؤد پر تیسری انجیل حضرت عیسےٰ پر چوتھا قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ پر صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور یہ جو مروی ہے کہ سو صحیفہ اور اُترے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر علیہ السلام دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوا پس اولیٰ یہی ہے کہ گنتی معین نکرین اور سب کتابون پر ایمان لاوین **چھٹا بیان** ناسخ ومنسوخ کے بیان مین کلام اللہ مین ناسخ ومنسوخ ہے اور ہمارے نزدیک نسخ حکم مین ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ایک حکم فرماتا ہے بعد اُس کے دوسرا حکم کرتا ہے جس کے سبب سے پہلا حکم معمول بہ نہین رہتا ہے جیسا کہ فرمایا وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ پھر فرمایا حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ط یعنی پہلے مشرکون سے

۵۱ ترجمہ بیشک ہم نے نازل کی نصیحت اور بیشک ہم اُس کے لئے البتہ نگہبان ہین ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور اعراض کر مشرکون سے ۱۲ ۵۳

اعراض کرنے اور لڑائی نکرنے کا حکم دیا پھر اُس کو منسوخ فرمایا اور لڑائی کا حکم کیا اور نسخ ظاہر امر و نہی مین ہوتا ہے چیزون مین نہین ہوتا کیونکہ چیزون مین نسخ ہوتا تو کذب لازم آتا اور وہ جائز نہین ہے اور احکام کے نسخ کرنے مین ہی حکمتین ہین کہ اُنکو حکیم مدبر ہی خوب جانتا ہے یا وہ جانتے ہین جن کو ملہم ارشاد نے دانا کیا ہے چنانچہ بعضون نے کہا ہے کہ ایک حکمت یہ ہے کہ جو وقت پہلا حکم ہوا تھا اُسوقت کے بندون کی مصلحت اُسی حکم مین تھی پھر دوسرے وقت کے بندون کے لیے مصلحت اسی دوسرے حکم مین تھی اور یہ تفاوت حق تعالی کو معلوم تھا اور بندے نہین جانتے ہتے اور خدائے تعالے کے علم مین اس سے کچھ فرق نہین آسکتا چنانچہ ایک طبیب آج ایک بیمار کا علاج میٹھی چیز سے کرے اور دوسرے روز اُس کے برخلاف دے اور یہ اختلاف دوا کا بیمار کے مزاج کے اختلاف سے ہے نہ اس سبب سے کہ حکیم کے علم مین تفاوت ہے پس جب حال متغیر ہوتا ہے حکمت تقاضا کرتی ہے کہ حکم ہی متغیر ہو جاوے

ساتوان بیان اون کتابون کے ذکر مین جو یہودیون اور نصارے کے پاس ہین پہلی کتابون مین سے جو یہود اور نصارے کے پاس ہین اُنکی تصدیق ہمپر لازم نہین ہے اسی واسطے کہ اُنہون نے اُنمین خیانت کی ہے اور اپنی طرف سے کچھ اُنمین ملایا ہے اور کچھ اُنمین سے نکالا ہے اور اُنکے اس تغیر و تحریف کی حق تعالے نے اپنے کلام پاک مین خبر دی ہے اور وہ اُس کو خدا کا کلام بتاتے ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل کتاب کے قول کی تصدیق نکرو اور یون کہو کہ جو کچھ خدائے تعالے نے نازل فرمایا ہے اُس پر ہم ایمان لائے ہین واللہ الہادی فقط۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا عنوان پیغمبرون پر ایمان لانے مین اور اُسمین ایک معنی ہے اور اُسمین سات بیان ہین

پہلا بیان اسبات کے ذکر مین کہ ہدایت کا رستہ جس کے باعث عذاب سے نجات ملے اور ثواب کے درجات دستیاب ہون نہین حاصل ہوسکتا مگر تعلیم و تائید سے واضح ہو کہ طریق نجات اور وصول درجات کے ہدایت تعلیم معارف و اعمال صالحہ پر موقوف ہے اور اس کا استفاضہ آدمی کو جناب اقدس جل جلالہ سے میسر نہین ہوسکتا اس لئے کہ آدمی تعلق عالم طبیعت کے اندھیرے مین منغمس ہے اور مکدرات بشریت کے تکدر مین پھنسا ہوا ہے پس یہ اس کمال تکدر و تنزل کی حالت مین عالم سفلی کا تہ نشین ہے اور حقتعالے کی ذات کمال تقدس و تنزہ کے ساتھہ ذروہ اعلا پر ہے اُس کو اُس سے کیا نسبت ہے اور فیض یعنی فیض پہنچانے والے اور استفیض یعنی فیض طلب کرنے والے مین مناسبت لازم و ضرور ہے اسواسطے حق تعالے نے بعضی آدمیون کو برگزیدہ کیا اور اُنکو کمال طہارت اور نفوس کی صفائی عطا فرمائی اور عالم طبیعت کے میل سے اُنکو پاک کیا اور اُنکے باطن کو مہبط وحی اور انوار الہام و اسرار کا مقر ٹھہرایا اور اُنمین سے بعضون پر کتابین نازل فرمائین یہی پیغمبر ہین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جبکہ یہ پیغامبر صورت اور لوازم بشریت مین عوام خلائق کے ساتھہ شریک تھے اور امر و نواہی مین کہ طبیعت کے خلاف ہین لوگون کو اُنکی پیروی کرنی شاق گزری ان سے معارضہ کرنے لگے اور دلیل نبوت کے طالب ہوئے اس لئے اللہ تعالے نے اُنکی تائید کی اور وہ چیزین پیدا کین جن کی عادت نہ تھی اور دعوے نبوت کے وقت جو کچھہ نبوت کے مدعیون نے حسب الطلب اپنے مخالفون کے حق تعالی سے مانگا اُنکی مراد کے موافق اُسی وقت عطا فرمایا اور مخالفون کو اُنکے معارضہ مین عاجز کیا پس ان خرق عادات کو معجزات کہتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سے معجزے ہوئے ہین کہ کتب حدیث و سیر مین موجود ہین اور سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کا معجزہ ہونا فصاحت و بلاغت کے کمال سے ہے واللہ اعلم بالصواب

دوسرا بیان انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کے طریقہ مین اور وہ یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ پیغمبر علیہ السلام سب اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے ہین اور حق ہین لیکن ایمان مین اُنکی گنتی شرط

Marfat.com

ہنہین ہے اول اُنکے آدم علیہ السلام اور آخر اُنکے خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اُنمین افضل رسول ہین اور فاضل تر رسولون مین اولوالعزم ہین اور وہ بموجب صحیح ترین اقوال کے پانچ ہین نوح و ابراہیم و موسےٰ و عیسےٰ و حضرت محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اِن پانچون مین سے سب سے افضل حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اُنکے بعد ابراہیم علیہ السلام اُنکے بعد نوح و موسےٰ و عیسےٰ علیہم السلام اور تینون مین سے ایک کو دوسرے پر افضلیت ثابت نہین ہوئی لیکن یہ باقی رسولون سے افضل ہین اور نبی وہ ہے کہ حق تعالےٰ نے اُس کو خلق پر بھیجا ہو احکام پہنچانے کو اور رسول وہ ہے کہ اُسکو شریعت یا کتاب بھی دی ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثقلین یعنی جنون اور آدمیون دونون پر مبعوث ہوئے ہین اور پیغمبرون کی ختم کرنے والے ہین کہ اُنکے بعد کوئی پیغمبر نہین ہوا اور نہ ہوگا اور اُنکی شریعت سب شریعتون کی ناسخ ہے اور قیامت تک کبھی منسوخ نہوگی اور یہ سب مضامین قرآن مین موجود ہین - چنانچہ فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ اور فرمایا قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا اور فرمایا قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اور فرمایا وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور فرمایا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ واللہ اعلم بالصواب

تیسرا بیان انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے ذکر مین - انبیا علیہم السلام گناہ سے معصوم ہین اور اس اجمال کی یہ تفصیل ہے کہ کفر اور کبیرہ گناہ تو انہون نے اپنے ارادہ سے اور بھول کر پہلے وحی کے اور بعد وحی کے کبھی نہین کیا - اور بعضی پیغامبرون سے صغیرہ گناہ وحی سے پہلے یا بعد وحی کے بھولے سے کبھی صادر ہو گیا ہے لیکن ایسا صغیرہ جس کے کرنے سے اُس کا کرنے والا خست و دنائت کے ساتھہ منسوب ہو سکے جیسے ایک لقمہ یا ایک حبہ کی چوری اُنسے ہرگز کسی حالت مین صادر ہونا نہین جائز ہے کیونکہ اگر اُن سے کفر یا کبیرہ سرزد ہو تو اسمین بھی اُنکا اتباع خلق کو لازم ہو کہ اُنکی پیروی کے باب مین حکم الٰہی وارد ہے اور پیغمبری سے

۱؎ ترجمہ اور نہین بھیجا ہم نے تجکو مگر کل گروہون آدمیون کی طرف ۱۲ ۲؎ کہہ تحقیق مین رسول اللہ کا ہون تم سب پر ۱۲
۳؎ ترجمہ کہدی گئی میری طرف کہ ایک گروہ جنون کا ۱۲ ۴؎ ترجمہ اور لیکن رسول اللہ کا اور ختم کرنیوالا پیغامبرونکا ۱۲

اُنکی معزولی لازم آوے اس لئے مذنب ظالم ہوتا ہے اور جب وہ گناہگار ہوئے تو ظالم ہوئے اور ظالم عہد نبوت کے لائق نہین ہوتا جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ اگر کوئی کہے کہ یہان عہد سے امامت مراد ہے کہ امامت کے ساتھہ ظلم نہین جمع ہوتا اس سے یہی مدعا ہمارا حاصل ہے اس لئے کہ جب امامت کے ساتھہ ظلم نہین جمع ہو سکتا تو نبوت کے ساتھہ بالاولی نہین جمع ہو سکتا اور وہ مخالفین کی حجت کی جواب مین منقول ہے کہ پیغمبرون سے گناہ کبیرہ کا صدور بعد بعثت سہوًا اور صغیرہ کا عمدًا جائز ہے کہ قصے اُنکے قرآن مجید اور احادیث مین موجود ہین اس کا جواب اجمالًا یہ ہے کہ جو منقول بروایت احاد ہے وہ رد کرنے کے قابل ہے اس لئے کہ خطا کا رواۃ پر وارد کرنا آسان ہے انبیاء علیہم السلام کو گناہون کے ساتھہ منسوب کرنے سے اور وہ جو تواتر سے ثابت ہے جبتک کہ اسکی تاویل ہو سکے اسکی تاویل لازم ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت قائم رہے اور جس کی تاویل نہو سکے وہ حمل کیا جاوے بعثت سے اول کے زمانہ پر اور مخالفین کے دلائل کی تفصیل اور اُنکے جواب مفصل علم کلام کی کتابون مین مسطور ہین جس کو دیکھنے ہون وہان دیکھلے۔

چوتھا بیان معجزات وکرامات واستدراج وسحر وطلسمات اور انکے فرق کے ذکر مین اور ولی کی ولایت اور اُس کی قسمون اور مراتب کے احوال مین حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ نَظِیْرٌ فِیْ اُمَّتِهٖ بِتَعْرِیْفٍ وَتَمْلِیْكٍ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کی امت مین ولی ہوتے ہین اور ایک اُس کی مانند ہوتا ہے اور ولایت کے معنی اور اُس کی قسمون کا حال بیان ہوتا ہے اور بعضی ولی سے خرق عادات ہی ہوتے ہین اُس کی چار قسمین ہین **پہلی قسم** معجزہ ہے اور وہ نبی سے بعد دعوی نبوت کے ہوتا ہے اور نبوت کے دعوی سے پہلے جو خرق عادت نبی سے ہو اُس کو ارہاص کہتے ہین اور معجزہ اُس خرق عادت کو کہتے ہین جو نبی سے طلب کرین اور وہ اُنکے سوال کے ساتھہ ہو جواب اُنکے حسب المطلب ظاہر کرے۔ بحکم الٰہی بشرطیکہ محال نہو اس لئے کہ اگر محالات مین سے کوئی چیز طلب کرین تو اُس کا ظاہر کرنا خدائے تعالے پر واجب نہین ہے جیسے ایک وقت معین مین ایک

لہ ترجمہ نہین پہنچ سکتا اقرار میرا اور وحی میری ظالمون کو ۱۲ لہ ترجمہ ہر ایک نبی کی ایک مثال یعنی اُس کی مانند ایک شخص ہوتا ہے

شخص معین کے لئے موت وحیات اور معجزہ کا حکم یہ ہے کہ وہ دعوی نبوت کی صحت کی دلیل ہوتا ہے قطعاً و یقیناً اور اُس کا انکار کفر ہوتا ہے **دوسری** قسم کرامت ہے اور وہ خرق عادت ہی جو ولی سے صادر ہو بغیر دعوی نبوت کے جیسے مسافت بعید کا تھوڑی سی مدت مین قطع کرنا پانی پر چلنا ہوا پر اُڑنا اور سوائے اسکے اور یہ بھی معجزہ نبی کا ہے جو اُس کی کمال متابعت کے سبب سے ولی کو حاصل ہوا ہے لیکن معجزہ کی شرط اظہار ہے اور کرامت کی شرط کتمان ہے اور معجزہ کا پھل و فائدہ غیر کو ہوتا ہے اور کرامت کا صاحب کرامت کو اور صاحب معجزہ قطعی دعوی کر سکتا ہے کہ یہ اعجاز ہے اور صاحب کرامت قطعی نہین کہہ سکتا کہ یہ کرامت ہے بلکہ ممکن ہے کہ ایک شخص ولی ہو اور وہ نجانتا ہو کہ وہ ولی ہے لیکن نبی بشبہہ جانتا ہے کہ وہ نبی ہے **تیسری** قسم استدراج ہی اور وہ خلاف عادت ہے جو کفار سے وجود مین آوے بسبب ریاضت شاقہ کے اور یہ سبب سے حاصل ہوتی اور اُس کے کرنے والے کو درجہ بدرجہ عذاب دوزخ سے نزدیک کرتی ہے **چوتھی** قسم سحر و طلسمات وغیرہ ہین جو کواکب کی تاثیرات اور اشیا کی بعضی خاصیتون سے خلاف عادت ظاہر ہوتے ہین اور یہ کافرون اور بعضے فاسق مسلمانون سے ظاہر ہوتے ہین اور ولایت واو کے زبر سے ربوبیت و محبت و نصرت و قرب وغیرہ کو کہتے ہین اور واو کے زیر سے ولایت[1] کے معنی امارت ہین یہان پہلی مراد ہے اور وہ چار طرح پر ہے **اول** ولایت عظمی اور وہ ولایت لاہوتی ہے **دوسری** ولایت کبری اور وہ ولایت جبروتی ہے **تیسری** ولایت وسطی اور وہ ولایت ملکوتی ہے **چوتھی** ولایت صغری اور وہ ولایت ناسوتی ہے **اول** حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے اور اُس کا ولایت حق بھی نام ہے **دوسرے** سارے پیغمبرون کا حق ہے **تیسرے** اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم کا حق ہے **چوتھی** عام مومنون کا حق ہے اور ولایت وسطی دو نوع کی ہے ولایت عن اللہ دوسری ولایت عن الرسول **اول** کا خلافت کبری نام ہے **نظم**

نبی چون آفتاب آمد ولی ماہ		مقابل گردد اندر فی مع اللہ	

[1] محققین نے لکھا ہے کہ خرق عادت کی چھ قسمین ہین اول معجزہ جو نبی سے مولد نبوت دوسرا راس جو قبل ہو تیسری کرامت جو ولی سے ہو بعد ولایت چوتھی موئنت جو مومن پرہیزگار سے ہو قبل ولایت پانچوین استدراج جو کافر سے ہو چھٹے خذلان جو کافر سے اسکے دعوی کے خلاف صادر ہو جیسے مسلمہ کذاب نے لعاب دہن میٹھے کنوئین مین ڈالا اور وہ کھاری ہو گیا اور سحر و طلسمات وغیرہ جو بعض اشیا بعض کواکب کے تاثیر سے ہوتے ہین وہ خرق عادت نہین بلکہ عادت مین داخل ہین ۱۲ واللہ اعلم

نبوت در کمال خویش صافی ست	ولایت اندرو پیدا نہ مخفی ست

نظم

نبی ہے آفتاب اور ہے ولی ماہ	مقابل ہین یہ اندر نبی مع اللہ
نہایت صاف ہے نور نبوت	اُسی کا عکس ہے نور ولایت

دوسری کو خلافت صغری کہتے ہین خلافت صغری حکمت کا اخذ کرنا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقلاً بعد نقل کے طور پر اور خلافت کبری حکمت کا اخذ کرنا ہے اللہ تعالی سے اُس طور پر کہ جس طرح پر وہ ہے پس خلافت کبری مین کوی چیز زیادہ وکم نہین ہوسکتی اور نہ اُسمین خطا وصواب جائز ہے اور خلافت صغری مین یہ سب جائز بلکہ واقع ہین چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شریعت مین مجتہدین کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ اَلْمُجْتَهِدُ قَدْ يُصِيبُ وَقَدْ يُخْطِئُ[1] اور خلافت کبری مین اس وجہ سے خطا جائز نہین ہے کہ ماخذ سے حکم اخذ کرتے ہین اور باوجودیکہ مصدر احکام الہی سے صدور حکم مین ولی رسول کے برابر ہوتا ہے لیکن ظاہر مین شریعت کا تابع اور رسول کا محکوم ہوتا ہے مثنوی

ولی از پیروی چون ہمدم آمد	نبی را در ولایت محرم آمد
زان کنتم تحبون یابد او راہ	بخلوت خانہ یحببکم اللہ
بود تابع و بی از روی معنے	بود عابد و لی از روی کے معنے
ولے وقتی رسد کارش باتمام	کہ با آغاز گردد باز انجام
کسے مرد تمام ست کز تمامی	کند با خواجگے کار غلامی
ولایت در ولی پوشیدہ باید	ولیکن در نبی پیدا نماید

مثنوی

ولی جب پیروی مین ہو مقدم	ولایت مین نبی کا ہو وہ محرم
کہ ان کنتم تحبون ہی سے راہ	وہ پاتا ہے سوے یحببکم اللہ
خدا سے جب ولی ہوتا ہے واصل	نبی کی پیروی مین جب ہوا کامل

[1] ترجمہ مجتہد کبھی راہ ہوتا ہے اور کبھی خطا پر ۱۲

جبھی ہوتا ہے پورا کام اُس کا — ملے آغاز اور انجام اُس کا
جبھی تو مرد کی جاتی ہے خامی — کرے سردار ہوکر بھی غلامی
ولی مین ہے ولایت پر نہ پیدا — اگرچہ ہے نبی مین وہ ہویدا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول اس مقال کا شاہد ہے کہ آپ سے پوچھا کہ آپنے خدا تعالی کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہچانا ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو حضرت حق تعالے سے آپنے فرمایا کہ اگر مین خدائے تعالے کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہچانتا تو وہ میرے نزدیک خدائے تعالے سے زیادہ ہوتی اور جو خدائے تعالے سے آپکو پہچانتا تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کیا حاجت تھی پھر پوچھا کہ کیونکر پہچانا فرمایا اِنَّ اللّٰہَ عَرَّضَنِیْ نَفْسَہٗ یعنے اللہ تعالی نے مجکو اپنی ذات پاک کا شناسا کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا قرآن و ایمان کے پہنچانے اور محبت کے درست کرنے کو اور خلائق کے طریقہ دین اسلام سکھانے کو پس مینے اُنکی تصدیق کی اور جو کچھ وہ لائے سب قبول کیا یہی سبب تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت شریف کے وقت کسی کو خلافت کی وصیت نہ فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میری اُمت مین خلافت کبری موجود ہے اور امور دین کو جیسا کہ چاہیے سب جانتے ہین اور یہ حدیث بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ اور خلافت کبری مین تلوار کا ہونا شرط نہین ہے اور خلافت صغری مین شرط ہے اور قول اَلْوِلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ کو بعض نے حدیث جانا ہے اور اس کے ظاہر پر اعتراض کئے ہین حالانکہ یہ حدیث نہین ہے بلکہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ کا قول ہے اور اس مین شبہ و اعتراض اس سبب سے پیدا ہوئے ہین کہ اسم صفت کو کہ لفظ نبوت و ولایت کا ہے موصوف پر کہ نبی و ولی ہے حمل کیا اور اُس پر تابع و متبوع کو قیاس کیا اور اس بنائے فاسد پر خیال کرکے کہنے لگے کیونکر ہوسکتا ہے کہ ولی جو نبی کا تابع ہوتا ہے وہ نبی سے افضل ہو جاوے اور نبی کہ متبوع ہے اور اُس کا موسن یہ ہے یعنی اُس کی نبوت پر اُس ولی کو ایمان لانا واجب ہے اور وہ

۱؎ ترجمہ تحقیق اللہ تعالی نے پیش کیا مجھپر اپنا یعنی ذات ۱۲ ۲؎ ترجمہ میرے صحابی ستارون کی مانند ہین پس جس کا تم اقتدا کروگے راہ پاؤگے
۳؎ ترجمہ ولایت افضل ہے نبوت سے ۱۲

نہایت مکرم ہے اس باعث سے کہ اُس پر وحی نازل ہوئی فرشتے اُس کی خدمت مین حاضر ہوئے دین کے احکام اُسنے پہنچائے پہلے دینون اور ملتون کو اُسنے نسخ کیا شریعت کی بنیاد قائم کی اور ولی ایک شخص ہے اُس کی امتیون مین سے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ تفصیل ولایت و نبوت مین ہے نہ ولی و نبی مین پس اس کلام کی توجیہ کہ ولایت نبوت سے افضل ہے بفضل الٰہی کئی طرح سے لکہی جاتی ہے **پہلی توجیہ** ولایت حق تعالی کی طرف منسوب ہی موجب اس آیہ کریمہ کے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ[1] اور یہ اُس کی صفت ہے اور وہ پاک و قدیم ہے اُس کی صفتین بہی مقدس و غیر مخلوق ہین اور نبوت بندہ کی صفت ہی اور بندہ مخلوق ہے اور اُس کی صفتین بہی مخلوق ہین اس لئے ولایت کہ حق تعالی کی صفت ہے نبوت سے کہ بندہ کی صفت ہی افضل ہے **دوسری توجیہ** یہ ہے کہ مِنْ اس مقام پر بمعنی بعد ہے جیسے اس آیہ شریفہ مین ہے اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ[2] ای بعد جوع یعنی اُنکو کہلاتا ہے بعد بہوک کے اور اس حدیث مین ہے وَاللّٰهِ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ[3] اَفْضَلَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ پس یہ معنی ہوئے کہ ولایت افضل ہے بعد نبوت کے **تیسری توجیہ** یہ کہ نبی کی ولایت اُس کی نبوت سے افضل ہے اور اسمین پانچ وجہ ہین **پہلی وجہ** یہ ہے کہ نبی حق تعالی سے فیض حاصل کرتا ہے اور وہ فیض پہر خلق کو پہنچاتا ہے اول کو اجمال کہتے ہین اور دوسری کو تفصیل پس جبتک وہ پہلی حالت مین ہوتا ہے بے رنگ ہوتا ہے اور متوجہ محض بخدائے تعالے اور جب دوسری حالت مین ہوتا ہے تبلیغ کی نقشون سے منقش اور متوجہ بخلق ہوتا ہے اور بیشک یہ پہلی حالت خفائی کہ اسمین اولوی حق ہے افضل ہے دوسرے حالت خلقانی سے کہ اسمین اولوی خلق ہے چنانچہ یہ حدیث شریف اسپر دال ہے[4] لَسْتُ كَاَحَدٍ لِّاَنِّيْ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ اور یہ حدیث بہی اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے[5] لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ پس نبی کی ولایت کی حالت اُس کی نبوت کی حالت سے افضل ہوی **دوسری وجہ** یہ ہے کہ ولایت

---

[1] ترجمہ وہان حکم اور ولایت ہی اللہ سچے کے لئے ۱۲ [2] ترجمہ کہلاتا ہی اُنکو بہوک سے یعنی بعد بہوک کے ۱۲ [3] قسم ہی اللہ تعالی کی کہ طلوع ہوتا ہی سورج اور نہ غروب ہوتا کسی شخص پر بعد نبی کے افضل ابی بکر سے یعنی بعد ابی بکر کے ۱۲ [4] ترجمہ مین تمہاری مانند کہانے پینے کا محتاج نہون ہون مین اپنے رب کے پاس رہا اُس نے مجہے کہلایا اور پلایا ۱۲ [5] ترجمہ میرے لئے اللہ تعالی کے ساتھ ایک وقت ہی کہ اسمین ۱۲

باطنی امر ہے اور نبوت ظاہری تیسری وجہ یہ ہے کہ ولایت خاص ہے و نبوت عام ہے چوتھی وجہ یہ ہے کہ ولایت کی نہایت نہین ہے اور نبوت کی نہایت ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ پانچوین وجہ یہ ہے کہ ولایت کل ہے اور نبوت جزو ہے اب ولایت کے معنی اور اقسام کے ترقیم کے بعد ولی اور اُس کی قسمون کا کچھہ حال لکھا جاتا ہے ولی فعیل کے وزن پر بمعنی فاعل بھی آتا ہے اور بمعنی مفعول بھی مستعمل ہے پس اگر بمعنی فاعل قرار دین تو کہین کہ حق تعالی کے فرمان اور اُس کی طاعت کا قبول کرنے والا اور بجالانیوالا اور بمعنی مفعول قبول کیا گیا حق کا سبب دوام کرنے طاعت و عبادت کے ظاہر و باطن مین اور حفاظت کیا گیا گمراہی و معصیت سے حق تعالی نے فرمایا وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ولی کی دو قسمین ہین ایک عام دوسرے خاص عام یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل عمیم سے اپنے بندون کے ساتھہ قربت فرمائی جس کی خبر اپنے کلام پاک و قدیم مین ارشاد فرمائی اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اور اس کا ثمرہ عذاب میزان سے نجات ہے اور جنت مین وصول درجات اور خاص یہ ہے کہ یہ اپنے بندون کو مجاہدہ و ریاضت سے اپنا قریب بنالیا چنانچہ فرمایا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور اسی قسم کے حق مین فرمایا ہے أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور اس کا ثمرہ اللہ تعالی کی نزدیکی ہے اور اولیاء اللہ کے مراتب متفاوت ہین ہمارے مخدوم حضرت مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی نور اللہ مرقدہ نے نفحات مین کہ آپکی مصنفات مین سے ہے تین مرتبے مقرر کئے ہین اول و دوم و سوم اور آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ برحق ہین اور انکی کرامات بھی برحق ہے اور اولیا وہ ہین جو متقی ہون اور تقوی دو طرح کا ہے ایک حرام و شبہات سے پرہیز کرنا دوسرا عزیمت پر عمل کرنا اور جن چیزون کی رخصت ہے اُن سے بھی پرہیز کرنا نہ یہ کہ ہوا پر اڑنا کہ اسمین بعض کافر بھی شریک ہین منقول ہے کہ کسی نے حضرت سلطان

---

۵۱ ترجمہ نہین ہی ہے کوئی میرے بعد ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور وہ متولی یعنی درستی و حفاظت کرنیوالا نیکون کا ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ اللہ تعالے دوست ہی ایمان والونکا نکالتا ہے اُنکو اندھیرون سے نور کی طرف ۱۲ ۵۴ ترجمہ اور جو ہمارے رستے مین جہاد و کوشش کرتے ہین ہم اُن پر کھولدیتے ہین اپنے ملنے کے رستے ۱۲ ۵۵ ترجمہ آگاہ ہو کہ تحقیق ولی اللہ کی خوف نہین اُن پر اور نہ وہ غمگین ہونگے - اور وہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کی اُنہون نے ۱۲

Marfat.com

سلطان العارفین سے پوچھا کہ آپ پانی پر چلے جاتے ہین اور قدم تر نہین ہوتے اور آپ ہوا پر اڑتے ہین آپنے فرمایا کہ پانی پر کوڑا بھی جاتا ہے اور ہوا پر مکھی بھی اڑتی ہے پھر عرض کیا کہ آخر اللہ تعالی کی راہ مین چلنے والون کا کیا کام ہے اور انکو کس امور کا سرانجام کرنا چاہیے فرمایا کہ اُنکا یہی کام ہے کہ اُنکا دل اور زبان بلکہ اُنکے وجود کا ہر ہر ذرہ حضرتِ رحمن کی یاد مین ہر وقت مشغول رہے اور بس

غزل

در ضمیرما نیگنجد بغیر دوست کس	ہر دو عالم را بدشمن دہ کہ ما را دوست بس
خاطرم وقت ہوس کردی کہ بیند باغ و گل	تا ترا دیدم نگردد جز بدیدارت ہوس
مرد ما نزاز عسس گر شب خیالی در دل ست	من چنانم گر خیال یار فشاسد عسس

غزل

ہے سمائی غیر کی دل مین کہان	دیدۂ دشمن کو ہمنے دو جہان
دل مین سیر باغ کی کب ہے ہوس	جب سے دیکھا اُس کے رُخ کا گلستان
روز و شب رہتے ہین وصل یار مین	ہے عسس کا ڈر نہ خوف پاسبان

اور جنہون نے اس راہ مین ہمت کا قدم رکھا ہے وہ ایسے مرد ہین کہ ہستی حقیقی کی طلب ہوت مین اُنہون نے ہوا پرستی کی بنیاد کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینکدیا ہے اور اس طرح کی شہباز ہین کہ غیرت کے رستے سے دل کی آنکھون کو غیر کے ملاحظہ سے بالکل بند کیا ہے اور وہ بلبل ہین کہ گلستان لاہوت کی فضای ہوا مین اپنی حمد و ثنا کے ترانہ کو صدہا نوای شوق سے گاتی ہین اور رندان چھپاتی ہین اور خانہ تجرید کے وہ قمار باز ہین کہ جمال دوست کے شہود مین دونون عالم کے حاصل و محصول کو ہار چکے ہین اُنکی طاعت بے گمان ہے اور اُنکی یہ معصیت بے نشان ہے بادشاہان گلیم پوش ہین اور رند پوشان دنیا فروش پانون سے حرکت نکرین جب بھی آسمان اُنکے زیر قدم ہے اور ہاتھہ نہ ہلاوین تو بھی دونون عالم کا ملک زیر حکم ہے نتھے انہین سے اس درجہ وصل حق ہین کہ دنیا و آخرت مین کسی کو اُن تک رسائی نہین ہے اُنکی شان مین فرمایا ہے[1] اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ اور حق تعالی نے بعضون کو انہین

[1] ترجمہ میرے دوست میری قبا کے نیچے ہین نہین پہچان سکتا اُنکو سوائے میرے ۱۲

Marfat.com

سے اپنی مملکت کے کام سونپ دیئے ہین اور انکو اپنے ملک مین متصرف کیا ہے کہ دنیا و عقبی
کی مصلحتون کو سرانجام کرین کہ یہ آیہ شریفہ اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ اور یہ حدیث انکے حال کی خبر دیتی ہے اِنَّ لِلّٰهِ رِجَالًا يَّرْضَى لِرِضَاهُمْ وَيَغْضَبُ
بِغَضَبِهِمْ كَمَا اَنَّهُمْ يَرْضَوْنَ لِرِضَائِهٖ وَيَغْضَبُوْنَ بِغَضَبِهٖ اور حق تعالی نے حدیث قدسی مین انکے
بارہ مین فرمایا ہے میرے بندے ہین جو میرے ملک کے اولیا ہین انکو طبیعت کی آفتون سے پاک
کیا ہے مینے اور وہ سوائے میرے اور کسی سے محبت نہین رکھتے ہین اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے بندے اللہ تعالے کے مجھ سے پہلے بھی تھے اور اب بھی ہین
اور میرے بعد بھی قیامت تک ہونگے اور انمین چار ہزار پوشیدہ ہین کہ انکو کوئی نہین جانتا ہے
اور وہ آپسمین بھی ایک دوسرے کو نہین جانتے ہین اور ہر حال مین اپنے سے اور خلق سے پوشیدہ
ہین اور تین سو چھین اہل حل و عقد یعنی کامونکے کھولنے اور باندھنے والے ہین اور انمین سے تین
سو اخیار اور چالیس ابرار اور سات ابدال اور چار اوتاد کہلاتے ہین اور تین نقبا اور ایک
قطب ہوتا ہے اور قطب کو غوث بھی کہتے ہین اور یہ آپسمین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین اور
اللہ تعالے کے حکم سے بہت سے کام سرانجام کرتے ہین اور بعضی کامون مین ایک دوسرے کے
محتاج بھی ہوتے ہین اور انکو نہ ترس و خوف ہوتا ہے نہ غم واندوہ بموجب اس آیہ شریفہ کے
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی انکو کچھ خوف و غم نہوگا اس لئے کہ خوف اس مکروہ بلا کی
نگہبانی کو کہتے ہین جو آیندہ پہنچنے والی ہو اور یہ مستغرق ہین اور ہمیشہ صاحب حال ہین اور استقبال
حال کی ضد ہے اور انکے لئے دنیا و آخرت مین بشارات ہین چنانچہ فرمایا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ **پانچوان بیان** انبیا علیہم السلام کی تعلیم و تائید مین اللہ تعالی
نے پیغمبرون کو دو چیزون کے ساتھہ مخصوص فرمایا ہے ایک تعلیم ہے دوسری تائید تعلیم یہ ہے کہ جو
کچھہ علوم الہی سے وہ جانتے ہین خلق کو سکھاوین اور تائید یہ ہے کہ انکو محبتون کے اظہار سے

---

۱ ترجمہ انکے واسطے ہے جو کچھہ کہ وہ چاہتے ہین انکے رب کے پاس ۱۲ ۲ ترجمہ بیشک اللہ تعالی کے ایسے بندہ بھی ہین کہ اللہ تعالے
راضی ہوتا ہے اس سے جس سے وہ راضی ہوتے ہین اور غصے ہوتا ہے اسپر جس پر وہ غصے ہوتے ہین جیسا کہ وہ راضی ہوتے ہین اس
سے جس سے اللہ تعالے راضی ہوتا ہے اور غصے ہوتے ہین اس پر جس پر اللہ تعالے غصے ہوتا ہے ۱۲ ۳ اس آیہ کا ترجمہ
اوپر بیان ہوچکا ۱۲ ۴ ترجمہ انکے لئے ہے خوشخبری زندگی دنیا مین اور آخرت مین ۱۲

Marfat.com

قوی کرین اور اُنکی اعانت وامداد کرین اور جو کچھ کہ تعلیم کی قسم سے ہے وہ نبوت ہی اور جو کچھ تائید کے قبیل سے ہے وہ حجت نبوت ہے پھر وہ جو تعلیم کی قسم سے ہے کئی طرح سے حاصل ہوتا ہے پہلی وجہ یہ کہ اللہ تعالے کا کلام بے واسطہ اُسنے جیسا کہ موسی علیہ السلام نے سنا دوسری وجہ خدائے تعالے کا الہام ہے اور وہ علم کا ڈالنا ہے پیغمبرون کے دلون مین بغیر استدلال وادراک حسی کے تیسری وجہ بواسطہ زبان فرشتہ اللہ تعالی اپنا کلام رسُول کو پہنچاوے چوتھی وجہ یہ کہ حقتعالے فرشتے کو حکم کرے کہ وہ علم یا جو کچھ کہ مراد حق سبحانہ وتعالے کی ہو پیغمبر کے دل مین رکھدے اور اُس کے کان اُس سے آشنا ہون خاص اس قسم کو وحی کہتے ہین سوائے فرشتہ علم بعض اشیا کا سوائے پیغمبرون کے اور آدمیون کے دلون مین رکھتا ہے پھر نبی اور غیر نبی مین کیا فرق ہوا جواب احکام اور بعض امور غیبیہ کا علم مخصوص ہے انبیا علیہم السلام کے دلون سے اگر اس طرح کا علم کسی اور کے دل پر مکشوف ہو تو وہ انہین کے علم سے مستفاد ہے کہ اُنکی متابعت کی برکت سے میسر ہوا ہے اور یہ کرامت بھی اُنہین کے معجزات سے ہے اور وہ جو تائید کے قبیل سے ہے دو طرح سے دستیاب ہوتا ہے ایک وہ کہ اپنے نفوس مین یہ اُس سے موید ہوتے ہین دوسرے وہ عالم غیب سے اُنکی دعا کی برکت کے سبب حاصل ہوتا ہے اب وہ کہ انبیا علیہم السلام اپنے نفوس مین اُس سے مؤید ہین کئی وجہ سے ہے اول یہ کہ انکی عقل تمام عقلون سے کامل تر اور اختلاف وزوال سے محفوظ ہوتی ہے دوسرے یہ کہ اُنکی فہم اورون سے قوی ہوتی ہے تیسرے یہ کہ انکی قوت حفظ اورون سے زیادہ ہوتی ہے چوتھے یہ کہ اُنکے حواس اورون کے حواس سے تیز ہوتے ہین پانچوین یہ کہ انکے قوائے ظاہری و باطنی انکے غیرون سے قوی ہوتے ہین چھٹے یہ کہ خلقت انکی نہایت کامل ہوتی ہے اور اُسمین اعتدال تمام ہوتا ہے اور انکی صورتین خوب اور آوازین خوش ہوتی ہین غرض جیسا کہ کمالات باطنی مین انکو سب پر فوقیت ہوتی ایسا ہی حسن ظاہری مین بھی ہوتی ہے ساتوین باوجود سب خوبیون کے خلق انمین سب سے زیادہ ہوتا ہے اور انکے مراتب کے درجے متفاوت ہوتے ہین بعضون کو بعضون پر درجات مین فضیلت ہے علیہم الصلوۃ والسلام وجزاہم اللہ

Marfat.com

تعالیٰ خیر الجزاء **چھٹا بیان** انبیا علیہم السلام کی گنتی اور اُنکے اقوال و اطوار کے ذکر مین
اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ ایمان لانے مین انبیا علیہم السلام کی گنتی درکار نہین ہے اس لئے کہ
انکی گنتی نص قطعی سے ثابت نہین ہوئی لیکن جو کچھ بزرگان اُمت نے صحابہ رضی اللہ
عنہم سے نقل کیا ہے یہ ہے فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْہِمُ
السَّلَامُ مِائَۃَ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃَ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفًا وَثَلَاثُ مِائَۃٍ وَثَلَاثَۃَ عَشَرَ مِنْھُمْ رُسُلٌ وَغَیْرُھُمْ
لَمْ یَکُوْنُوْا مُرْسَلِیْنَ یعنی انبیا علیہم السلام ایک لاکھہ چوبیس ہزار گزرے ہین اُنمین سے
تین سو تیرہ نفر مرسل تھے چنانچہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز بدر صحابہ
رضی اللہ عنہم سے جو وہان حاضر تھے فرمایا اَنْتُمْ عَلٰی عِدَّۃِ الْمُرْسَلِیْنَ اور وہان جو صحابہ حاضر
تھے وہ تین سو تیرہ تھے اور آپنے یہی فرمایا ہے کہ تم گنتی مین اصحاب طالوت کی برابر ہو جو نہر
سے گزرے اور پانی نہ پیا اور وہ تین سو تیرہ تھے اور وہ جو غیر مرسل تھے بعضون کو خواب
مین وحی ہوتی تھی بعضے آواز سنتے تھے اور کہنے والے کو نہین دیکھتے تھے اور اول رسول
آدم علیہ السلام تھے اور اُنکی اُمت اُنکے فرزند تھے کنیت اُنکی آسمانون اور بہشت مین ابو محمد
تھی اور زمین مین ابو البشر اور اُنکی عمر مین اختلاف ہے اصح یہ ہے کہ اُنکی عمر ہزار برس کی
تھی اُنکے بعد شیث علیہ السلام ہوئے اُنکی عمر نو سو برس کی تھی۔ اُنکے بعد ادریس علیہ السلام
اُنکا نام اخنوخ تھا کتب و سنن الٰہی کی تدریس کے سبب سے اُنکو ادریس کہنے لگے تین سو پینسٹھ برس
کی عمر مین اُنکو آسمان پر لے گئے۔ اُنکے بعد نوح علیہ السلام ہوئے اُنکا نام شاکر تھا نوحہ و بکا
کے سبب سے نوح نام پڑ گیا اُنکی عمر ہزار برس سے بھی زیادہ تھی۔ اُنکے بعد ہود علیہ السلام قوم
عاد پر رسول ہوئے عاد اُس قوم کی ایک بادشاہ کا نام تھا۔ اُنکے بعد صالح علیہ السلام قوم ثمود
پر مبعوث ہوئے ثمود ایک کنوئین کا نام تھا جس سے وہ قوم منسوب تھی۔ اُنکے بعد حضرت
ابراہیم علیہ السلام ہوئے دس چیزین آپکی سنت مین اول مسواک دوسرے استنجا پانی سے

۱؎ ترجمہ اور جزا دے اُنکو اللہ تعالیٰ اچھی جزا ۱۲ ۲؎ ترجمہ تھے انبیا علیہم السلام ایک لاکھہ چوبیس ہزار اور اُنمین سے تین سو
تیرہ رسول تھے اور باقی رسول نہین تھے نبی تھے ۱۲ ۳؎ ترجمہ تم گنتی مین رسولون کی برابر ہو ۱۲

Marfat.com

کرنا تیسرے لبین کتروانی چوتھے ناخن کتروانے پانچوین ختنہ کرنا چھٹے بغلون کے بال
مونڈنے ساتوین کلی کرنا آٹھوین ناکین پانی دینا نوین داڑہی نہ کتروانی دسوین ناف کے
نیچے کے بال مونڈنے۔ آپ ہی کی داڑہی مین اول سفید بال دکہائی دیے اسمعیل علیہ السلام اور
تمام عرب کے رہنے والے اور اسحاق علیہ السلام اور بنی اسرائیل سب آپکی اولاد ہین اور اسحاق
علیہ السلام بہی مرسل تہے اُنکے دو بیٹے تہے عیص اور یعقوب اور اُنکا یعقوب نام اسواسطے ہوا کہ
وہ حضرت عیص کے بعد پیدا ہوئے تہے اور حضرت یعقوب کا نام اسرائیل بہی تہا اس لئے اُنکی
اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے اور اسرائیل کے معنی عبداللہ ہین اور اُنکے بارہ بیٹے تہے اسلئے
بنی اسرائیل کے بارہ فرقے بنے اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین یوسف علیہ السلام پیغمبر تہے
اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین اُنکے چچا کے بیٹے لوط علیہ السلام بہی پیغمبر تہے حضرت سارہ
جو اسحاق علیہ السلام کی والدہ تہین وہ لوط علیہ السلام کی بہن تہین اُنکے بعد حضرت ایوب علیہ
السلام پیغمبر ہوئے پہر قوم مدین پر حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے اُنکی قوم نے اُنکی
تکذیب کی اور بجلی و زلزلہ کے عذاب سے سب ہلاک ہوئے اونکے بعد موسی و ہارون علیہما السلام
دونون پیغمبر ہوئے ولید بن مصعب نام بادشاہ کے زمانہ مین کہ اُس کا لقب فرعون تہا اور اُن پر
توراۃ نازل ہوئی اُنکے بعد حضرت یوشع علیہ السلام بن نون پیغمبر ہوئے اُنکے پیچھے حضرت
یونس علیہ السلام ہوئے اور یہ تین یا سات یا چالیس روز تک ماہی کے شکم مین رہے اور زندہ نکلے
اُنکے بعد داؤد علیہ السلام پیغمبر ہوئے وہ بادشاہ بہی تہے اور اُنپر زبور اُتری ہے اُنکے پیچھے
اُنکے بیٹے سلیمان علیہ السلام اور وہ سارے جہان کے بادشاہ تہے جنون اور جانورون اور ہوا
پر بہی اُنکا حکم جاری تہا۔ اُنکے بعد حضرت ذکریا اور اُنکے پیچھے اُنکے بیٹے حضرت یحیے علیہما السلام
پیغمبر ہوئے اُنکے بعد حضرت عیسی علیہ السلام ہوئے اور اُن پر انجیل نازل ہوئی اُنکے بعد حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسند رسالت کو زین فرمایا اُنپر قرآن مجید نازل ہوا اور
آپ ختم المرسلین قیامت تک اور سارے جہان کے آپکی پیغمبری رہیگی رسولون مین سے بعضون کا قرآن
مجید مین ذکر اور بہتون کا نہین ہے سارے پیغمبر نظر الہی کے منتظر رہے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ دس پیغمبر ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے ہین آدم و شیث و ادریس و نوح و لوط و

Marfat.com

معجزات وخصلت حضورؐ

اسمعیلؑ و یوسفؑ و ذکریا و عیسےٰؑ و حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سا تو ان بیان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی خصلتون اور معجزات اور آپکی امت کی متابعت کرنے کے ذکر مین اور اسمین سات مرتبہ ہین پہلا مرتبہ آپکی خصائص کے بیان مین بہت سی آپکی وہ خاصتین ہین جو آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو نصیب نہین ہوئین اول جیساکہ آپکو سامنے سے دکھائی دیتا تہا ایسا ہی پیچھے سے بہی دکھائی دیتا تہا اہل اشارت نے کہا ہے کہ آپکا جسم مبارک روح مجسم بنایا تہا یا شمع ہی کہ اسنے روشن دلونکی جماعت پر اپنا پرتو ڈالا تہا نظم

روی و غائب نہ ز تو ہیچ سوے	در نظرت ہست یکی پشت و روی
شمعے و نور از تو رسد جمع را	پشتی و روی نبود شمع را

اُردو نظم

اُس پہ ظاہر ہے جہان کہتے ہین سب جان اُسکو	پشت اور رخ سے نظر آئے ہے یکسان اُسکو
نور عالم مین کہان اُس کا نہین ہتلاؤ	پشت و رو شمع کا ہوتا ہے کہین بتلاؤ

دوسرے بمقتضاے بشریت جب چشم مبارک کبہی خواب مین ہوتی دل مطالع اسرار و مشاہدۂ انوار مین بیدار اور روح حاضر اللہ تعالی کی جناب مین ہوتی یہ حدیث شریف اس کی طرف اشارہ کرتی ہے تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ نظم

اے شاہ امین شہر یس	وے کے در ستین بجر طس
بیدار ابیت عند ربے	ہشیار ولا ینام قلبے

اُردو نظم

بادشاہِ شہر یس آپ ہین	گوہر دریاے طس آپ ہین
ہے ابیت عند ربی آپ و ان	لا ینام قلبی ہے خواب گران

تیسرے آپکا سایہ زمین پر نہین پڑتا تہا اسلیے کہ آپ نور ہے اور آپکی ذات کا نور آفتاب کے نور پر غالب تہا مولوی جامی قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے مثنوی

سایہ ندیدت بر زمین ہیچ کس	نور بود سایۂ خورشید و بس

ا ترجمہ سوتی ہین میری آنکھین اور نہین سوتا ہے میرا دل ۱۲

جانت ز آلایش تن پاک بود عکس جمال تو نمود آفتاب	سایہ بینداخت برین خاک و دود سایہ ز نور آمدہ زان در حجاب

مثنوے

نہانا تہ سایہ اُس کا یہ مشہور ہے جان تہا آلایش تن سے وہ پاک نور خور اُس تور سے مغلوب تہا	سایۂ خورشید کیا ہے نور ہے اسلئے سایہ نتھا بالاے خاک سایہ اُس کا اس لئے محجوب نہا

چوتھے جو کوئی آپکے سامنے کہڑا ہوتا آپ اُس سے اونچے معلوم ہوتے اگرچہ وہ کتنا ہی بلند قد ہوتا پانچوین انگڑائی وجمائی آپکو کبہی نہین آئی اس لئے کہ یہ چیزین شیطان سے تعلق رکہتی ہین اور جو اُس سے تعلق رکہتی ہین وہ آپ سے بہاگتی ہین چھٹے آپکے بدن مبارک پر مکہی نہ بیٹہتی تہی ساتوین آپکو کبہی احتلام نہوا اس لئے کہ شیطان کا کہیل ہے آٹھوین جس مرکب پر آپ سوار ہوتے وہ سب مرکبون سے آگے رہتا تہا اگرچہ کیسا ہی بودا ہوتا نوین آپکے فضلات کو زمین نگل جاتی تہی کبہی کسی نے نہین دیکہی دسوین حقتعالے نے آپکو سب سے زیادہ رفیع الشان عظیم البرہان بنایا اور تعریف اور بزرگی نیزون کو عرش وکرسی بام سے زیادہ بلند کیا اور آپکے نام عالی مقام کو اپنے نام مبارک کے ساتہہ ملایا یہ آیہ کریمہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ[1]

دوسرا مرتبہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے بیان مین امت پر آپکی متابعت واجب ہے اور آپکی متابعت و پیروی یہ ہے کہ آدمی فرائض اور سنتین اور آدبیت وغیرہ تمامی اعمال صالح بجالاوے بلکہ اُنکو اپنا چلن وردیہ ٹہرالے اور جمیع محرمات ومکروہات اور ساری بُرے کامون سے اجتناب کرے اور اس خطاب کا مخاطب بنجاوے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ[2] اللہ تعالے کے نزدیک بعد ایمان کے سب اعمال سے نماز بہت پیاری ہے اور وہ افضل اعمال ہے اس لئے پہلے اُسی کا بیان کرنا لازم ہے

نماز

نماز کا بیان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ مَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ[3] یعنی نماز خانہ دین کا ستون ہے جس نے نماز کو کہڑا نہ رکہا اُس نے خانہ دین کو خراب اور ویران

[1] ترجمہ اور بلند کیا ہم نے تیرے لئے ذکر تیرا [2] ترجمہ پس میری تابعداری کرو دوست رکہے گا تمکو اللہ تعالے [3] ترجمہ

Marfat.com

شرائط نماز

کردیا۔ اور نماز کی شرطین اور اُس کے ارکان یہ ہین اسلئے پہلے نماز کی شرطون کا بیان کیا جاتا ہے پہلی شرط وضو ہے اور دلیل اُس کی یہ آیت ہے[1] اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اور طہارت کا حق اور اس کا کمال یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو حکمی و حقیقی نجاست سے اور سارے اعضا کو گناہون سے اور دل کو برے اخلاق سے اور سر کو ماسوی اللہ سے پاک کرے اور یہ طہارت آدہی نماز ہے بموجب اس حدیث شریف کے اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی نماز اور اصل طہارت طینت کی پاکی ہے اسیواسطے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ظاہر کی طہارت مین مسابقت کرتے تہے اور باطن کی طہارت مین مبالغہ کرتی تہی ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعلین پہنے ہوئے نماز پڑہتے تہے جبرئیل علیہ السلام نے جوتے کی ناپاکی سے خبردار کیا آپنے پاے مبارک سے جوتا نکال دیا اور ویسے ہی نماز مین مشغول رہے نئے سرے سے نماز نہ شروع کی لیکن ظاہر کی طہارت مین باطن کے منور کرنے کا اثر ہے چنانچہ کامل طہارت اور وضو کے بعد اس کی کیفیت آدمی کو معلوم ہوتی ہے

چون بیاری طہارت ظاہر	باطنت نیز حق کند طاہر

بیت اردو

پاک کرلے اگر تن ظاہر	تیرا باطن بہی حق کرے طاہر

پس نمازی کو چاہیے کہ کبہی نماز کو ترک نکرے اور ہمیشہ باوضو رہے اگر اُس سے غیبت یا قہقہہ سرزد ہو وضو کرے اگرچہ نماز مین ہو اور مستحب ہی کہ ہر نماز کے لیے اُس کے وقت سے پہلے تازہ وضو کرے اور وضو کے برتن کو پانی سے بہر کر دوسری نماز کے وضو کے لیے رکہے اور وضو کو اچہی طرح کرے اور قبلہ کی طرف مُنہ رکہے اور غیر سے مدد نچاہے اور وضو کرنے مین دنیا کا کلام نکرے اور آنکہین کہولے رہے اور ہر عضو کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر دہوے اور بعد فراغ وضو کے بچا ہوا پانی کہڑے ہوکر پیوے اور داڑہی مین بعد وضو کے کنگہا کرے اور ایسے برتنون سے کہ ملائکہ اُنکے پاس نہین آتے وضو نکرے اور پانی لڑہانے مین اسراف

[1] ترجمہ جب تم نماز کو اٹہو تو دہوؤ اپنے مونہون کو اور اپنے ہاتہونکو کہنیون تک اور چہوؤ اپنے سرونکو اور دہوؤ اپنے پاؤنکو ٹخنون تک

نکرے اور مُنہ و اعضاے وضو پر پانی سخت نہ مارے اور ہاتھون کو نہ جھٹکے اور مسواک پر مواظبت کرے طول و عرض مین ہر نماز کے وقت جب وضو کرے اور قرآن پڑھنے کیوقت اور جب بھوک یا خواب سے منہ کا مزہ بگڑ جاوے اور مسواک اراک یعنی جال کی ہو اور نجاست کے پاک کرنے والی پانچ چیزین ہین اول پانی دوسرے خاک تیسرے ہوا چوتھے آگ پانچوین سورج کی دھوپ مقتضاے عقل ہے کہ جس جگہ نجاست ظاہر ہو اُس کا دھونا لازم ہے اور اُس کا اثر نجاوز کرے اعضا پر تو تمام بدن کا غسل اُس کے دفع کرنے کو چاہیے اس کا جواب یہ ہے کہ حقتعالے نے اپنی حکمت کے تقاضے سے بندون کے حرج کے سبب سے اطراف بدن کے غسل کو سارے بدن کی پاکی کا سبب بنا دیا ہے نکتہ حقتعالے نے باوجودیکہ بندے سارے بدن کے غسل پر قادر ہین صرف اطراف کے غسل دینے کے باعث اپنے فضل و رحمت سے اُنکو پاک کر دیا ہے اُس کی رحمت و کرم سے امید ہے کہ بندے کے باطن کو بھی کہ بندے کو کسی طرح اُسمین تصرف کرنے کی طاقت نہین ہے گناہون کی لوث سے پاک فرماوے اور وضو بھی چار اعضا کا دھونا مقرر فرمایا ہے اسمین بھی حکمتین ہین پہلی حکمت صرف ان چار اعضا پر اکتفا کیا ہے اول مُنہ دھونا کہ فرمایا ہے فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ اسلئے ہے کہ سجدہ مُنہ کے بل ہوتا ہے دوسرے ہاتھون کا دھونا کہ فرمایا ہے وَأَيْدِيَكُمْ اسواسطے ہے کہ سجدہ مین اعتماد ہاتھون پر ہوتا ہے کہنیون تک اور دعا کے وقت کہ اُن سے مانگی جاتی ہے اُنکا پاک ہونا ضرور ہے کہ وہ عطا کے مستحق ہون تیسرے پاؤن کا دھونا کہ فرمایا ہے وَأَرْجُلَكُمْ اس باعث سے ہے کہ قیام اُنپر ہوتا ہے چوتھے سر کا مسح کرنا کہ فرمایا ہے وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ اُس سبب سے ہے کہ سر ہی سے سجدہ ہوتا ہے اور اکتفا فقط مسح پر اسلئے ہوا کہ سر مُنہ سے ملا ہوا ہے اور مُنہ دھویا ہوا ہے اور سر کی فقط پیشانی سے سجدہ ہوتا ہے جو مُنہ کے ساتھ دُھل چکی ہے دوسری حکمت یہ ہے کہ روز قیامت غرامت یعنی شامت اعمال نہین چار اعضا کی طرف متوجہ ہوگے اول مُنہ کے باب مین فرمایا ہے يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ دوسرے ہاتھون کے بارہ مین فرماتا ہے فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ تیسرے دوچوتھے سر و پا کے مقدمہ مین

۱۵ اس کا ترجمہ اوپر گذرا ۱۲ ۵۲ ترجمہ جس دن اُجلے ہونگے بعضے مُنہ اور کالے ہونگے بعضے مُنہ ۱۲ ۵۳ ترجمہ پس وہ شخص کہ دیا جاوے

فرمایا ہے یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمَاهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ پس جب بندہ وضو کرتا ہے اور اول مُنہ دھوتا ہے پروردگار جل شانہ کے نظارہ جمال کے لائق و قابل ہو جاتا ہے کہ فرمایا ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اور جب ہاتھ دھوتا ہے اس لائق ہو جاتا ہے کہ نامۂ اعمال اُسکے دہنے ہاتھ مین دیا جاوے جسکو فرمایا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ اور جب سر کا مسح کرتا ہے اس لائق ہو جاتا ہے کہ اُس کے سر پر کرامت کا تاج اڑہایا جاوے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُتَوَضِّیْ فِی الْجَنَّةِ یَتَوَجُّ بِتَاجِ الْکَرَامَةِ لَوِ اسْتَظَلَّ بِهٖ اَهْلُ الدُّنْیَا لَظَلَّ اور جب پانون دھوتا ہے پُصراط پر لغزش کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے کہ فرمایا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

تیسری حکمت ریاض الانس مین لکھا ہے کہ گناہ چار قسم کے ہین رات کے اور دن کے اور پوشیدہ اور ظاہر اسلئے حق تعالے نے وضو مین ان چار عضو کا دھونا مقرر فرمایا کہ وضو کرنے سے چارون قسم کے گناہ معاف ہو جاوین **چوتھی** حکمت روضۃ العلما مین مرقوم ہے کہ آدم علی نبینا و علیہ السلام نے جب گناہ پر اقدام کیا تو ان چار اعضا سے کیا مُنہ سے درخت کی طرف متوجہ ہوئے پانون سے اُس کی طرف چلے ہاتھ سے میوہ توڑا اور پشیمانی و نہایت تحیر سے سر پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہوئے حکم ہوا کہ اے آدم ان تینون اعضا کو جن سے مرتکب گناہ کا ہوا ہے دھو اور سر کو مسح کر کہ وہ مرتکب گناہ کا نہین ہوا مگر تھوڑا سا عذاب اُسپر اسلئے چاہیے کہ گنہگار کا پڑوسی ہے **پانچوین** حکمت یہ ہے کہ مُنہ منتظر دیدار ہے اور ہاتھ نعیم بہشت کے پکڑنے کے امیدوار اور پانون بہشت مین داخل ہونے کے خواستگار ہین اور ہوا و خواہش ان تینون کے سر مین ہے اسلئے انکا غسل اور اس کا مسح فرض ہوا تاکہ وضو کرنیسے اپنی خواہش حاصل کرنیکے لائق ہو جاوے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ اٹھو اور نماز ادا کرنیکے لیے وضو کرو اول پہنچون تک ہاتھ دھوؤ جو گناہ ہاتھون سے ہوئے ہین اول قطرہ گرنے کے ساتھ ہی سب گر جاوینگے اور نابود ہو جاوینگے پھر کلی کرو اور ناک مین پانی دو کہ پہلے

---

۱۲ ترجمہ پہچانے جاوین گے گنہگار اپنی پیشانیون سے پس پکڑے جاوین گے اپنی پیشانیون اور قدمون سے ۱۲ ۲۲ ترجمہ بعضے مُنہ اُسدن اپنے رب کی طرف دیکھتے ہونگے ۱۲ ۳۳ ترجمہ آیا پس وہ شخص کہ دیا جاوے اُس کا نامہ اعمال اُس کے دہنے ہاتھ مین ۱۲ ۴۴ ترجمہ وضو کرنے والا جنت مین پہنایا جاویگا تاج کرامت کا اگر چاہین اہل دنیا اُس کے سایہ مین آنا تو آسکین ۱۲ ۵۵ ترجمہ اگر اللہ تعالے سے مدد چاہو گے مدد کریگا تمہاری اور ثابت رکھے گا تمہارے قدمون کو ۱۲

قطرہ کے گرتے ہی منہ وزبان اور ناک کے سب گناہ دور ہو جاوین یہان تک کہ جب پانون دہوؤگے سارے بدن کے گناہون سے پاک ہو جاؤگے جیساکہ اپنی ماکے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت پاک تہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے بعد وضو کرنے کے جبرئیل علیہ السلام سے وضو کا ثواب دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ **اول** تمام گناہ ایسے گر جاتے ہین جیسے درختون پر سے سوکھے پتے **دوسرے** قیامت کے روز دہنے ہاتھہ مین نامۂ اعمال دئے جاوینگے **تیسرے** متوضی کا منہ حشر مین نورانی ہوگا **چوتھے** اُس کے قدم پُلصراط پر نہین پھسلنے کے **نقل ہے** کہ روز قیامت جب بندون کی نیکیون اور بدیون کے اعمالنامے تولے جاوینگے ایک بندے کی بدیان نیکیون پر زیادہ ہونگی حق تعالے کا حکم ہوگا کہ وہ کپڑا جس سے وضو کا پانی خشک کیا تہا نیکیون کے پلڑے مین کہدو اُس کے رکھتے ہی حسنات اُس کے سیئات پر غالب ہو جاوین گے اور یہ اُس بندے کی خلاصی و اختصاص کا سبب ہوگا اکثر علمانے وضو کے پانی کا اثر بدن پر رہنے کو مستحب کہا ہے اور اعضا کے خشک کرنے کا امر نہین کیا باوجود اِس کے اُس پرانے کپڑے مین جس سے وضو کا پانی خشک کیا گیا یہ اثر پیدا ہوا تو دیکھنا چاہیے کہ وضو کا ثواب کتنا ہے **منقول** ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ وضو کے عمل کی ابتدا کب سے ہے آپنے فرمایا کہ جب حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً[1] اور وہ فرشتون نے سنا تو کہا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ[2] حق تعالی نے فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[3] اس سوال نادانستہ سے فرشتے بہت پشیمان ہوئے اور اس قصور کے تدارک کیواسطے ہر روز تین گھڑی عرش مجید کے طواف مین بکمال تضرع وزاری مشغول رہتے ہین اور حق تعالے کے غضب سے پناہ مانگا کرتے تہے ایک مدت اُنکو اسی حال مین گزری آخر اللہ تعالے نے اُنپر رحم فرمایا اور ارشاد کیا اِنَّ لَکَ دُوْنَ مَغْفِرَتِیْ وَرِضْوَانِیْ[4] عرض کیا کہ ہان اے خداوند کریم ہمپر بخشش کر اور احسان فرما حکم ہوا کہ اے ملائکہ عرش کے نیچے ایک نہر ہمنے جاری کی ہے اُس کے کنارے پر جاؤ اور

---

[1] ترجمہ مین زمین مین ایک نائب بنانیوالا ہون ۱۲ [2] ترجمہ آیا بناویگا تو اُسمین اُس شخص کو جو فساد کریگا ہمیشہ اور خون کرادیگا
[3] ترجمہ تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے ۱۲ [4] ترجمہ کیا چاہتے ہو تم ہماری بخشش اور رضامندی ۱۲

Marfat.com

تین بار پہنچون تک ہاتھہ دہوئے جب وہ یہ حکم بجالائے حکم ہوا تین بار کلی کرو پھر حکم ہوا تین بار
ناک مین پانی دو پھر اسی طرح منہ اور ہاتھہ تین تین بار دہونے کا حکم ہوا پھر ایکبار سر پر مسح کرنے
کا پھر ٹخنون تک تین بار پاؤن دہوینے کا اور وہ ہر ایک کام کو بموجب حکم کے بجالانے رہے
جب وضو تمام ہوا فرمایا کہ اب کہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ بعد اس کے عرض کیا کہ خداوندا اس کا ثواب خاص ہے ہمارے
ہی لئے یا اور کوئی بھی اس سعادت مین شریک ہوگا فرمایا کہ حضرت پیغمبر آخر زمان کی اُمت کا
یہ عمل شعار ہوگا کہ وہ اکثر آلایش عصیان مین مبتلا ہونگے اور اس طہارت کے سبب سے اُنکی
بخشش ہوا کریگی اس بیان کے بعد امام نے اُس سائل سے فرمایا کہ یہ ہے ابتدا وضو کی
اور وہ سائل حضرت خضر علیہ السلام تھے روایت ہے روضتہ العلما مین حضرت امام
حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے آپنے فرمایا کہ جب میرے والد حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
سر جیل بادشاہ حبشہ کے نام حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور طریقہ سنت کے مضامین کا خط
تحریر فرما رہے تھے تو اُسمین آپ نے یہ بھی لکھا کہ جب نماز فرض ہوئی تو حق تعالے کے حکم سے جبرئیل
علیہ السلام میدان بطحا مین کہ مکے قریب ہے ایک تخت پر واسطے تعلیم کرنے طریقہ وضو کے
حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین نازل ہوئے اور آپکو تخت پر بٹھایا
اور خود نیچے اُتر کر اپنے پر سے زمین کھودی اور پانی نکالا اور عرض کیا کہ مین واسطے تعلیم وضو
کے حاضر ہوا ہون جس طرح مین عمل کرون آپ دیکھئے اور پھر اسی طرح آپ بھی کیجئے پھر جبرئیل
علیہ السلام نے اُس پانی سے تین بار ہاتھہ دہوئے اور کلی کی اور ناک مین پانی دیا تین تین بار
پھر منہ دہویا اور دونون ہاتھہ کہنیون تک تین تین بار پھر سر اور کانون کا مسح ایک ہی بار کے
پانی سے کیا پھر ٹخنون تک پاؤن دہوئے تین بار پھر کھڑے ہوئے اور کہا اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُهُ بِالْحَقِّ بَعْثُكَ پھر عرض کیا کہ جو کچھہ مینے کیا وہ
ہی آپ بھی کیجئے اور جو کچھہ مینے کہا وہ ہی آپ کہئے حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُٹھے اور وضو کیا جس طرح جبرئیل علیہ السلام نے کیا تھا اور پڑھا آپنے جو کچھہ اُنھون نے پڑھا تھا

جبرئیل

لہ پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد بیان کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر تو اور تجھہ سے بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف توبہ کرتا ہون

Marfat.com

فقال یا محمد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی حق تعالی نے تیرے
گذرے اور آیندہ کے گناہ بخشدیئے اور جو شخص تیری اُمت مین سے اس طرح وضو کریگا اور یہ
کلمہ پڑھے گا اُس کے گناہ بھی اللہ تعالے بخشے گا اور دوزخ کی اگ اُسپر حرام کردیگا اور اُس کو
بہشت کے درجات عطا فرمائیگا واللہ اعلم بالصواب **دوسری شرط** نماز کی شرطون مین سے کپڑون
کی پاکی ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اس لیے کہ کپڑے بدن سے متصل ہین بدن کا
حکم رکھتے ہین اور محققون نے اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین کہ یَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي
سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ کہا ہے کہ تقوی کا لباس طاعت و
عبادت ہے کہ آدمی کا عیب اُس سے پوشیدہ ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تقوی کا لباس
عفت ہے یا حیا یا خوف الہی یا التزام طریقہ خیر اور بحر الحقائق مین مسطور ہے کہ لباس دو طرح کا ہوتا
ہے ایک لباس قوی اور وہ موقوف ہے حکم شرح پر دوسرا لباس تقوی اور وہ متعلق ہے بحکم
حقیقت لباس قوی بدن فائدہ بخشتا ہے کہ آدمی کا ننگا پن اُس سے ڈھانکا جاتا ہے اور تقوی
کے لباس سے دل و روح و سر و خفی بہرہ مند ہوتے ہین سو دل کا بہرہ اُس سے صداقت ہی مولا
کی طلب ہین اور دنیا کی طمع کا ننگا پن اُس سے ڈھانکا جاتا ہے اور خطر روح اُس سے حق تعالے
کی محبت ہے اور سواۓ غیر اللہ مستور ہوتا ہے اور نصیب سر اُس سے لقای حق تعالے کے انوار کا
شہود ہے اور رویت ماسوی کا عورت اُس سے پوشیدہ کیا جاتا ہے اور حصہ اُس سے لقای
حق ہے بہویت حق اور اُس سے چھپایا جاتا ہے سر ہویت خلق یعنے کل تعینات مضمحل و متلاشی
ہوجاتے ہین اور سر موجودات متکثرہ سے کہنچکر حجاب مین آجاتا ہے اور سر لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وحدت جباری و قہاری کے عرفہ پر جلوہ گر ہوتا ہے **نظم**

مالک الملک اوست او خود مالک ست	غیر ذاتش کل شیٔ ہالک ست
کل شیٔ ما خلا اللہ باطل	ان فضل اللہ غیم ہاطل
مالک آمد پیش و جیش ہست و نیست	ہستی اندر نیستی خود طرفہ ایست

۱۲ ترجمہ پس کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشدیئے تیرے اللہ تعالے نے تیرے پہلے اور اگلے سب گناہ ۱۲ ۲ ترجمہ اور اپنے کپڑے پاک کر ۱۲
۳ ترجمہ اے آدم کی اولاد تحقیق نازل کیا ہم نے تمپر لباس جو ڈھانکے تمہارے ننگے بدن کو اور تمہاری عزت اور لباس پرہیزگاری کا
اس سے بہتر ہے ۱۲ ۴ ترجمہ کس کے لئے ہے آج ملک اللہ اکیلے قہار کے لئے ہے ۱۲

نظم اردو

ہے جو یہان اُس کے سوا مالک ہے وہ
سب ہین ناقص اور وہی کامل ہے یہان
نیستی مین ہے یہ ہستی بھی عجیب
ہے اُسی کا ملک اور مالک ہے وہ
جو کہ ہے اُس کے سوا باطل ہے یہان
نیستی خرا اُس کے ہے سب کو نصیب

تیسری شرط نماز کی طہارت مکان ہے اور طہارت مکان طہارت ثوب پر مبنی ہے بہ سبب متصل ہونے بدن کے پس جس زمین پر نجاست پہنچے اور آفتاب کی دھوپ سے خشک ہوگئی اُس زمین پر نماز درست ہے بموجب اس حدیث نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکوٰۃ الارض یبسھا لیکن تیمم ایسی زمین پر جائز نہین ہے اس لئے کہ زمین نماز کے باب مین جامہ کا حکم رکھتی ہے اور تیمم کے باب مین پانی کا اگر کپڑے پر نجاست قلیل لگی ہو نماز اُس سے جائز ہے اور پانی مین قلیل نجاست ہو تو اُس سے وضو درست نہین ہے اگر زمین ناپاک پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھے جائز ہے لیکن کپڑا ایسا باریک ہو کہ اُس کے نیچے سے نجاست دکھائی دیتی ہو تو ایسے کپڑے پر نماز جائز نہین ہے حکمت طہارت مکان مین ایک یہ ہے کہ حقتعالی نہین چاہتا کہ روے پاک جو پانی سے دُھلا ہوا ہے وہ زمین ناپاک پر رکھا جاوے اسلئے کہ ظاہر کا نزول ملوث پر حکمت کے خلاف ہے اسی لئے حضرت جلال احدیت کہ پاکی حقیقی و تقدس ذاتی اُس کیواسطے مسلم ہے کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ وَّیُحِبُّ الطَّیِّبَ ایسے دل پر کہ کدورات الورث احداث ماسوے سے آلودہ و ناپاک ہو نزول رحمت نہین فرمایا۔ نکتہ جو صورت کہ حقتعالے نے خاک سے بنائی ہے باوجودیکہ وہ اُس کے منظور نظر نہین ہے کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ پھر بھی روا نہین رکھتا کہ اُس صورت کو خاک آلودہ و ناپاک پر رکھے باوجودیکہ وہ خاک اُس کی اصل ہے کہ فرمایا ہے مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ پس کیونکر روا رکھے کہ وہ جو اُس کی نظر رحمت کا منظور ہے وہ دنیاے خسیسہ و مبغوضہ پر مبتلا و شیفتہ ہو کہ فرمایا ہے اَلدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ اہل اشارت نے لباس و تن و مکان کی طہارت کی حکمت اس طرح رقم فرمائی ہے کہ اللہ تعالے نے بندہ کو تین طہارتون کا حکم فرمایا ہے اور تین طہارتین اپنی ذات پاک کی طرف منسوب

۵۲ ترجمہ بیشک اللہ تعالی پاک ہے اور دوست رکھتا ہے پاک کو ۱۲ ۵۳ ترجمہ بتحقیق اللہ تعالی تمہاری صورتونکی طرف نہین دیکھتا ہے ۱۲ ۵۴
ترجمہ اُس سے بنایا ہے ہم نے تمکو ۱۲ ۵۵ ترجمہ دنیا سر ہے سب گناہون کا ۱۲

Marfat.com

فرمائین ہین اول طہارت تن ظاہری جو بندہ کو فرمائی فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ اور اسنی جو اپنی طرف منسوب فرمائی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ دوسرے تطہیر لباس کہ بندہ کو فرمائی وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور تطہیر لابس کی نسبت اپنی جانب فرمائی مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تیسرے مکان کی پاکی کا بندہ کو حکم کیا اور متکلم کی پاکی اپنے فضل وکرم کی حوالہ کی کہ فرمایا وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ گویا کہ حق تعالی یون فرماتا ہے کہ اے بندے جب تو نے باوجود عجز وقصور اور موانع کثیر اپنے تن ولباس ومکان کو پاک کیا ہم کہ خدا ہین باوجود قدرت کے تیرے باطن کو عصیان کی نجاست اور خطا ونسیان کے میل سے کیون نہ پاک کردین اور تجکو اپنی رحمت ومغفرت کا مستوجب کیون نہ بناوین چوتھی شرط نماز کی شرطون مین سے ستر عورت ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے یٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اس آیہ شریفہ مین اخذ زینت ستر عورت کا ڈہانکنا مراد ہے اور ستر عورت واجب ہے اسلئے کہ جن اعضا کا دیکہنا مکروہ ہے اُنکا ڈہانکنا لازم ہے کہ جو بدنما ہے وہ پردہ مین رہے اور جو خوش نما ہے وہ کہلا رہے اور عورت کا کہلنا نماز مین مفسد نماز ہے جن اعضا کا ڈہانکنا فرض ہے اگر انمین سے کسی عضو کی چوتہائی نماز مین کہل جائے گی تو نماز فاسد ہو جائیگی نکتہ ستر عورت کی حکمت کا یہ ہے کہ حقتعالے نے یہان مقبوحات کے ڈہانکنے کا مومنون کو حکم فرمایا ہے اُسکے فضل وکرم سے اُمید ہے کہ قیامت کے روز بہی ہمارے عصیان وذلات کو ظاہر نکرے اور ہماری پردہ پوشی فرماوے کہ وہ ستار ہے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ماعز نام ایک مرد تہا ناگاہ اُس سے زنا واقع ہوا حضرت سرور کائنات کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مینے زنا کیا ہے حد شرع شریف مجہپر جاری کیجئے کہ گناہ سے پاک ہو جاؤن آپنے اُس کی طرف سے منہ پہیر لیا جب کئی بار آپنے منہ پہیرا اور وہ باز نہ آیا اور کہے گیا آخر اُس کے رجم کرنے کا حکم دیا اور حد شرع اُس پر جاری ہوگئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اُس کو خواب مین دیکہا کہ بہشت مین پہرتا ہے

---

۵۱ اس کا ترجمہ اوپر گذرا ۱۲ ۵۲ ترجمہ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے توبہ کرنے والون کو اور دوست رکہتا ہے پاک رہنے والون کو ۱۲ ۵۳ ترجمہ اوپر گذرا ۱۲ ۵۴ جس نے ڈہانکا کسی ننگے مسلمان کے ستر کو ڈہانکے گا اللہ تعالے اُس کا ستر قیامت کو ۵۵ ترجمہ سجدہ کر اور نزدیکی چاہ ۱۲ ۵۶ ترجمہ اے اولاد آدم کی پکڑو زینت ہر مسجد کے پاس ۱۲

Marfat.com

مگر چہرہ اُس کا زرد ہے پوچھا کہ کیا حال ہے اُس نے کہا کہ حکم شرع کے انقیاد کے سبب سے یہ بہبودت کی دولت میسر ہوئی پوچھا کہ زرد روئی کس سبب سے ہے کہا مجھ پر عتاب ہوا ہے کہ ہمنے اپنے فضل وکرم سے تیرا امر پوشیدہ رکھا تو نے کیون آشکارا کیا یہان سے معلوم ہوا کہ بندہ پر بندی کی شفقت سے اُس کی مہربانی زیادہ ہے کہ بندہ کبھی اپنے پردہ کو پھاڑتا ہے اور اُس کا لطف کسی کا پردہ کبھی نہین پھاڑتا نہ دنیا مین نہ عقبے مین **حکایت** ایکدفع بنی اسرائیل مین قحطِ عظیم واقع ہوا موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھہ دعاے باران کے لئے باہر نکلے منہ پر سیاہی دُکھائی کچھہ اثر نہ ظاہر ہوا غرض کئی بار دعا کی آخر موسے علیہ السلام کو الہام ہوا کہ اس قوم مین ایک سخن چین ہے کہ لوگونکی پردہ دری کرتا ہے اُس کی شامت سے اس بلا مین مبتلا ہوئے ہو جبتک اُس کو نہین نکالدینگے یہ بلا نہین ٹلنے کی موسے علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا اُس کو بتلادے کہ ہم اُس کو نکالدین حکم ہوا کہ تمکو پردہ دری سے منع کرتا ہون اور مین خود اُس کام کو کرون موسے علیہ السلام نے عرض کی کہ بارخدایا تو خود اُسکو دفع کر کہ ہمپر سے یہ بلاے سخت دفع ہو خطاب ہوا کہ کل اُس کا جنازہ حاضر ہوگا دوسرے دن کئی جنازے حاضر ہوئے نا گوئی نجانے کہ تمام کا جنازہ کونسا ہے رباعی

ای آنکہ بہ لطف وکرم وستاری	پوشی گنہ بروی عاصی ناری
در تنگدہ کافران زمانگ برند	گر پردہ زروی کار ما برداری

قطعہ

اُس کا لطف عمیم وستاری	ہے گنہ پوش مجرم ناری
گر ہمارا وہ کھولدیوے راز	ننگ کفار اپنی ہو خواری

مروی ہے کہ بروز قیامت تمام خلائق اولین وآخرین کو جب اُنکے گناہونکی اطلاع ہوگی اُسوقت ایک بندہ گناہونکی نہایت خجالت کے سبب سے سر جھکائے ہوئے کمال ندامت سے روتا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیون روتا ہے اور سر اوپر نہین کرتا عرض کریگا الٰہی تجھہ سے حیا کرتا ہون اور شرمساری سے سر اوپر کو نہین اُٹھا سکتا ہون حقتعالے فرمائیگا جب تو نے یہ گناہ کئے تھے تو ہنستا تھا اور بالکل شرم نہین کرتا تھا اُسوقت تو ہم نے تیری پردہ دری کی ہی نہین اور اب کہ روتا ہے اور خجالت سے سر اوپر کو نہین کرتا کیونکہ تجھے رسوا کرینگے اور کب تیرے قصور ظاہر کرینگے رباعی

Marfat.com

از بندہ نیامدہ است مطلق نیکی	وز حق شدہ ہر زمان محقق نیکے
ما بندہ و تو خدا سزاوار این ست	کز بندہ بدی آید و از حق نیکے

رباعی

بندہ سے نہین ہوتی ہے مطلق نیکی	اور حق سے ہمیشہ ہے تحقق نیکے
رحمت پہ نظر کہہ نہ گناہون پہ مرے	بندہ تو بدی کرتا ہے اور حق نیکی

پانچوین شرط نماز کی شرطون مین سے نماز کا وقت ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ[1] راتدن مین پانچ نمازین فرض ہین اور انکے پانچ وقت معین ہین اور اندازہ وقتون کا فقہہ کی کتابون مین مذکور ہے لیکن پانچوقت کے معین کرنے کی سات وجہ یہان بیان ہوتی ہین **پہلی وجہ** جب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک وجود مین آیا اسوقت وہ منازل و مقامات کے طے کرنے مین مصروف تہا اللہ تعالی نے اُسپر اپنی عنایات کی نظرین پانچوقت مقرر معین فرمائین اور پانچ وقتون نوازش سے اُسکو مخصوص کیا اور اُس نور نے پانچ بار سجدہ شکر ادا کیا اس لئے پانچ سجدون کی جگہ پانچ نمازین اُسپر اور اُس کی اُمت پر فرض ہوئین پس جو کوئی یہ پانچ نمازین ان پانچ وقتون مین بجالاویگا اُن نظر رحمت کا مستحق ہوگا **دوسری وجہ** اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ یہ پانچ نمازین پانچ پیغمبرون نے پانچون وقتون مین پڑہی ہین اور انکے سبب سے وہ پانچ دولتون کے ساتہہ مشرف ہوئے ہین اس لئے یہ پانچون نمازین اس امتِ مرحومہ پر فرض ہوئین ہین کہ یہ اُمت اُن پانچون نمازون کو ادا کرکے اُن پانچون دولتون پر فائز ہو اور اُن پانچون پیغمبرون کے مراتب کے مجموعی سے نصیب انکو حاصل ہو صبح کی نماز حضرت آدم علے نبینا و علیہ السلام کی یادگار ہے جب وہ بہشت سے دنیا مین آئے اور رات ہوئی تو بہت گہبرائے کہ جنت مین کبہی رات اور ایسی تاریکی نہ دیکہی تہی جانا کہ یہ ظلمت تیرے گناہ کی شامت سے واقع ہوئی تھی رات بہر روتے رہے اور دعا و استغفار کرتے رہے جب صبح ہوئی تو انکی تسکین ہوئی اور اندوہ دل سے کم ہوا اور اسکے جانے اور دن کے آنے ان دونون نعمتون کے شکرانہ مین یہ دو رکعت نماز ادا کی جتنا

[1] ترجمہ قائم کر تو نماز کو دن ڈہلے یعنی ظہر و عصر اور رات گئے یعنے مغرب و عشا اور قرآن فجر کا ۱۲

Marfat.com

نے یہ دو رکعت نماز صبح اس امت مرحومہ پر فرض فرمائی ان دو نعمتون کے شکرانہ مین ایک تاریکی کفر کا دور ہونا دوسرے نور ایمان کا حاصل ہونا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ظہر کی نماز حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کی سنت ہے انکو چار نعمتین بزرگ عطا ہوئین جنکے شکرانہ مین انہون نے یہ چار رکعتین ادا کین اول نعمت خلت دوسری نعمت آتش نمرود سے نجات پانا تیسری نعمت سلامتی کے ساتھہ واپس آنا حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کا بادشاہ ظالم کے پاس سے چوتھی نعمت اسمعیل علیہ السلام کے فدا کرنے کا امر اور انکی نجات ذبح سے اور جسوقت یہ واقع ہوا عین ظہر کا وقت تہا حق تعالے نے بمقتضاے مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ[1] اسوقت مین یہ چار رکعت نماز ظہر کی اس اُمت پر فرض فرمائی۔ کہ اس کے ادا کرنے والے کو چار کرامتین عطا ہوتی ہین اول آسمان کے دروازے اُس کے لئے کہل جاتے ہین کہ دعا اُس کی اوپر جاوے اور قبولیت کا درجہ پاوے دوسرے رحمت کے دروازے اُس پر کہلتے ہین اور اس قدر رحمت اُس پر برستی ہے کہ وہ اُسمین غرق ہو جاتا ہے تیسرے صبح کی نماز کے بعد سے ظہر تک جو گناہ اُس سے ہوئے ہین اُن سے پاک ہو جاتا ہے چوتھے عصر کی نماز سے پہلے مرے تو درجہ شہادت پاتا ہے عصر کی نماز حضرت یونس علی نبینا و علیہ السلام کا طریقہ ہے جب اُنہون نے چار ظلمتون سے خلاصی پائی ایک ظلمت گناہ کی دوسری دریا کی۔ تیسری رات کی چوتھی شکم ماہی کی تو اُس کی شکر گزاری مین یہ چار رکعتین اُسوقت ادا کین حق تعالی نے قبول فرمائین اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر انکو فرض کر دیا اور ان رکعت کے مقابلہ مین چار انعام کا وعدہ فرمایا اول ابلیس اور اُسکے مددگارون سے امن دوسرے اللہ تعالی کی پناہ و عصمت مین آنا تیسرے عطاے تاج کرامت قیامت کے روز چوتھے ظہر کے عصر تک کے گناہ ہونکا بخشا جانا مغرب کی نماز حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام کا مسلک ہے جب سُنا اُنہون نے کہ نصاری مجکو ثالث ثلاثہ کہتے یعنے تیسرا تین مین کا تو اُنکے جہٹلانے کو اور اپنی تواضع کے اظہار کے لئے یہ تین رکعتین شام کے وقت پڑہین پہلی رکعت اپنی بندگی کے اظہار کے لئے دوسری رکعت اپنی والدہ کی بندگی کی تصدیق کیواسطے تیسرے رکعت خدا تعالی کی توحید کے اشعار کے باعث حضرت حق سبحانہ عز اسمہ کو یہ معاملہ اُنکا پسند آیا اور یہ تین رکعتین اس وقت مین اس

[1] ترجمہ اور شکر ہے اللہ تعالی کا اسپر ۱۲ [2] ترجمہ یہ مذہب ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا ۱۲

Marfat.com

امت پر فرض فرمادین اور تین کرامتون کے ساتھہ اُس امت کو مخصوص فرمایا اول اُس سال مین حج و عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب کا عطا ہونا دوسرے فرشتون کو حکم دینا کہ بہشت مین اس نماز کے پڑھنے والونکے درجے بلند کرین تیسرے عصر سے مغرب تک کے گناہون کی معافی اور عشا تک مرے تو شہادت کا درجہ پانا عشا کی نماز حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کا ورد ہے کہ اُنکو سفر مین چار طرح کے رنج والم پیش آئے ہتے اول راہ کا بھولنا اندھیری رات مین دوسرے مینہ برسنا اور بجلی کا متواتر چمکنا تیسرے بھیڑیون کا رپوڑ پر حملہ کرنا چوتھے اُنکی زوجہ پر ورد زہ کی شدت جب نور معرفت الٰہی مشاہدہ کیا کہ فرمایا اِنِّیْ آنَسْتُ نَارًا[1] اور خطاب کلمہ توحید کا سنا اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا[2] اور چارون طرح کے غم اُنکے دل سے مٹ گئے اسکے شکرانہ مین اسوقت یہ چار رکعت نماز بجالائے حق تعالی اُن سے راضی ہوا اور یہ چار رکعتین اُسوقت مین اس امت پر فرض فرمائین اور ان چار دولتون سے اُنکو مشرف کیا اول ہر رکعت کے بدلے ساٹھہ بردون کی آزادی کا ثواب جو اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ہون عطا ہوتا ہے دوسرے مغرب سے عشا تک کے گناہ نابود ہوجاتے ہین تیسرے آتش دوزخ سے نجات ہوتی ہے چوتھے صبح تک مرے تو شہید ہوتا ہے پس جو شخص ان پانچون نمازون کو ادا کرتا ہے انکا پورا ثواب اسکو نصیب ہوتا ہے اور یہ انبیا علی نبینا و علیہم السلام اُس کے شفیع ہوتے ہین و باللہ التوفیق تیسری وجہ یہ ہے پہلی امتون پر پچاس وقت کی نماز فرض تہی اُسی کے مطابق شب معراج مین اس امت پر مقرر ہوئی تہی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے اُنکا دسوان حصہ باقی رہا اور صرف پانچ وقت کی نماز اس امت پر فرض ہوئی جو کوئی اُسکو ادا کرے بمقتضاے آیہ شریفہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا پچاس وقت کی نماز کا ثواب پاوے چوتھی وجہ یہ کہ مروی ہے کعبہ شریف پانچ پہاڑون کے پتھرون سے بنایا گیا ہے طور سینا و طور زیتا و کوہ لبنان و کوہ جودی و کوہ حرا اسلئے پانچ نمازین فرض ہوئین ہین کہ جو کوئی رات دن مین پانچ بار اُس خانہ کعبہ کی طرف نماز پڑہے گا جو ان پانچ پہاڑون کے پتھرون سے مبنی ہے حق تعالی جلشانہ انہین پانچ پہاڑون

[1] ترجمہ بیشک مینے دیکھی ہے آگ ۱۲ [2] ترجمہ تحقیق مین ہون معبود نہین کوئی معبود مگر مین ۱۲ [3] ترجمہ جس نے کی ایک نیکی پس اُس کے لئے

کے وزن کی برابر ثواب اُسکو عطا فرمائیگا **پانچوین وجہ** یہ کہ قبلہ پانچ ہین چنانچہ اُنکی تفصیل
نماز کی چھٹی شرط مین کہ استقبال قبلہ ہے انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی اس سبب سے نمازین
بھی پانچ وقت کی فرض ہوئین **چھٹی وجہ** یہ کہ اسلام کے ارکان پانچ ہین کہ فرمایا ہے
بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ پس اس مناسبت کے باعث نمازین بھی پانچ ہی مقرر فرمائین کہ نماز کی
بلندی شان پر دال ہون کہ فرمایا ہے **ساتوین وجہ** یہ کہ جہات یعنی اطراف عالم چھہ ہین
اُنہین سے ایک جہت اوپر کی ہے کہ حضرت رب العزت جل جلالہٗ سے تعلق رکھتی ہے جیسا
کہ فرمایا ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ یعنی بالقدرت لا بالمکان یعنی اوپر ہے اپنی قدرت سے
نہ مکانمین ہونے کے سبب سے اور **دوسری** جہت دہنی طرف کے نفس کے ہاتھ مین ہے
تیسری بائین طرف کی ہوا کی جنگل مین ہے **چوتھے** سامنے کے شیطانون کے قبضہ مین ہے
پانچوین نیچے کی جہت دنیا کے ساتھہ وابستہ ہے **چھٹے** نیچے کی سمت منسوب ہے عفایت
سے سوائے اوپر کے کہ قدرت حق سبحانہ وتعالی ہے۔ دہنی سمت سے نفس شہوات کی طرف
بلاتا ہے۔ اور بائین سے ہوا گناہون کی جانب اور سامنے سے شیطان ترک دین کی سمت کھینچتا
ہے اور نیچے سے دنیا نقصان آخرت کیجانب مائل کرتی ہے نیچے سے عفریت گمراہی و بدعت
کیجانب گھسیٹتے ہین صرف حقتعالی جنت و مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور یہ سب دوزخ کی طرف
جیسا کہ فرمایا ہے اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ
اسواسطے یہ پانچ نمازین فرض کین کہ جب بندہ پانچ وقت مین یہ پانچ نمازین ادا کریگا یہ نمازین
پانچون سمت سے اُس کی نگہبانی کرین گی اس لئے کہ اکثر فساد دین و قطع راہ یقین انہین پانچون
طرفون سے ظہور مین آتا ہے اور قلعہ دل و شہرستان وجود پر انہین اطراف سے حملہ ہوتا ہے
پس حق تعالی فرماتا ہے اے بندے باوجود ضعف بشریت جب اپنے قصر وجود کے ان پانچون
چوکیدارون سے تو محافظت کریگا ہم اوپر کی جہت سے باوجود کمال قدرت کے کیونکر نہ محافظت
کرینگے پس اس عمل سے ہر شش جہت سے تو محفوظ رہیگا اور کسی طرف سے کوئی بلا تجکو نہ ستاویگی
بلکہ ہر ساعت تیرے وجود کے درخت کو مکرمت و لطف کے سحاب سے ہم سیراب رکھین گے۔

---

۱ ترجمہ حدیث اسلام کی پانچ ہین ۱۲ ۲ نماز معراج ہر مومنکی ۱۲ ۳ اور وہ قاہر و بلند ہے اپنے بندون پر ۱۲ ۴ یہ لوگ بلاتے ہین آگ کیطرف

چھٹی شرط نماز کی شرطون مین سے استقبال قبلہ کا ہے بموجب قول اللہ تعالے کے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ واضح ہو کہ بندہ مامور ہے اپنے رب و مولے کی خدمت و عبادت کے لئے اور ضرور ہے اُسکو اُسکے جناب اقدس کی طرف توجہ کرنی اگرچہ حق سبحانہ جہت و سمت سے منزّہ ہے لیکن بندہ زمان اور مکان کی قید مین مقید ہے اُسکو ایک جہت کیجانب توجہ بغیر چارہ نہین ہے کہ حق تعالی کو اُس سمت سے بہ نسبت اور طرفون کے کچھ خصوصیت ہو اور عارفون نے کہا ہے کہ قبلہ پانچ ہین۔ بیت المقدس و کعبہ و بیت المعمور و عرش و حضرت جلال احدیت بیت المقدس پہلی امتون کا قبلہ ہے اور کعبہ شریف اس امت مرحومہ کا قبلہ ہے۔ اور بیت المعمور فرشتون کا قبلہ ہے اور عرش حاملان عرش اور خواص ملائکہ کا قبلہ ہے اور حضرت خداوند تعالے عارفون کا قبلہ ہے کہ اُنکا ظاہر خدمت مین شاغل اور باطن اُنکا محبت کی طرف مائل قبلہ ظاہری اُنکا بیت الحرام ہے اور قبلہ باطنی حضرت ملک العلام منقول ہے بعضی بزرگون سے ندائے ہاتف جو کعبہ کو دی اور اُنہون نے سنی کہ اے کعبہ آب و خاک اور اے خانہ سنگ و گل دوستون صاحبدل کے رستے مین سے علیحدہ ہو جا کہ جو تیرے واسطے آیا ہے وہ تیرے گرد طواف کریگا اور جو ہمارے لئے آیا ہے وہ ہماری قربت کے بسامد پر بیٹھیگا اے کعبہ تو آب و گل سے بنا ہے بدن تیری طرف مُنہ کرتے ہین اور دل ہمارے نظرگاہ ہے اُسکو ہمارے لئے چھوڑ دے کہ اُس کے قبلہ ہم ہین۔ علما قدس اللہ ارواحہم نے کہا ہے کہ مُنہ کا پھیرنا کعبہ کی جہت سے بغیر عذر کے ایک رکن کے قدر مفسد نماز ہے اور عارف قدس اللہ اسرارہم کہتے ہین کہ حق سے دل کا منصرف کرنا ایک طرفۃ العین بے عذر و با عذر ہر حال مین محبط یعنے کھونے والا ایمان کا ہے[1] وَكُلُّ ذَنْبٍ لَكَ مَغْفُورٌ سِوَى الْاِعْرَاضِ عَنِّيْ[2] اور حکمت قبلہ کے معین کرنے مین یہ ہے کہ جبتک سب اطراف سے مُنہ کو نہ پھیریگا کعبہ کیجانب لا نہ سکیگا اسی طرح جبتک غیر حق سے دل کو بالکل نہ پھیریگا حق کی جانب دل نہین لگا سکتا

کعبہ

تو آنگہ زو خبر یابی کہ از خود بیخبر گردی	تو آنگہ روی او بینی کہ از خود رو بگردانی
ازین معنی حقیقت بین نظر بر چہ انداری	ہمہ نور خدا بینی نہ بیند صورت فانی

[1] ترجمہ پس پھیر لیا اپنے مُنہ کو مسجد حرام کی سمت کو [2] سارے گناہ تیری بخشنے کے قابل ہین سوا منہ پھیرنے ہم سے کہ یہ قابل بخشش نہین ہے

قطعہ

خودی سے بے خبر ہووے تو اُس کی ہو خبر تجکو
نہ تو اپنے تئین دیکھے تو آوے وہ نظر تجکو
مٹے فانی کی صورت نور باقی دیکھے تو اسمین
کھلے گر آنکھہ دل کی اور ملے نور بصر تجکو

اور عاشق کہتے ہین کہ ہر چیز کا قبلہ ہے ظاہر یا باطن مین مگر عشق ہر قبلہ کا مٹانے والا ہے اس لئے کہ رو ہے عاشق اُس کی طرف ہے جو جہت سے پاک ہے رباعے

چون قبلہ بجز جمال محبوب نبود
عشق آمد و محو کرد ہر قبلہ کہ بود
عاشق بہر آن قبلہ کہ می آرد روی
از شش جہتش تافتہ انوار شہود

قطعہ

قبلہ ہو عشق مین یہ روش خوب ہی نہین
یہان قبلہ غیر جلوۂ محبوب ہی نہین
ہر شش جہت مین قبلۂ عشاق کیون نہو
جب سمت یار سے کوئی منسوب ہی نہین

قُلْ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ برین تقدیر اگر عاشق کو یہ مدعا بتکدہ مین حاصل ہے تو اُس کے لئے وہ بتکدہ کب ہے وہان آدم قبلہ تہا اور حق مسجود تہا یہان بت قبلہ ہے اور حق معبود عاشق مشاہدہ جمال محبوب کے وقت بت اور آدم اور کنشت و حرم مین فرق نہین کر سکتا

کعبہ و بتخانہ حجاب اند و بس
این دو نخواہم رخ دلدار کو
قبلہ بدل گشت درین رہ مرا
خیز بگو قبلہ کفار کو

قطعہ

چاہتا ہو جو رخ دلدار کو
دیکھے وہ ہر چیز مین دیدار کو
دیر و کعبہ سے اُسے کیا کام ہے
دیکھتا ہر شے مین ہو جو یار کو

جب خطاب مستطاب قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ پہنچا مکہ کے بت ظہور نور حق کی لذت بشارت سے مُنہ کے بل زمین پر گر پڑے وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا اور باعے

تا قبلۂ عشاق جہان روی تو شد
روی بت و بتگران سوی تو شد
رُہبان چو سر زلف چلیپای تو دید
انگشت برآورد و یکی کوی تو شد

۱ کہہ اللہ کیلئے ہی مشرق اور مغرب پس جدہر کو مُنہ پھیرو تم اُدہر ہے مُنہ اللہ تعالی کا ۱۲ ۲ کہہ آیا حق جاتا رہا باطل ۱۲ ۳ اور اگر مڑی اُس کے

رباعی

جیسے کہ ہوا قبلۂ عشاق جہان تو
ہر بنگر و ہر بت کا ہوا قبلۂ جان تو
رہبان نے سر زلف چلیپا کو ترے دیکھ
پڑھ کلمہ لیا تیرا ہوا اُس پہ عیان تو

نماز

ساتویں شرط نماز کی شرطون مین سے نیت ہے بموجب اس حدیث حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۝ اصل عمل مین اخلاص ہے چنانچہ حجت الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ عمل بغیر نیت کے ہیچ ہے اور نیت بغیر اخلاص کے ریا ہے اور اخلاص بدون صدق کے ناچیز ہے حکمت نیت شرط کرنیمین یہ ہے کہ نماز کے افعال بغیر نیت کے عادت کا احتمال رکھتے ہین اور نیز عبادت کا پس جبتک عادت کی نیت نہو عبادت مین محسوب نہین ہوسکتی اور نیت مین افضل یہ ہے کہ نماز کے شروع سی نیت ملی ہوئی ہو اگر نماز کے شروع سے نیت متاخر ہوگی اکثر علماء کے نزدیک وہ نیت نہین ہے لیکن کرخی سے مروی ہے کہ انہون نے روزے کی نیت پر قیاس کرکے نماز کی نیت کی تاخیر کو بھی جائز کہا ہے شروع سے رکوع کیوقت تک اور اُنکے بعضے تابعین نے قومہ تک اور بعضون نے قعود تک لیکن اگر کسی شخص نے عین وضو مین نماز کی نیت کی مثلاً ظہر کے بعد اُس کے ایسے کار مین مصروف ہوا جو نماز کی منافی ہے اُس کے بعد اُسی نیت پر بغیر تجدید نیت کے نماز شروع کی تو اُس کی نماز اُسی نیت اول پر جائز ہے نکتہ اگر بندہ اول عمر سے موت کی نزدیکی تک دل وجان سے دریا ہے توحید وایمان مین غرق رہا ناگاہ اجل اُس کی آگئی اور بسبب طلاطم امواج محن وفتن تجدید کلمۂ شہادت کی مجال نپائی یا اُسپر مرگ مفاجات واقع ہوئی ایمان اُس کا درست ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کامل ہے یہی مسئلہ کسی شخص نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا فرمایا کہ عقد عبودیت ومحبت حضرت ربوبیت کا قیاس عقد زوجیت پر ہے کہ جب وجین مین عقد ازدواج بندہ گیا اگر سو برس گزر جاوین اور کوئی امر مفسد عقد واقع نہو تو وہ ہی عقد قائم ہے تجدید نکاح کی حاجت نہین ہے اسی طرح بندہ جس نے اپنی تمامی عمر اسی آستان کی غلامی کی افتخار مین پوری کی اگر دم آخر کہ نہار ہا بلا وآفت وانکار دنیاوی واُخروی اُسوقت اُسکو درپیش ہین اور مشاہدہ مہابت وصلابت ملکوتیہ

سلہ عمل موقوف ہین نیت پر ۱۲ سلہ اور نہین حکم کئے گئے تم مگر یہ کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی دران حالیکہ خالص کرنیوالے ہو اُس کے لئے عبادت ۱۲

Marfat.com

سے دل اُس کا ہزار پارہ اور زبان خاموش ہے تجدید کلمہ طیبہ نکر سکا اللہ تعالی کے فضل وکرم سے
امید ہے کہ اپنے قرب کے میدان سے اُس کو نہ نکالے اور اپنی جناب قدس مین پہنچاکر تخت دولت
پر اُسکو بٹھاوے علمار رحمہ اللہ علیہم کہتے ہین کہ نیت مین دل کا قصد معتبر ہے اور ذکر زبان افضل ہے
مثلاً اگر کوئی شخص زبان نر کہتا ہو یا گونگا ہو اور قصد قلبی اُس کا مضبوط ہو نماز اُس کی صحیح ہے بعضون
نے کہا ہے شروع نماز کے وقت اُس کا جزم اس قدر ہو کہ اگر اُس سے پوچھین یہ کون سی نماز ہے یعنی
کس وقت کی اور فرض واجب کیا ہے تو بدیہ وفورًا جواب دے سکے کہ فلان نماز ہے تو نماز
اُس کی درست ہے والا نہین اسی طرح جب بندہ مومن کو قبر مین رکھتے ہین اور فرشتے صدق
واخلاص کا سوال جان سے پوچھتے ہین کہ مَنْ رَّبُّكَ اگر بے درنگ وتاخیر جواب باصواب دیتا
ہے مُراد قات غرت سے خطاب ہوتا ہے ہمارا بندہ سچا ہے اسنے تصدیق پر زندگانی کی اور اُسی
پر مرا اس کے ایمان کی صحت پر حکم کرو اور سند قبول پر اُسے بٹھاؤ اور جو جواب مین تاخیر کرتا یا
باصواب نہین دیتا میدان قرب سے صاعقہ استغنا اُسکو دور پھینکدیتی ہے اٹھوین شرط
نماز کی شرطون مین سے تکبیر افتتاح ہے اور وہ نماز کا رکن نہین ہے بموجب قول اللہ تعالی کے
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اسلئے کہ مراد ذکر سے یہان تکبیر ہے اور اُسپر صلے کا عطف مغائرت کی دلیل
ہے اور جنہون نے تکبیر کو نماز مین داخل کہا ہے سبب اُس کا کمال اتصال ہے ارکان کے ساتھہ
واضح ہو کہ نماز کی بنا تکبیر تحریمہ ہے کہ اُس سے جو کچھہ افعال واقوال منافی نماز مین مصلی انجر
اوپر حرام کرتا ہے اور مجاہدہ کی تلوار سے ہوائے نفس کے سر کو قربانی کی مانند اللہ اکبر کہہ کے کاٹ دیتا ہے
تاکہ اُس کی نماز مقبول اور سعی مشکور ہو اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تَحْرِيمُهَا
التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ یعنی نماز کا شروع تکبیر سے ہے اور اختتام اُس کا تسلیم سے اور حکمت اِن
دونون کی مقرر کرنے مین یہ ہے کہ طاعات مین افضل دو چیز ہین التَّعْظِيمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَقَةُ
عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ اسواسطے نماز کی ابتدا و بنا امر حق کی تعظیم پر رکھی اور اس کی انتہا خلقت کی شفقت
پر مقرر کی کہ وہ دونون قسم کی طاعات کا مجموعہ ہو اور جامعیت اُس کے کل طاعات وخیرات پر

---

۱ ترجمہ کون ہے تیرا رب ۱۲ ۲ ترجمہ اور یاد کیا نام اپنے رب کا پھر نماز پڑھی ۱۲ ۳ ترجمہ شروع اُس کا یعنی نماز کا اور اُسکی منافی کا اپنے اوپر حرام کرنا
تکبیر ہے اور آخر اُس کا یعنی وقت حلال کرتے اُن چیزون کا جو نماز مین اپنے اوپر حرام کی تھین تسلیم ہے ۱۲ ۴ اللہ تعالے کے امر کے تعظیم اور اُسکی خلقت پر شفقت

ثابت ہوا اور حکمت ایک تکبیر اور دو سلام کی مقرر کرنے مین یہ ہے کہ بندہ جبتک نماز مین ہے حضرت وحدہ لاشریک لہ کی مصاحبت مین ہے اور خلق سے یکسوئی وحدت ہی اس کے حال کے مناسب ہے لہذا تکبیر ایک ہی مقرر کی اور نماز سے فارغ ہوا اسکو ہمنشینی خلق مباح ہوئی اب کثرت اس کے حال کی مناسبت سے بنابران سلام دو مقرر کئے کہ ادنے درجہ کثرت کا ہے اور حکمت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھہ اٹھانے مین یہ ہے کہ رفع یدین اشارہ رفض یعنی کسی چیز کے دفع کرنی کا ہے اور نیز قبض یعنی قبضے مین لانے کا پس نمازی اسکو کہ جناب قدس کے لایق نہین ہے دفع کرتا اور پھینکتا ہے اور اس کو کہ اس جناب مقدس کے سزاوار ہے قبض کرتا ہے لہذا ہاتھہ اٹھا کر اس مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے دوسری حکمت یہ کہ جب دونون ہاتھہ اٹھاتا ہے اشارہ نفی ماسوی اللہ کا کرتا ہے کہ مینے دونون جہان سے ہاتھہ اٹھایا اور جب تکبیر کہتا ہے حق تعالی کی ذات کا اثبات کرتا ہے اور حکمت مردون کے کانون تک اور عورتون کے کندھون تک ہاتھہ اٹھانی مین یہ ہے کہ مردون کو اظہار مناسب ہے اور عورتون کو اخفار **نقل** ہے ایک جماعت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے اپنے گھرون سے نکلی تھی جب مدینہ منورہ مین پہنچی تو معلوم ہوا کہ آپنے وفات فرمای اس جماعت نے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ صاحبون کو کلام و نصائح حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم جو پہنچے ہین انمین سے کچھہ ہمین بھی ارشاد فرمائیے کہ اسپر عمل کرنے کی دولت سے ہم مشرف ہون - اور سعادت دارین اسکے باعث ہمکو حاصل ہو اول حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مینے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپنے فرمایا جو نمازی بعد نماز صبح اپنی جائے پر بیٹھہ کر ذکر یا تلاوت مین مشغول رہتا ہے ہر کلمہ کے بدلے جو اس کی زبان پر گزرتا ہے پچاس ہزار نیکیان اسکے نامہ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور پچاس ہزار بدیان اسکے نامہ اعمال سے محو کیجاتی ہین اور پچاس ہزار درجے اسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین اگر مجھے میسر ہو کہ ساری کتب آسمانی کو اسوقت یعنے بعد نماز صبح پڑھہ سکون تو اسکے کل ثواب سے ستر ہزار گنا ثواب مجکو ملے اگر تکبیر تحریمہ پاؤن - پھر حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے پہنچا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالی کی راہ مین قربانی کرتا ہے اس قربانی کے ہر بال کے بدلے ستر ہزار نیکیان اسکو

Marfat.com

ملتی ہین اور ستر ہزار بدیان اُس کی معاف ہوتی ہین اور ستر ہزار درجے اُسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین اگر مجھے توفیق ہو کہ تمام جہان کے جانور قربانی کرون تو اُن سب کے ثواب سے ستر ہزار گنا ثواب تکبیر تحریمہ کا پاتا ہون پھر حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی راہ خدا مین ایک دینار خرچ کرتا ہے نوّے ہزار نیکیان اُسکو عطا ہوتی ہین اور نوّے ہزار بدیان اُس کی دور ہوتی ہین اور نوّے ہزار درجے اُسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین اگر تمام جہان کے درہم و دینار مین خرچ کرسکون تو اُن سب کے ثواب سے نوّے ہزار گنا ثواب تکبیر تحریمہ پاتا ہون پھر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ایک کافر کو قتل کرتا ہے دس لاکھ نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور دس لاکھ بدیان اُس کی نابود کیجاتی ہین اور دس لاکھ درجے اُسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین۔ اگر مجھے روے زمین کے کافرون کے قتل کرنے کی سعادت حاصل ہو اُسکے ثواب سے دس لاکھ گنا ثواب تکبیر تحریمہ مین پاتا ہون وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَان **تیسرا مرتبہ** نماز کے ارکان کے ذکر مین اور نماز کی ذات اور جماعت کی فضیلت کے بیان مین اور نماز کے چھہ رکن ہین **پہلا رکن** نماز کے ارکان مین سے قیام ہے بموجب قول اللہ تعالے کے وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ یعنے مطمئن ہونے والے اور قیام بجز نماز کے جائز نہین ہے اسلیے قیام کے لفظ کو نماز کے قیام پر حمل کیا اور اُسکو نماز کے فرضون مین داخل کیا حکمت قیام کے تقدیم مین رکوع و سجود پر یہ ہے کہ ہر کام مین یہی مناسب ہے کہ ادنے مرتبے سے اعلی کیطرف ترقی کرتے ہین لہذا قیام کو کہ مرتبے مین رکوع و سجود سے کم ہے اسلیے کہ غیر حق کیواسطے بھی جائز ہے اول مقرر کیا اُسکے بعد رکوع کو کہ وہ خدا تعالی کے ساتھہ اُسکے غیر کی نسبت بہت ہی خصوصیت رکھتا ہے اور سجدے سے مرتبہ مین کچھہ کم ہے معین کیا اُسکے بعد سجود کو کہ اُسمین سب سے زیادہ تعظیم ہے اور خاص ہے حضرت خداوند جل و علا کے لئے اور اُسکے غیر کے واسطے ہرگز جائز نہین ہے **دوسری حکمت** یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا اور اُسمین اولین و آخرین سب قبرون سے اُٹھکر حاضر ہونگے اُسوقت کل حالت قیام مین ہونگے چنانچہ فرمایا ہے فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ مَّنْظُرُوْنَ پھر جب میدان محشر مین اُنکو نامۂ اعمال دکھالے جاوینگے نہایت خجالت اعمال سے سر نیچے کرینگے اور اُنکی کمرین ٹیڑھی ہو جاوینگی

۵۲ ترجمہ اور کھڑے ہو واسطے اللہ تعالے کے اطمینان کے ساتھہ ۱۲ ۵۳ ترجمہ پس ناگاہ وہ کھڑے ہونگے دیکھتے یا منتظر ہونگے راہ دیکھتے ۱۲

Marfat.com

اس حال کی خبر اس آیہ مین ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور جب مومنون اور منافقون مین امتیاز کے لئے سجدہ کرنے کا حکم ہوگا بموجب اس آیہ شریفہ کے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ مسلمان سجدہ کی سعادت سے مشرف ہونگے اور کافر سجدہ نہین کرسکین گے کھڑے رہجاوینگے اس کی خبر اس آیہ شریفہ مین دی ہے يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ پس ارکان نماز کو اسی ترتیب سے وضع کیا کہ قیامت کے روز کی شدت سے نماز کی برکت کے باعث محفوظ رہین وباللہ التوفیق

دوسرا رکن نماز کے ارکان مین سے قرأت ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور مراد قرأت سے یہان نماز کی قرأت ہے اسلئے کہ غیر نماز مین قرآن شریف کا پڑہنا واجب نہین ہے اور قرأت کی کیفیت وکمیت کے باب مین بہت سے اقوال ہین کہ فقہ کی کتابون مین مذکور ہین یہان صرف حکمتین اور اشارات بیان ہوتے ہین حکمت قرأت کے فرضیت مین یہ ہے کہ نماز راز ہے کہ مصلی اسمین اپنے رب کی مناجات کرتا ہے اور راز یہی کہ محب محبوب سے اسکی تلقین کے مطابق کلام کرے اسواسطے کہ شب معراج مین حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق سبحانہ وتعالی سے وہی کلام کیا جو اس نے آپکو الہام فرمایا مومن کی معراج نماز ہے کہ فرمایا ہے اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ لہذا مومن اپنی معراج مین اسی کلام سے کلام کرتا ہے جو حق تعالے نے آتارا ہے اور علما نے سورہ فاتحہ کے پڑہنے کو نماز مین واجب کہا ہے بموجب اس حدیث کے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اور بعض نے اسکو فرض کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نماز بغیر اسکے کامل نہین ہوتی لہذا ہمارے علما کے نزدیک واجب ہے اور حکمت تخصیص وجوب فاتحہ یہ ہے کہ فاتحہ ام قرآن ہے جو کوی اسکو پڑہتا ہے سارے قرآن کی برکت اسکو حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ تمام قرآن مین ان دو چیز کا بیان ہے ایک اسرار ربوبیت دوسرے اظہار عبودیت سو ان دونون کی کیفیت فاتحہ مین مندرج ہے

۵۱ ترجمہ اور اگر دیکھے تو جب گنہگار سر جھکائے ہونگے اپنے رب کے سامنے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور جدا ہوجاؤ گے اس دن مومنون سے الگ کافرو ۱۲ ۵۳ جس دن کہولے جاوینگے بنڈائی سے اور پکارے جاوینگے سجدہ کے لئے پس نہین طاقت رکھین گے کافر سجدہ کرنے کی جھکی رہیا جاوین گی آنکھین انکی ۱۲ ۵۴ ترجمہ پس پڑہو جو آسان ہو قرآن مین سے ۱۲ ۵۵ ترجمہ نماز معراج ہے مومنون کی ۱۲

۵۶ ترجمہ نماز نہین ہوتی مگر الحمد کے ساتھ ۱۲

دوسری وجہ شرف واختصاص فاتحہ کی اور بہی ہے کہ حق تعالے نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اُسکے نازل کرنے کا احسان رکہا وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ اور حکمت قرأت کے جہر و مخافت مین یہ ہے کہ کفار جب دنکو قرأت سُنتے تہے بعضے لغویات مین مشغول ہوتے تہے بعضے نمازیون کی ایذا رسانی مین قدم رکہتے تہے اسلئے دن مین کہ کفار کے تردد وانتشار کا وقت تہا سہج سہج پڑہنے کا حکم کیا اور رات کو کہ اُنکے اشتغال وآرام کا وقت تہا پکار کر پڑہنے کا امر فرمایا اور جمعہ وعیدین مین دنکو پکار کر پڑہنے کی دو وجہ بیان کی ہین **اول** یہ سبب اجتماع مسلمانان ایذائی کفار سے خاطر کا جمع ہونا **دوسرے** یہ کہ اُس روز اطراف وجوانب سے آدمی جمع ہوتے تہے آپنے چاہا کہ سب استماع کلام حضرت ملک العلام کی سعادت سے مشرف ہون اسلئے پکار کر پڑہنا واجب کیا

تیسرا رکن نماز کے ارکان مین سے رکوع ہے بموجب قول اللہ تعالے کے وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ واضح ہو کہ رکوع بعضی مقام پر سجدہ کے قائم مقام ہے جیسا کہ سجدۂ تلاوت سجدۂ نماز مین ادا ہو جاتا ہے نیت کرے یا نکرے اسی طرح رکوع مین بہی ادا ہو جاتا ہے اگر نیت سجدہ تلاوت کی رکوع کی نیت کے ساتہہ ملائی اسی واسطے تعظیم خلق کے لیے صرف قیام تجویز کیا سر جہکانا کہ حد رکوع تک پہنچے نہین جائز رکہا کہ وہ قائم مقام سجدہ کے ہے اور سجدہ غیر حق کے لئے نہین جائز ہے **حکایت** ایک بادشاہ نے سفر کا ارادہ کیا اور خزانچی سے پوچہا کہ خزانہ مین کس قدر نقد ہے عرض کیا کہ بیس ہزار دینار بادشاہ نے فرمایا خُذْهَا مَعَكَ یعنی اُن کو اپنی ہمراہ سفر کے خرچ کو لے چل خزانچی یہ سمجہا کہ بادشاہ نے یون کہا ہے کہ خُذْهَا لَكَ یعنے وہ دینار تو لے لے وہ آداب بجالایا اور بادشاہ کے روبرو تواضع سے اسقدر جہکا کہ حد رکوع کو پہنچ گیا بادشاہ نے وزیر کو طلب کیا اور کہا کہ ہمارا ارادہ سفر کا ہے راہ خرچ کے لئے کچہہ قرض لینے کا بندوبست کر وزیر نے عرض کیا خزانہ مین بیس ہزار دینار موجود ہین قرض کی کیا ضرورت ہے بادشاہ نے وزیر سے خزانچی کا قصہ بیان کیا وزیر نے گزارش کی کہ خزانچی کے گمان فاسد کے سبب سے اتنا بہت مال اُسکو دینا کیا ضرور ہے بادشاہ نے کہا کہ اُس نے

سلہ ترجمہ اور البتہ تحقیق دی ہم نے تجکو سات کہ وہ اور قرآن عظیم ۱۲ سلہ ترجمہ اور رکوع کرو رکوع کرنیوالونکے ساتہہ ۱۲

Marfat.com

اُس عطا کے مقابلہ مین اسقدر تواضع کی اپنے تئین سجدہ رکوع پہنچایا اب اگر ہم اُس مال کو
سے اُٹھالین تو اُس کی تواضع کو اُلٹا پھیرنا مناسب ہی اور یہ داب سلطنت کے خلاف ہی کہ بادشا
اپنے خادم کے سامنے تواضع کرے تھوڑے دنیاوی مال کے لئے اسمین یہ نکتہ ہے کہ جب بادشا
نے خادم کی نادانستہ ایک کوع بجالانے پر خزانہ اُسے سونپ دیا اور اُٹھا نہ لیا اللہ تعالے
کے فضل وکرم سے امید ہے کہ جو بندہ مؤمن برسون اپنے معبود کی خدمت مین کوع وسجود بجا
ہو حقتعالے اُس سے نقد ایمان وعطاے عرفان کہ اُسکو انعام کیا ہے اُٹھا نہ لے **چوتھا رکن**
نماز کے ارکان مین سے سجدہ ہے بموجب قول اللہ تعالے کے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ واضح ہو کہ
سجدہ عبادت ہے نہایت تواضع اور غایت خشوع سے اسلئے کہ آدمی کے بدن مین احسن
اعضا مُنہ ہے جب اُسکو ارذل اشیا پر کہ خاک ہے رکھدیا تو یہ نہایت ہی تواضع کی دلیل
ہے اور مادہ تکبر کے قلع کرنے کی بہت ہی عمدہ سبیل ہے اسواسطے جب بندہ اپنے تئین نہایت
مذلت وخواری کی حالت مین حق تعالے کے روبرو پیش کرتا ہے حق سبحانہ اُسکو غایت تقر
کا مرتبہ عطا فرماتا ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ
الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ اِذَا سَجَدَ اسکے معنی کا حاصل یہ ہے کہ بندہ خداے تعالے سے کبھی ایسا نزدیک
نہین ہوتا جیسا سجدہ مین ہوتا ہے اسواسطے کہ قربت دو طرح کی ہوتی ہے ظاہری باطنی
جیسے قربت خادم کی مخدوم سے اور عابد کی معبود سے یہان یہ دوسری قربت مراد ہے
اور یہ قربت عبادت سے میسر ہوتی ہے اور عبادت تین قسم کی ہوتی ہے اول قلبی
جیسے نیت خیر وتعظیم ومحبت حق تعالے دوسری عبادت بدنی جیسے اعمال اُس کی جنس
موافق اور افعال اُس کی پسند کے مطابق تیسری لسانی جیسے ذکر وتسبیح اور یہ سارے سجدہ
مین موجود ہین اِس لئے سجدہ زیادتی قربت عبادت کا سبب ہے دوسری دلیل یہ ہی کہ اگر کوئی
شخص قسم کھاوے کہ مین نماز نہین پڑھنے کا اور پھر نماز شروع کرے قیام وقرأت ورکوع بجا
تو حانث نہین ہے جبتک سجدہ نکرے اس لئے کہ قیام ورکوع نسبت بغیر حق تعالی ستائش
کفر نہین ہے بخلاف سجدہ پس وہ قربت مین زیادہ ہے بلکہ ساری نماز کے برابر ہے اس باعث

---

۱۲ ترجمہ اور سجدہ کر اور نزدیکی چاہ ۱۲ ۱۲ ترجمہ بہت نزدیک جب ہوتا ہے بندہ اپنے رب سے جب سجدہ کرتا ہے ۱۲

ہے کہ نماز کا کفارہ دو مَن یعنی پونے دو سیر گندم مقرر ہے اور سجدۂ تلاوت کا کفارہ بھی اسیقدر ہے

منقول ہے کہ جب فرشتون نے اللہ تعالی کے حکم سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور ابلیس نے
کیا اور راندہ درگاہ الہی ہوا جبرئیل علیہ السلام نے اُس مقام پر جہان ابلیس تہا تعالی کو
سجدہ کیا خداوند کریم نے فرمایا اے جبرئیل یہ کیسا سجدہ کیا باوجودیکہ مامور نتھا عرض کیا کہ خداوندا
چاہا مینے کہ یہ جگہہ تیرے سجدہ سے خالی رہے اسلئے تیری عظمت کے اظہار کیواسطے مینے یہ خشوع
قبول کیا حق تعالی کو اُس کا یہ فعل نہایت پسند آیا اور فرمایا کہ اے جبرئیل تجکو اس ایک سجدے کے
بدلے مین اتنا ثواب عطا کیا کہ جتنا سب فرشتون کو اُنکے سجدون کا ثواب مرحمت کیا ہے ایکروز
جبرئیل علیہ السلام نے یہ واقعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بیان کیا آپ نے
نہایت تعجب کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اب اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات عرض کرتا ہون
فرمایا کہو وہ کیا ہے عرض کیا کہ جسوقت مجھے حق تعالی نے یہ ثواب عطا فرمایا تہا مینے بھی تعجب
کیا تہا رب العالمین نے فرمایا کہ آخر زمانہ مین ایک اُمت ہوگی جب اُنمین کا کوئی آدمی ایسے وقت
نماز مین ملے گا کہ اُنکا امام سجدہ مین چلا گیا ہوگا اُسوقت یہ آدمی نہایت جلدی سے سجدے
مین امام سے ملجاویگا باوجودیکہ جانتا ہوگا کہ یہ سجدہ اُس کا حساب مین محبرا ہوگا فَاِنِّیْ اُعْطِیْہِ
یَا جِبْرَئِیْلُ جَمِیْعَ مَا اَعْطَیْتُکَ وَمَلَائِکَتِیْ[1] یعنی اے جبرئیل مین اُس بندے کو دونگا جو کچھہ تجھے دیا
ہے اور سارے فرشتون کو دیا ہے **مروی** ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا
مَا ثَوَابُ سَجْدَۃٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فرمایا اگر چاہتے ہو کہ سجدہ کا ثواب معلوم کرو تو اُس کی ضد کو دیکھو
کہ بُت کو ایک سجدہ کرنا کسقدر عذاب کا سبب ہے کہ اُس کا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور ہمیشہ دوزخ
مین رہیگا نعوذ باللہ منہا پس بندہ مومن کہ مقام نیاز مین سجدہ بجالاتا ہے حق سبحانہ وتعالی کا کرم
وفضل تقاضا کرتا ہے کہ اُسکو بہشت جاودانی عطا فرماوے اور اپنے رضا کی دولت اور لقا کی سعادت
سے اُس کو مشرف فرماوے **نقل** ہے ایک بزرگ سے پوچھا کہ ایک سجدہ کا کتنا ثواب ہے فرمایا کہ
ایک لاکھہ پیس ہزار برس کی عبادت کے برابر حاضرین تعجب کرنے لگے آپنے فرمایا کہ اِس کی دلیل
یہ ہے کہ ابلیس نہایت عابد تہا چالیس ہزار برس بہشت کا خازن رہا اور چالیس ہزار برس فرشتون کا

[1] ترجمہ پس تحقیق مین دونگا اے جبرئیل جتنا کہ مینے دیا تجکو اور اپنے ساری فرشتونکو ۱۲ ۵۲ کیا ثواب ہے اللہ تعالی کے لئے ایک سجدہ کرنے کا ۱۲

معلم اور چالیس ہزار سال تک اُسنے فرشتون کے ساتھہ سکان زمین پر جہاد کیا اور زمین و آسمانمین
ایک بالشت بہر جگہہ ایسی نہین کہ جہان اُسنے سجدہ نہ کیا ہو یہ سارے اعمال و عبادت اُسکی ایک سجدہ
کے نکرنے سے نابود و برباد ہوگئی پس اللہ تعالے کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ہر بندے کو جو
ازروے نیاز سجدہ اُس کا بجالاوے اُتنا ہی ثواب کہ ابلیس سے ایک سجدہ نکرنے پر محو و ضبط
کیا ہے عطا فرماوے **حکایت تمثیلی** الکدن ابلیس نے موسی علیہ السلام سے ملاقات کی اور
کہا کہ اے موسیٰ ملنے بہت بُرا کیا جو اپنے پروردگار کی فرمانبرداری نکی اگر اب میری توبہ قبول
ہو جاوے اور مجکو میرے مرتبہ پر پہنچا دین تو مین توبہ کرتا ہون موسی علیہ السلام نے مناجات
کی خطاب ہوا کہ اے موسیٰ اگر وہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے تو ہم اب بھی اُسکی توبہ قبول
کرلین گے اور اُس کا گناہ بخشدین گے موسلی علیہ السلام نے اس مضمون سے اُسکو خبردار کیا کہا کہ اے
موسی جب آدم زندہ اور بعض کرامات کے ساتھہ مخصوص تہا جب تو مینے اُسکو سجدہ کیا ہی نہین
اب کہ وہ گل گیا اور خاک ہوگیا کیا اُسے سجدہ کرون گا یہان سے یہ نکتہ نکلا کہ حق تعالے اُسکے
کلام مین کچھہ شبہ نہین ہے اگر ابلیس آدم کی قبر کو سجدہ کرتا ضرور بخشا جاتا اور یہ بھی معلوم ہے کہ حق
تعالی کو سجدہ کرنا فاضلتر ہے خاک کو سجدہ کرنے سے حقتعالی کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جب
ایسے بڑے کافر کو خاک آدم کے ایک سجدہ کرنے سے بخشدے تو مومن کو کہ دن رات مین چوبیسون
بار خاص اُس کی ذات کے لئے صدق و اخلاص سے سجدہ بجالاوے کیون نہ بخشے اور کس لئے
اُسکے گناہون سے درگزر فرماکر اپنے قرب کے مسند پر اُسکو جگہ نہ دے **دوسری تمثیل** جب
اسمعیل علیہ السلام نے اللہ تعالے کا حکم بجالانے کو اپنی پیشانی زمین پر رکہی حقتعالی نے اُنکو
ذبح کے عذاب سے نجات دی اور اُنکا بدلا قربانی کے لئے دنبہ عطا فرمایا پس اُسکے فضل و کرم
سے امید ہے کہ بندہ مؤمن جب وے تضرع خاک ذلیل پر نیازمندی سے بار بار رکہے اُسے
عذاب دوزخ سے نجات بخشے اور کافر کو اُسکے بدلے جہنم مین بیجدے **تیسری تمثیل** ایک شخص
نے مسجد مین قندیل لٹکائی اگر حاجت ہو جائز ہے کہ اُسے بیچکر مسجد کے کسی کام مین لگادین
اور جو اُسنے بوریا فرش مسجد مین بچھایا اور لوگون نے اُسپر سجدہ کیا اُس کا بیچنا روا نہین ہے اسیطرح
اللہ تعالے کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جس بندہ مومن نے تمام عمر اُسکی درگاہ مین سجدہ کئے

Marfat.com

ہین اور حق تعالے نے اُنکو جنت کے عوض خریدا ہے بموجب وعدہ اس آیہ شریفہ کے[1] اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ **نقل ہے** امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ مسجد مین تھے ایک شخص آیا اور اُسنے نماز ذرا جلد پڑھی کہ رکوع وسجود کو جیسا کہ چاہیے تھا ادا نہ کیا حضرت امیر نے اُس سے فرمایا کہ یہ کیسی نماز ہے جو تو نے پڑھی اُسنے کہا کہ یہ ایسی نماز ہے کہ اگر ایک سجدہ بھی تیرا باپ ابو طالب کرتا آتش دوزخ سے نجات پاتا حضرت امیر خاموش ہو رہے اور اُسے کچھ جواب نہ دیا **نقل ہے** کہ ایکروز کافرون کی ایک جماعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئی تھی اور آپس مین اُنھون نے مقرر کیا تھا کہ ابراہیم دعوت اسلام کریگا تو اُسے قبول نہین کرنے کے اور جو کچھ کہیگا وہ بجالاوینگے جب ضیافت سے فارغ ہوئے ابراہیمؑ سے کہنے لگے جو کچھ فرمائے وہ ہم بجالاوین ابراہیمؑ نے کہا کہ تم سے امید ہے کہ میرے خدا کو ایکبار سجدہ کرلو یہ بات سُنکر انمین اختلاف وتردد بڑا آخر قرار پایا کہ ایکبار سجدہ کرلین اور اُنکا فرمانا بجالاوین پس ابراہیم علیہ السلام نے سجدہ کیا اور اُنکی متابعت سے ساری قوم نے سجدے مین سر رکھے ابراہیم نے اُس سجدہ مین حقتعالی کی مناجات کی اور عرض کیا کہ خداوندا انکے دلون مین تو مین کچھ تصرف نہین کرسکتا اُنکو ظاہر مین تیری درگاہ مین لے آیا ہون اور باطن انکا تیرے حوالہ ہے تو مقلب القلوب ہے انکے دلونکے قفل اپنے فضل وکرم کی کنجی سے کھولدی جب مناجات سے فارغ ہوئے سب نے مسلمانی کی حالت مین سر سجدے سے اُٹھائے پس جبکہ کافرون کو ایک سجدہ سے بموجب دلالت ابراہیم علیہ السلام ایمان نصیب ہوا اُسکے فضل وکرم سے امید ہے کہ مومنون کا ایمان جنہون نے تمام عمر اُسکے سجدہ مین قیام کیا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے اُٹھانہ ہیرے

حکمت سجدہ کے سات عضو پر وضع کرنے مین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے[2] فَاَسْجُدُوْا لِلّٰہِ عَلٰی سَبْعٍ اور اسمین علمانے سات وجہ بیان کی ہین **پہلی وجہ** یہ ہے کہ سجدہ کمال تواضع ہے اور اُس کا نتیجہ کمال ترفع ہے جب بندہ سات اعضا سے سجدہ بجالاویگا

---

[1] ترجمہ تحقیق اللہ تعالے نے خریدا ہے مومنون سے اُنکی جانون اور مالون کو جنت کے بدلے ۱۲ [2] ترجمہ سجدہ کرو اللہ تعالے کو سات اعضا پر ۱۲

حق تعالے اُسکے ساتون اعضاکو برگزیدہ کریگا اور اُنکو عذاب کی خواری مین مبتلا نفرمائیگا
دوسری وجہ یہ ہے کہ نماز گناہونکا کفارہ ہے جیساکہ فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ کَفَّارَۃٌ لِلذُّنُوْبِ خصوصًا سجدہ اسلئے اُسکو سات اعضا پر مقرر فرمایا ہے کہ سر سے پاؤن تک
سارے اعضا کے گناہونکا کفارہ ہو **تیسری وجہ** یہ ہے کہ دوزخ کے سات طبقے ہین
اسی لئے سجدہ سات اعضا پر مقرر فرمایا کہ جو کوی سات اعضا سے سجدہ بجالاوے
اُسکے لئے ساتون طبقے دوزخ کے مسدود ہوجاوین **چوتھی وجہ** یہ ہے کہ ایک روایت
مین آیا ہے ابلیس نے سات لاکھہ برس مین جو عبادت کی وہ ایک سجدہ نکرنے سے نابود و برباد
ہوگئی اسلیے سجدہ سات اعضا پر مقرر فرمایا گویا حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو
سات اعضا سے سجدہ ادا کریگا ہر عضو کے بدلے ایک لاکھہ برس کی عبادت کا ثواب تجکو عطا کرونگا کہ ایک
سجدہ مین تو سات لاکھہ برس کی عبادت کا ثواب پاویگا **پانچوین وجہ** یہ ہے کہ آسمان کے
سات طبقے ہین اور اُسکے مانند زمین کے بھی سات ہی طبقے ہین لہذا بندون کو سات اعضا پر
سجدہ کرنے کا حکم دیا کہ سجدہ کا ثواب آسمان و زمین کی برابر عنایت فرماوین **چھٹی وجہ** یہ ہے
کہ سجدہ کو اس لئے سات اعضا پر مقرر فرمایا ہے کہ سجدونکی کثرت اُنکے بہت سے ثواب پر دلالت
کرے اور اسکی تحقیق مقدمہ مین گذری وہان دیکھہ لو **ساتوین وجہ** یہ ہے کہ قیامت کو ان
سات اعضا پر عذاب و نکال اور سلاسل و اغلال کا وبال واقع ہوگا اسلئے یہان ان سات
اعضا پر سجدہ مقرر فرمایا کہ سجدہ کرنے والے کے یہ ساتون اعضا عذاب سے محفوظ رہین **حکمت**
ایک رکوع اور دو سجدون کے مقرر کرنے مین اور اسمین بھی کئی وجہ ہین **پہلی وجہ** یہ ہے کہ حقتعالی
نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پس ہمکو دو امر ہوے اسلئے دو سجدے
ادا کرتے ہین ایک عبادت کے لئے دوسرا نزدیکی حاصل کرنے کو تاکہ حکم کی پوری تعمیل ہو
دوسری وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو توبہ کرنے کے لئے سجدہ کا حکم ہوا وہ سجدہ بجالاے
اور توبہ قبول ہوئی دوسرا سجدہ انھون نے شکر کا کیا اسلئے ہمپر بھی دو سجدے فرض ہوے
تیسری وجہ یہ ہے کہ جب ملائکہ علیہم السلام کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین اور وہ سجدہ بجالاے

---

۱ ترجمہ نماز کفارہ ہے گناہون کا ۲ ترجمہ سجدہ کرا ور نزدیکی چاہ ۱۲

Marfat.com

اور جب سجدہ سے سر اُٹھائے دیکھا ابلیس کو کہ سجدہ نکرنے کے سبب سے مخذول وملعون ہے اپنی اس سلامتی کے لئے دوسرا سجدہ شکر کا بجالائے اس لئے ہمپر بھی دو سجدے فرض ہوئے **چوتھی** وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے جبرئیل علیہ السلام جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز سکھاتے تھے اور ہر ہم امامت آگے کھڑے تھے اُنہون نے سجدہ مین زیادہ دیر لگائی حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گمان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام نے سر اُٹھایا ہوگا اسلئے آپنے سر مبارک اُٹھایا دیکھا کہ ابھی جبرئیل سجدے مین ہے پھر آپنے زمین پر سر رکھا حق تعالےٰ نے اُسکو خلق کے عبادت مین شامل کر دیا اور دو سجدے مقرر فرمائے **پانچوین** وجہ یہ ہے کہ پہلا سجدہ فنائے دنیا کا اشارہ ہے آخرت مین اور دوسرا سجدہ فنائے آخرت کا اشارہ ہے حضرت عزت سبحانہ وتعالےٰ کے جمال وجلال کے ظہور نور مین **چھٹی** وجہ یہ ہے کہ پہلا سجدہ کل کے اللہ تعالےٰ کی ذات مین فنا ہونے کا اشارہ ہے اور دوسرا سجدہ کل کی بقا باللہ ہونے کا اشارہ ہے **ساتوین** وجہ یہ ہے کہ جسقدر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت میسر ہوئی پہلا سجدہ اُسکے شکر کا ہے اور جسقدر اُس کی ذات اور صفتین ادراک سے باہر ہین دوسرا اُسکے عجز کے عذر کا ہے **آٹھوین** وجہ یہ ہے کہ سجدہ اول مقام عبودیت کا ہے اور دوسرا مقام ربوبیت کا یعنی حقتعالےٰ فرماتا ہے کہ اے بندے پہلے سجدے مین جو کچھ تو عبودیت سے ہمارے روبرو پیش کرتا ہے دوسرے سجدے مین ہم ربوبیت سے تجھپر اظہار کرتے ہین پہلا سجدہ تجھہ سے تعلق رکھتا ہے دوسرا ہم سے پہلے سجدے مین تو بندگی کی داد دے دوسرے سجدے مین ہم خداوندی کی داد دین پہلے سجدے مین جو کچھہ تجھہ سے ہو سکے خدمت ومحبت مین کوشش کر دوسرے سجدے مین ہم تیری ہمت کے منتہا کے موافق اپنا لطف وکرم تجھپر کرین گے

ہر کسے را بخت ودولت میرسد	زوفاداری وخدمت میسزد
بر سر پر سلطنت بنشستہ است	آنکہ در خدمت کمر بربستہ است
گر نمیدانی کسے یا چیستے	اینقدر دانی کہ بندہ کیستے
بندگی میکن کہ تا سلطان شوی	جان فشان در عشق تا جانان شوی
بر سر کون ومکان افسر شوے	گر برین درگاہ خاک در شوے

Marfat.com

تا نگردے زیرہا گرد تو
در پے مردان نکردی مرد تو

چونکہ در خدمت درآمد آب و خاک
صیقلے خوردا ز ریاضت گشت پاک

چون بمرآت وجود خویش دید
کوز خود نور شہود خویش دید

خاک چون پاک آمد از خود جملگے
میکند آدم ملکرا قبلگے

او نہ آدم بود کو مسجود بود
بلکہ او آئینۂ معبود بود

سجدہ کے آرد ملک مر خاک را
تا نہ بیند عکس نور پاک را

آنچہ در آدم ملائک دیدہ بود
آدم ار دیدی بخود کردی سجود

پیش آدم گر ملک یک سجدہ برد
نزد حق آدم یکے را دو سپرد

سجدۂ اول ادائے وام کرد
سجدۂ آخر می در جام کرد

آدم آنجا چون دو سجدہ پیش راند
در نماز اکنون ہمان سنت بماند

سجدۂ اول نشان بندگی ست
وان دگر طغرا کش دل زندگی ست

سجدۂ اول بحق بر وے نماز
سجدۂ آخر ز حق شنو تو راز

سجدۂ اول فنا فی اللہ دان
سجدۂ آخر بقا باللہ خوان

سجدۂ اول زہ ہستے شو برون
سجدۂ آخر بمستی شو درون

سجدۂ اول رسیدن از وجود
سجدۂ آخر رسیدن در شہود

سجدۂ اول ز خود گسستن ست
سجدۂ آخر بحق پیوستن ست

سجدۂ اول ز خود یکسو شدن
سجدۂ آخر تمامی او شدن

سجدہ می کردی خدا او درنخست
نشستنش آخر بخود کردی درست

چون نفختُ فیہ من روحی تو ئی
گلبن از باغ سبوحی تو ئی

گوش بگشا چون درخت سوی تو ئی
تا ز خود اِنی اَنَا اللہ بشنوی

مثنوے

بخت و دولت جس کا یہاں بیدار ہو
وہ ہی خدمت کے لئے تیار ہو

چوم لیوے جو کہ خدمت کی زمین
ہو سریر سلطنت پر جا گزین

Marfat.com

تو نے گر جانا نہین تو کیا ہے چیز
ہے تو بندہ جس کا کر اُس کی تمیز

بندگی کر تا کہ تو سلطان ہو
جان فنا کر عشق مین تا جان ہو

گر یہان اُس شہ کا خاکِ در ہو تو
دین و دنیا کا وہان افسر ہو تو

زیر پاے خلق جب تو گرد ہو
راہ حق مین جب کہین تو مرد ہو

خدمتِ حق مین جو آوے آبِ خاک
ہووے صیقل سے ریاضت کے وہ پاک

کر نظر تو سوے مرآتِ وجود ✤
ہے نمایان اسمین خود نورِ شہود

نورِ حق تہا خاکِ آدم مین عیان
اسلیے تہا قبلۂ کروبیان

وہ نہ آدم تہا کہ جو مسجود تہا
بلکہ وہ آئینۂ معبود تہا

سجدہ کرتے کب فرشتے خاک کو
گر نہ پاتے عکسِ نورِ پاک کو

دیکہا آدم مین فرشتون نے جو نور
خاک مین جو نور کا دیکہا ظہور

دیکہا آدم جو وہ نورِ شہود
کرتا اپنی ذات کو خود وہ سجود

ایک سجدہ گر فرشتون نے کیا
دو کیے آدم نے پیشِ کبریا

سجدۂ اول ادائے وام تہا
دوسرے مین بندگی کا کام تہا

دو کیے سجدے جو آدم نے وہان
فرض ہین وہ ہی نماز و نمین یہان

ایک سجدہ ہے نشانِ بندگی
دوسرے مین کر تو شکرِ زندگی

ایک سجدے مین خدا سے کر نیاز
دوسرے سجدے مین سن لے حق کا راز

ایک سجدہ کو فنا فی اللہ جان
دوسرے کو تو بقا باللہ مان

چھوڑ اک سجدے مین دے ہستی کو تو
دوسرے سجدے مین لے مستی کو تو

سجدۂ اول مین کر ترکِ وجود
دوسرے سجدے مین کر حاصل شہود

ایک سجدے مین خودی سے دور ہو
دوسرے مین حق کا تو منظور ہو

ایک سجدے مین خودی کو چھوڑ تو
دوسرے مین رب سے اپنے جوڑ تو

ہے نفخت فیہ مین روحی تو ہی
ہے گل گلزار شمومی تو ہی

کان موسی کی طرح کر باز تو
سن انا اللہ کی صدائے آواز تو

Marfat.com

پانچوان رکن نماز کے ارکان مین سے قاعدہ اخیر ہے بموجب قول اللہ تعالے کے
اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا [۱] اور بیٹھنا قعدہ اخیر مین تشہد پڑھنے کے
قدر فرض ہے لیکن تشہد پڑھنا دونون قعدون مین اور قعدہ اول مین بیٹھنا واجب ہے
اور طریق بیٹھنے کا مسنون یون ہے کہ مصلے بائین پانون کی پشت زمین پر رکھے اور اُسکے
تلوے پر بیٹھے اور دہنے پانون کو کھڑا رکھے اور دونون پانون کی انگلیون کے سرے قبلہ
کی طرف رہین اور دونون ہاتھ گھٹنون پر رکھے اسطرح کہ انگلیون کے سرے گھٹنون کے برابر
رہین حکمت بائین پانون پر بیٹھنے مین یہ ہے کہ دہنے پانون کو بائین پر فضیلت ہے
اسلیے اُس کا کھڑا کرنا اور اس کا بچھانا مناسب ہے اور اہل اشارت نے کہا ہے کہ دنیا
عکس ہے آخرت کا اور مقعد صدق کا وعدہ وہان کا ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے فِیْ
مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ [۲] گویا حق تعالی فرماتا ہے کہ اگر ہمارے پاس نشستگاہ
راست چاہتا ہے تو یہان بائین پانون پر بیٹھ اور حکمت داہنے پانون کے کھڑا رکھنے
مین یہ ہے کہ بادشاہون سے عرض نیاز کے وقت ادب کا طریق یہی ہے اور اسمین اشارت
یہ ہے کہ اگرچہ ظاہر مین بیٹھا ہون پر باطن مین کھڑا ہون اور دونون پانون کے کھڑا
کرنے کو اسواسطے نفرمایا کہ وہ تعجیل کا نشان ہے اور یہان مناسب ہے کہ بندہ عرض
راز ورفع نیاز اپنے بادشاہ بے نیاز کے روبرو بفراغت کرسکے **چھٹا رکن** نماز کے
ارکان مین سے خروج بفعل مصلے ہے یعنے نمازی جب چاہے کہ نماز سے باہر آئے
بعد ادا کرنے تشہد و درود و دعا کے تو ایسا کام کرے جو نماز کی منافی ہو اور فقط سلام
کے ساتھ باہر آنا واجب ہے اور سلام کا بیان اور دو سلام کا نماز مین مقرر کرنا تکبیر تحریمہ
کے بیان مین گزرا ہے **اشارت** نماز وتر کے اوصاف وارکان مین واضح ہو کہ نماز
سردار طاعات ہے اور افسر عبادات اور خلوت خانہ عارفان صاحب راز ہے اور
زیور جمال محبوبان صاحب ناز اور وہ بوستان وگلستان عشاق وکشت زار اسرار
ہے کہ اُس کا تخم ایمان ہے اور اُس کا آب جو بار زعفران خاک پاک اُسکی وجود انسان

---

[۱] ترجمہ وہ لوگ کہ ذکر کرتے ہین اللہ تعالی کا کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر [۲] ترجمہ بیٹھنے کی جگہ درست وراست مین بادشاہ قدرت والی

ہے اور اشجار اُس کے عرفان پتے اُسکے قرآن ہے اور شاخین اُس کے احسان و انوار ایقان
کلیان اُس کی ایقان اور پھل اُسکے وجدان اور لذت و حلاوت اُس کی جمال حضرت رحمان ہر
اور وہ ایسا جام جہان نما ہے کہ ہر رکعت کے انتقالات مین مصلے پر ورد گار جہان و جہانیان
کے حسن و جمال کا تماشا کرتا ہے اول استقبال قبلہ کی حالت مین خضر جان ظلمات حدثان
مین اس آیہ با درایہ کو پڑہتا ہوا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا
وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ چشمۂ آب حیوان نماز کی طرف مُنہ لاتا ہے پھر اُس کے دل کا
ہُدہُد ہوائے نفسانی کے شہر سبا سے بعد رخواہی قوائے انسانی ملازمان فرش آستان حضرت
سلیمان حقیقے و کعبہ تحقیقے کی ملازمت کا قصد کرتا ہے اسطرح کہ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی
ثَلٰثَ رَكَعَاتِ الْوِتْرِ الْوَاجِبِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْكَعْبَةِ بعد اُسکے دونون ہاتھون کو بادبان
اقبال کی مانند کھول کر سرائے لامکان کا ارادہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا بذبح نفس اشارہ کرتا ہے
اُسکے بعد بلبل زبان کو شاخسار بیان پر حضرت سبحان کی تسبیح و تحمید مین یون ثنا خوان کرتا
ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ پھر تعوذ کا
تیر شیطان کے سینہ پر کینہ پر لگاتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اسوقت کلام
حضرت ملک العلام کی ابتدا اسم حسنیٰ کے ذکر اور وصفات علیا سے کرتا ہے کہ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بعدہٗ طفل زبان سے مکتب دہان مین قرآن مجید اس طرح شروع کرواتا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اُسکے بعد سورہ یا تین آیتین کلام مجید کی ختم کرتا ہے پھر رکوع کرتا
ہے اب گویا ایک ستون تہا کہ بار گران سے ٹہرا ہو گیا ہے اسی لئے اُس بار گران کی عظمت

---

۱ ترجمہ مینے اپنا مُنہ کیا اُس کی طرف جسنے بنایا ہے آسمان و زمین ایک طرف کا ہو کر اور مین نہین شریک کرنیوالا ۱۲ ۲ ترجمہ نہیں
کرتا ہون مین یہ کہ پڑہون مین رکعتین وتر کی جو واجب ہین درانحالیکہ متوجہ ہون کعبہ کے سمت کی طرف ۱۲ ۳ ترجمہ پاک ہے تو اے اللہ اور شروع
کرتا ہون مین یہ کہ ساتھ تیری حمد کے اور بزرگ ہو نام تیرا اور بلند ہے بے نیازی و عظمت تیری اور نہین کوئی معبود سوائے تیرے ۱۲ ۴ ترجمہ پناہ پکڑتا ہون
مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے ۱۲ ۵ ترجمہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۱۲ ۶ ترجمہ سب تعریف اللہ کو ہے
جو صاحب ہے سارے جہانکا بہت مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا تجھی کو بندگی کرین اور تجھی سے مدد چاہین چلا ہمکو راہ سیدہی راہ انکی

کے اظہار کرنے کو کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ بعد اُسکے قومہ کرتا ہے اور مثل تیر کے سیدھا
ہوتا ہی گویا رکوع کی کمان سی رہا ہوا ہی اور کہتا ہی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بعد ازان
سجدہ کرتا ہی گویا ایک نیازمند ہی کہ قصد زمین و آستان بوسی حضرت رحمن کا کرتا ہی پھر عبادت مین اطمینان
کے لیے جلسہ کرتا ہی بعدہ دوسرا سجدہ فرمانبرداری کی درستی کے لیے خلاف شیطان کے کرتا ہی اور دونون
سجدون مین کہ کمال فروتنی اور خشوع کا مقام ہے کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
اسیطرح دوسری رکعت بجالاتا ہے اور قعدہ مین بیٹھکر ایمان کی شہادت کی تجدید اور
قواعد عہد و پیمان کے بنیان کا استحکام اس طرح کرتا ہے کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ بعد اُسکے تیسری رکعت کے لیے اُٹھتا ہے فاتحہ و سورہ کی قرأت کے بعد ابھی
رکوع نہین کیا کہ دعاے قنوت پڑہتا ہے اور اُسمین تجدید ایمان اور طلب اعانت حضرت
ملک المنان سے اور درخواست مغفرت حضرت سبحان سے اسطرح کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ
نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ۝ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ
وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ
اسکے بعد رکعت پوری کرکے جب بیٹھتا ہے اور بدستور سابق تشہد بجالاتا ہے حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ پر درود بڑہکر اپنے تئین اُنکی شفاعت کا مستحق بناتا
ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

---

۱ ترجمہ پاک ہی میرا رب بہت بڑا ۱۲ ۲ سنتا ہے اللہ تعالی واسطے اُس شخص کے جو اُس کی حمد کرتا ہے اے رب تیرے لیے ہی تعریف ۱۲ ۳
پاک ہے میرا رب بہت بلند ۱۲ ۴ ترجمہ سلامتیان اللہ کے لیے ہین اور رحمتین اور پاکیان سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور
برکتین اُس کی سلام ہمپر اور اللہ تعالے کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین محمد بندہ اُس کا اور
رسول اُس کا ۱۲ ۵ ترجمہ اے اللہ ہم مدد چاہتے ہین تجھہ سے اور بخشش مانگتے ہین تجھہ سے اور ایمان لائے ہین تجھہ پر اور بھروسہ
رکھتے ہین تجھپر اور تیری ثنا کرتے ہین بہتر اور تیرا شکر کرتے ہین اور تیرا کفر نہین کرتے اور بیزار ہین ہم اور چھوڑدیا ہم نے اُسکو جو تیرا گنہگار ہوے اے اللہ
تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور تیرے لیے نماز پڑہتے ہین ہم اور سجدہ کرتے ہین اور تیری طرف ہم سعی کرتے ہین اور امید رکھتے ہین ہم تیری رحمت اور ڈرتے
ہین ہم تیرے عذاب سے تحقیق تیرا عذاب کافرون سے ملنے والا ہے ۱۲ ۶ ترجمہ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد رسول اللہ پر اور اُنکی آل پر جیسا کہ تو نے

Marfat.com

اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بعدازان دُعا کرتا ہے اپنے لئے اور اپنے ماں باپ اور اپنے اُستادون اور کل مومنون کیواسطے اللہ تعالے سے مغفرت کی درخواست کرتا ہے[1] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بعد اُسکے کراماً کاتبین اور تمام فرشتون روے زمین اور تمام مسلمانون کے روبرو ہدیہ تحیت پیش کرتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ واضح ہو کہ نماز کے لغت مین چار معنی ہین دُعا و استغفار و تسبیح و رحمت اور علماے شریعت کی اصطلاح مین ارکان مذکورہ کا بروجہ مسنون ادا کرنا ہے اور اہل طریقت کے نزدیک نماز کامل وہ ہے جسمین یہ چار چیزین ہون اول شروع کرنا اُس کا علم کے ساتھہ ہو دوسرے قائم رکھنا اُس کا حیا کے ساتھہ تیسرے اُسکے ارکان کا بجالانا تعظیم کے ساتھہ چوتھے باہر آنا اُس سے خوف کے ساتھہ اور ارباب حقیقت کہتے ہین کہ صلوۃ دل و جان سے اور ہمہ تن متوجہ ہونا ہے کہ ہر ہر ذرہ مصلے کا بسوے جانان مائل ہو اور انہین سے بعضون نے فرمایا کہ نماز اعراض کرنا ہے ماسوے اللہ سے اور حقتعالی کی رضا پر راضی ہونا ہے اور علماے دین نے نماز مین خشوع کو اُسکی قبولیت کی شرطون مین سے گنا ہے۔ اور امام نجم الدین نسفی رحمہ اللہ علیہ نے تیسیر مین فرمایا ہے جیسا کہ نماز کے صحت کی بارہ شرطین ہین چھہ اُسکے باہر اور چھہ اُسکے اندر ایسا ہی اُسکی قبولیت کی بھی بارہ شرطین ہین چھہ ظاہری اور چھہ باطنی شرائط ظاہری یہ ہین اول خشوع۔ دوسرے تقوی تیسرے ترک حرام۔ چوتھے ترک لغو۔ پانچوین ترک کسل۔ چھٹے ترک ابطال عمل اور شرائط باطنی یہ ہین اول اخلاص۔ دوسرے تفکر۔ تیسرے خوف

---

[1] ترجمہ بقیہ ۱۸۴۔ رحمت کی خصوصاً ابراہیم پر اور اُنکی آل پر اے اللہ برکت بھیج حضرت محمد رسول اللہ پر اور اُنکی آل پر جیسا کہ تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور اُنکی آل پر بیشک تو ہی تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے [2] ترجمہ اے اللہ بخشدے مجکو اور میرے ماں باپ کو اور جن سے وہ پیدا ہوے اور رحم کر اُن دونون پر جیسا کہ اُنھون نے مجکو پرورش کیا چھوٹی عمر مین اے اللہ بخشش کر واسطے سارے مومن مردونکے اور مومن عورتونکے اور مسلمان مردونکے اور مسلمان عورتون کے زندونکے لیے اُنمین اور مُردونکے لئے بیشک تو قبول کرنیوالا دُعاؤنکا ہے اور بلند کرنیوالا درجونکا اپنی رحمت سے اے رب رحمت کرنیوالون سے زیادہ رحمت کرنیوالے ہے [3] سلام ہو تجپر اور رحمت اللہ تعالی کی

چوتھے رجا۔ پانچوین رویت۔ چھٹے مشاہدہ اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والدین سہروردی رحمہ اللہ علیہ نے عوارف مین فرمایا ہے کہ حق تعالے نے اپنے بعضے پیغمبرون علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اِذَا دَخَلْتَ الصَّلٰوۃَ فَهَبْ لِیْ مِنْ قَبْلِكَ الْخُشُوْعَ وَمِنْ عَیْنَیْكَ الدَّمْعَ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ[۵۱] یعنے اے بندے جب تو نماز پڑھے پس بخش مجکو یعنی لامیرے واسطے تخفتاً اپنے دل سے شکستگی اور اپنے آنکھہ سے آنسو پس تحقیق مین نزدیک ہون مجھہ سے کہ قبول کرتا ہون اور ثواب دیتا ہون اور اُسی عوارف مین حضرت شیخ موصوف قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے شیاطین اُس سے ڈرتے اور بہاگتے ہین اسلیے کہ حضرت عزت جل و علا کی خدمت مین حاضر ہونے کا سامان کرتا ہے جب تکبیر تحریمہ کہتا ہے ابلیس اُس سے اسقدر دور و محجوب ہوتا ہے کہ اُسکی نظر اس پر نہین پڑسکتی اور دل اُس کا اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور پردے درمیان سے اُٹھہ جاتے ہین اور حق تعالے اُس کے دل پر نظر رحمت فرماتا ہے اُسوقت اس بندے کے دل مین حقسبحانہ کی عظمت کے سوا اور کچھہ نہین ہوتا اور اُسکے دریاے ہیبت مین مستغرق ہوتا ہے حق تعالے ارشاد فرماتا ہے صَدَّقْتَ فِیْ قَلْبِكَ مَا تَقُوْلُ[۵۲] یعنے تیرا دل تیری زبان کے ساتھہ موافق ہے اُسوقت اُسکے دل سے شعاع نور پیدا ہوتی ہے کہ ملکوت عرش تک پہنچتی ہے اور اُسکے واسطے سے ملکوت آسمان اور ممالک زمین روشن ہوجاتے ہین اور جسقدر اُس نور کے احاطہ مین آتے ہین نیکیان اُسکے نامہ اعمال مین ثبت کیجاتی ہین اور جو حق تعالی اپنے غیر کو اُسمین دیکھتا ہے فرماتا ہے کَذَبْتَ لَیْسَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فِیْ قَلْبِكَ كَمَا تَقُوْلُ[۵۳] اُس گھڑی ایک دھوان اُسکے دل سے پیدا ہوتا ہے اور ملک و ملکوت کے درمیان متراکم ہوتا ہے اور اُسکے دل اور عالم ملکوت کے درمیان حجاب کلی ہوجاتا ہے اُسکے بعد شیاطین اُسپر ہجوم کرتے ہین اور دنیا کے کامون کے تزئین کے وسوسون سے اُسکے دل کو آلودہ کرتے ہین جبتک نماز مین رہتا ہے ایک لحظہ دل کو حاضر نہین پاتا اور اُس نماز سے اُسکو سوائے بعد کے جناب قدس سے اور کچھہ نہین حاصل ہوتا۔ نظم

---

۵۱ ترجمہ جب تو نماز مین داخل ہو پس حاضر کر اپنے دل سے عاجزی اور آنکھون سے آنسو پس مین قریب ہون ۱۲
۵۲ سچا کر کہا یا نوسے اپنے دل مین و مجو زبان سے کہتا ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ جھوٹ بولا تو نہین ہے اللہ کی بڑائی تیرے دل مین جیسا کہ تو زبان سے کہتا ہے ۱۲

Marfat.com

کسی کو بتا بد ز محراب وی
بکفرش گواہی دہند اہل کوئی

تو ہم پشت بر قبلہ در نماز
گرت در خدا نیست روی نیاز

منہ آب روی و ریا را محل
کہ این آب در زیر دارد دو حل

ہر آنکہ افگند تخم بر روی سنگ
جوی وقت دخلش نیابد بچنگ

بروی ریا خرقہ سہل ست دوخت
گرش با خدا میتوانی فروخت

چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست
تو بیندہ دانند کہ در نامہ چیست

چو روی پرستیدنت باخدا ست
اگر جبہ سلیت نہ بیند روا ست

نظم اردو

عبادت مین جو حق سے منہ پھیرلے
اُسی کفر ہر سمت سے گھیرلے

نہین حق کی جانب جو روی نیاز
تو ہے جانب قبلہ کب وہ نماز

نہ سمجھین کچھ آب ریا اہل دین
کہ ہے کیچڑ اس آب مین تہ نشین

جو پتھر پہ بووے کوی تخم جو
نہ ایک دانہ پاوے بوقت درو

عمل کو ملا تو ریا کے نہ ساتھہ
اگر بیچنا ہے بیچنے حق کے ہاتھہ

کوئی جانے کیا تیرا نقص و کمال
یہ کاتب کو معلوم ہے خط کا حال

کرے طاعت حق تو اس طرح کر
کہ جبریل کو بھی نہووے خبر

نقل ہے ایکروز حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرمارہے تھے کہ محمد بن یوسف فرغانی قدس سرہٗ مجلس وعظ مین تشریف لائے اور کہا کہ اے حاتم لوگون کو نصیحت کرتا ہے اور اپنی نماز کی بھی خبر رکھتا ہے کہ کیونکر ادا کرتا ہے حاتم نے کہا ہان بیشک خبر رکھتا ہون جب نماز کا وقت ہوتا ہے اللہ تعالے جل شانہ کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہون اور اُسی وقت بخوف و ہراس مسجد کو روانہ ہوتا ہون مسجد کے پاس شیطان سے محاربہ کرتا ہون اور دل کو تن کے ساتھہ باہیت مسجد مین داخل کرتا ہون اور محراب کے نزدیک صدق کے قدمون پر کھڑا ہوکر کعبہ مقصود کی جانب منہ کرتا ہون اور بہشت کو دہنے ہاتھہ پر اور دوزخ کو بائین ہاتھہ پر ملک الموت کو پیچھے قبر کو آگے صراط کو پانون کے نیچے دیکھتا ہون اور حق تعالے کو اپنے ظاہر و باطن پر مطلع جانتا ہون

Marfat.com

اور نماز کو علم اور نسبت کے ساتھہ شروع کرتا ہون اور تکبیر تحریمہ پروردگار کی عظمت کے مشاہدہ
کرنے کی حالت مین کہتا ہون قرأت کو بہ ترتیل رکوع کو بخشوع سجدہ کو بتواضع ادا
کرتا ہون تشہد ادا ے شہادت تمام سلام رضا پر دیتا ہون اس نماز کو اخلاص سے مزین
کرکے اپنے پروردگار کو سونپ دیتا ہون اپنی ساری عمر اسی طرح سے نماز پڑہی ہے
باوجود اسکے ہمیشہ نفس کو ملامت کرتا رہتا ہون اور ترسان و ہراسان ہون کہ شاید قبول
نہو اور امیدوار رہون کہ اپنے تفضل و کرم سے قبول فرمالے اسی خوف و رجا مین ہمیشہ
رہتا ہون اور اُس شخص کا نہایت شکر کرتا ہون کہ جس نے مجکو اس سعادت کے حاصل کرنے
کا رستہ بتایا ہے اور جو کوئی مجھہ سے پوچھتا ہے اس کو بھی راستا تمام و کمال بتاتا ہون اور
سکھاتا ہون پھر لاکھہ لاکھہ احسان اُس خدا ے تعالے کا ہے جس کے تفضل و کرم سے کئی
ہزار آدمیون کو اس طریق پر رہبری کی ہے اور اُسنے مجکو اور اُن سب کو اس دولت سے
مستفید کیا ہے محمد بن یوسف نے کہا کہ اے حاتم تجھہ جیسے شخص کو لائق ہے کہ وعظ کہے
اور خلقت کو خدا کی طرف بلاوے حدیث شریف مین وارد ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو شخص مسجد مین جاتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور جب نماز
سے فارغ ہوتے ہین ایک کی نماز دوسرے کی نماز سے اسقدر بڑائی رکھتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پر اگرچہ صورت
دونون کی یکسان ہوتی ہین یہ تفاوت اُنمین دل کی حضوری کا ہے واضح ہو کہ شریعت مین
مقرر ہے کہ مردہ کا مسجد مین لانا اور اسپر مسجد مین نماز پڑہنی مکروہ ہے پس جب مردہ کو مسجد
مین کہ محل نماز ہے نہین لاتے تو مرے ہوے دل کو عین نماز مین لانا اُس سے زیادہ قبیح ہے غزل

مسنان خوابرا خبری از وصال نیست	دل مردہ را سماع نباشد چو حال نیست
دینت خدای داد و زبان او و عقل داد	یاد خدای کن بزبانی کہ لال نیست
جای تو پیش بلند و ترا بال رخصتست	نتوان چنین بلند پریدن چو بال نیست
آن جای آسمان و تو آسودہ بر زمین	وان بال طاعتست و ترا جز و بال نیست
گرد رہے تفرج بستان جنتی	امروز تخم کار کہ فردا مجال نیست
بر نقش روزگار منہ دل کہ عاقبت	این نقش را چو باز کنی جز خیال نیست

ہر حال دل مبند و زدانش سخن بگوی این سایہ ہا زوال پذیرند یکسر بہ یک	کانجا سخن بدانش و حرمت بکمال نیست در سایۂ کریز کہ آن را زوال نیست

غزل اردو

سوتون کو کیونکہ نیند کے اندر وصال ہو کر یاد حق کہ عقل و زبان دین تجھے دیا ہے جائے تیری عرش پہ بازو کٹے ہوئے پہنچائے تجکو کون فلک پر زمین سے جنت کی آرزو ہے تو بو اُس کا تخم یہان نقش جہان سے دل نہ لگا یہان کہ یہ ہان دانش و مال پہ تو نہ یہان جان دے کہ وہان ہر ایک سایہ کو ہے یہان کے طرب زوال	دل مردہ کو سماع نہ ہووے نہ حال ہو چپ تو جبھی رہے کہ زبان تیری لال ہو کیا پہنچے تو وہان جو نہ پر ہو نہ بال ہو جب ہو نہ بال طاعت و بال و وبال ہو محشر مین کشت و کار کی کس کو مجال ہو ہو نقش آب یا کہ یہ خواب و خیال ہو ہو باعث نجات نہ دانش نہ مال ہو جا ایسے سایہ مین کہ نہ اُس کو زوال ہو

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی مسجد مین آوے اپنی نعلین کو نجاست سے پاک کرے پس کیونکہ روا ہووے ایسے دل کو لیکر مسجد مین جانا کہ وہ نجاسات باطنی سے ملوث ہووے حالانکہ وہ اللہ تعالے کے نظر فرمانے کا مقام ہے علما کہتے ہین کہ کسی فعل مسنون کے ترک ہونے سے نماز فاسد نہین ہوتی اسکے یہی معنی ہین کہ آدمی اندھا ہو جاوے تو مرتا نہین اور اہل معرفت کا اسپر اتفاق ہے کہ نماز کی ظاہری صورت مثل بدن کے ہے اور خشوع اُسمین جان کی مانند ہے اور فقہا رحمہ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ حضور دل کا فقط تکبیر اول مین نماز کی صحت کے لئے کافی ہے اور ایسی نماز عارفون کے نزدیک زندہ ہے مگر نابینا و مفلوج اور ایسے شخص کی مانند ہے کہ رمق حیات کی اُسمین ہے اور زندگانی کی کوئی لذت اُسکو حاصل نہین ہے انکے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز کے سارے ارکان مین دل کی حضوری درکار ہے پس پوری نماز جب ہی ادا ہوگی کہ کل ارکان اُسکے حضور دل سے ادا کئے جاوین جس رکن مین جتنی مشغولی ظہور مین آوے اُسیقدر نماز مین نقصان ہے حدیث شریف مین آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقْبَلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ مَا یَحْضُرُ فِیْہِ الْقَلْبُ عوارف مین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی

قدس سرہٗ نے فرمایا ہے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا یَحْتَسِبُ لِعَبْدٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِلَّا مَا یَعْقِلُ اور حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ علیہ نے اسمین ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ نماز کا ظاہر و باطن ہے جیساکہ آدمی کا ظاہر و باطن ہے سو آدمی کا ظاہر اُسکے اعضا اور جوارح ہین اور اُس کا باطن عقل و حیات و قدرت ہے اور بعض اعضا کا اُسکے بدن مین ہونا باعث اُس کی موت کا ہوتا ہے جیساکہ دل و جگر و دماغ کہ اعضاء رئیسہ ہین اور بعض کا نہونا حیات کے بعض مقاصد فوت ہوجانے کا سبب ہوتا ہے جیساکہ ہاتھہ پانون چشم وغیرہ اور بعض کا عدم باعث کم ہوجانے حسن و خوبی کا ہوتا ہے چنانچہ ابرو و مژہ وغیرہ ایسا ہی نماز کا بھی ظاہر و باطن ہے ظاہر اُسکے ارکان مخصوصہ ہین اور باطن نیت خالص و خشوع و حضور دل ہے اور نماز کے ارکان ظاہری مین سے بھی بعضی اعضاے رئیس کے قائم مقام ہین کہ انکے فوت ہونے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے جیسے قیام رکوع سجود وغیرہ جو فرض ہین اور بعض واجبات اور سنتین اُسمین قائم مقام ہاتھہ پانون وغیرہ کے ہین کہ نماز کے مقاصد انکے نہونے سے فوت ہوجاتے ہین اور بعضے آداب جیسے نظر کا سجدہ کی جگہ رکھنا وغیرہ مثال مژہ وغیرہ کے ہین کہ اُنکے بغیر نماز کا حسن کم ہوجاتا ہے پس نماز ایک تحفہ ہے کہ نمازی اُسکو جناب قدس مین پیش کرتا ہے اور اُسکے وسیلہ سے حقتعالی کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور محبت دنیا تمام بُری اشیا سے بدتر ہے اُسکو دل کے تخت پر جگہ نہ دینی چاہیے یوسف علیہ السلام کا ایک ساعت یعقوب علیہ السلام کے مصلے پر بیٹھنا اسی برس کی مفارقت کا سبب ہوا بیت

دلی کہ دلدل میدان کبریا باشد			نہ در طریق رضا مرکب ہوا باشد

بیت

جو ہو منظور فرس دل خدا کا			بنے مرکب نہ وہ حرص و ہوا کا

حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی اللہ تعالیٰ نے نماز کے نزدیک نجانی کے علت شراب کے پینے کو نفرمایا بلکہ سکر کو فرمایا اور سکر و مستی محبت دنیا کی شراب کی

سلہ ترجمہ حساب مین لاوے بندہ اپنی نماز مین سے مگر جتنی کو سمجھتا ہے ۱۲ سلہ نماز کے نزدیک نجاؤ جب تم نشہ مین ہو ۱۲

Marfat.com

مستی سے بہت ہی زیادہ قوی ہے اسلئے کہ شراب کا نشہ ہر وقت نقصان مین ہے اور دنیا کا نشہ ہر پل زیادتی مین اور نماز مناجات ہے حقتعالی کی جناب مین وہ غفلت کی حالت مین ممکن نہین ہے حکایت ریاض القدس مین شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ سلطان نصر احمد کا ایک غلام تہا خاص کہ اسکو سب غلامون سے زیادہ دوست رکہتا تہا ایک دن وہ کہڑا تہا اُسکی طرف نظر کی اور فرمایا کہ اس غلام کو جلتے ہوے تنور مین ڈالدو اور جلادو خادمون نے تعمیل حکم کی کسی کو مجال سوال نہ تہی کہ دریافت کرتا جب دربار برخاست کرکے مکان تخلیہ مین داخل ہوا ایک ندیم نے جو ذرا گستاخ تہا موقع معروض پاکر عرض کیا اے سلطان فادگستر اور اے بادشاہ عالی منظر جس غلام کو ہمیشہا سقدر عزت بخشی اور سب غلامون سے اُس کا مرتبہ بڑہایا اُسنے کیا گناہ کیا تہا کہ غصے کی آگ مین اُسکو پہونک دیا اور خاکستر کردیا کہا کہ جب مینے اُسکو دیکہا تو معلوم کیا کہ اور کیطرف نظر رکہتا ہے پس جو بندہ کہ اپنے سید کے ساتہہ ایسی بے ادبی کرتا ہے اُسکی یہی سزا ہے اس حکایت سے یہ مطلب حاصل ہوا کہ جب خدائے تعالے نے بندہ کو برگزیدہ کیا اور اُسکو نبی نوع انسان مین سے بنایا اور تاج کرامت وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ اُسکے سر پر رکہا اور خلعت فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُسکے قامت پر راست کیا اور اپنی معرفت کے خزانہ کا دروازہ اُسکے سینہ پاک مین کہولدیا اور دو جہان کی دولت کا تخت اُسکے واسطے آراستہ فرمایا اور اُسکو اپنی مناجات کرنے کے مقام مین داخل دیا ہمیشہ اُسکی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور مدام اپنی عنایات سے مخصوص کرتا ہے پس اس حالت مین اگر وہ بندہ اُس کی درگاہ سے مُنہ پہیر لے اور غیر کیطرف متوجہ ہووے اور التفات کرے تو مستحق عذاب اور مستوجب عقاب ہوتا ہے پس اُسکی توفیق جس کی رفیق ہو وہ ماسوے سے مُنہ پہیر کر اُسکی خدمت مین مشغول ہووے اور فرصت کو غنیمت سمجہے مثنوی

روی در قبلۂ یکدلے کن	خلق بگزار و خدا جوئی کن
تا کی از دین ببری رونق را	کز پئے خلق پرستی حق را
چون نباشد نظر کس جو باز	دانہ چین میشوی در وقت نماز

ل ترجمہ اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہم نے آدم کی اولاد کو ۱۲ ل ترجمہ اور بزرگی دی ہم نے بعض کو مسلمین سے بعض پر ۱۲

Marfat.com

ہنی زان گونہ پئے سجدہ جبین — کو نے وانہ بر در سر بزمین
دیر ماند سبہ تو سجدہ شناس — ہمچو در کاہ سر کلوخ اس
سجدہ جز بہر خدا شرک بود — شرک پر چید ز جان چرک بود
رشحہ از چشمہ اخلاص بجوی — وز رخ جان خود آن چرک بشوی
زنگ از آئینہ بردار ببین — ہمچو خورشید در آن نور یقین

مثنوی

مُنہ سوئے قبلہ یکروئی کر — خلق کو چھوڑ خدا جوئی کر
کہو نہ یون دین کی تورونق کو — کر عبادت نہ ریا سے حق کو
خلق کو کر نہ خدا کا انباز — کر نہ برباد تو یون اپنی نماز
دانہ چین مرغ کی مانند نہ مار — ٹھونگ سجدہ یکو زمین پر زنہار
کیون عبادت مین ریا کرتا ہے — ظلم کیون ایسا بپا کرتا ہے
تیرے نزدیک ریا شرک نہین — سجدہ غیر خدا شرک نہین
کر ریا چھوڑ کے حاصل اخلاص — بندگی حق کی کیا کر تو خاص
زنگ آئینہ سے ہو دور کہین — دل مین پیدا ہو ترے نور یقین

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب بندہ تکبیر تحریمہ کہتا ہے حقتعالی فرماتا ہے اے فرشتو میرے اور بندے کے درمیان جتنے حجاب ہین سب اُٹھا دو کہ میرا بندہ مجھ سے راز کہنا چاہتا ہے فرشتے بموجب حکم الٰہی سب حجاب اُٹھا دیتے ہین جب وہ بندہ افکار دنیوی مین مشغول ہوتا ہے خطاب ہوتا ہے اے فرشتو پھر حجاب ڈالدو کہ بندہ نے ہماری درگاہ سے مُنہ پھیر لیا

غزل

ما طلبگار تو ئیم و تو گریزانی زما — ما بسویت مقبل تو رو بگردانی زما
ما برون آرشش جہت در صد جہت جویان تو — چند خود را ہر طرف مشغول گردانی زما
ہر کجا خواہی شدن ما با تو ایم اے بیخبر — ما نمی مانیم از تو گر تو می مانی زما

غزل اردو

ہم بلاتے ہین تجھے جاتا ہے بھاگا ہمسے تو — بے مروت ہو گیا بے دید کیسا ہمسے تو

Marfat.com

شش جہت مین ہم نہین دیری جہان سوئے		اور ہوا مشغول غیرون سے جو چھوٹا ہم سے تو
تو جہان جائیگا ہم ہی ہونگے وہان اے بیخبر		بھاگ کر کس جائے جاویگا یہہ تبلا ہم سے تو

پس چاہیے کہ دائے نماز مین اول اعمال باطنی کی رعایت رکھین اور اُنکا اول حضور ہے اور حضور استغراق دل کا ہے اُس چیز مین کہ وہ دل مین ہے اور فارغ ہونا دل کا ہے اُسکے غیر سے اور استغراق حاصل نہین ہوتا مگر ہمت کے صرف کرنے سے اُس کی طرف اور ہمت دل کے تابع ہے اور وہ حاصل نہین ہوتی مگر نماز کے منافع کا ذکر کرنے سے جیسے قربت و رضاے حق تعالیٰ کا عاجلاً یعنے بالفعل حاصل ہونا اور سعادت ابدی و نظر لسوی وجہ کریم کا اجلاً یعنی بروز قیامت موصول ہونا اور دنیا اور اُسکے مہمات کی خساست کا بیان کرنے سے اور **دوسرے** اعمال باطن مین سے فہم ہے اور وہ دل کا مشتمل ہونا ہے معنی پر اور ذہن کی توجہ ہے ذکر کی طرف اور فکر کی مداومت اور دل کے وسواس کا دفع کرنا **تیسرے** اعمال باطن سے تعظیم ہے اور وہ حاصل نہین ہوتی مگر حق تبحانہ و تعالیٰ کی عظمت کے بیان کرنے سے اور نفس کی حقارت کے تذکرہ سے **چوتھے** اعمال باطن سے ہیبت ہے اور ہیبت ایک چیز ہے جو تعظیم حقتعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تعظیم اُس کی قدرت کے لفاذ اور قہر کے تذکرہ سے حاصل ہوتی ہے **پانچوین** اعمال باطنی سے رجا ہے کہ اُسکی رحمت اور غضب پر رحمت کی سبقت اور اُسکے سچے وعدون کے بیان سے پیدا ہوتی ہے **چھٹے** اعمال باطن سے حیا ہے اور وہ پیدا ہوتی ہے اپنے عجز و قصور کے ذکر کرنے سے جو خدا تعالیٰ کی نعمتون کے شکر کرنے مین آدمی سے ہوتی ہین اگر یہ رعایت اعمال باطن دشوار معلوم ہو تو اُسکے موانع کے قطع کرنے کی کوشش کرین ظاہر اور باطن مین کوشش ظاہری آنکھو نکا ڈھانکنا ہے اور آمد و رفت سے گھر مین نماز پڑھنی جسکی دیوارین پست ہون اور خانہ منقش اور فرش رنگین سے احتراز کرنا اور نماز پڑھنے کیوقت نہ بھوک کی شدت ہو نہ پیٹ بہت بھرا ہو نہ بول و غایط یعنے پیشاب پاخانہ کو حبس کرے نہ موزے و پگڑی نہایت تنگ و چست ہون اور کوشش باطنی ذکر آخرت ہے اور اسباب کا یاد رکھنا کہ نماز موقف مناجات ہے اور مقام بزرگ ہے اور دل کے وسوسون کا دور کرنا اور نفس کو فہم کیجانب متوجہ کرنا اور موانع کے قطع کرنے مین مبالغہ کرنا اور اصحاب رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین اسمین بہت مبالغہ کرتے تھے کہ اہل نماز کے

Marfat.com

عمل باطن ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اور اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ
اور بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَی الصَّلٰوۃِ لَا یَحْضُرُ الرَّجُلُ فِیْھَا
قَلْبَہٗ اور اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ تَمَکُّنٌ وَّ تَوَاضُعٌ اسواسطے کہ گفتار و کردار کو بسبب معنی و تعظیم کے عبادت کہتے
ہین نہ بجہت لفظ و حرکت کے اس تقدیر پر نماز بغیر حضور کے باطل ہے اور یہ خلاف اجماع کے
ہے جواب نماز بغیر حضور کے باطل ہونیکے خلاف مین اجماع کا منعقد ہونا ممنوع ہے حضرت
سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک کہ فرمایا ہے مَنْ لَّمْ یَخْشَعْ قَلْبُہٗ فَسَدَتْ صَلٰوتُہٗ اور
مروی ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اگر شرط کرے شرع حضور کو نماز مین بجا ہے
لیکن فتوے کا مقام تکلیف ظاہری پر ہے بموجب قصور خلق کے کیونکہ اگر جواز نماز کے لئے حضور
شرط کیا جاوے ضرور خلایق کو نماز پڑھنے مین حرج واقع ہو اور اس کا انجام نماز کا ترک کرنا ہو
لہذا فقہا نے حضور کی شرط لگائی اور خلقت کی آسانی کے لیے نماز کے جواز پر فتوی دیا
نہ یہ کہ اسپر اجماع کیا منقول ہے حضرت شیخ علاء الدین سمنانی قدس اللہ سرہ سے کہ نماز کے
کمال کی علامت دس چیزین ہین اول مشاہدہ قرۃ العین یعنی دل کی آنکھ سے نور الٰہی دیکھنا
دوسرے اشمام یعنی سونگھنا ربوبیت کی الطاف کی خوشبوؤن کا تیسرے انشراح یعنی دل کا
کھلنا چوتھے لینت جلد پانچوین اطمینان دل پہ چھٹے سرور سر ساتوین راحت
روح آٹھوین وجد نوین مناجات دسوین حقتعالیٰ کی طرف سے سلام کا سننا پس اگر
چاہتے ہین کہ نماز مین دل کو حاضر کرین تو طہارت کو نقصان سے اور کپڑون کو تھوڑی اور بہت
نجاست سے اور زبان کو غیبت و سخن چینی سے اور حلق کو حرام و مشکوک کے کھانے سے
اور جسد کو حسد سے اور سینہ کو کینہ سے نگاہ اور حفاظت مین رکھین ثواب نماز انس ابن
مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب بندہ
نماز کو اٹھتا ہے اور تکبیر تحریمہ کہتا ہے گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز پاک
تھا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور جب اعوذ پڑھتا ہے جتنے اُسکے بدن پر بال ہین

۵۱ ترجمہ قایم کر نماز کو میرے ذکر کے لئے ۱۲ ۵۲ بیشک نماز روکتی ہے فحش اور منکر سے یعنی ان گناہون سے جنکی قباحت ظاہر اور حسن
بین نا فرمانی ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ نہین دیکھتا اللہ تعالے ایسی نماز کی طرف یعنی بنظر قبولیت کہ حاضر نکرے آدمی اُسمین اپنا دل ۱۲ ۵۴ ترجمہ
سوا اسکے نہین کہ نماز مین قرار ہے اور تواضع ہے ۵۵ جس شخص کا دل نہ ڈرا نماز مین اُس کی نماز خراب ہوئی ۱۲

Marfat.com

اُتنے برسون کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور جب فاتحہ پڑھتا ہے گویا
کہ ایک حج و عمرہ بجالاتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے اپنے وزن کے موافق سونا تصدق کرنے
کا ثواب پاتا ہے اور جب بندہ سبحان ربی العظیم کہتا ہے تمامی کتب منزلہ کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے
جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے حقتعالی نظر رحمت سے اُسکی جانب ملاحظہ فرماتا ہے جب سجدہ
کرتا ہے اُسکے بدن کے ہر ہر جزو کے بدلے نیکی اُسکے اعمالنامہ مین لکھی جاتی ہے اور جب
سبحان ربی الاعلی کہتا ہے جتنی آیتین آسمان سے اُتری ہین اُتنے بردون کی آزادی کا ثواب
پاتا ہے جب تشہد ختم کرتا ہے صابرین کا ثواب ملتا ہے جب سلام پھیرتا ہے بہشت کے دروازے
اُسکے لیے کھل جاتے ہین جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی قدس اللہ روحہ العزیز نے عوارف مین تحریر فرمایا ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے
جب بندہ نماز کو اُٹھتا ہے حقتعالی بندے اور اُسکے درمیان مین جتنے حجاب ہین سب اُٹھوا
دیتا ہے اور اپنی وجہ کریم سے اُس کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اُسکے کندھے سے آسمان تک
فرشتے پر سے پر ملاکر کھڑے ہوتے ہین اور سب اُس کی دعا کے ساتھہ آمین کہتے ہین اور نماز
مین اُس کی موافقت کرتے ہین اور آسمان سے اُسکے سر تک اُسپر نیکیان برستی ہین اور منادی آواز
دیتا ہے کہ لو علم المصلی من یناجی ما التفت[1] یعنی اگر جان جاوے نمازی کہ کس سے راز کہتا ہے تو کسی چیز
کی طرف التفات نکرے اور حضرت شیخ الشیوخ قدس سرہ اُسی عوارف مین لائے ہین کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا قَامَ الْعَبْدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ مُقْبِلًا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
یعنی بندہ نماز فرض کو جب اُٹھتا ہے اور دل و کان و آنکھہ سے خدا تعالے کی طرف متوجہ ہوتا ہے
نماز سے باہر آتا ہے گناہون سے پاک جیسا کہ اپنی ماں کے شکم سے تولد ہوا تھا اور حضرت شیخ الشیوخ
نے عوارف مین یہ بھی فرمایا ہے کہ ابو البشر عمرو ابن انصاری حضرت سرور کائنات علیہ افضل السلام
والصلوۃ کے زمانہ مین کھجورین بیچتا تھا ایک روز ایک عورت اُس سے کھجورین خریدنے کو آئی
اُسنے کہا کہ اِس سے بہتر کھجورین میرے گھر مین ہین اگر تو چاہے تو میرے گھر چل اور اپنی ہمراہ اُسکو

[1] ترجمہ اگر جان جاوی مصلی کس سے مناجات کرتا ہے نہ مائل ہو کسی چیز کی طرف ۱۲ [2] ترجمہ جب کھڑا ہوتا ہے
بندہ فرض نماز کو اللہ تعالے کی طرف منہ کرکے اور متوجہ کرتا ہے اپنے دل کو اور شنوائی کو اور بینائی کو پھرتا ہے اپنی
نماز سے اس حال مین کہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے مانند اُس روز کے کہ جنا تھا اُسکو اُس کی مانے ۱۲

مکان پر لایا اور چھاتی سے لگا یا مساس کیا عورت نے کہا خدا سے ڈر اور گستاخی نکر وہ پشیمان ہوا
اور ڈرا اور عورت کو چھوڑ دیا اور خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ای رسول اللہ حکم فرمائی ایسے مرد کے حق مین جس سے بیگانہ عورت کے ساتھہ علامات
جماع واقع ہوتے ہین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اس ازکو چھپاتا حقتعالی بھی تیرا پردہ ڈھانکتا
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفرمایا اور انتظار وحی کا کیا جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا اور نماز پڑھ چکے وحی
آئی اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ[1] حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا اے ابو الیسر کیا ہمارے ساتھہ تو نے یہ نماز پڑھی ہے عرض کیا ہان پڑھی ہے فرمایا
جا یہ نماز تیرے گناہ کا کفارہ ہوگئی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ خاصہ ابو الیسر کا
ہے یا تمام امت کا آپنے فرمایا بلکہ ساری امت کا نقل ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ سمجائیل نام ایک فرشتہ ملائکہ حجاب مین سے ہے وہ ہر نماز کے وقت نمازیون
کی چٹھیان حق تعالے سے حاصل کرتا ہے اور اپنے پاس رکھتا ہے کہ بروز حاجت اُنکے کام آوین پس
صبح کیوقت جب بندے نماز ادا کرتے ہین وہ فرشتہ جناب قدس مین عرض کرتا ہے اور
دیوان اعلی سے نمازیون کی نجات کی چٹھیان ملتی ہین اُنکا یہ مضمون ہوتا ہے اے میرے بندو
تم میری حفظ اور میرے ذمہ اور میری حمایت کے سایہ مین ہو اپنے عزت وجلال کی قسم کہ مینے تمہارے
گناہونکو بخشدیا نماز ظہر کے وقت تک جب ظہر کی نماز پڑھتے ہین فرشتہ مذکور بدستور پروردگار غفور
کی خدمت مین حاضر ہوکر دیوانخانہ قدس سے چٹھیان لاتا ہے اس مضمون سے ای میرے بندو
مینے تمہارے گناہون کو نیکیون سے بدل دیا اور تمہارے بدیون کو بخشدیا اور اپنے رضامندون
مین تمکو داخل کیا اسیطرح نماز عصر کے بعد پروانے ملتے ہین اُنمین تحریر ہوتا ہے کہ اے بندو تمہارے
بدنون کو مینے آتش دوزخ پر حرام کردیا اور مقام ابرار کو تمہاری منزل گاہ بنادیا اور اپنی رحمت سے
تمہاری بدیان دور کردین اور بعد نماز مغرب کے جو فرمان ملتے ہین اُنمین یہ ترقیم ہوتا ہے تمہارے
اعمال سے ہم راضی ہوئے اور ضرور ہوا ہمپر تمہارا راضی کرنا اور ہم نے تمہارے درجے بہشت مین
بلند کئے بعد الفراغ نماز عشا جو احکام صادر ہوتے ہین اُنمین لکھا ہوتا ہے اے سمجائیل جبتک

[1] ترجمہ قائم کر تو نماز کو میرے ذکر کے لئے تحقیق نیکیان بدیون کو مٹاتی ہین ۱۲

یہ بندے دنیا مین رہے میری یاد کی اور میرے فرایض کو ادا کیا اور میرے رسول کی فرمانبرداری
مین رہے اور عرفان حاصل کیا گواہ رہ تو کہ مین ان سے راضی ہون کہا ابن عباس نے کہ اُسوقت
آسمانون مین سمجائیل ندا کرتا ہی اے فرشتو اللہ تعالیٰ نے سب نمازیون موحدین کو بخشدیا اُسوقت
ساتون آسمانون کے فرشتون کو اُس کی آواز پہونچتی ہی اور کل فرشتے نمازیون کے لیے دعا
و استغفار کرتے ہین اور فرشتے ان کامون پر مداومت کرتے ہین اور جو بندے کو توفیق ہو
اور وہ رات کو اُٹھے اور نگاہ چیتے کیواسطے ایک دوگانہ ادا کرے حقتعالی سات صفین فرشتونکی
بھیجتا ہے ہر صف مشرق سے مغرب تک اور گنتی اُنکی سوائے خدا تعالے کے کوی نہین جانتا یہ فرشتے
اُسکے ساتھہ نماز مین موافقت کرتے ہین اور ثواب اُنکا اسکے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور اِن فرشتون
کی گنتی کی برابر نیکیان اُسکے نامہ اعمال مین ثبت ہوتی ہین اور اتنی ہی بدیان اُسمین سے محو ہوجاتی
ہین اور اتنے ہی درجے بہشت مین بلند ہوتے ہین **فضیلت جماعت** حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشا کی نماز جماعت سے پڑہتا ہی ہر رکعت
کے بدلے ساٹھہ غلامون کے آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے اور جو صبح کی نماز بجماعت ادا کرتا ہے۔
اور اُسکے بعد ذکر مین مشغول رہتا ہے اُسکو حج مقبول کا ثواب مرحمت ہوتا ہے اور جو ظہر کی نماز
جماعت کے ساتھہ بجالاتا ہے اُسکو پچیس ۲۵ نمازون کا ثواب ملتا ہے اور ہر درجے اُسکے
جنت الفردوس مین بلند ہوتے ہین اور ہر درجہ کی درازی سو برس کی راہ ہے اور جو عصر کی
نماز جماعت سے ادا کرتا ہے اور اُس کے ذکر مین مشغول رہتا ہے غروب آفتاب تک اُس کو
دس غلامون کی آزادی کا ثواب عطا ہوتا ہے کہ وہ بندے حضرت اسمعیلؑ کی اولاد سے ہون اور
جو مغرب کی نماز باجماعت پڑہتا ہی اُسکو پچیس ۲۵ نمازون کا ثواب ہوتا ہی اور ہر درجے اُسکے بہشت عدن
مین بلند ہوتے ہین ایکدرجہ سے دوسرے درجہ تک پانسو برس کی راہ ہی **مروی** ہی کہ ایکروز ایکمرد حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو مینے خواب
دیکھا کہ ایک ہاتھہ مین میرے بیس ۲۰ دینار رہے اور دوسرے مین چار وہ بیس ۲۰ دینار تو گرگئے اور چار
کھوٹے ہوگئے آپنے فرمایا کہ نماز عشا کی جماعت سے پڑہی تھی عرض کیا کہ ہمین فرمایا کہ وہ بیس ۲۰
دینار جو کھودئے جماعت کی فضیلت تھی کہ تجھہ سے فوت ہوی اور وہ چار رکعتین جو گھر مین پڑہین

Marfat.com

پڑھین وہ بھی قبول نہوئین **حکمت** جماعت مین سات وجہ سے فرمائی ہین **اول** بندہ نماز مین اپنی تقصیرون کی عذر خواہی کرتا ہے بعدا سکے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بجا لاتا ہے اور عذر خواہ کیواسطے شفیعون کی حاجت ہوتی ہے کہ اُس کی تقصیرون کے معافی کے خواستگار ہون اور اس امت مین حقتعالے نے مومنون کو ایک دوسرے کا شفیع بنایا ہے **دوسرے** حقتعالی چاہتا ہے کہ بندون کے نیک اعمال پر قیامت کو بہت سے گواہ ہون کہ ایکدوسرے کے لئے گواہی دین اور جس کے بہت سے گواہ ہونگے وہ مقبول زیادہ ہوگا **تیسرے** یہ کہ حق سبحانہ مومنون کے اجتماع اور انکی آپس کی محبت کو دوست رکھتا ہے خاص کر عبادت وطاعت مین اسلئے جماعت کا حکم فرمایا **چوتھے** یہ کہ قوۃ اشباع مین ہے مَنْ اَكَلَ مَعَ مَغْفُوْرٍ غُفِرَ لَهٗ یعنی جو مغفور کے ساتھہ ہمکاسہ ہوا وہ بھی مغفور ہے اور نماز غذا سے ارواح ہے اسمین بطریق اولی مرحومون کی مصاحبت سے مرحوم ہوتا ہے **پانچوین** یہ کہ مقصود جماعت سے اظہار اسلام ہے **چھٹے** یہ کہ شارع نے مقرر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شے کے کئی عدد اکٹھے خریدے تو روا نہین کہ اُسمین سے بعضی پسند کرے اور لے اور بعضی ناپسند کرے اور پھیروی اگر انمین سے کسی مین نقص ہو تو بھی مختار ہے سارے لے یا ساری پھیر دے اور بندے اجناس عبادت کو قبولیت کے بدلے بیچتے ہین پس بموجب قاعدہ شرع شریف چاہے سب کو قبول فرماوے چاہے رد کرے اُس کریم مطلق سے امید ہے کہ اگر ساری جماعت مین ایک کی عبادت بھی مقبول ہے اُسکے ساتھہ سب کی قبول فرماوے **ساتوین** یہ کہ جو کوئی کسی قلعہ کا فتح کرنا چاہتا ہے اُس کی آسانی کے لئے بہت سے آدمی اکٹھے کرتا ہے کہ اجتماع کی شوکت سے قلعہ کا کھلنا آسان ہو ایسا ہی مومن چاہتے ہین کہ اللہ تعالی کے رضامندی کے شہر کو مفتوح کرین تو جماعت کرکے چاہتے ہین کہ ایکدوسرے کی اعانت سے یہ فتح حاصل ہو پس اگر سالک اس سعادت سے مشرف ہونا چاہتا ہے تو ایکدن مین پانچ بار برادران وفادار زرد پرہیزگاری وجوشن وفاداری ومغفر ہواداری وسپر پشیمانی وتیر آہ نہانی وتیغ حجت وبرہان وبرہنہ اطاعت واحسان ودست بند تضرع ودعا ومرکب شرم وحیا وعلم علم ہدا بہم پہنچا کر بسمت مقصود کی جانب منہ کرے اور اخلاص کی کنجی سے اس قلعہ کو کھولے اور قدوم اختصاص

Marfat.com

زکوٰۃ

سے اُسمین داخل ہو اور شرف قرب سے ممتاز ہو اور مقام مشاہدہ مین حاضر ہو جمال کمال حضرت خداوند سبحانہ وتعالی شانہ معائنہ کرے والحمد للہ علی ذالک **چوتھا مرتبہ** زکوٰۃ کے بیان مین واضح ہو کہ اسلام کی پانچ بنا ہین اُنمین سے ایک زکوٰۃ ہے اور وہ فرض ہے بموجب اس قول اللہ تعالی کے وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ یعنی ادا کرین صاحبان مال زکوٰۃ کو اور موافق اس آیہ کریمہ کے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا یعنی اے رسول مقبول لیجئے جو کوئی اس خدمت پر مامور ہو وہ لیوے لوگون کے مالون مین سے زکوٰۃ اور اس آیہ شریفہ مین اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ زکوٰۃ کو خوشی سے ادا کرین بہتر ہے ورنہ عمال ان سے لیکر مستحقون کو پہنچا دینگے۔ اور عبادت تین قسم پر منقسم ہے اول بدنی فقط جیسے نماز و روزہ دوسرے مالی فقط جیسے زکوٰۃ۔ تیسری بدنی و مالی جیسے حج اور مقدارین شرع شریف مین چار طرح کی ہین پہلی قسم وہ کہ اُس کی گنتی اور عدد معین ہین وہ کم اور زیادہ نہین ہو سکتے جیسے نماز کی رکعتون کی گنتی دوسری قسم وہ کہ مقدار معین ہے کمی اُسمین جائز نہین اور زیادتی جائز ہے جیسے زکوٰۃ کی مقدار تیسری قسم وہ کہ مقدار مقرر ہین اور زیادتی اُسمین جائز نہین اور کمی جائز ہے جیسے گنتی ایام حیض کی چوتھی قسم وہ ہے کہ مقدار مقرر سے کمی اور زیادتی اُسمین درست ہے جیسے استغفار اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً مقدارین زکوٰۃ اور تعداد دین مالون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین یہان حکمتین اور اشارات بیان ہوتے ہین پس زکوٰۃ کے لغت مین دو معنی ہین ایک زیادہ ہونا دوسرے پاک کرنا یعنی زکوٰۃ دینے والے کا مال اور اسے زکوٰۃ کے سبب سے زیادہ ہوتا ہے یا مال اُس کا لوث ذمایم سے پاک ہوتا ہے پس وجوب زکوٰۃ تطہیر مال کے لئے ہے اور تطہیر دو قسم کی ہے ایک عینی دوسری اعتباری اور نجاست بھی دو طرح کی ہے عینی و اعتباری پس نجاست عینی کی تطہیر کیواسطے ازالہ تمام کا واجب ہے جیسے بول و براز لیکن نجاست حکمی و اعتباری مین بعض کا ازالہ باقی کی طہارت کا سبب ہوتا ہے جیسے کنوئین کا پانی ایسا ہی مالون مین بعضے عینی حرام ہین جیسے غصب کا مال بعضے اعتباری جیسے وہ مال کہ نصاب کی حد کو پہنچ گیا اگرچہ اُسمین تصرف جائز ہے لیکن زکوٰۃ کا نہ دینا اُس کی نجاست پر دلالت کرتا ہے اور نجاست اُس کی مستلزم

لہ ترجمہ اور دوم زکوٰۃ ۱۲ سہ ترجمہ لے انکے مالون مین سے صدقہ پاک کرانکو اور سنوار انکو اُس سے ۱۲ سہ اگر بخشش مانگے تو انکو ستر بار

خطا ہے جیسا کہ فرمایا ہے[1] حُبُّ دُنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ اور مال حلال وہ ہے کہ وہ خطاؤن سے پاک ہو یعنی اُسکے حاصل کرنے مین گناہ نہوئے ہون حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مال حلال کونسا ہے آپنے فرمایا کہ مال حلال وہ ہے جسکے جمع کرنے مین حق تعالیٰ کا گناہ نہ کیا ہو پس یہان حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مال مین سے بعض دو تاکہ باقی پاک ہو جاوے جیسے چند ڈول پانی نکالنے سے باقی پانی کنوئین کا پاک ہو جاتا ہے اور اس آیہ شریفہ سے کہ فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ معلوم ہوا کہ نماز وزکوۃ دونون توام ہین اسواسطے کہ نماز مین زکوۃ کے معنے بھی موجود ہین جیسا زکوۃ کا دینا مال کو پاک کرتا ہے ایسا نماز کا قائم کرنا جان کو پاک کرتا ہے گویا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے پانون سے ہماری بندگی مین کھڑا رہ اور ہاتھہ سے بندگان مساکین کو مال دے۔ نہ پانون سے ہماری عبادت مین کوتاہی کر نہ ہاتھہ سے مساکین کے دینے مین کمی کر دشمنون یعنی نفس وشیطان کو پانون سے مل دوستون کو ہاتھہ سے مال دے نماز کو دیانت جان زکوۃ کو مروت صلوۃ مین سجود بجالا زکوۃ مین جود ہر حال مین داد طاعت دے اور کسی پر احسان نر کہہ اس لئے کہ بغیر ہماری توفیق کے تو کب نماز ادا کر سکتا ہے اور بے ہماری عنایت کے کسی کو کیا دے سکتا ہے اور جیسا کہ نماز اپنے وقتون مین ادا کرنی فرض عین ہے ایسا ہی زکوۃ بھی صاحب نصاب ہونے کے ایکسال گذرتی ہی مثال دین ہے ہر وقت کی نماز ہے اور ہر نصاب کی زکوۃ ہے بلکہ ہر نعمت کی زکوۃ ہے لیکن نعمتون کی گنتی احاطۂ شمار سے باہر ہے جیسا کہ فرمایا ہے[2] وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا لیکن بر سبیل اجمال تھوڑا سا حال عرض کیا جاتا ہے اکثر نعمتین تین طرح کی ہین ایک نعمت مال ومنال دوسری نعمت حسن وجمال تیسری نعمت اخلاق وحال اور ان تینون قسمون مین سے ہر ایک دو قسم پر منقسم ہے ظاہری وباطنی بموجب اس آیہ شریفہ کے[3] وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً پس نعمت جمال ظاہری کو سے زیبا اور تناسب اعضا ہے اور نعمت جمال باطنی عقل وادراک مستقیم ہے اور سینہ بے کینہ ودل وجان سلیم اور نعمت اخلاق وحال ظاہری صحت احوال ہے امراض داو جاع سے اور بے نیازی ہے ہر قسم کے خوف وآلام

---

[1] ترجمہ دنیا کی محبت سب خطاؤن کا سر ہے ۱۲ [2] ترجمہ اور قائم کرو تم نماز اور دو تم زکوۃ ۱۲ [3] ترجمہ اور جو تم شمار کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتون کو تو نہین شمار کر سکتے اُنکو ۱۲ [4] ترجمہ اور تمام کی تمام نعمت ظاہر کی اور باطن کی ۱۲

Marfat.com

سے اور نعمت اخلاق واحوال باطنی یقین وقوۃ ووجد وتسلیم ہے اور نعمت مال ظاہری بہایم وسوائم اور ہر قسم املاک جدید وقدیم اور نعمت اموال باطنی عقود وجواہر ونقود ذواہر ہے یہ سب چھ قسمین ہوئین **قسم اول** یعنی نعمت جمال ظاہری کی زکوۃ پانچ چیزین ہین آنکھہ کی زکوٰۃ عبرت ہے اور کانکی زکوۃ حکمت وعلم کا سننا زبان کی زکوۃ شفقت ونصیحت ہاتھون کی زکوٰۃ حاجت مندون کی حاجات کا برلانا پاؤن کی زکوۃ خدمت کے رستے مین چلنا ہے **دوسری قسم** یعنی نعمت جمال باطنی کی بھی پانچ چیزین ہین سینہ کی زکوۃ سیرت کی صفائی ہے اور عقل کی زکوۃ نظر انجام وعاقبت کار پر رکھنی دل کی زکوۃ معرفت الٰہی حاصل کرنی اور جان کی زکوۃ خدا تعالی سے محبت رکھنی سر کی زکوۃ راز عشق کا چھپانا ہے اور **تیسری قسم** یعنی نعمت اخلاق واحوال ظاہری کی زکوۃ بھی پانچ چیزین ہین صحت کی زکوۃ خدا تعالی کی حدمت استطاعت کی زکوۃ طاعات پر اقدام کرنا قدرت ونصرت کی زکوۃ گناہون سے باز رہنا کمنت وعنایت کی زکوۃ اہل وعیال پر شفقت رکھنا بے نیازی کی زکوۃ نیک کامونکا شغل کرنا ہے **چوتھی قسم** یعنی نعمت اخلاق واحوال باطنی کی زکوۃ بھی پانچ چیزین ہین وجد کی زکوۃ کدورات بشریت سے پاک رہنا قوت کی زکوۃ زجر وشکایت کا ترک کرنا یقین کی زکوۃ خدا تعالی کی قدرت پر اعتماد کرنا وجود کی زکوۃ مجاہدے مین فنا ہوجانا تسلیم کی زکوۃ بشریت سے بری ہونا ہے **پانچوین قسم** یعنی نعمت اموال ظاہری کی زکوۃ بھی پانچ چیزون مین ہے شتر وگاؤ وگوسفند ومال روانات وزمین **چھٹی قسم** یعنی نعمت اموال باطنی کی زکوۃ بھی پانچ چیزون مین ہے سونا اور چاندی اور اشیاے تجارت اور رکاز یعنی زمین کا گڑا ہوا مال اور معدنیات اور ان دونون قسمون مین سے ہر ہر چیز پر جس حساب سے شرع شریف مین زکوۃ واجب ہے اسکی تفصیل فقہ کی کتابون مین مذکور ہے یہان صرف حکمت واشارت بطور ارباب حقیقت مسطور ہوتے ہین چنانچہ **حضرت شیخ شبلی** قدس سرہٗ سے پوچھا کہ دو سو درم مین سے کے درم زکوۃ کے دینے چاہئین فرمایا کہ ہمارے مذہب مین یا تمہارے مذہب مین کہا دونون مین ہی بتلائیے کہا کہ تمہارے مذہب مین تو دو سو درم پر پانچ درم زکوۃ ہے اور ہمارے مذہب مین دو سو درم کل زکوۃ مین دینے چاہئین اور پانچ درم قرض کرکے اور دینے چاہئین کسی نے پوچھا کہ آپکا امام اس مذہب مین کون ہے کہا کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے امام ہین کہ جو کہتے تھے سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی خدمت بین لے آئے اور کچھہ باقی بچھوڑا اور حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن سے پوچھا کہ مَاذَا تَرَکْتَ لِنَفْسِکَ وَعِیَالِکَ کہا خدا اور رسول اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آدھا مال اپنا لائے تھے اور جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے پوچھا تو کہا کہ آدھا مال لایا ہون اور آدھا اپنی عیال کے لئے چھوڑ آیا ہون اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ ایک تہائی مال لائے تھے جب اُنسے پوچھا تو فرمایا کہ ایک تہائی کل مال کی لایا ہون اور دو تہائی کُنبے والونکے لئے چھوڑ آیا ہون امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ چوتہائی اپنے مال کی لائے تھے اور عند الدریافت کہا کہ چہارم حصہ لایا ہون اور تین چوتہائیان گھر والونکے لئے چھوڑ آیا ہون آپنے فرمایا کہ تمہارے مراتب مین یہی تفاوت تمہارے مالون کی قدر ہے نقل ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنا کل سرمایہ راہ خدا مین صرف کر دیا اور کوئی چیز باقی نرہی ستر عورت کے سوائے کپڑا بھی نرہا برہنگی کے سبب سے تین روز تک حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بھی حاضر نہوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر مبارک اس بامت سے غمگین ہوئی آپ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اے فاطمہ اسوقت متاع دنیوی مین سے ہمارے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہے جو صدیق کے پاس بھیجین کہ وہ گھر سے باہر آوے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی عذر پیش کیا آپ غمگین باہر تشریف لائے اور حضرت رضی اللہ عنہا کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غم نے گھیر لیا گھر مین چارون طرف نظر کی کوئی چیز نپائی ایک تکیہ پشمین نظر پڑا اُسکو اوڈھیکر کہجور کا بھرا ہوا چمڑا نکالڈالا اور وہ پارہ گلیم کنیزک کے ہاتھہ صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین بھیجا اور عذر کیا کنیزک حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور کہا السلام علیکم یا اہل الصدق. فاطمہ بنت رسول اللہ نے آپکو سلام کہا ہے اور یہ لباس بھیجا ہے اور معذرت کی ہے کہ اسوقت مال دنیوی سے سوائے اسکے میرے پاس کچھہ نہین ہے حضرت صدیق نے سلام کا جواب دیا اور کمال خوشنودی ظاہر کی اور فی الحال اُسکو اوڑھکر باہر نکلے اور کئی روز سے مشتاق ملاقات تھی اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین روانہ ہوئے اُنکے پہنچنے سے پہلے جبرئیل

لہ ترجمہ کیا چھوڑا تونے اپنے نفس اور اپنی عیال کے لئے ۱۲

Marfat.com

علیہ السلام حضرت کے حضور فائض النور مین ردائے پشمین اوڑھے ہوئے حاضر ہوئے اور حضرت کو سلام کیا آپنے فرمایا اے جبرئیل کبھی تم ایسا لباس پہنکر نہین آئے آج اس پوشش کے اختیار کرنے کا کیا سبب ہی جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اسوقت مین ہی اس لباس سے مخصوص نہین ہون بلکہ تمامی ملائکہ ایسے ہی لباس سے ملبس ہین حضرت نے فرمایا کہ اس کا کیا سبب ہی عرض کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شرف ملازمت حضور کو چلے آتے ہین اُنکا یہی لباس ہے اُنکی متابعت کے لئے بحکم الٰہی کل فرشتون نے یہی کسوت اختیار کی ہے اُسیوقت صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہ ردائے پشمین اوڑھے ہوئے حضرت کی شرف ملازمت سے مشرف ہوئے اور سلام کیا جبرئیل علیہ السلام نے گذارش کی کہ یارسول اللہ تعالی جلشانہ نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ صدیق سے پوچھئے کہ مین خدا ہون تجھ سے راضی ہون تو بھی مجھ سے راضی ہی حضرت نے یہ پیغام اللہ تعالی کا صدیق کو پہنچایا اسوقت حضرت صدیق روئے اور تین بار فرمایا اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ جسقدر منافق وہان بیٹھے تھے چپکے چپکے آپسمین کہنے لگے کہ اگر صدیق خدا سے راضی نہو تو کیا ہو جاوے اتنے مین جبرئیل علیہ السلام دوبارہ حاضر ہوئے اور سلام کیا اور حق تعالی کا سلام پہنچایا اور کہا کہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے اگر ابوبکر مجھ سے راضی نہوتا مین اٹھارہ ہزار عالم کو اُسکے پاس بھیجتا کہ شفاعت کرکے اُسکو راضی کرتے جوانمرد وہی ہے کہ دریا کے مانند دارندہ ہو اور ابر کی مثال بارندہ دریا موتی رکھتا ہے اور ابر موتی برساتا ہے اور یہ موتی جمع رکھنا دریا کا ابر کے موتی برسانے سے ہے اگرچہ پانی برساتا ابر کا دریا ہی کے پانی کھینچنے سے ظہور مین آتا ہے لیکن موتی دریا مین ابر ہی کی بارش سے پیدا ہوتے ہین دریا مین نہنگ بڑے بڑے فراخ دہان اور بہت بہت کھانے والے ہین اسلئے نہایت بیقدر دنیا اعتبار ہین اور اُنکے اندر ہرگز موتی نہین پیدا ہوتے اور صدف نے موتیون کے پیدا ہونے کا شرف اس سبب سے پایا ہی کہ حوصلہ اُسکے نگلنے کا بہت تھوڑا ہے اور صرف اکید وقطرے پر قناعت کرتی ہے باوجودیکہ ہمیشہ دریا مین رہتی ہی لیکن اُسکی بودار پانی سے کبھی لب تر نہین کرتی اور ابر کی بحر جود سے جو ایک قطرہ اُس پر ٹپکتا ہی اُسی پر صبر کرتی ہی اسلئے درشب افروز اُسمین پیدا ہوتا ہی نکتہ اہل اشارت کہتے ہین کہ جسطرح بہت کھانیکے سبب نہنگ کے شکم سے موتی نہین نکلتے اسیطرح آدمی کو بسیار خواری سے بیہودہ کاری کے سوا اور کوئی پھل حاصل

نہین ہوتا اور اُس کا باطن دُرِ بے بہا سے محروم رہتا ہے اہل توحید فرماتے ہین کہ جب سحاب آسمان سے برستا ہے اور سیپان موتیون کے قطرات کے لگنے کو منہ کھولتی ہین جو صدف اُسمین سے ایک ہی قطرہ پر اکتفا کرتی ہین اور اپنے مُنہ پر مہر لگاتی ہین کہ سوائے ایک قطرہ کے اُسکے منہ مین اور نہین جا سکتا وہ قطرہ اُنکے شکم مین دُرِ یتیم ہوتا ہے اور بادشاہونکے تاج کی آرائش اُس سے ہوتی ہے اور جو صدف دیر تک مُنہ کھولے رہتی ہین اور بہت قطرے پیتی ہین اُسمین باریک موتی ہوتے ہین کہ کچھ قدر نہین کہتے اسیطرح جس بندہ مؤمن نے دریاے عشق مین تشنہ لب تفسیدہ جگر نے کون و فساد کی بدبودار پانی سے ایک قطرہ بھی نہین اختیار کیا اور ہمیشہ تشنۂ زلال وحدت و عطشان وصال حضرت عزت رہا ناگاہ دریاے غیب سے عالم شہادت کے پانی کا ایک قطرہ اور ابر جود سے اُسکے فضاے وجود پر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی ایک بوند گری اور اُسنے مُنہ کھولا اور اُس قطرہ توحید کو کاسۂ بلیٰ سے کام جان مین نوش کیا اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے اُس کا مذاق جان شیرین ہوا اور اُس قطرہ توحید نے اُسکے حوصلہ تجرید مین استقامت کی جسکے حال مین فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا اور اس دریاے زخار مین بمقتضاے لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ چند روز گزران کی آخر وہ وقت آن پہنچا کہ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا کے غواص نے اُسکی صدف وجود کو کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ کے تیشہ سے توڑ کر وہ دُرِ گرانبہاے ایمان نکال لیا اور تاج قبول و تخت وصول پر اُسکو جلوہ گر کیا کہ یہ حدیث اس مضمون سے خبردار کرتی ہے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ اور اُس وصل مین وہ یون ترنم ہوا غزل

من دُر بودم نہان در قعر بحر لم یزل	عشق غواصانہ ام آورد بیرون زان محل
من دُر دریاے عشقم چند باشم در صدف	من چو مرآت خدایم چند باشم در بغل
از صدف آیم برون بر تاج عزت جا کنم	نور گیرند از فروغم ماہ و خورشید و زحل
من غلام روملی یارم گرچہ ماہم در جہان	من گدای کوی عشقم گرچہ شاہم فی المثل
من چو از اہل دلم فانی نخواہم شد ز مرگ	چون نوید وصل می آرد نسیم از اہل

۱ ترجمہ کیا نہین ہون مین رب تمہارا ۱۲ ۲ ترجمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالے ۱۲ ۳ بیشک وہ لوگ جنہون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اُنہون نے اسپر استقامت کی ۱۲ ۴ ہر گروہ کے لئے ہے وقت ۱۲ ۵ حق تعالی قبض کرتا ہے اُنکی روحون کو اُنکی موت کے وقت ۱۲ ۶ ہر نفس چکھنے والا ہے موت کا ۱۲ ۷ موت پل ہے جو ملاتی ہے دوست کو دوست سے ۱۲

Marfat.com

گر کند دست اجل قصر وجودم را خراب
اصل بنیادِ محبت ہیچ نپذیرد خلل

طالبان در خورد خود ہر یک مرادی میخواہند
عاشقان دیدار یار و زاہدان حسن عمل

سر عشق از عرش و فرش و لوح و کرسی کل نشد
ای برادر کی توان کردن بیان در یک غزل

غزل اُردو

ہونمین گوہر تہ مین بحر لم یزل کی تہا نہان
عشق ایک غوطہ لگا کر مجکو لایا ہے یہان

ہون در بحر محبت سیپ مین کب تک ہون
ہون خدا کا آئنہ مجکو چھپاؤگے کہان

تاج غرت پر ٹکون باہر صدف سے آؤن گر
نور سے ہون میری روشن مہر و ماہ آسمان

یار کا ہون مین غلام اور طالب دیدار ہون
ہون غلام عشق گو مجکو کہین شاہ جہان

ہونمین اہل دل فنا ہوتا ہون کب مین موت سے
کیا اجل کا ڈر نوید وصل ہے جس سے عیان

گر مکان تن کو کردی منہدم دست اجل
اصل بنیاد محبت مین نہین کچھ بھی زیان

دل کی خواہش کے مطابق مانگتا ہی ہر کوئی
جلوہ دیدار عاشق قصر جنت تا ہدان

عرش و فرش و لوح و کرسی سے نحل ہو سر عشق
اگر غزل مین ختم کیونکر ہو طرب یہہ داستان

اور اصحاب شریعت کے نزدیک زکوٰۃ حیثیت اموال کی ہے اور ارباب حقیقت کے نزدیک حیثیت احوال پر **مروی** ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرزند آدم کے تین سو ساٹھہ ہڈیان ہین اور ہر ہڈی پر ہر روز صدقہ واجب ہی اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کون سا شخص ایسا ہے جو ہر روز اس صدقے کو ادا کرتا ہے فرمایا جو شخص کسی بھولے ہوئے یا انجان کو رستا بتادے اور راہ مین سے جو چیز مسلمانون کو ایذا پہنچاتی ہو اسکو دور کردے جیسے پتھر و کانٹے وغیرہ اُنسے گویا یہ صدقہ ادا کیا پھر عرض کیا اگر کسی شخص سے یہ کام نہو سکے آپنے فرمایا وہ اپنے تئین لوگون کی ایذا رسانی سے بچائے اُسکے لیے یہی صدقہ ہے **قطعہ**

بر لوح دل نوشتہ ام این نکتہ از پدر
روز ادب کہ تربت او باد عنبرین

کای طفل گر بصحبت اُفتادہ رہی
شوخی مکن بچشم حقارت در و مبین

بر شیر زان شدند بزرگان دین سوار
کاہستہ تر ز مور گذشتند بر زمین

گر در جہان دلے ز تو خرم نمی شود
باری چنان مکن کہ شود خاطر حزین

Marfat.com

قطعہ اُردو

سُنا رو زِ ادب یہ نکتہ مینے باپ سے اپنے
بہرے اُسکی قبر کو حقتعالی مشک و عنبر سے

گذر تیرا اگر ہووے کسی عاجز پہ اے لڑکے
حقارت کی نظر اُسپر نکیجو پانون تک سر سے

سوار اسوا سطے ہوتے تھے شیرون پر ولی اللہ
کہ مثلِ مور آہستہ گذرتے تھے زمین پر سے

مُرادِ دل کسی کی تو نہ بر لاوے تو ایسا کر
نہ دُکھتے دل کسی کا اور نہ غمگین ہو ترے ڈر سے

بعضے ارباب تحقیق نے کہا ہے کہ زکوٰۃ ان سات چیزون پر ہے نفس و صحت بدن و روح و قلب و عقل و معرفت و سر نفس کی زکوٰۃ ابتدا پر صبر اور جفا کی برداشت ہے اور صحت بدن کی زکوٰۃ عبادت مولی مین کوشش اور خلق خدا کی اعانت ہے اور روح کی زکوٰۃ اللہ تعالی کے حکمون کی فرمانبرداری اور اُس کی منہیات سے دور رہنا ہے اور قلب کی زکوٰۃ حقتعالی کی محبت مین بلا کا تحمل ہے اور عقل کی زکوٰۃ سالکون کو ہدایت اور گمراہون کو نصیحت کرنی ہے اور معرفت کی زکوٰۃ اہل عبادت پر حسن اشارت ہے اور اہل طریقت پر صدق حقیقت ہے اور سر کی زکوٰۃ چھپانا فوائد کا دفع کرنا زوائد کا ہے اور بعضے ارباب حقائق نے کہا ہے کہ زکوٰۃ حقیقی یہ ہے کہ کوئی چیز خدائے تعالے سے دریغ نرکھے اور جو کچھ رکھتا ہے سب اُسپر فدا کر دے پس زکوٰۃ تن کی یہ ہے کہ عبادت مین مشغول ہو۔ اور مال کی یہ ہے کہ درویشون سے سلوک کرے۔ اور زکوٰۃ بندگی کی یہ ہے کہ زیر دستون پر احسان کرے اور اُنکے ساتھ متواضع پیش آوے۔ اور زکوٰۃ قوت کی یہ ہے کہ ضعیفون کی امداد و یاری کرے اور زکوٰۃ آواز خوش کی یہ ہے کہ ذکر و قرأت قرآن مین مصروف رہے۔ اور اذان کہا کرے۔ اور زکوٰۃ زبان کی یہ ہے کہ ہر کسی کے لیے کلمہ خیر کہے اور غیبت و بہتان سے اجتناب کرے۔ اور زکوٰۃ گلے کی یہ ہے کہ لقمہ حرام نکھاوے اور زکوٰۃ آنکھ کی یہ ہے کہ نامحرمون کی طرف نظر نکرے۔ اور زکوٰۃ کان کی یہ ہے نامحرم کی آواز اور صوت ناخوش نہ سنے کہ فرمایا ہے اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ اور زکوٰۃ ہاتھونکی انکو محارم و شبہات سے باز رکھنا ہے اور موافق حکم الٰہی کے اُن سے عمل کرانا ہے اور زکوٰۃ پانونکی مسجدون اور نیک مجلسون مین جانا ہے۔ اور علماء و فقراء اور مقابر عرفاء و کبرا کی زیارت کرنی ہے اور زکوٰۃ شکم کی اکل حرام کا ترک کرنا اور نامحرمون کی صحبت سے دور رہنا ہے۔ اور زکوٰۃ پشت کی بار اہل و عیال کھینچنا ہے۔ اور زکوٰۃ ایمان خدمت بزرگان و درویشان ہے اور زکوٰۃ دل

Marfat.com

کی احکام الٰہی کی تعظیم ہے اور زکوۃ جان کی توجہ بجناب جانان ہے۔ اور زکوۃ محبت کی جو کچھہ کہ غیر محبوب ہو اُس کا محو کرنا ہے اور حال اس طایفہ کا یہ ہو کہ اگرچہ بھوکے ہون کسی سے کوی چیز طلب نہین کرتے باوجودیکہ تین روز ہی گذر جاوین اور سوال ہی اُنکو روا ہو **حکایت** ایک درویش پر تین روز گذر گئے کہ اُسنے کہا نا نہین کہا یا تہا اُس سے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے مَنْ جَاعَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَجَبَ عَلَيْهِ السُّؤَالُ یعنی تین روز کے بھوکے کو سوال کرنا واجب ہے اُسنے کہا ہے تو ایسا ہی لیکن مین تین روز کی بھوک کو ایک طلب کے بدلے نہین بیچتا ہون اور اہل فقر کے درجے اور صابرون کے مرتبہ سے گرنا نہین چاہتا ہون **حکایت** ایک درویش سے کہا لِمَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ یعنے کیون نہین آدمیون سے سوال کرتا کہا کہ شاید مین کسی سے کچھہ طلب کرون اور وہ اُسکو گران معلوم ہو اور اس سبب سے وہ ماخوذ ہو اسلیے مین گرسنگی پر صبر کرتا ہون اور فاقہ کو دوست رکھتا ہون کہ میرے باعث کوئی ماخوذ نہو۔ واضح ہو کہ زکوۃ دینے والے اور اُسکے لینے والے دونون کے لئے شرطین اور آداب ہین کہ اُنکی رعایت ضرور ہے کہ سبب قبول ہونے کا ہو اور نجات حاصل ہو

آداب دہندہ زکوۃ دس ہین **اول** زکوۃ کے ادا کرنے مین جلدی کرے **دوسرے** اپنے قریبون کو دے خواہ قریب باعتبار مکان ہو خواہ باعتبار نسب کہ رشتے دار کے لئے زکوۃ مال کا دوسرے شہر یا موضع مین بھیجنا شرع شریف مین روا ہے **تیسرے** یہ کہ اگر اجنبی ہو برہیزگار ہو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَاْكُلْ اِلَّا طَعَامَ تَقِيٍّ وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ **حکایت** ایک بقال ہمیشہ صوفیون کو زکوۃ دیا کرتا تہا اُس سے پوچھا کہ تو نے اس گروہ کو کیون مخصوص کیا ہے اُسنے کہا کہ اس قوم کو کچھہ تمنا نہین ہے بجز یاد حق سبحانہ وتعالی مین چاہتا ہون کہ انکا دل جمع رہے اور بفراغت ذکر حق مین مشغول رہین جب یہ بات حضرت جنید قدس سرہ نے سنی فرمایا کہ وہ شخص اللہ تعالے کے ولیون مین سے ہے اتفاقاً وہ بقال بے بضاعت ہو گیا حضرت جنید قدس اللہ سرہ نے اُسکو مال بھیجا اور فرمایا کہ اس کر

۱؎ ترجمہ جو بھوکا ہو تین روز کا واجب ہوتا ہے اُسپر سوال ۱۲ ۲؎ ترجمہ کیون نہین سوال کرتا آدمیون سے ۱۲

۳؎ ترجمہ نہ کھانا کھا مگر پرہیزگار کا۔ اور نہ کھلا کھانا اپنا مگر پرہیزگار کو ۱۲

Marfat.com

سے کہدو کہ تجھ جیسے کو دکان پر بیٹھنا ضرر نہین رکھتا چوتھے یہ کہ اہل علم کو دے عبد اللہ بن
مبارک ہمیشہ علما کو زکوۃ دیتے تھے پوچھا آپنے انکو کیون مخصوص کیا ہے کہا کہ مرتبہ نبوت کے بعد کسی کا مرتبہ اہل علم کے مرتبہ کے برابر نہین ہے انکو دل کی فراغت نہایت ضرور ہے پانچوین
یہ کہ اہل توحید کو دے کہ عطا کو فقط حق تعالی کی طرف سے جانتے ہین اور نہ اُسی کو معطی حقیقی
سمجھتے ہین اور دینے والے مجازی کو اُسی کا مسخر خیال کرتے ہین منقول ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک موحد کو کچھ بھیجا اور لیجانے والے سے فرمادیا کہ جو کچھ وہ کہے ہم سے بیان
کرنا جب اُسنے وہ عطا قبول کی یون کہا کہ ایخداوند مجھے فراموش نکر اور مجکو اسطرح رکھ کہ تجکو فراموش
نکرون اُس عطا کے لیجانے والے نے یہ پیغام حضرت کو پہنچایا آپ خوش ہوئے اور فرمایا کہ پہلے
سے جانتے تھے کہ وہ ایسا کہے گا اور آپنے اُس کے اس حق کی طرف توجہ کرنے کو اور غیر کی طرف
التفات نکرنے کو پسند فرمایا چھٹے اُنکو دے کہ وہ پہلے اہل نعمت تھے اور اب نادار ہوگئے ہین
ساتوین اُن فقیرون کو دے کہ وہ عیال مندی یا بیماری کی قید مین ہون کہ حق تعالی نے
اُنکے حق مین فرمایا ہے لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ[1] آٹھوین اوقات شریفہ اختیار کرے
جیسے محرم ورمضان وعشرہ اول ذی حجہ نوین یہ کہ مال طیب مین سے دے کہ فرمایا ہے[2] إِنَّ اللَّهَ
طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ دسوین یہ کہ عطا کتنی ہی بہت ہو اُسکو تھوڑا ہی سمجھے کہ وہ بڑی
ہوجاوے اور گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو اُسکو بڑا ہی خیال کرے کہ وہ چھوٹا بن جاوے اختلاف
ہے اسمین کہ زکوۃ چھپا کر دینی بہتر ہے یا علانیہ بعضون کے نزدیک پوشیدہ علانیہ سے بہتر ہے کہ
اُسمین ریا نہین ہے لیکن علانیہ اُسوقت بہتر ہے کہ اُسکو دیتے دیکھکر ایک جماعت اُسکی موافقت
کرے یا کوئی اور امر مہم ثواب مدنظر ہو اور بعضون کے نزدیک علانیہ پوشیدہ سے بہتر ہے
اسلئے کہ ادائے فرائض مین ریا نہین ہے لیکن صدقہ پوشیدہ ہی بہتر ہے علانیہ سے اسواسطے
کہ نوافل مین ریا کو دخل ہے اور حق تعالی فرماتا ہے[3] وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
آداب گیرندۂ زکوۃ پانچ ہین اول عطیہ کو خدای تعالی کی طرف سے جانے اور

---

[1] ترجمہ اُن لوگونکو جو اللہ تعالی کے رستے مین گھیرے گئے ۱۲ [2] ترجمہ اللہ تعالے بہت پاک ہے نہین قبول کرتا مگر پاکو
[3] ترجمہ اور جو چھپاؤ اُسکو اور دو اُسکو فقیرونکو پس وہ بہتر ہے تمہارے لئے ۱۲

خیال کرے کہ حق تعالیٰ نے ہمپر یہ انعام کیا ہے کہ اور بندون کے لئے مال کو فتنہ بنایا ہے اور مجکو اُس سے فارغ کیا ہے اور مال کو جمع کرنے اور اُس کی محافظت کی محنت سے مجھے بچایا ہے اور میری خدمت کی طرف مال والونکو متوجہ کیا ہے کہ محتاج مجکو پہنچاتے ہین کہ بفراغت خاطر اپنے کام مین مشغول رہون اور معطی سے اُس عطا کو کمال تعظیم کے ساتھہ لے گویا کہ حق تعالیٰ سے لیتا ہے کہ فرمایا ہے اَلصَّدَقَةُ تَقَعُ فِي يَدِ الرَّحْمٰنِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِي يَدِ الْفَقِيْرِ دوسرے یہ کہ معطی مجازی کی بھی شکرگذاری بجالاوے اسلئے کہ وہ وصول عطا کا واسطہ ہے درمیان بندے اور خدا تعالیٰ کے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ یعنے جس نے آدمیونکی شکرگذاری نکی تعالیٰ کی شکرگذاری نہین کی اور حق شکرگذاری کا یہ ہے کہ اُس عطا کا عیب بیان کرے اور اُسکو چھوٹا نہ سمجھے اور عطا کو بزرگ جانے اور دینے والے کے لئے اِن کلمات کے ساتھہ دعا کرے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي الْقُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكَّى اللّٰهُ عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَحْيَارِ وَاَوْصَلَ اللّٰهُ رُوْحَكَ فِي اَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اسیواسطے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تمپر احسان کرے اُس کا بدلہ اپنے اوپر لازم کرو اگر اُسکی مانند نہین کرسکے تو اتنی دعا کرو کہ اُس کا بدلہ ہوجاوے تیسرے اگر اُس عطیہ مین حرمت یا شبہ دیکھے قبول نکرے اور پرہیزگاری اختیار کرے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور بادشاہ کے سپاہیون اور اُسکے اہل دفتر اور عہدہ دارون مرتشے اور ظالم عاملون سے کوئی چیز قبول نکرے مگر جب کہ نہایت محتاج ہو اور اُس مال کا کوئی مالک معین نہو بقدر احتیاج بباعث اس ضرورت کے لے چوتھے بقدر حاجت لے اور قدر حاجت کا اندازہ علمانے ایکروز کے کھانے کا کیا ہے یعنی بقدر قوت شام و چاشت کے لے اور یہ مسئلہ عدم سوال پر قیاس کرکے نکالا ہے یعنی جو کوئی قوت شام و چاشت رکھتا ہے اُسکو سوال جائز نہین ہے حدیث سہیل بن حنظلہ رضی اللہ

---

۱۲ ترجمہ اور جو چھپاؤ اُسکو اور دو اُسکو فقیرون کو پس وہ بہتر ہو تمہارے لیے ۱۲ ۱۲ ترجمہ صدقہ واقع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاتھہ مین پہلے اس سے کہ واقع ہو فقیر کے ہاتھہ مین ۱۲ ۱۲ ترجمہ جسنے نہ شکر کیا آدمیونکا اُسنے اللہ تعالیٰ کا شکر ہی نہین کیا ۱۲ ۱۲ ترجمہ پاک کرے اللہ تعالیٰ تیرا دل ابرار کے دلون مین اور پاک کرے اللہ تعالیٰ تیرا عمل نیکونکے عملونمین اور ملاوے اللہ تعالیٰ تیری روح کو شہیدونکی روحون مین ۱۲

۱۲ ترجمہ ہمپر احسان کرنا ہے اسکے کہ ہم اسکو کچھ دیدین ۱۲

تعالےٰ عنہ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہے غنی سوال نکرین پوچھا کہ غنی کون ہین فرمایا جو چاشت و شام کا کھانا رکھتے ہون لیکن جو شخص مالک نصاب نہین ہے اگر اُسکے بغیر مانگے مال حلال مین سے اُسکو کچھہ دین اور وہ لے تو کچھ خوف نہین ہے **پانچوین** یہ کہ اپنے تئین طمع مین آلودہ نکرے اور سوال کرکے فقر کی آبرو کو نکھوے

دستِ طلب نبوی کسان میکنی دراز	پل بستہ کہ بگذری آنذا آبروے خویش

بیت اردو

رہ کسی سے تو نہ کچھہ بھی مانگنے کی تاک مین	مت ملا تو آبروے فقر اپنی خاک مین

اور یقین رکھے کہ فقرار اغنیار سے بہتر ہین اور فقر انبیار و اولیار کا شعار ہے اور غنا سرمایۂ استکبار ہے **حدیث** شریف مین آیا ہے کہ وے ہے اغنیا پر جب فقرار روز قیامت عرض کرینگے کہ خداوندا اغنیا نے ہمپر ظلم کیا کہ ہمارے حقوق ہمکو نہین دلے حضرت رب الارباب کی طرف سے خطاب ہوگا کہ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ اُنکو بعد کے عذاب مین مبتلا کرونگا اور تمکو بساط قرب پر بٹھاؤنگا اسی کے مطابق راہ طریقت کے بعضے بزرگون نے فقرار کو اغنیار پر ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ یہ رستہ سلامتی کے بہت نزدیک ہے اور اُنمین سے ایک گروہ نے اس آیہ شریفہ مین نظر کی ہے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ[1] اور اس حدیث شریف مین تامل کیا ہے کہ اَلصَّدَقَةُ تَقَعُ فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ اَوَّلًا ثُمَّ فِي كَفِّ الْفَقِيرِ اور اپنے دیدۂ باطن سے مشاہدہ کرکے اغنیار کو فقرار پر ترجیح دی ہے اور اُنمین سے ابن عطا قدس اللہ سرہٗ ہمیشہ غنا کو فقر پر ترجیح دیتے رہے اور سید الطائفہ قدس اللہ سرہٗ فقر کو غنا پر یہان تک کہ ایکروز حضرت جنید قدس سرہٗ بزرگی فقرار کی اغنیار پر اسطرح بیان فرمارہے تھے کہ فقیر پانسو برس پہلے غنیون سے بہشت مین جاوین گے اور وہ حساب مین رہین گے ابن عطار قدس سرہٗ نے کہا کہ حساب مین دوست کے سامنے کھڑے رہنا جنت کی مشغولی سے بہتر ہے فقرار نعماے جنت کی لذتون مین مشغول ہونگے اور اغنیا دوست کے دیدار کی لذتون مین اور دوست سے کلام کرنا اگرچہ عتاب ہو فاضلتر ہے غیر مین مشغول ہونے سے اگرچہ بہشت ہو جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ جب اغنیار

[1] ترجمہ اور وہ ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندونکی اور لیتا ہے اُنسے صدقے ۱۲ صدقہ پہلے واقع ہوتا ہے رحمن کے ہاتھہ مین پھر فقیر کے

کو لذت معائنہ حاصل ہو گی فقرا کو لذت عذر خواہی دستیاب ہو گی اور لذت عذر خواہی لذت عتاب سے زیادہ ہے اسلئے کہ عتاب دوست دشمن دونون پر ہوتا ہے اور عذر خواہی فقط دوست ہی سے ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسطرح دوست مشتاق آپسمین ایکدوسرے سے ملاقات کرکے عذر خواہی کرتے ہین اسیطرح حق تعالے بہی قیامت کے روز فقرون سے عذر خواہی فرماویگا اور کہیگا کہ اے درویشو تمہارے باطن مین سراسر حسرت و تاسف تہا اور ظاہری حال تمہارا مصداق آیہ کریمہ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تہا اگرچہ دنیا مین تمکو سامان دنیوی اور عیش و آرام کی لذتون سے دور رکہا گیا لیکن اس کا سبب تمہاری ذلت و خواری نہ تہی بلکہ اس سے تمہارے دین کی اصلاح منظور تہی اب اُس درد و بلا و فاقہ و ابتلا کی جزا یہ ہے کہ بخشش کے خزانے تم پر کہولتا ہون اور اپنی رضا و لقا کے ساتہہ تمکو مخصوص کرتا ہون بیت

آنکس کہ تو نگرت نمے گرداند		او مصلحت تو از تو بہ مے داند	

بیت اردو

ہے حکمت اسمین جو تجکو نہین کرتا تونگر وہ		کہ تیری مصلحت کو جانتا ہے تجھ سے بہتر وہ	

نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ثعلبہ بن حاطب نام ایک فقیر تہا درویشی اُسکو اس درجہ کو پہنچی تہی کہ اُسکے اور اُس کی زوجہ دونون کے پاس ایک ہی پیرہن تہا جب عورت نماز پڑہتی اُسکو پہن لیتی اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتی تو وہ اُسکو پہن کر مسجد مین آتا اور نماز ادا کرتا اور اپنی عمر کا اکثر وقت مسجد مین اور حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی خدمت مین صرف کرتا اور اللہ تعالے کی بندگی مین مشغول رہتا تہا نماز و روزہ مین ہی اُس کی زندگی بسر ہوتی تہی سجدون کی کثرت سے اُسکی پیشانی اونٹ کے زانو کے مانند ہو گئی تہی ایک روز جماعت مین اُسکو دیر ہو گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے تاخیر کا سبب پوچہا اُسنے اپنے پیراہن کا قصہ بیان کیا اور اپنی فقر و مسکنت کا حال عرض کرکے آپسے درخواست کی کہ میرے واسطے حق تعالی سے فراخی طلب کیجیے کہ میری تنگی دفع ہو کہ یہ سبب اس حسرت کے بہت سی نیکیون اور سعادتون سے محروم ہون آپنے فرمایا کہ تہوڑی نعمت

جس کا آدمی شکر ادا کر سکے وہ بہت سی نعمت ہے کہ جس کا شکر ادا ہو سکے بہتر ہے اُسنے پھر عرض کیا کہ بہت سے مراتب و درجات ہین کہ وہ آدمی کو بغیر مال کے میسر نہین ہو سکتے آپ ضرور میرے واسطے دعا کیجیے کہ حق تعالی مجکو مال عطا فرماوے آپنے دوبارہ بھی اُسکو مال کی طلب سے منع فرمایا اُسنے تیسرا رہ نہایت مبالغہ کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اُس خدائے تعالی کی کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہے اگر مین چاہون تو حقتعالی میرے واسطے سونے کے پہاڑ بنا دے لیکن مال کے فتنہ سے خوف کرتا ہون اور فقر کے ساتھہ گذران کرتا ہون اُسنے کہا مجھے اُس خدا ہے تعالی کی قسم ہے جس نے آپکو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے اگر مجکو خدا تعالی مال دیوگا تو حق مستحقون کا اُنکو پہنچاؤنگا اور اعمال نیک بجالاؤنگا آپنے اُسکے واسطے دعا کی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَۃَ مَالًا اور ایک بکری اپنی بکریون مین سے اُسکو عطا فرمائی اُس بکری کے اس قدر اولاد ہوئی کہ آخر مدینہ منورہ مین نہ سمائی اسلیئے وہ اُنکو حوالی شہر کے میدانون مین لے گیا اور ہر روز ظہر و عصر کی نماز مین حاضر ہوا کرتا تہا سوائے اُنکے اور وقتون کی نماز وہین پڑہتا کہ اپنے ریوڑ کی پرورش مین رہتا تہا اِس کی تہوڑی مدت بعد اُس کے بہت سے ریوڑ ہو گئے کہ اُن میدانون مین اُنکی گنجایش نرہی اس باعث سے اُنکو وہان کہین دور لیجانا پڑا اور اُسکو ہر روز کی جماعت کے ثواب سے اور آپکی صحبت سے محروم ہونا پڑا ہر جمعہ کو آیا کرتا اور آپکی صحبت سے مشرف ہوتا اور جمعہ کی نماز ادا کرتا پھر وہین چلا جاتا پھر اُسکی ریوڑ اتنی بڑہی کہ وہان بہی اُنکی گنجایش نہوئی اور اُسکو اُس سے بہی دور جگہ تلاش کرنی پڑی اور وہین چلا گیا اب آپکی صحبت اور وہانکی جماعت کی فضیلت سے بالکل محروم ہو گیا آپ کبہی اُس کا حال کسی سے دریافت فرماتے یا سُنتے تو اُسکے لیئے افسوس کرتے اور فرماتے کہ یا ثعلبہ یہان تک کہ یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخص عامل زکوۃ کے وصول کرنے کو مقرر فرمائے اور عرب کے قبائل کی طرف خطوط تحریر فرمائے کہ زکوۃ ادا کرو یہ بہی فرمادیا کہ ثعلبہ کے پاس بہی جاؤ اور اُس سے زکوۃ مال کی لاؤ وہ دونون شخص بموجب حکم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکے پاس آئے اور زکوۃ اموال کی اُس سے طلب کی اُس نے

۱؎ ترجمہ اے اللہ ثعلبہ کو مال ۱۲ ۲؎ ترجمہ اسی واسطے ہے ثعلبہ کے حال پر ۱۲ ۳؎ ترجمے لیجئے مالونمین سے صدقہ پاک کرنیکو اور صاف کرنیکو اُس سے ۱۲

Marfat.com

ادا کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اس طرح جزیہ کفار سے لیتے ہین اور مین مسلمان ہون آپنے
حکم صدقہ کا فرمایا تہا جس کو وہ جزیہ سمجہا غرض جب اُن عالمون نے آپکی خدمت بابرکت
مین حاضر ہوکر اُس کا حال عرض کرنا چاہا ابہی کچہہ عرض نکیا تہا کہ آپنے مکرر فرمایا وبیخ
ثعلبہ اتے ہین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیہ شریفہ لائے فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ
اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ جب مدینہ طیبہ مین یہ آیت اُس کی شان مین
نازل ہوئی اور یہ خبر منتشر ہوئی اور اُسکے اقربا مین سے ایک جماعت نے سُنی بہت رنجیدہ ہوئے
اور اُسکے پاس جاکر اُسکو سخت ملامت کی اور کہا کہ اس مقدمہ مین خاص تیرے لئے یہ وحی نازل
ہوئی ہے اور تجکو منافقون کی مانند فرمایا ہے اس سے وہ بہت غمگین ہوا اور حضرت صلے اللہ
وآلہ وسلم کی خدمت عالی مین حاضر ہوا اور عذر خواہی آغاز کی اور درخواست کی زکوٰۃ اُسکی
قبول کرین اور اُس کی تقصیرات سے درگذر فرماوین آپنے قبول نکی اور فرمایا کہ حقتعالی نے
اسکے لینے سے منع فرمایا ہے اور ہم نے تجکو کئی بار کہا تہا کہ دنیا کو نہ طلب کر کہ اسمین فتنہ بہت ہین
تو نے قبول نکیا اور آخر اس بلا مین مبتلا ہوا ثعلبہ آپکی خدمت سے باہر آیا اور سر پر خاک
ڈالتا تہا اور آہ و وایلا کرتا تہا ہر چند کہ کتنے ہی قبائل کیواسطے سے آپکی خدمت مین معروض
کی آپنے قبول نہ فرمایا یہانتک کہ آپنے دار فنا سے دار بقا کو رحلت فرمائی بعد اُسکے وہ حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زکوٰۃ قبول
فرمائے بعد ازان امیر المومنین حضرت عمر و امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
حاضر ہوکر یہی درخواست کی اور اُن حضرات نے بہی قبول نفرمائی آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی
زمانہ مین اس حال مین کہ پوست گرگین اُسکے کندہے پر تہا اور زنار اُس کے گلے مین
پڑا تہا جان دی اور نشان شقاوت کے اُسمین پائے جاتے ہین نعوذ باللہ من سوء الخاتمۃ اور
اسی کے مطابق ہے قول حضرت جنید رحمہ اللہ علیہ کا جو صاحب کشف المحجوب قدس سرہ نے نقل کیا ہے

۱؎ ترجمہ پس جب دیا اُنکو اپنے فضل سے بخل کیا اور پہر گئے منہ پھیر کر پہر اُس کا اثر کہا نفاق اُنکے دلمین جانتک اُس سے ملینگے کہ خلاف کیا اللہ تعالیٰ سے
جو وعدہ کیا اور اسپر کہ بولتے تہے جہوٹ ۱۲ ۲؎ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی پناہ ہے ایسے بُرے خاتمہ سے ۱۲

کہ صابر کا صبر غنی کے شکر سے بہتر ہے اسلئے کہ شاکر کے شکر کرنے سے نعمت کی زیادتی ہوتی ہے جیساکہ فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اور نعمت موجب غفلت کا ہے اور نتیجہ صبر کا تعالی کی رضا کا حاصل ہونا ہے اسیواسطے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ **نقل ہے** کہ ایک جماعت غنیون کی جو بموجب مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کے توانگر تھے بمقتضاے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ کے قصد زیارت خانہ کعبہ کا کرکے اپنے گھرون سے باہر نکلے تھے اور اتھون نے قدم اس راہ مین کہا تھا اتفاقاً ایک گروہ فقیرون کا بھی بمقتضاے وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ کے دوست کے گھر کا طواف کرنے کو باہر نکلے اور راہ مین دونون گروہونکی آپسمین ملاقات ہوئی غنیون نے فقیرون سے کہا کہ تعالی نے ہمین بلایا ہے اور تمہین نہین بلایا اور مقصود اس دعوت سے ہم ہین اور تم طفیلی ہو فقرا نے کہا کہ جب میزبان کریم ہوتا ہے تو وہ طفیلی پر مہمان سے زیادہ نوازش کرتا ہے مصرعہ کریمان دوست تر دارند مہمان طفیلی را مصرعہ ہو مہمان طفیلی بھی کریمون کو بہت پیارا **نقل ہے** کہ روز قیامت حق تعالی غنیون کو خطاب فرمائیگا کَيْفَ اَنْفَقْتُمْ اَمْوَالَكُمْ اور فقیرون سے فرمائیگا کَيْفَ اَمْضَيْتُمْ اَحْوَالَكُمْ ان دونون سوالون سے غنیون کی تادیب اور فقرا کی قربت معلوم ہوتی ہے اور اللہ تعالی کے کلام معجز نظام سے بھی فقیرون کی ترجیح غنیون پر مفہوم ہوتی ہے کہ فرمایا ہے مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ یعنے بعضے تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعضی تم مین سے آخرت چاہتے ہین اور فقرا کی شان مین فرمایا ہے يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ یعنی فقرا خدا کو چاہتے ہین اور اغنیا کو رجحان کی دلیل فقرا پر یہ ہے کہ فقراے مہاجرین نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا بنا اسلام کی پانچ ہین چار یعنے کلمہ توحید و نماز و روزہ و حج مین تو ہم انکی برابر ہین لیکن زکوۃ مین غنی ہم سے زیادہ ہین کہ انکے پاس مال ہے وہ زکوۃ دیتے ہین انکا ثواب

---

۱ ترجمہ اگر شکر کروگے تم اللہ زیادہ کرینگے ہم نعمت ۱۲ ۲ ترجمہ فخر میرا فخر ہے ۱۲ ۳ ترجمہ جو شخص طاقت رکھتا ہو طرف اسکے راہ خرچ کی ۱۱
۴ ترجمہ اور واسطے اللہ تعالی کے ہے آدمیون پر یہ کہ حج کرین اسکے گھر کا ۱۲ ۵ ترجمہ اور طواف کرو پرانے گھر کا ۱۲ ۶ ترجمہ کیونکر خرچ کیے تمنے اپنے مال ۱۲ ۷ ترجمہ کیونکر گذارے تمنے اپنے احوال ۱۲ ۸ ترجمہ تم مین ہے ۱۲ ۹ ترجمہ ارادہ کرتے ہین اللہ تعالے سے ملنے کا ۱۲ ۱۰ یا خاص اللہ تعالے کیلئے عمل کرتے ہین ۱۲

Marfat.com

سین ہم سے زیادہ ہے آپنے فرمایا کہ ہم تمکو ایک چیز ایسی بتلاتے ہین کہ ثواب مین اُنکی برابر
ہوجاؤ تم ہر نماز فرض کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس ۳۳
رفعہ اللہ اکبر اور ایکبار لا الہ الا اللہ پڑہا کرو اسپر غنی ہی سُن کر عمل کرنے لگے فقیرون نے
پھر خدمت مبارک مین عرض کیا کہ غنی ہی اس عمل کو کرنے لگے وہ ہم سے ثواب مین
زیادہ ہونگے آپنے فرمایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۲ پس اس کلام سے اغنیار کی
ترجیح فقرار پر لازم آتی ہے اور اسکی توجیہ یون کی ہے کہ اس فضل سے فقرار کی زیادتی
اغنیار پر مراد ہے کہ حق تعالی اُسکو دوست رکھتا ہے اور اپنے دوستون کو عنایت فرماتا
ہے اُسکی یاد سے غافل اور اُسکے غیر کیطرف متوجہ نہون بزرگان طریقت مین اختلاف ہے
کہ دافع افضل ہے یا قابض بعضی کہتے ہین کہ گیرندہ افضل ہے دہندہ سے کئی وجہ سے پہلی وجہ
یہ کہ دافع کا ثواب قابض کے قبض کی برکت سے ہے اور یہ سبب اسقات دین کا ہے اُس کے ذمہ
سے دوسری وجہ یہہ کہ دافع شے فانی دیتا ہے اور اُسکی بدلی شے باقی پاتا ہے قابض کی
برکت سے تیسری وجہ یہ کہ صدقات کا لینا خدا تعالی کی طرف منسوب ہے جیساکہ فرمایا ہے وَيَاْخُذُ
الصَّدَقٰتِ اور اس کا دفع کرنا بندہ کیطرف جیساکہ فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ اور جو
چیز حق تعالی کیطرف منسوب ہوتی ہے وہ بہتر ہوتی ہے اُس سے جو بندہ کی طرف منسوب ہو اور بعضی کہتے
ہین دافع افضل ہے گیرندہ سے کئی وجہ سے پہلی وجہ یہ کہ زکوۃ دینے والا اپنے دل کے محبوب کو
خرچ کرتا ہے اور نفس و شیطان کے مخالفت کرتا ہے اور حق سبحانہ وتعالی کو خوش کرتا ہے اور فقیر کو مسرور کرتا ہے
ان خصلتون کے سبب سے بہتر ہے دوسری وجہ یہ کہ زکوۃ دینے والا یہ سبب اداکرنے زکوۃ
فقر سے نزدیک ہوتا ہے اور لینے والا غنا سے نزدیک ہوتا ہے اور اُس کا تقرب اسکے تقرب سے
بہتر ہے تیسری وجہ یہ کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ يَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ يَدِ السُّفْلٰى یعنی دہندہ
کا ہاتھہ گیرندہ کے ہاتھہ سے بہتر ہے نقل ہے حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ علیہ سے کہ جب
آپ کسی سائل کو کچھہ دیتے تو ہتھیلی پر رکھکر اُسکے سامنے کرتے تاکہ اُسکو نیچے ہاتھہ کرنا نہ پڑے چوتھی

۱ ترجمہ اللہ تعالی کا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے ۱۲ ۲ ترجمہ اللہ تعالی لیتا ہے صدقون کو ۱۲ ۳ ترجمہ اور فلاح پانیوالے
وہین جو زکوۃ دیتے ہین ۱۲ ۴ ترجمہ اوپر کا ہاتھہ بہتر ہے نیچے کے ہاتھہ سے ۱۲

Marfat.com

چوتھی وجہ یہ کہ ادائے زکوۃ واجب ہے اور اُس کا لینا مباح ہے اور مباح واجب کے برابر نہین ہوسکتا **پانچوین** وجہ یہ کہ عطا مظہر ربوبیت ہے اور اخذ مظہر عبودیت **چھٹی** وجہ یہ کہ زکوۃ دینے مین دافع کا ضرر ہے اور اخذ کا نفع اور اپنا زیان کرنا دوسرے شخص کے نفع کے لئے بہتر ہے اُس سے کہ اپنے نفع کے لیئے دوسرے کا زیان کرے لیکن ان وجوہ سے اغنیا کی ترجیح فقرا پر نہین لازم آتی اسواسطے کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْفُقَرَاءُ[1] یعنی تمام خلقت سے زیادہ دوست اللہ تعالی کے نزدیک درویش ہین اور اغنیا معرض ہلاک مین ہین اسلیئے کہ مبتلا بمال ہین اور کوئی فتنہ مال سے زیادہ سخت نہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِیْ الْمَالُ اسی سبب سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی اُسوقت مین تجارت مین مشغول تہا چاہا کہ عبادت کو تجارت کے ساتہہ جمع کرون نکر نکلا آخر تجارت کو ترک اور عبادت شروع کی نقل ہے کہ ایک تونگر کا ایک درویش سے مناظرہ ہوا تونگر نے کہا کہ ہمارا مرتبہ اسلیئے بڑا ہے کہ اللہ تعالے ہم سے قرض مانگتا ہے کہ فرمایا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا اور تم اس دولت سے محروم ہو درویش نے کہا کہ تم سے ہمارے لئے قرض مانگتا ہے اور مقرر ہے کہ دوست و دشمن دونون سے قرض لیتے ہین لیکن دوست کے لئے قرض لیتے ہین نہ دشمن کے لئے ہمارا مرتبہ اس سے اور کیا زیادہ بلند ہوگا کہ بادشاہ ہمارے لئے قرض مانگتا ہے اور تمہارا مرتبہ اس سے اور کیا زیادہ پست ہوگا کہ تمنے اُسکے مانگنے سے پہلے اُس کی جناب اقدس مین مال نہ بہیجدیا اگر پہلے سے ہمکو دیدیتے تو اُسکو قرض کی حاجت کیون ہوتی۔

منقول ہے کہ حقتعالی نے حضرت موسے صلی نبینا و علیہ السلام کیطرف وحی کی کہ اے موسے مین بندون سے چار شکایتین رکہتا ہون پہلی شکایت یہ ہے کہ مینے انکو مال و نعمت بیشمار عطا کیا ہے اور اُسمین سے تہوڑا سا قرض مانگتا ہون جب ہی وہ نہین دیتے اور بخل کرتے ہین **دوسری** شکایت یہ کہ انکو دشمن سے حذر کرنے کو کہتا ہون اور یہ اُس سے حذر نہین کرتے **تیسری** شکایت یہ کہ بہشت کی انکو دعوت کرتا ہون اور یہ قبول نہین کرتے **چوتھی** شکایت یہ کہ انکو

[1] ترجمہ سب سے پیاری تمام خلقت کی اللہ تعالی کے نزدیک فقیر ہین [2] بیشک ہر امت کے لئے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے ۱۲

Marfat.com

دوزخ سے منع کرتا ہون باز نہین آتے اور کوشش کرتے ہین کہ اپنے تئین اُسمین ڈالدین حکمت اُس غنی بے نیاز کے بندگان محتاج سے قرض مانگنے مین اہل اشارت نے یہ بیان کی ہے کہ گویا حق تعالی فرماتا ہے اے اغنیا قلیل البضاعت تم اپنے صدقہ دینے سے فقیرون پر احسان نکرنا بلکہ تمنے مجکو قرض دیا ہے اور مین ایک کی بدلے ایکہزار چار سو گنی جزا تمکو عطا فرماؤنگا جیسا کہ دستور ہے اگر کوئی شخص کسی سے قرض لیکر فقیر کو دیدے تو احسان قرض دینے والے کا فقیر پر کچھہ نہین ہے اور اے فقیرو تم صدقون کو غنیون کی طرف سے نہ سمجھنا اور اسکے بدلے مین اُنکی کچھہ تواضع نکرنا بلکہ تملق و عاجزی مجھہ سے کرو کہ مینے ان سے قرض لیکر تمکو دیا ہے **رباعی**

درگہ خلق ہمہ رزق و فریب ست و ہوس	کار و رگاہ خداوند جہان دار و دلس
ہر کہ او نام کسے یافت ازین درگہ یافت	اے برادر کس او باش میندیش مرکس

قطعہ

لگا دل کو نہ ایسے ہر کسی سے	بجز حق آرزو مت کر کسی سے
اُسی سے سب نے پائی ہین مرادین	تو اُسکا بن نرکھہ کچھہ در کسی سے

نقل ہے حضرت جنید قدس اللہ سرہ سے کہ مینے حضرت مرتضے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا کیا چیز تمہارے نزدیک بہت اچھی ہے اہل طائفہ اولیاء اللہ نے عرض کیا کہ تواضع کرنی تونگرون کی فقیرون سے **بیت**

تواضع ز گردن فرازان نکوست	گدا گر تواضع کند خوے اوست

بیت اُردو

غنی گر تواضع کرین خوب ہے	فقیرونکو وہ خود ہی مرغوب ہے

آپنے فرمایا میرے نزدیک بے نیازی فقیر کی اور اُس کا استغنا اغنیا سے بہتر ہے غنی کی تواضع سے فقیر کے ساتھہ بموجب اس قول کے اَلتَّکَبُّرُ مَعَ الْمُتَکَبِّرِ صَدَقَةٌ

گرچہ دامن گیر فقرم شرم باد از ہمتم	گر بآب چشمہ خورشید دامن تر کنم
فقر مین بہی جز خدا میرا کوئی یاور نہو	چشمہ خورشید کے پانی سے دامن تر نہو

حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے صدقات اول خدا

تعالیٰ کے دست قدرت مین واقع ہوتے ہین اور حق سبحانہ وتعالیٰ اول اپنے ہاتھہ مین لیکر پھر فقیر کے ہاتھہ مین دیتا ہے اور ایک لقمہ طعام یا ایک خرما کہ بندہ دیتا ہے قیامت کے روز کوہِ اُحد کی برابر ہوجاویگا اور اُسکے کفہ حسنات مین رکھا جاویگا **سوال** کیا حکمت ہے اسمین کہ حق سبحانہ و تعالیٰ مالون کے میل اور دھوون کو جسمین نجاست حکمی ہے قبول فرماتا ہے اور اپنے دست مبارک مین لیتا ہے **جواب** اخذ صدقات اور میل اموال عباد مین یہ حکمت ہے کہ اُس سے جنت کے باغ کی تعمیر ہو جیسے مردِ دہقان اپنے باغ وکشت زار کو بدن کے نجس ترین میلون سے مرتب کرتا ہے اور وہ میل باعث بہجت و پرورش ونضارت اشجار واثمار ہوتا ہے اور بستانون مین ریاحین اُس سے تر و تازہ ہوتی ہین اسیطرح اموال کے میل کچیل باغ جنت کی طراوت وزیادتی کا سبب ہوتے ہین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا زَکٰوۃَ وَمَنْ لَمْ یُزَکِّ مَالَہٗ فَکُلُّ مَنْ مَاتَ جُوْعًا عِشْرِیْنَ فَرْسَخًا فِیْ عِشْرِیْنَ فَرْسَخٍ فَاِنَّ مَانِعَ الزَّکٰوۃِ یُؤْخَذُ بِدَمِہٖ یعنے نماز نہین ہوتی اُسکی جو زکوٰۃ نہین دیتا اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے دین مین داخل کیا ہے شفقت خلق کو کہ فرماتا ہے اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَالشَّفَقَۃُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ پس جسنے نماز پڑہی اور زکوٰۃ ندی یہ دلیل ہے اُس کی خدمت ومحبت کے نقصان کی کہ مال بے اعتبار دنیا کو دوست کی رضا سے اُسنے اچھا سمجھا اور دوست کے دشمن کو دوست سے زیادہ دوست قرار دیا پس کیونکر اُسکی نماز مقبول ہو **منقول** ہے کہ موسے علے نبینا وعلیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز بہت دیر مین پڑہتا تہا اپنی مناجات کیوقت حضرت قاضی الحاجات سے عرض کیا کہ الٰہی یہ شخص کیا اچھی نماز پڑہتا ہے حقتعالیٰ نے فرمایا زکوٰۃ تو دیتا نہین ہے اے موسے اگر یہ شخص ہر ایک رات دن مین ہزار رکعت نماز کی پڑہے اور ہزار غلامون کو آزاد کرے اور ہزار جہازون پر نماز پڑہے اور ہزار حج بجالاوے اور ہزار مرتبہ غذا کرے اس تمام عبادت سے اُسے کچہہ فائدہ نہ حاصل ہوگا۔ اگر زکوٰۃ نہ دیگا اسلیے کہ نماز وزکوٰۃ توام ہین ایک بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہوتے اور

۱؎ ترجمہ نہین ہے نماز اُسکی جس نے نہ زکوٰۃ دی اور جس نے نہ پاک کیا اپنا مال پس ہر شخص کہ مرا بہوک سے پس فرسخ سے بیس فرسخ تک پس بیشک منع کرنے والا زکوٰۃ کا پکڑا جاویگا اُسکے خون کے بدلے ۱۲ ۲؎ ترجمہ تعظیم اللہ تعالے کے حکم کی اور شفقت اللہ تعالے کی خلق پر ۱۲

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے مال کی زکوۃ نہ دے اور بیس فرسخ کے اندر اگر کوئی بھوک سے مرجاوے تو قیامت کو اُس سے مواخذہ ہوگا کہ اُسکے بخل کی شامت سے اُسپر یہ مصیبت آئی اور بعض روایت مین ہیں فرسخ کی جگہ مشرق سے مغرب تک کا لفظ بھی آیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے غنیون کے مال مین فقیرون کا قوت مقرر اور فرض کر دیا ہے پس فقیر بھوکا نہین مرتا مگر سبب زکوۃ نہ دینے غنی کے اور حق سبحانہ ان سے انکا مواخذہ فرماویگا۔ اس کلام کی تحقیق مین اہل اشارت نے فرمایا ہے کہ حق تعالی اپنے علم قدیم سے جانتا ہے کہ عالم مین کتنے فقیر ہین اور اُنکا قوت غنیون کے مالون مین ودیعت رکھا ہے جب یہ اونکا حق راستی سے ادا نکرینگے تو فقرا روی زمین پر بھوکے رہین گے پس اگر کوئی بھوک سے مرجاوے بہ سبب انکی زکوۃ نہ ادا کرنیکے تو زکوۃ نہ دینے والا اُسکے خون مین شریک ہوا نقل ہے روضۃ الواعظین مین کہ ایک شخص زکوۃ نہین دیتا تھا اور اللہ تعالے کا حق مستحقون کو نہین پہنچاتا تھا جب وہ مرگیا اور اُسکے وارث اُسکی تجہیز وتکفین مین مشغول ہوئے اور اُسکو غسل دینے لگے چادر اُٹھا کر ناگاہ غسال نے پردہ اُسکے منہ سے اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک سانپ اُسکی گردن پر لپٹ رہا ہے اور اُسکے منہ کے سامنے کاٹنے کو منہ کھول رہا ہے غسال بیہوش ہوکر گرا اور تمام اہل وعیال یہ حال اُس کا دیکھکر خوف سے بھاگے اور اُس سانپ نے بزبانِ فصیح بیان کیا کہ کیون مجھ سے بھاگتے ہو حق تعالی نے مجھے اس شخص پر مسلط کیا ہے مین اس سے جُدا نہین ہونے کا جبتک کہ اُسکو مالک دوزخ کو نہ سونپون اور یہ سزا اس شخص کو اس قصور کی ملی ہے کہ حق تعالی نے اسکو مال بہت دیا تھا اور اسنے درویشون کو نہ دیا حدیث شریف مین آیا ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حذر کرو اس سے کہ ایک تمہارا قیامت کے روز میرے پاس آوے اس حال مین کہ سانپ اُس کی گردن مین لپٹا ہوا ور ہر لحظہ اُسکو کاٹتا ہوا اور وہ فریاد کرتا ہو کہ یا رسول اللہ اَغِثْنِی اور اسمین بہت مبالغہ کرے اور مین بجز اسکے جواب نہ دے سکون کہ نہین طاقت رکھتا مین کہ تجھکو عذاب الہی سے بچا سکون دنیا مین ہیچ تجھکو یہ خبر پہنچائی پر تونے اُسکو نہ سُنا اور فقیرون کا حق ادا نکیا اب اُس کا عذاب چکھہ اور سزا مین مبتلا رہ قطعہ

۱۲ منہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ہے ۱۲

Marfat.com

بیکدرم کہ بیابی ترا ازان خوش تر بجثہ کہ ز تو کم شود غمی ست بسا۔	ہزار بار کہ توفیق طاعتے یابے زیادہ ترانکہ بچندین گناہ بشتابی

قطعہ

خدا کے نام جودے ایکدرم محبت سے ندیوے ایک بہی حبّہ جو مال کے ہوتے	ہے تیرے واسطے بہتر ہزار طاعت سے زیادہ ہو وہ ہزارون گنہ کی شامت سے

رمضان

پانچوان مرتبہ روزون کے بیان مین۔ صوم کے معنی لغت مین مطلق امساک ہے اور شریعت مین امساک سے کہانے اور پینے اور جماع کرنے سے صبح صادق سے آفتاب کے غروب تک اور روزہ تین قسم کا ہے ایک عوام کا روزہ دوسرا خاص کا تیسرا خاص الخاص کا روزہ۔ عوام کا روزہ شکم و فرج کا شہوت سے باز رہنا کہتا ہے اور خواص کا روزہ اعضا کا گناہون اور بیہودہ کامون سے بچانا ہے اور خاص الخاص کا روزہ سر کی حفاظت ہے ماسوے اللہ سے اور روزہ شرعی دن مین ہے جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ اور روزہ طریقت کا رات دن ہے بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَجِیْعُوْا بُطُوْنَکُمْ وَاَظْمِءُوْا اَکْبَادَکُمْ وَاَعْرُوْا اَجْسَادَکُمْ لَعَلَّ قُلُوْبَکُمْ تَرَی اللّٰہَ عِیَانًا اور یہ صفت راتون مین برابر ہے اور نقطون مین کہانے پینے سے باز رہنا لڑکون اور عورتون کا کام ہے صایم حقیقی خواب و بیداری ہر حال مین روزے مین ہے اور نفس اُس کا ہر وقت ذکر و تسبیح مین ہے بعضے بزرگ روزہ نہین افطار کرتے ہے مگر مسلمانون کے ساتھہ اور ہر کہیہ نکہاتے ہے پس روزہ خلق کا باکی و بے نیازی ہے اور روزہ مین حیوانی صفتون سے باہر آنا ہے اور خدا تعالی کی صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا ہے اور روزہ جزا ہر شخص کی عبادات و طاعات کا ثواب اُسکے دشمنو تکو دیدینگے مگر روزہ کا ثواب اسلئے کہ ہر طاعت و عبادت کا ثواب بہشت ہے اور روزہ کی جزا حق تعالی کی رضا و لقا ہے حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ مینے عرض کیا کہ اے پروردگار کونسا روزہ تیرے نزدیک

---

۱۲ ترجمہ کہاؤ اور پیو تم یہان تک کہ ظاہر ہو تمہارے لئے سفید تاگا کالے تاگے کے بعد صبح سے پھر تمام کرو تم روزے کو رات یعنی شام تک ۱۲ ۲ ترجمہ ہو کار کہوا اپنے پیٹون کو اور کہاؤ اپنے جگرون کو تم اون نگار کہوا اپنے بدن کو تم شاید کہ دیکھو تم اللہ تعالے کو آنکھون سے ۱۲

افضل ہے فرمایا وہ روزہ کہ نہو اسمین میری رضا کے سوا اور صائم اسمین غائب ہو اور صاحب
کشف المحجوب نے فرمایا ہے کہ روزہ تن کے لئے بلا ہے اور دل کیواسطے صفا اور جان کے لئے ولا ہے
اور سر کیواسطے بقا جب اس سے دل کو صفا اور جان کو ولا اور سر کو بقا حاصل ہوتی ہے کیا خوف
ہے اگر تن بلا مین مبتلا ہو حدیث قدسی مین حقتعالی نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ اپنی عزت وجلال
کی قسم کہ عابدون کی اول عبادت اور انکی توبہ کی قربت روزہ ہے اسواسطے کہ اس فعل
مین ریاضت بھی ہے اور ریاست بھی اور مجاہدہ بھی ہے اور مشاہدہ بھی اور سخاوت بھی ہے اور کرامت
بھی اور آشنائی بھی ہے اور روشنائی بھی اور اسمین جسمانی روحانی بنتا ہے اور روحانی رحمانی اور
اور ظاہر مین بیخوابی پیدا ہوتی ہے اور دل مین بیداری بڑھتی ہے اے احمدؐ کوئی عمل ہماری
درگاہ مین روزے اور خاموشی سے بہتر نہین ہے جو کوئی روزہ رکھتا ہے اور زبان کو عیب
وفحش وکذب وکلام بیہودہ سے بچاتا ہے اسکے دل کو حکمت کے نور سے ہم بہر دیتے ہین اور
درایت وفراست کے علوم بغیر تعلیم کسی غیر کے ہم اسکو سکھا دیتے ہین تاکہ نفس وشیطان
اسپر قابو نپاسکین اور جو کوئی دل کی حفاظت نہین کرتا وہ ایسا ہے کہ اسنے نماز پڑھی اور
اسمین قرآن نہ پڑھا اے احمدؐ اہل طریقت کی آنکھ کا روزہ اس کا حرام شے نہ دیکھنا ہے اور
انکی کان کا روزہ کلام بیہودہ کا نہ سننا ہے اور انکی زبان کا روزہ بری باتون کا زبان سے نہ
نکالنا ہے اور انکے دل کا روزہ فکر غیر سے خالی ہونا ہے حدیث اور حضرت رسولؐ مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ[1] اور حجۃ الاسلام
امام محمد غزالی قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے کہ نفس کا روزہ امساک طعام وشراب وشہوت ہے
اور دل کا روزہ ہوائے نفس کی مخالفت ہے اور روح کا روزہ امل یعنی امید وانکی کوتاہی ہے عوام
کی نیت روزہ مین مغفرت وثواب کا حاصل کرنا ہوتا ہے اور خواص کی نیت نفس پر قہر کرنا اور
اخص الخواص کی نیت خالصًا لوجہ اللہ صاحب کشف المحجوب نے فرمایا ہے کہ بہشت مین داخل ہونا
محض اللہ تعالی کی رحمت سے ہوگا اور درجے اُس کی عبادت کی جزا سے حاصل ہونگے اور
کمترین درجہ روزہ کا گرسنگی ہے کہ فرمایا ہے اَلْجُوْعُ طَعَامُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ بھوک باطن کی عمارت

[1] ترجمہ جب تو روزہ رکھے تو چاہیے کہ روزہ رکھے تیری شنوائی اور روزہ رکھے تیری بینائی اور روزہ رکھے تیری زبان ۱۲

Marfat.com

ہے اور سیری ظاہر کی عمارت ہے بیت

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست	تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

بیت اردو

زندگی کھانے پہ ہے موقوف یہان اور بندگی	اور تو سمجھا کہ کھانے کے لئے ہے زندگی

حجت الاسلام امام محمد غزالی قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے کہ روزۂ خاص یعنی صالحون کا چھ چیزون سے تمام ہوتا ہے **اول** آنکھ کا نگاہ رکھنا نامحرم سے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے محرمات پر نظر کرنی ابلیس کے تیرون مین سے ایک تیر ہے زہر آلودہ جو کوئی اسکو ترک کرتا ہے یعنے جب اس کی نظر کسی نامحرم پر پڑتی ہے بے اختیار اسکو خدا تعالیٰ کے خوف سے روکتا ہے حق سبحانہ اس عمل کی برکت سے اسکے دل مین ایمان تازہ پیدا کرتا ہے جسکے حلاوت وہ اپنے دل مین پاتا ہے **دوسری** حفظ زبان ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کذب و غیبت و سخن چینی و قسم دروغ و نظر بشہوت یہ چیزین روزے کی توڑنیوالی ہین اور **تیسری** کان کا بچانا ہے حرام چیز کے سننے سے خواہ وہ الفاظ ہون جیسے کذب و بہتان وغیرہ خواہ آواز ہو مانند دف و نے وغیرہ کی چوتھی باقی جوارح و اعضا کا باز رکھنا ہر گناہون سے **پانچوین** نفس کا بچانا ہے بہت کھانے سے افطار کیوقت اسلئے کہ روزہ رکھنے سے نفس کا زجر منظور ہے بہ سبب کم کھانے کے اور وہ افطار کے وقت طعام کی کثرت سے مفقود ہو جاتا ہے **چھٹی** چاہیے کہ صایم کا دل روزہ کھولنے کے وقت خوف و رجا سے مضطرب ہو اسلئے کہ نہیں جانتا ہے کہ روزہ اس کا مقبول ہوا یا نہین **حکمتین روزہ کے فرض ہونے کی** بہت ہین جو بزرگون نے فرمائی ہین انمین سے جو قوی ہین وہ یہان تحریر ہوتی ہین **پہلی حکمت** یہ ہے کہ جب حق سبحانہ و تعالیٰ نے ندا ہے کریمہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً[۱] انجمن ملکوت مین دی فرشتون نے ملکوت کی ترجیح کا ملک پر قیاس کرکے سوال کیا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا[۲] حضرت رب العزت و جلال احدیت نے اسکے جواب مین یہ الزام فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[۳] اس

---

۵۱ ترجمہ تحقیق مین بنانیوالا ہون زمین مین خلیفہ ۱۲ ۵۲ ترجمہ کیا بناویگا تو اسکو زمین مین جو فساد کریگا اسمین ۱۲ ۵۳ مین اسمین جو کچھ حکمت جانتا تم اسکو نہین جانتے ہو ۱۲

Marfat.com

حکمت کے اظہار اور فرشتون پر حجت ہونے کے لئے اپنے بندون پر روزے فرض کئے گویا
حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو کھانے اور پینے سے تمہارا امساک طبعی ہے اگر تم ان چیزون
سے اجتناب کرو تو ساری مخلوقات پر تمہاری ترقی درجات کا باعث نہین ہو سکتا اسواسطے
لہ درجات علیا کا حاصل کرنا خواہشات نفسانی کے ترک اور متلذات جسمانی سے پرہیز کرنے پر
موقوف ہے تمکو مفطرات سے باوجود استغنا کے امساک میسر ہوا تو کیا ہوا اُنکو دیکھو کہ باوجود احتیاج
کثیر کے فقط ہماری رضا اور صرف ہمارے اشتیاق لقا کیواسطے سارے مفطرات سے دور رہتے ہین
اور کسیقدر بھوک پیاس وغیرہ کی شدتون کو سہتے ہین پس یہ ہماری دولت قرب و سعادت وصل
کے لئے تم سے اولی اور سزاوار تر ہین **نقل** ہے کہ حضرت شیخ عبداللہ تستری رحمہ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ مین سارے فرشتون پر حجت ہون اور میرا بکرا تمام علمائے زمان پر حجت ہے حاضرین
نے اس امر کی تحقیق کے لئے سوال کیا آپنے فرمایا کہ اول میرے بکرے کی فہم کا امتحان کر لیجئے کہ
تمہارے ہاتھہ سے کچھہ کھاتا ہے یا نہین حاضرین مین سے ہر شخص تھوڑی سی گھاس کہ بکرے اُسکو
خوشی سے کھالے ہین لایا اور اُس بکرے کے آگے رکھے وہ کسی کی گھاس کیطرف مائل نہوا حضرت
شیخ قدس سرہ نے تھوڑا سا کوڑا اپنے مکان کے پاس سے اُٹھا کر اُسکے آگے رکھدیا اُسنے بر غبت
تمام کھالیا آپنے فرمایا کہ مینے اسلئے کہا تھا کہ میرا بکرا علمائے زمان پر حجت ہے کہ وہ اپنی گھاس مین
کتنی احتیاط مرعی رکھتا ہے کہ ہرگز علمائے زمان اپنے کھانے پینے مین اتنا اہتمام نہین رکھتے
اور یہ جو کہا تھا کہ مین ملائکہ پر حجت اسکی وجہ یہ ہے کہ فرشتے نہین کھاتے پیتے اسلئے کہ وہ کھانے
پینے سے مستغنی ہین اور باوجود احتیاج کے اس بکری کے درخت مین سے کہ جو میرے ہاتھہ کا لگایا
ہوا میرے گھر مین موجود ہے ستر روز مین دو بار کھایا کرتا ہون اور باوجود حاجت کثیر کے اسقدر
پر قناعت کرتا ہون ضرور ملائکہ پر حجت ہون **دوسری حکمت** یہ ہے کہ جب تک بھوک
پیاس کی مشقت آدمی نہین جانتا بھوکے پیاسون پر رحم نہین کر سکتا چنانچہ حضرت یوسف
علی نبینا و علیہ السلام کے زندان ہونیمین یہی حکمت بیان کی ہے کہ جب بتصرف مملکت سے مشرف
ہون قید مجبوس کی محنتین یاد کر کے اپنے زیردستون اور بیچارون پر ہمیشہ رحم کرتے رہین
نقل ہے کہ ایام قحط مین حضرت یوسف علی نبینا و علیہ السلام ایک وقت بھی پیٹ بھر کے

Marfat.com

نہین کہاتے تہے باوجودیکہ عزیز مصر نے تمام خزانے مصر کے انکو سونپ دیئے تہے کسی سے آپنے کہا کہ کیا کمی ہو جاوے جو تم دونون وقت کہاؤ یا ایک وقت شکم سیر ہوا کرو کہا کہ اگر مین پیٹ بہر کر یا دونون وقت کہایا کرون تو بہوکون کی بہوک کو بہول جاؤن اس خوف سے اسیقدر پر قناعت کرتا ہون کہ کریمون کے آداب کے مرتبہ سے نگر جاؤن نکتہ حضرت یوسف علیہ السلام اہل مصر کے ساتہہ ایسے لطف وکرم سے پیش آئے حضرت سلطان الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سے امید ہے کہ جبتک ایک شخص بہی آپکی امت کا قیامت کی قحط سالی مین مبتلا ہے عذاب عصیان رہیگا نعیم جنت آپکو گوارا نہوگی اور جبتک ساری امت کو آپ بادہ نوال پر اپنے ساتہہ نہ بٹھالین گے لذت خوان وصال سے ایک لقمہ نوش نفرمائین گے **مثنوی**

ہر چہ محمدؐ ز خدا خواستہ	خوانِ کرم بہرِ تو آراستہ
عود صفت ز آتشِ غم سوختہ	تا تو ز عطرش شوی افروختہ
در طلب از راہ بلند ہمتی	لب نکشادہ بجز از اُمتی

مثنوی اردو

خواہشِ احمدؐ سے یہ ظاہر ہوئی شانِ کرم	خلد مین طیار ہے تیرے لئے خوانِ کرم
آتشِ غم سے جلایا آپ کو مانند عود	اسکی خوشبو سے معطر تاکہ ہو تیرا وجود
کیا بیان شوق شفاعت کی ہو عالی ہمتی	وقتِ رحلت اور ولادت تہا زبان پر امتی

تیسری حکمت یہ ہے کہ روزہ سے بندونکی اطاعت وفرمانبرداری کا حال خوب معلوم ہوتا ہے اور حق تعالے اکے جمیع احکام کا بجالانا اسمین متحقق ہو جاتا ہے کہ جب فرمایا کُلُوا وَاشْرَبُوا فوراً بمقتضائے حکم کہانے پینے لگے جب فرمایا صُوْمُوْا اُسیوقت فرمان بجالائے اور کہانے پینے سے اجتناب کیا غرض ہر وقت وہر امر مین روزہ دار مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے کہ محب پر اطاعتِ محبوب واجب ہے **چوتہی حکمت** یہ ہے کہ جب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام جنت سے زمین پر گرائے گئے بہوک سے بے طاقت ہوئے جناب الٰہی مین اس دکہہ کی شکایت کی جبرئیل علیہ السلام آئے اور ایک مٹھی گیہون جنت سے لائے آدم علیہ السلام نے چاہا کہ منہ مین ڈالین جبرئیل علیہ السلام نے کہا ذرا صبر کرو اور انکو پہلے زمین مین بوؤ کہ یہ بہت سے ہو جاوین

Marfat.com

جب انمین سے کہا نا اگر سب ابہی کہا ئین گے تو پہر تم اور تمہاری اولاد کیا کہا ویگی آدم علیہ السلام نے بموجب ہدایت جبرئیل علیہ السلام انکو بویا اور حق تعالی نے مینہ برسایا وہ اُسی وقت سرسبز اور بڑے بڑے ہوگئے اور انمین دانے پیدا ہوگئے پہر ہوا چلائی وہ خشک ہوگئے آدمؑ نے کاٹے اور روندکر بھس اور دانے جدا جدا کئے پہر چاہا کہ انمین سے کہاوین جبرئیل علیہ السلام نے کہا ابہی یہ غذا کی صلاحیت نہین رکھتے اور انکو آدم علیہ السلام سے پسوایا اور گندھ ہوایا اور روٹی پکوائی آدم علیہ السلام نے کہا اب تو کہالون جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان کا مومنین تمام دن صرف ہوگیا اب آفتاب قریب مغروب کے ہے تہوڑا سا توقف کرو کہ آفتاب غروب ہوجاوے اُسوقت کہالینا حضرت آدم نے کہا کہ اے جبرئیل قریب ہے کہ بہوک سے ہلاک ہوجاؤن اور روٹی تیار ہوگئی اب تاخیر مین کیا حکمت ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے آدمؑ حقتعالی چاہتا ہے کہ تمہاری دن بھر کی بہوک پوری ہوجاوے اور تمکو روزے کا ثواب عطا کرے اور اس بہوک کے بدلے تمکو تین چیزین عطا فرماوے **اول** تمکو بخشدے اور پہر کبہی عذاب نکرے **دوسرے** تمسے راضی ہووے اور پہر کبہی تمپر غصہ نکرے **تیسرے** تمکو بہشت مین داخل کرے اور پہر کبہی اُس سے باہر نہ نکالے آدم علیہ السلام نے کہا کیا یہ دولت میرے ہی لئے خاص ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا نہین بلکہ تمہاری صلبی اولاد قیامت تک پیدا ہوگی انمین سے جسپ کوئی اس امر پر قیام کریگا اُسی کو اللہ تعالی ان تین سعادتون سے مشرف فرمائیگا **پانچوین حکمت** مروی ہے کہ حقتعالی قیامت کے دن ایک جماعت کو بہوک اور پیاس کے عذاب مین مبتلا کریگا اور یہ عذاب انپر ایسا سخت ہوگا کہ اسکی شدت سے وہ دوزخ وزمہریر کے سب عذابون کو بہول جاوینگے اسلئے حق سبحانہ وتعالی نے اپنے فضل وکرم سے اپنے بعضے بندون پر دنیا مین بہوک وپیاس کی تکلیف لگائی کہ اسکے سبب سے انکو اُس بہوک وپیاس کے عذاب سے نجات ملے اور وہان اس سخت عذاب مین مبتلا نہون **چہٹی حکمت** یہ ہے کہ حقتعالی نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى[1] اور اس آیہ شریفہ مین وصول جنت کی سعادت کو ان دو خصلتون پر موقوف فرمایا ہے **ایک**

[1] ترجمہ اور لیکن وہ شخص جو ایک مقام پر کھڑا اپنے رب سے اور روکا اُسنے اپنے نفس کو خواہش سے پس تحقیق جنت اُس کی آسایش کی جگہ ہے ۱۲

Marfat.com

خوف خدائے عزوجل دوسری نفس کا ہوا سے باز رکھنا اور یہ دونون خصلتین ورزے ہین
متحقق ہین پس جو شخص اسکو بجالاوے حق سبحانہ کے فضل سے امید ہے کہ اسکو بہشت عطا
فرماوے اور درجات جنت الماوی اسکو عنایت کرے **ساتوین حکمت** یہ ہے کہ گناہ دو قسم کے
ہین ظاہری و باطنی۔ ظاہری کے لئے تو وضو و نماز کفارہ ہے جیساکہ فرمایا اِنَّ الْحَسَنَاتِ
یُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اور باطنی کا روزہ کفارہ ہے پس جس نے ہر روز پانچ نمازین ادا کین اور
ہر سال ایک مہینے کے روزے رکھے امید ہے کہ ظاہری و باطنی دونون قسمون کے گناہون
سے پاک ہوا اور دوزخ سے نجات پائے **آٹھوین حکمت** یہ ہے کہ تمام صلحا و ہادیان دین
کا اسپر اتفاق ہے کہ حضرت رب الارباب اور بندے کے درمیان محبت دنیا ہی حجاب ہے اور دنیا
ان چار چیزون سے عبارت ہے طعام و شراب و جماع و خواب پس جو بندہ کہ دن کو روزہ رکھے
اور رات کو نماز و تسبیح مین مشغول رہے اسنے ضرور ان کو گھٹایا اور انکی ترک پر مستعد ہوا گویا کہ تمام
دنیا سے اسنے اجتناب کیا اور رفع حجاب کے لئے کوشش کی امید کہ روزے کی برکت سے
ثواب بحساب اور دیدار بے حجاب سے مشرف ہو **نوین حکمت** یہ ہے کہ نفس کے لئے پردے ہین
کہ انکے سبب عواطف ربانی سے محروم ہے اور وہ دو طرح کے ہین ایک نفسانی ظلمانی اور انکا
اٹھانا بندہ کے کسب و اجتہاد پر موقوف ہے دوسرے روحانی نورانی اور انکا رفع ہونا اللہ تعالیٰ
کے قبضہ قدرت مین ہے گویا حقتعالے فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو باوجود ضعف کے نفسانی
حجابون یعنی طعام و شراب وغیرہ موانع کو دور کریگا تو ہم روحانی حجابون کو جو ہمارے جناب کے
وصول کو مانع ہین اپنے فضل و کرم سے اٹھاوینگے اور تیرے دیدۂ دل و جان کو نور عرفان کے
مشاہدہ سے منور فرماوینگے **دسوین حکمت** حدیثون مین آیا ہے کہ بہشت نعیم اور اسکے
درجات حد اور عدد سے زیادہ ہین اور انکا حاصل ہونا دنیا ہے فانی کی لذات اور نعمتونکی
اجتناب پر موقوف ہے پس حقتعالی نے ان مراتب علیا تک پہنچنے کے لئے دنیا کو درجات مضوی سے
چند روز امساک کرنے کو فرمایا کہ جس نے یہان نفس کی خواہشون پر چند روز صبر کیا اور تلخ کام ہوا آخر
وہان مراتب روحانی کی شیرینی حاصل کی اور جمال ربانی کے مشاہدہ کی لذت سے مشرف ہوا
گیارہوین حکمت جب کوئی چاہتا ہے کہ کسی گروہ کی مہمانی کرے پہلے انکو اطلاع

سلہ ترجمہ تحقیق نیکیان بدیون کو مٹاتی ہین ۱۲

دیتا ہے کہ کچھ کہا وین نہین اور شتہا صاف ہو جاوے کہ یہ انواع واقسام شراب وطعام جو تیار کئے ہین اُنکو برغبت تمام نوش کرین اسیطرح حق جل وعلا نے بہشت کے مہمان خانہ کو مؤمنین ومؤمنات کے لئے ترتیب دیا ہے اور طرح طرح کے کہانے اور پینے کے سامانون سے اُسکو آراستہ کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ اور خود اپنے فضل وکرم سے بندون کی دعوت ومہمانی اُسمین مقرر فرمائی ہے کہ اَللّٰهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ اور امر فرمایا کہ دنیا کی کہانی ناپاک جو عارفون کے معدون کو خراب کرتی ہین پیٹ بھر کر نکھاؤ اور چند روز اُن سے اجتناب رکھو تاکہ ہمارے لقاے پاک کے مائدے مشاہدہ پر افطار کرو اسیواسطے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھوکا رکھو اپنے نفسون کو جنت الفردوس کے مہمانی کے لئے کیونکہ جسقدر بھوک پیاس کی تکلیف یہان برداشت کروگے اُسیقدر وہان لذتین پاؤگے **بارھوین حکمت** یہ ہے کہ جب بادشاہ کوئی حکم پوشیدہ اپنے کسی محرم راز کو کرتا ہے تو اُسکے نام پروانہ لکھتا ہے اور اُسمین وہ مضمون نہانی درج کرتا ہے پھر اُس کو بند کرکے اُسپر مُہر لگاتا ہے کہ کوئی نامحرم اُس اسرار پر مطلع نہو سکے اسیطرح جب باری تعالیٰ نے خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ آدَمَ عَلَىٰ صُورَتِهِ کا منشور منظور وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ کے صحیفہ کے ورق پر رقم فرمایا اور اسرار کثیر اُسمین امانت رکھدئے روزہ کی مہر اُسپر لگادی کہ کوئی بیگانہ اُس سے خبردار نہو سکے کہ اَلصَّوْمُ لِي اشارہ اس مضمون کیطرف کرتا ہے جب صائم اُس نامہ ہر مہر کو کھولے گا بعضے اسرار الٰہی سے اُسکو واقفیت ہوگی کہ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ اس معنی کیطرف اشارہ کرتا ہے **تیرھوین حکمت** یہ ہے کہ روزے سے دلمین ایک حرارت پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت کو کم کرتی ہے اور اُن حجابون کو جو شہوتون اور لذتون سے پیدا ہوئی ہین جلادیتی ہے اور دل کے خون مین ایک دقیقہ پیدا کرتی ہے کہ جس سے حقائق ومعانی کا دریافت کرنا اُسکو آسان ہوتا ہے **روزے کے فضائل** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

۵۱ اور اُسمین ہے تمہارے لئے وہ چیز کہ چاہین اُسکو تمہارے نفس ۱۲ ۵۲ ترجمہ اللہ تعالیٰ بلاتا ہے تمکو دارالسلام کیطرف یعنی جنت ۱۲
۵۳ ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر ۱۲ ۵۴ ترجمہ اور بنایا تمکو پس اچھی صورت بنائی تمہاری ۱۲
۵۵ ترجمہ روزہ میرے لئے ہے ۱۲ ۵۶ ترجمہ ایک فرحت روزہ کھولنے کیوقت اور دوسری فرحت اپنے رب کے دیدار کیوقت ۱۲

Marfat.com

کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعَةِ مِائَةِ ضِعْفٍ
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ
مِنْ اَجْلِیْ اور فرمایا لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ اور فرمایا
خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ اور فرمایا اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ
یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ

صدق اللہ و رسولہ یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر عمل بنی
آدم کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے دس گنے سے سات سو گنے تک مگر روزے کا ثواب اَن گنت ہے
اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور مین خود ہی اپنی طرف سے اُسکی جزا بندگا
عطا فرماؤنگا بندہ روزہ دار نے چھوڑی ہے اپنی خواہش اور کھانا پینا میری رضامندی کے لئے
اور اپنے نفس سے کہ دشمن ہے مجاہدہ کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے آپنے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیان
ہین ایک خوشی اُسکے افطار کرنیکے وقت اُسکو ہوتی ہے اور دوسری جب ہوگی کہ وہ اپنے رب سے
ملے گا اور روزہ دار کی مُنہ کی بو اللہ تعالے کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ اور روزہ
ڈھال ہے روزہ دار کے لئے دنیا مین قبائح و فواحش سے اور آخرت مین عذاب و عقوبت سے جب
تم مین سے کوئی کسیدن روزہ رکھے تو فحش نہ بکے اور مخاصمت نکرے پس اگر کوئی اُسے گالیان دے
یا اُس سے اڑے تو اُسکے جواب مین کہے کہ مین روزہ دار ہون **تحقیق** حدیث الصوم لی الی آخرہ کے
الفاظ سے جو معنی پیدا ہوتے ہین اُنکے بیان مین الا الصوم اشتثنا ہے اور مستثنیٰ مُنہ تمام اعمال سے
اُسکی جزا سارے اعمال کی جزا سے جدا ہے کہ اُنکے لئے تعداد نہین ہے اور
روزہ کو اپنی طرف اضافت فرمایا کہ فانہ لی اور جزا کو بھی وانا اجزای بہ یعنی یہ جزا ایک سر ہے میرے اور
بندہ کے درمیان کہ سوائے میرے اُسپر کوئی مطلع نہین ہے مین جو چاہونگا اپنے بندے کو دیکر راضی
کرونگا۔ اور یہ جو فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان ہین اُنمین سے ایک افطار کے وقت ہے ظاہر معنی
اسکے یہی ہین کہ وہ روزے مین بسبب بھوک اور پیاس کے مضطرب اور خستہ حال رہتا ہے جب
اپنی ہمت کی انتہا کو پہنچتا ہے خوشوقت اور مرفہ حال ہوتا ہے لیکن ارباب اشارت نے کہا ہے کہ شادی

۱ ان سب حدیثون کا ترجمہ متن مین مرقوم ہے ۱۲

نفس کی اسواسطے نہین ہے کہ اپنی خواہش کی چیزون کو پہنچا کہ اہل عقول پر اس مرتبہ کی پستی ظاہر ہو بلکہ اسلئے ہے کہ توفیق الٰہی اسکی ممد و معاون ہوئی کہ اُسکے مامور یہ کے عہدے سے باہر آیا اور یہی فرمایا ہے کہ روزے کے تین مرتبہ ہین اول ظاہر کا روزہ اُس کی فرحت افطار کیوقت لذت طعام و شراب ہو دوسرا باطن کا روزہ اور اُس کی فرحت افطار کے قریب توفیق و اعانت کا دہیان ہو تیسرا اسسے بہی کا روزہ اُس کی فرحت ایام فراق کے گذرنے اور وقت وصال کے افطار پر منحصر ہے واللہ اعلم نقل ہے کہ شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ نے وقت وفات بیخودی سے ذرا آنکھہ کھولی اور مریدون کی طرف دیکھا پوچھا کہ اے شیخ اسوقت فرمائیے کہ آپکا حال کیسا ہے کہا کہ آٹھون بہشتون کے دروازے کہلے ہین اور حورین عین جلوہ گر ہین اور مشرب بہشتی کے پیالے اُنکے ہاتھون مین ہین اور اس عاشق سرمست کے منتظر ہین عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین کہا کہ مین روزہ دار ہون جبتک عید نہو روزہ نکہولونگا پوچھا کہ آپکی عید کب ہوگی کہا کہ جب ہلال وصال افق جمال سے طالع ہو اور دولت موصلت و سعادت مشاہدت حاصل ہو جبھی ہماری عید ہے غزل

عید می آمد و وقت ست کہ در مہ نگریم	پردہ بردار کہ از مہ بتو مشتاق تریم
باجمال تو کہ عید ست و بہ ماہ تو نگاہ	گر گماریم نظر بر مہ نو کج نظریم
ہست در عید دگر گشتن ما فکر لعید	پیش روے تو چہ محتاج بعید دگریم
ساقیا بادہ دہ و قفل کہ شد نوبت آن	کہ دگر روزہ خوریم و غم روزے نخوریم

غزل اردو

عید آئی آسمان پر دیکھتے ہین ماہ کو	پردہ اُٹھہ جائے تو ہم بھی دیکھہ لین اُس شاہ کو
دیکھنا ماہِ جمال یار اپنی عید ہے	کج نظر دیکھین سما پر ماہ نو کی جاہ کو
عید کی خواہش ہے کس کو بیچ عید روی یار	داخل ہو دلمین ہمارے عید کی کب جاہ کو
مست کر دی اب شراب وصل سے ساقی ہمین	کہا دین روزہ اور روزے کی نہ دیکھین راہ کو

اور فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے امام المسلمین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے صاحبان فراست پر ظاہر ہے کہ روزہ دار کے مُنہ مین جو نہ کہانے اور نہ پینے سے بو پیدا ہوتی ہے وہ خوشبو نہین ہے یہان مقصود یہ ہے کہ جب روزہ دار اس خلق حمدی

Marfat.com

پر اقدام کرتا ہے حق سبحانہ فضاے قدس کرم سے بوے خوش اُسکو عطا فرماتا ہے کہ وہ مشک سے بہتر ہوتی ہے منقول ہے کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سے حقتعالے نے وعدہ کلام کرنے کا تیس روز سے رکھنے کے بعد کیا تھا چنانچہ فرمایا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً جب موسی علیہ السلام نے تیس روز رکھے تو اُنکے مُنہ کی بو مین تغیر ظاہر ہوا اُنہون نے اُسکے دفع کرنے مین کوشش کی اور کسی درخت کی چھال چبائی جس سے وہ بو جاتی رہی جو کہ موسی علیہ السلام نے یہ عمل اپنی راے سے کیا تھا اور غیب سے اسباب مین کچھہ اشارہ نہین ہوا تھا لہذا مقبول نہین ہوا اور ہونہست ملائکہ اس عمل سے کم ہوگئی حکم ہوا کہ اے موسی دس روز اور روزے رکھو تاکہ پھر وہ بو ظاہر ہو کہ عالیہ مجالس قدس اور رائحہ محافل انس ہے اُسوقت کلام الہی سے مشرف ہوگے اور تورات عطا ہوگی جیساکہ فرمایا ہے وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب روزہ دار روز قیامت محشر مین آوینگے پہچانے جاوینگے اپنے منہ کی خوشبو سے اور اُنکے مُنہ کی خوشبو مشک سے بہتر ہوگی۔ اور فرمایا کہ روزہ سپر ہے سو یا گناہون سے سپر ہے اسلئے کہ وہ توڑتا ہے شہوات یا آتش دوزخ سے سپر ہے کہ اُسکو صایم سے دفع کرتا ہے اور پہلے معنی دنیا مین متحقق ہین اور دوسرے عقبے مین اور فرمایا کہ کلام فاحش پر اقدام نکرین اور وہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک قسم حرام ہے کہ اُس کا تلفظ مطلق مستوجب حد اور باعث ملامت بے عد ہے جیسے کسی کو گالی دینی کہ وہ اُسکو زبان سے منسوب کرتی ہو اور دوسری قسم وہ کہ شرع شریف مین اُسپر حد نہین ہے لیکن زبان سے نکالنا اُس کا حرمت سے خالی نہین ہے جیسے اعضاے نہانی کا نام لینا اور ایسے الفاظ کا مُنہ سے نکالنا جو مباشرت کیطرف اشارہ کرتے ہون یہ دونون قسمین روزہ مین منع ہین اور فرمایا مخاصمہ و جنگ نکرے اسلئے کہ اللہ تعالے کے نزدیک لڑائی کی آواز سے زیادہ بدتر کوئی آواز نہین ہے اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پروردگار نے پہلا عہد جو مجھہ سے کیا وہ یہ ہے کہ منع کیا مجکو شراب کے پینے سے اور بتون کے پوجنے سے اور کسی کو گالی دینے سے اور فرمایا کہ اگر روزہ دار کو کوئی گالی دے اور اُس سے لڑے تو اُسکے جواب مین کہے کہ مین روزہ دار ہون اور اہل اشارت نے کہا ہے

۱؎ ترجمہ اور وعدہ کیا ہم نے موسی سے تیس راتون کا ۱۲ ۲؎ ترجمہ اور ہم نے اُنکو تمام کیا سات دس راتون کے ۱۲

Marfat.com

کہ یہ جواب زبانی ہے اور اپنے دل سے یون کہے کہ تو روزہ دار ہے گالی و منازعت مین
مشغول نہو کہ تیرا عمل ضبط نہو جاوے اور تیرے روزے کا ثواب جاتا رہے کہ جب قیامت
کے دن بمقتضاے یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ سب چیزونکی حقیقتین ظاہر ہونگی اور اعمال کے
عمائل بکار حجب و استار سے باہر نکلین گے اُسمین عروس صیام کی برابر کوئی دلہن حسین و
صاحب جمال نہوگی اے دل جسقدر آج تو اُسکی قدر و منزلت کریگا اور اُسکو فضیحتون اور
قباحتون سے بچاویگا اُسیقدر کل اُس کا حسن و جمال ترقی پر پاویگا روزہ کے ثواب
کا بیان حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مطیعون کے اعمال جو سمند طاعت اور مرکب عبادت
کو استطاعت کے میدان مین دوڑاتے ہین وہ اللہ تعالے کے نزدیک سب سات
قسم کے ہین دو اُنمین سے وہ ہین جنکا نتیجہ واجب ہی اور دو کا بدلہ اُنکے برابر ہے اور
ایک کا ثواب دس گنا اور ایک کا سات سو گنا ہے اور ایک کا ثواب بجز خدا ے عزوجل کے
اور کوئی نہین جانتا دو موجب مین سے ایک توحید ہے دوسری معرفت جو کوئی حقتعالیٰ
پر ایمان لاتا ہے اور کسی کو اُس کا شریک نہین کرتا اُسکے لئے بہشت واجب ہوتی ہی اور
جو کوئی خدا تعالی کی معرفت حاصل کرتا ہے اُسکی رضا و لقا اُس عارف کیواسطے واجب
ہوتی ہین اور وہ دو جنکا بدلہ برابر ملتا ہے ایک بدی ہی کہ اُسکی سزا اُسکے برابر ہے نہ زیادہ
دوسرے نیکی کی نیت ہی کہ بعد نیت کے پھر وہ نیکی بندے سے ظہور مین نہ آئی اُس کا ایک گنا بجز
اُسکے برابر ثواب ملتا ہے اور وہ ایک جس کا ثواب دس گنا ہے نیکی ہی جو بندے نے کی ہی اور
وہ جس کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے نفقہ کی مقدار ہے جو بندے نے اللہ تعالی کی رضامندی
کے لئے کیا ہے کہ ہر درم کے بدلے سات سو کا اجر کرامت ہوتا ہے اور وہ ایک کہ جس کا ثواب سوائے
حضرت رب العزت کے اور کوئی نہین جانتا وہ روزہ ہے کہ خداے تعالے نے اُسکی جزا کو اپنی
طرف نسبت فرمایا ہے منقول ہے کہ جب فرشتے بندونکے روزے لیکر خداے تعالی کی
جناب مین حاضر ہوتے ہین حق سبحانہ روزے سے خطاب فرماتا ہے کہ اے روزے میرے
بندون نے کچھ تیرے حقوق ادا کئے یا نہین روزہ عرض کرتا ہے خداوندا اُنہون نے میری خاطر

Marfat.com

تعظیم و تکریم کی اور اپنے بدنون کے اشرف مواضع مین محبوب رکھا اور نماز کے دسترخوان پر تراویح کے کھانون اور ذکر و تسبیح کی شرابون سے مجکو سیراب کیا اور جیسا کہ چاہئے تھا میری خدمت مین مشغول رہے اسکے جواب مین خداوند جل و علا فرماتا ہے کہ مین بھی اپنے بندون روزہ دارون کی حرمت کو نگاہ رکھونگا اور انکو مقعد صدق مین جگہ دونگا اور جہنم کے دروازے اُن پر بند کردونگا اور جنت کا مائدہ اُنکے لئے مہیا کرونگا اور شراب طہور انکو پلاؤنگا جیسا کہ فرمایا ہے وسقاھم ربھم شرابا طھورا مروی ہے کہ قدح غیب سے اُڑکر مرغ کی مانند روزہ دار کے ہاتھ پر آجاویگا اور اُسپر مشک سے مُہر لگی ہوگی اور یہ لکھا ہوگا ھذا شراب طھور من ربی غفور نقل ہے کہ شیخ علی بن موفق بغدادی قدس سرہ نے کہا ہے کہ مینے ایک شب خواب مین دیکھا کہ قیامت قایم ہوئی اور مین بہشت کے دروازہ پر پہنچا اور دیکھا کہ وہان ایک شخص کھڑا ہے جسے چاہتا ہے بہشت مین جانے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہین جانے دیتا پھر مین اندر داخل ہوا اور دیکھا ایک شخص کو مائدہ احسان پر بیٹھایا ہے اور دو فرشتے اُسکے دونون طرف سے نوالے بناکر بہشت کے کھانے اُسکو کھلاتے ہین اور شراب طہور کے سربمہر ساغرون مین سے اُسکو پلاتے ہین اور کہتے ہین کہ کہا اور پی اے وہ شخص کہ تونے رضاے دوست کے لئے دنیا مین کھانا پینا چھوڑا تھا پھر وہانسے آگے بڑھا اور حضرت قدس مین داخل ہوا اور دیکھا کہ ایک مرد سُرادق عرش پر کھڑا ہوا حق تعالی کے جمال باکمال مین ایسا مستغرق ہے کہ بہشت و مافیہا کیطرف ذرا بھی التفات نہین کرتا اور آنکھ بالکل نہین جھپکاتا رضوان سے مینے پوچھا کہ یہ تینون صاحب جنکو مینے ان جاگہون مین دیکھا کون ہین اُسنے کہا کہ جسکو تونے دروازہ پر دیکھا ہے وہ امام احمد حنبل ہے رحمہ اللہ علیہ اور جسکو تونے دسترخوان پر دیکھا ہے وہ بشر حافی ہے قدس اللہ سرہ کہ دنیا سے بھوکا گیا ہے حقتعالی نے فرشتون کو اُسپر موکل کیا ہے کہ اُسکو کھلاتے و پلاتے ہین اور جسکو تونے مستغرق جمال الہی دیکھا ہے وہ خواجہ معروف کرخی ہے قدس اللہ روحہ کہ دنیا سے مشتاق جمال و سرمست جام وصال گیا ہے کہ ہمیشہ شوق لقاے دوست کی شراب سے کبھی ہوش مین نہین آیا اس لئے حقتعالی نے مباح کردیا کہ وہ مدام مشاہدہ جمال الہی مین مشغول رہے

جام دیدار خدا کرد چنان مخمورم	غزل فارسی	کہ خمارش نہ نشیند بہ بہشت و حورم

۱؎ ترجمہ اللہ تعالی کو پاس اُسکے دو بھونکنے بیٹھنے کی جگہ ۱۲ ۲؎ اور پلائیگا اُنکو ازشراب پاکیزہ ۱۲ ۳؎ ترجمہ یہ شراب طہور ہے حضرت رب غفور

مست اگر نعرہ زند نعرہ تو مَی دان نہ ازو
مستِ حقم نہ کم از مست مَیِ انگورم

آہ سوزان ز دل آندم کہ فرستم بفلک
گر بسوزد پر و بال ملکے معذورم

مست سلطنتم بر سر افلاک روند
تا کہ سلطان ازل زد رقم منشورم

موسیِ دل کہ بطور بدنم گفت ارنی
یعنے از جام بقا بادہ بدہ مخمورم

جرعۂ دادان بادۂ وحدت کہ مرا
نہ کنون موسیِ دل ماند نہ جان طورم

منکہ در دار فنا بانگ انا الحق زدہ ام
غرق در دارِ بقا داد مے منصورم

غزل

جب سے صہبائے لقائے حق کا مین مخمور ہون
ملتفت کب جانبِ خلدِ برین و حور ہون

مستِ حق ہون کچھ نہ مین مست مَیِ انگور ہون
گر جلین بازو فرشتون کے تو مین معذور ہون

جخم پر پہنچے ہی جب نکلے ہی میرے دل سے آہ
حکم کا پابند ہون اور تابعِ منشور ہون

لکھدے ہی میری سلطنت افلاک پر روز ازل
جام صہبائے بقا دے ساقیا مخمور ہون

طور تن پر موسیِ دل طالبِ دیدار ہے
جان و دل سب ہو گئے مین زندگی سے دور ہون

ایک جرعہ بادۂ وحدت کا پیتے ہی فنا
پی کے مَی دارِ بقا مین بن انگیے منصور ہون

کیون نہ دون بانگ انا الحق دارِ فانی مین طرب

ماہِ رمضان کی فضیلت کا بیان ماہ مبارک رمضان کے فضائل و شمائل بیشمار ہین بتوفیق الٰہی انمین سے چند مرقوم ہوتے ہین **مروی** ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت خداوند کریم جلشانہ رمضان شریف کی ہر رات مین دس لاکھ بندون کو جو سزاوار و لائق عذاب ہوتے ہین آتش دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور پہلی جمعہ کی شب کو اول شب رمضان سے اس رات تک جتنے آزاد کیے ہین اُتنے ہی نار جحیم سے بری کرتا ہے پھر جب دوسرے جمعہ کی رات ہوتی ہے تو آئمین اول رمضان سے اس شب تک کل راتون مین جتنے بخشے گئے ہین اُن سب کی برابر بندون کو برات آزادی عطا فرماتا ہے اسیطرح تیسری اور چوتھی جمعہ کی شب کو اور رمضان مبارک کی آخر رات کو جس قدر تمام رمضان شریف کی ہر ہر شب اور ہر ایک جمعہ کی رات کو آزاد کیے ہین عذاب جہنم سے بری فرماتا ہے اصحاب رضی اللہ

تعالیٰ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا یہی شب لیلۃ القدر ہوتی ہے فرمایا کہ نہیں لیکن جب کوئی بادشاہ اپنے کسی غلام یا ملازم کو کسی کام کیواسطے فرماتا ہے اور وہ اُس کام کو کر چکتا ہے تو اُسکو مزدوری عطا فرماتا ہے اسی طرح حق تعالیٰ بھی اس آخر رات میں انعام فرماتا ہے اور مروی ہے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماہ رجب کی بزرگی اور مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن مجید کی بزرگی سائر کلاموں پر اور ماہ شعبان کی بزرگی اور مہینوں پر ایسی ہے کہ جسقدر میری بزرگی میری اُمت کے ہر ایک آدمی پر اور شہر مبارک رمضان کی بڑائی اور مہینوں پر اتنی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی عظمت ہے اُسکی مخلوق پر پس جو کوئی اس مہینے میں عبادت کرتا ہے اور خداوند کریم کی خدمت بجالاتا ہے اُسکی اس ماہ کی عبادت ہر ایک اور مہینوں کی عبادات پر اسیقدر بزرگی رکھتی ہے کہ جتنی اس مہینے کی بزرگی ہے اور مہینوں پر اور جو کوئی اس ماہ میں روزے رکھتا ہے دن کی ہر ہر گھڑی میں سات لاکھ بردہ آزاد کرنے کا ثواب اُسکو ملتا ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو جو وقت ہم سو جاتے ہیں کیا اُسوقت بھی کچھ ثواب پاتے ہیں فرمایا کہ اے بندہ خدا جو وقت بندے سو جاتے ہیں حق تعالیٰ فرشتوں کی عبادت کا ثواب جو کبھی سوتے ہی نہیں اور ہمیشہ عبادت ہی میں مشغول رہتے ہیں اُنکے نامہ اعمال میں لکھتا ہے راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے عرض کیا کہ اے رسالت پناہ آپنے جو سونے والوں کا ثواب جاگنے والوں کے اعمال کی برابر فرمایا ثواب یہ بھی ارشاد فرمائیے کہ فرشتوں کے اعمال کی کیا مقدار ہے فرمایا کہ ایک فرشتے کی عبادت کل بنی آدم کے اعمال سے زیادہ ہے مروی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان شریف کی اول شب دروازے آسمان کے کھلتے ہیں اور اس مہینے کی آخر شب تک نہیں بند ہوتے جو بندہ اس مہینے کی رات یا دن میں دو رکعت نماز ادا کرتا ہے ہر سجدہ کے بدلے ایکہزار پانسو نیکیاں اُسکے نامہ عمل میں لکھی جاتی ہیں اور اُسکے لئے بہشت میں ایک مکان بنایا جاتا ہے یا قوت سرخ سے مرصع اُسکے ستر ہزار دروازے اور ہر دروازے پر قصر زبرجد سرخ کا بنا ہوا ہوتا ہے اور جو کوئی پہلا روزہ رمضان شریف کا رکھتا ہے اُسکے ایک ہزار کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس ماہ کے رات دن میں جب ایک سجدہ کرتا ہے ہر سجدے کے بدلے

Marfat.com

بہشت مین اُسکو ایسا ایکدرخت عطا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرکب تیز رفتار پر سوار ہو
اور ستر برس اُسکو دوڑاوے تو اُسکے سایہ کو طے کر سکے روایت ہے کعب الاخبار
رضی اللہ عنہ سے کہ حقتعالی نے حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ
رمضان شریف مین میرے روزے رکھنے فرض کئے ہین جو کوئی قیامت کو میرے پاس
آویگا اور اپنے ساتھہ دس مہینے کے روزے ماہ مبارک رمضان کے لاویگا وہ میرے نزدیک
محسنین مین شمار کیا جاویگا اور بیس ماہ کے لاویگا تو وہ ابرار مین گنا جاویگا اور جو تیس ماہ
کے لاویگا وہ اعلیٰ درجہ کے شہیدون مین شامل ہوگا اے موسیٰ جب اس مہینے کے روزہ
دار دعا کرتے ہین حاملان عرش آمین کہتے ہین اور مینے اپنے فضل وکرم سے مقرر کیا ہے
کہ اس ماہ مبارک کے دعا کرنیوالونکی دعا رد نکرون اے موسیٰ آسمانون اور زمین اور پہاڑون
اور دریاؤن اور کل جانوران تری وخشکی کو حکم کرتا ہون کہ وہ روزہ دارون کے لئے
آمرزش چاہتے ہین اے موسیٰ اگر تین روزہ دارکون کے ساتھہ مخالطت کریگا اور نماز و نیاز
واکل وشرب مین اُنکے ساتھہ موافقت کریگا تو مینے مقرر کیا ہے کہ جس جگہ تین آدمی روزہ دار
ہونگے وہان عذاب نہین نازل کرنے کا اے موسیٰ روزے کا ثواب میرا لقا ہے اور روزہ دار
کے مُنہ کی بو میرے نزدیک مُشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے عرض کیا کہ خداوندا کیا اچھا ہو کہ جو یہ ماہ رمضان مجکو عطا فرماوے حقتعالی نے فرمایا
کہ اے موسیٰ یہ رمضان ماہ مبارک خاصہ اُمت پیغمبر آخر الزمان کا ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
منقول ہے شیخ ابو بکر محمد فضیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آخر روز شعبان کے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خطبہ مین نصیحت فرمائی کہ ای گروہ مسلمانون کی ماہ مبارک رمضان
شریف آیا یہ مہینا برکت ورحمت وتوبہ کا ہے روزہ اس مہینے کا فرض ہے قیام اور سنت
جو کوئی اس مہینے مین روزہ رکھتا ہے حقتعالی اُسکے پہلے اور پچھلے سب گناہ بخشدیتا ہے
اور جو کوئی اس مہینے مین روزہ دار کا روزہ کھلواتا ہے وہ روزہ رکھنے والے کی برابر ثواب
پاتا ہے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ شاید ہم مین کسی کو صائم کے روزہ کشائی کی قدرت
نہو فرمایا وہ روزہ کھولنے کی چیز ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی ہو کفایت کرتا ہے اور اتنا ہی

ثواب پاتا ہے اور آپنے فرمایا کہ اس مہینے مین کلمۂ لا الہ الا اللہ اکثر پڑھا کرو اور نماز بہت ادا کیا کرو اور اپنی حاجتین خدا تعالیٰ سے چاہا کرو کہ حاجتون کا برآنا بعد کلمہ اخلاص و ادائے نماز اختصاص رکھتا ہے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے امت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رمضان مبارک مین تین چیزین دنیا مین ایسی عطا فرمائی ہین جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہین **اول** شب قدر[1] چنانچہ فرمایا ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ **دوسرے** روزہ دار کی دعا کا قبول کرنا **تیسرے** بوے دہن روزہ دار کا مشک سے افضل ہونا اور روز آخرت بہشت مین بھی تین[2] چیزین ایسی عطا فرماویگا کہ بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہونگی **اول** رضاے حق تعالیٰ جیسا کہ فرمایا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ[3] **دوسرے** جنت مین خلود یعنی ہمیشہ رہنا **تیسرے** حق تعالیٰ کا دیدار **نقل** ہے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ایک شب رمضان شریف مین مینے بہشت برین کو خواب مین دیکھا کہ مین ایک نہر پر جسکے دونون کنارے یاقوت کے بنے ہوئے ہین بیٹھا ہون اور حورین آفتاب کی مانند نورانی میرے پاس کھڑی ہین مینے نہایت حیرت سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہون نے بھی میرے ساتھ موافقت کی اور کلمہ پڑھا بعد اسکے کہا بحق[4] ھٰؤُلَآءِ اُمَّتِ الْحَامِدِیْنَ الصَّالِحِیْنَ الرَّاکِعِیْنَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ مینے انسے پوچھا کہ تم کون ہو کہ بہشت تمھارے انوار سے منور ہے اور تمھاری خوشبو سے معطر انہون نے کہا کہ ہم باقیات الصالحات کی صورتین ہین کہ منعم حقیقی نے اپنے نور سے ہمکو پرورش فرمایا ہے اور ہمارے اجساد کو مشک و کافور و عنبر و آب حیوان سے مرتب کیا ہے خوشا حال روزہ دارون کا کہ ہمین انکے لئے بنایا ہے اور یہ قرعہ دولت انہین کے نام نکلا ہے **نقل** ہے کہ جب ماہ مبارک رمضان شروع ہوتا ہے حق تعالیٰ منادی یعنی تذاکر نیوالے کو فرماتا ہے فرشتون مین تذاکر دی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کے کسی روزہ دار پر رمضان شریف مین گناہ نہ لکھین کہ مین انکی بخشش کرنیوالا ہون اگر وقت افطار انکے ہزار گناہ ہونگے تو بھی بخشدونگا **مروی** ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تجھے ایک عمل بتلاؤن جو یسیر یعنے بہت آسان ہے اور اسکا ثواب کثیر ہے مینے عرض کیا ہان یا

[1] شب قدر بیسویں ہزار مہینون سے [2] اور رضامندی ہے اللہ تعالیٰ نہایت بڑی کیطرف سے [3] بحق اس حمد کرنیوالے یکونگا

[2] رمضان کے مہینون مین نماز پڑھنے والے ۱۲

رسول اللہ تبلائے فرمایا جو کوئی رمضان شریف مین دس بار اپنے گناہونکی بخشش و آمرزش حق تعالیٰ سے چاہتا ہے رب کریم اُسکو جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملہ عرش مجید علیہم السلام کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُسکے سب گناہ محو کر دیتا ہے **نقل** ہے کہ اس ماہ مبارک کی بزرگی کے سبب سے حقتعالیٰ نے اپنے پیغمبرون پر جو کتابین نازل کی ہین اسی مہینے مین نازل فرمائی ہین اور ہر ایک کتاب مین اس مہینے کا علیحدہ نام مقرر فرمایا ہے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کو اس مہینے کی پہلی شب مین صحیفے عطا فرمائے ہین اور موسیٰ علیہ السلام کو چھٹی تاریخ تورات عنایت کی اور عیسے علیہ السلام کو تیرہوین تاریخ انجیل مرحمت فرمائی اور داؤد علیہ السلام پاٹھارہوین تاریخ زبور اتاری اور حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھبیسوین شب کو قرآن مجید نازل فرمایا جیسا فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور قرآن شریف مین اس مہینے کا نام رمضان ہے اور توریت مین سرحتان اور انجیل مین عفران اور زبور مین احسان ہے سوائے انکے اور نام بھی بزرگان دین نے احادیث مین سے استخراج کیے ہین انمین سے اٹھارہ یہ ہین ماہ برکت ماہ ثواب ماہ جود ماہ خلوف ماہ ربیع الفقرار ماہ سحور ماہ صلوٰۃ ماہ زکوٰۃ ماہ اطعام ماہ عتق ماہ فلاح ماہ قرب ماہ کرامت ماہ رحمت ماہ ہدایت ماہ محبت ماہ نوال ماہ عتق من النار۔ اور حقتعالیٰ نے مہینونمین سے تین ماہ برگزیدہ کیے ہین۔ ماہ رجب و ماہ شعبان و ماہ رمضان۔ اور اپنے حبیب کی امت کی بھی تین قسمین کی ہین سابق و مقتصد و ظالم۔ اور ان تین ماہ مین سے ایک ایک مہینا ان تینون فرقون کے ساتھہ مخصوص فرمایا ہے رجب سابقین کے لئے۔ شعبان مقتصدونکے واسطے رمضان ظالمون کے اور ہر ایک کو ان تینون مین سے ایک ایک کرامت عطا کی ہے سابقون کو قربت جیسا کہ فرمایا ہے وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ اور مقتصدون کو امنیت جسکی خبر اس آیت مین دی ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور ظالمون کو مغفرت جس کا ذکر اس آیت مین فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ

---

۵۱ مہینا رمضان کا کہ نازل ہوا اسمین قرآن شریف ۱۲ ۵۲ اور آگے پڑھنے والے سو آگے بڑھنے والے وہ ہین نزدیکی والے ۵۳ جو ایمان لائے اور نہین ملایا اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھہ ہی لوگ ہین ہدایت پانے والے ۱۲ ۵۴ ترجمہ اور وہ لوگ جب کیا فحش اور ظلم اپنے نفسون پر یعنے گناہ کیا یہ وہ ہین جن کی خواہے مغفرت انکے رب کیطرف سے ۱۲

جزاءُھم جنۃً وحریرًا اور ان تینون مین سے ہر ایک کے لیے بہشت مین جگہ
و آرامگاہ مقرر فرمائی ہے سابقون کے لیے فرمایا ہے متکئین فیھا علی الارائک لا یرون
فیھا شمسًا ولا زمھریرًا اور مقتصدون کیواسطے فرمایا ہے مرد عشا سبلین اور
ظالمون کی شان مین آیا ہے متکئین علی رفرفٍ خضرٍ اور ان تینون کے واسطے جدا جدا
شراب کا وعدہ فرمایا ہے سابقون کے واسطے فرمایا وسقٰھم ربھم شرابًا طھورًا اور
مقتصدون کے لئے فرمایا ہے یسقون من رحیقٍ مختومٍ ختامہ مسکٌ اور ظالمون کی
شان مین فرمایا ہے عینًا یشرب بھا عباد اللہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ رمضان
کے کئی معنی ہین اول یہ کہ پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رمضان کو کیون رمضان
کہتے ہین آپنے فرمایا لانہ یرمض فیہ الذنوب ای یحرق یعنے اس سبب سے رمضان کہتے
ہین کہ اسمین گناہ جلتے ہین اور بعضون نے رمض کے معنی سکون کے لئے ہین یعنی اسواسطے رمضان
کہتے ہین کہ بندہ اس مہینے مین حق تعالی کے دروازہ پر ساکن ہے اور بعضون نے باران فصل خریف
کے معنی لیے ہین اور کہا ہے کہ جیسے اس مینہ سے زمین دھوئی جاتی ہے ایسے ہی یہ مہینا آدمی کو
گناہون سے پاک کر دیتا ہے اسلیے رمضان کہتے ہین اور بعضون نے رمض کے معنی لیے ہین
شدت گرمی آفتاب جو ریگ پر پڑتی ہے اس صورت مین رمضان کے یہ معنی ہین کہ اسمین تجلی کثیر
بندونکے دلون پر پڑتی ہے مروی ہے حضرت شاہ مردان علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق تعالے نے شب معراج مین مجھ
چیزین مجھکو کرامت فرمائی ہین اول ماہ مبارک رمضان دوسرے ماہ شعبان تیسرے ماہ
رجب چوتھے شفقت و رحمت کا نزول مجھپر اور میری امت پر پانچوین حوض کوثر و شفاعت
امت مقام محمود مین چھٹے براق ولوا ہے حمد ساتوین یہ کہ کوئی نبی مجھ سے پہلے جنت مین
نہ داخل ہوگا اور نہ کوئی امت میری امت سے پہلے آٹھوین جس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو
اُسکے لیے جنت واجب ہے نوین ماہ رمضان کی ہر رات مین پانچہزار کبیرہ گناہ کے مرتکب بخشے

۱؎ ترجمہ تکیہ لگاوینگے جنت مین تختون پر نہ اسمین دیکھینگے دھوپ اور نہ بہت سردی ۱۲ ۲؎ پلنگ پر مین آمنے سامنے ۱۲ ۳؎ ترجمہ
تکیہ لگاوین گے سبز ریشم کے گدیلے پر ۱۲ ۴؎ ترجمہ اور پلاوینگا انکو رب انکا شراب پاک ۱۲ ۵؎ ترجمہ پینگے شراب مہر دار مین سے جسکی
مہر مشک کی ہوگی ۱۲ ۶؎ ترجمہ چشمہ ہے جس کو پینگے اللہ تعالے کے بندے ۱۲ ۷؎ ترجمہ اسلیے کہ اسمین جل جاتے ہین گناہ ۱۲

Marfat.com

یا ویگے ۔ یا قیامت کے روز میری امت سے حساب آسان ہوگا اور انکو حق تعالیٰ اپنے
جمال مبارک سے مشرف فرمائیگا اور مستحب ہے افطار میں تعجیل اور سحور میں تاخیر اسلئے کہ حدیث
شریف میں آیا ہے ثَلَاثَةٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى
الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ یعنے تین چیزین پیغمبرون کی سنت ہین ایک جلدی کرنی روزہ کھولنے
مین دوسرے تاخیر کرنی آخر شب کے کھانے مین تیسرے دہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ
پر نماز مین ناف کے نیچے رکھنا حکمت اکی سنت ہونے کی اہل اشارت نے اسطرح بیان
کی ہے کہ روزے کا فرض کرنا نفس کی مقہوری کیواسطے ہے اور اظہار عجز کے لئے اور یہ دونون
تعجیل افطار اور تاخیر سحور مین موجود ہین اور جو روزہ دار متردد ہے اسمین کہ آفتاب چھپا ہے
یا نہین یا صبح صادق ہوئی ہے یا نہین تو ایسی صورت مین کھانا پینا جائز ہے مگر جب کہ آفتاب کے
چھپنے کا یقین ہو جاوے یا صبح کے ہونے کا دل مین یقین ہو اسواسطے کہ اگر آفتاب غروب
ہو گیا ہے تو تعجیل سنت ہے اور جو نہین غروب ہوا تو ابطال فرض لازم آتا ہے اسیطرح اگر صبح
نہین ہوئی تو تاخیر سحر سنت ہے اور جو صبح ہو گئی ہے تو ابطال فرض اور جواز ہونے کا یقین ہو
اور صبح کا شک تو کہا جائز ہے اسلئے کہ شک یقین کا ازالہ نہین کر سکتا اسیطرح اگر روز کا یقین
ہے اور آفتاب کے غروب مین شک تو ہرگز روزہ نکھولنا چاہیے کہ شک یقین کو نہین کھو سکتا
کلام روزے کے ٹوٹنے اور قضا و کفارہ کے لازم آنے نہ آنے مین یہ ہے کہ جس صورت
مین داخل کرنا امر معتاد مدخل معتاد موجود ہو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگے اور جس صورت
مین داخل کرنا امر غیر معتاد کا مدخل معتاد مین واقع ہو تو فقط قضا واجب ہوگی اور اس صورت
مین کہ ادخال امر معتاد مدخل غیر معتاد مین ظاہر ہو تو اختلاف ہے اور جبکہ ادخال غیر معتاد مدخل
غیر معتاد مین ہو تو نہ قضا آوے نہ کفارہ واللہ اعلم بالصواب

فصل

در بیان حج و عمرہ و زیارت کعبہ شریف و ثواب حاجیون کے

حج اسلام کے ارکان مین سے اور فرض ہے بموجب اس قول اللہ تعالیٰ
کے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا اور مراد استطاعت سے زاد راحلہ

سلہ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگون پر حج ہے اسکے گھر کا اس پر کہ طاقت رکھتا ہو راہ جسکی کی ۱۲

ہے **اشارت** استطاعت حج کی شرط اس لئے مقرر فرمائی ہے کہ امتیاز ہوجاوے اُن دونون مین کہ ایک حق تعالیٰ کا ارادہ رکھتا ہے اور دوسرا اُسکے خانہ کعبہ کا کیونکہ جو خانہ کعبہ کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہے اُسکو زاد راحلہ درکار ہے اور جو رب کعبہ کا ارادہ رکھتا ہے اُسکو زاد راحلہ کی کیا حاجت ہے اور استطاعت بھی دو قسم کی ہے استطاعت شرعی و استطاعت حقیقی اصحاب شریعت کے نزدیک استطاعت بمقدار مال ہے اور ارباب حقیقت کے نزدیک بقدر حال ہے اُنکا حج تن سے ہے اور اِنکا حج جان سے جو تن سے حج کرتا ہے قدم قدم راہ چلتا ہے اور جو جان سے کرتا ہے وہ جہان جہان طے کرتا ہے تن سے حج کرنیوالا وطن سے جدا ہوتا ہے اور جان سے حج کرنیوالا وطن مین بجا ہوتا ہے وہ جو تن سے حج کرتا ہے زبان سے لبیک کہتا ہے اور جو جان سے حج کرتا ہے اُسکے وجود کا ہر ذرہ لبیک کہتا ہے تن سے حج کرنیوالا جب کعبہ مین پہنچتا ہے آسودہ ہوتا ہے اور جان سے حج کرنیوالا جبتک کعبہ تک نہین پہنچتا آسودہ نہین ہوتا جو تن سے حج کرتا ہے عرفات پر پہنچکر اُٹا پہراتا ہے اور وہ جو جان سے کرتا ہے تمام عمر اُٹا نہین پہراتا تن کا حاجی خانہ کعبہ کا قصد کرتا ہے جان کا حاجی خداوند خانہ کا ارادہ کرتا ہے

حاجی شب و روز در بیابان گردد	عاشق بطوافِ کوی جانان گردد
مشتاق جمال دوست جان بر کفدست	تا کی رُخ آن بیند و قربان گردد

قطعہ

سفر کرتا ہے حاجی راتدن کوہ و بیابانمین	رہے ہے گام زن عاشق طواف کوئے جانانمین
ہے مشتاق جمالِ یار جان لیکر ہتیلی پر	فنا اور محو ہوتا ہے خیالِ روئے تابانمین

نقل ہے شیخ ابوالقاسم حکیم قدس سرہٗ سے کہ ایک سال مین حج کو جاتا تہا راہ مین ایک درویش کو دیکہا سر خرو و اعضا درست چلا جاتا ہے پوچہا مینے کہان جاتا ہے کہا خانہ خدا کو جاتا ہون دوسرے سال پہر اُسی درویش کو دیکہا کہ چہرہ زرد اور ضعیف و ناتوان پہر پوچہا مینے کہان جاتا ہے کہا خانہ خدا سے خدا کی طرف جاتا ہون تیسرے سال پہر اُسکو دیکہا کہ اُس سے بہی زیادہ ضعیف و ناتوان ہے پوچہا کہ اب کہان جاتا ہے کہا کہ اُس سے اُسی کی طرف جاتا ہون مینے اپنے دل مین کہا کہ اگر اس کلام مین سچا ہے تو خوشوقتی کا نشان ہے میرے دل مین یہ خیال آیا ہی تہا کہ وہ ہنسا

Marfat.com

اور جان دی مینے اپنی چادر اُسپر ڈالدی اور کفن کی تلاش مین روانہ ہوا جب آیا تو دیکھا کہ چادر تو ہے اور درویش نہین ہے تھوڑی دیر گذری اور مین حالت فکر مین کھڑا تھا کہ آواز آئی ای ابوالقاسم کچھ جانتا ہے کہ فقیر کیا ہوا مینے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ وہ کہان ہے آواز آئی کہ وہ ہمارے پاس ہے اَلرَّدَاءُ رِدَاؤُكَ وَالْفَقِيرُ لَنَا **دوسرا لمحہ** حج کے معنی لغت مین قصد ہین اور قصد دو طرح کا ہے **اول** قصد کرنیوالون کا قصد ہے اپنی ذات سے بیت اللہ کی زیارت کی طرف **دوسرا** قصد کرنیوالونکا قصد ہے اپنی جان سے اللہ تعالی کے نور پاک کے شہود کیطرف اپنی ذاتون سے قصد کرنیوالے محرمات احرام سے محترز ہین اور اپنی جان سے قصد کرنیوالے جمیع انام کے شہود سے مجتنب ہین **حضرت** جنید قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے جسکو آرزو کعبہ کی ہوتی ہے اُسکو فرماتے ہین لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ اور جسکو بساط قربت کی تمنا ہوتی ہے اُسکو ارشاد ہوتا ہے لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْقُلُوبِ اور جسکو رویت کی خواہش ہوتی ہے اُسکو سنایا جاتا ہے إِلَّا بِشِقِّ الْأَرْوَاحِ **تیسرا لمحہ** حج بیت اصحاب اموال پر فرض ہے اور حج رب البیت ارباب احوال پر ہے کعبہ صوری کے طالب اس سفر ضروری مین دوری و مہجوری کی بلا مین مبتلا ہوتے ہین اور طالبان و قاصدان حریم ذات و حرم صفات اول ہی قدم پر مراد کو پہنچتے ہین اور آئینہ وجود مین جمال مقصود کو بنظر شہود ملاحظہ کرتے ہین **منقول ہے** کہ ابراہیم خواص قدس سرہ نے فرمایا ہے جب مینے چاہا کہ آنکھون کو یوسف کعبہ کے جمال سے مشرف کرون تو اُس طرف کو روانہ ہوا راہ مین ایک لڑکا دیکھا کہ اُس بیابان بے پایان کو بے زاد و راحلہ طے کرتا ہے مینے اُس سے کہا کہ ابھی تو حد بلوغ کو نہین پہنچا اور امر و نہی اُسی پر ہے جو مکلف ہوا اور کعبہ کی زیارت اُسی پر فرض ہے جسکی تہیلی نفقہ استطاعت سے پُر زر ہو اُسنے جواب دیا کہ اے ابراہیم بیشک عبادت امر پر موقوف ہے لیکن شوق و محبت کو احتیاج امر کی نہین ہے جو کچھ بندے مکلف تکلف سے بجا لاتے ہین مشتاق اُسکو برغبت ادا کرتے ہین عابد با سبب قبول عبادت کرتے ہین اور عاشق با مید وصول خدمت مین اقدام کرتے ہین ابھی بہتیرے نہین ہین کہ دوست کے گھر جاوین اور توشہ اپنے ساتھ لیجاوین حضرت ابراہیم نے کہا مین اُس کے اس کلام پر

۱؎ ترجمہ چادر تیری ہے اور فقیر ہمارا ۱۲ ۲؎ ترجمہ نہین پہنچو گے تم وہان مگر اپنی جانین توڑ کر ۱۲ ۳؎ ترجمہ نہین پہنچتے تم وہان مگر اپنے دل توڑ کر ۱۲

متحیر رہا آخر کعبہ مین پہنچا اور اُس لڑکے کو طواف کرتے دیکھا اُسنے مجھے دیکھا اور میرے پاس آکر کہا کہ اثنار راہ مین آپکا استفسار اور استغفار اور انکار کسواسطے تھا جس کسی کو معرفت کامل اور یقین شامل ہے وہ جانتا ہے کہ حیات و ممات حقتعالیٰ کے چلانے اور مارنے پر موقوف ہے جسکو اُسنے جان دی ہے اُس کے لئے زمان سے دریغ نہین کرتا **فرد**

غم روزی مخور شب و روز	کہ سگ و گربہ را ہمین کار ست

بیت اُردو

فکر روزی مین کیون رہا دن رات	سگ و گربہ کو بھی کیا کیا مات

چوتھا لمحہ حضرت شیخ شبلی قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے حج کے دو حرف ہین (حا) حقتعالیٰ کے حلم کا اول حرف ہے اور (جیم) بندہ کے جرم کا پس اسمین یہ شارت ہے کہ حج کو جاتا ہے گویا عرض کرتا ہے کہ الٰہی میرے جرم و خیانت و خطا کو اپنے حلم و حیا و رحمت بیحساب سے بخشدے **نقل** ہے کہ حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہٗ نے ایک شخص کو بعد فوت کے خواب مین دیکھا پوچھا کہ حال کیونکر گذرا اُسنے کہا کہ ایکدن مین حرم محترم مین تھا اور ہر شخص وہان اپنی اپنی حاجات و مطالب کی دعاؤن مین مصروف تھا اور مین محروم دار آنکھون سے اشکبار نہایت حجالت سے سر نہین اُٹھا سکتا تھا گناہون کی کثرت کی شرم و حیا سے مُنہ اوپر نہین کر سکتا تھا میری مُنہ سے کوئی بات نہین نکلتی تھی نہ حرف اپنے مخرج سے نکلتا تھا نہ زبان ہلتی تھی کسی سوال پر میرا لب نہین ہلا کسی حاجت کو مین عرض نہین کر سکا خدائے تعالےٰ کے غضب سے ڈرتا تھا اور اُس کے عذاب کے خوف سے کانپتا تھا جب مجکو قبر مین دفن کر دیا حق تعالےٰ نے مجھ سے فرمایا کہ اُسمرتبہ ہر ایک گروہ میرے گھر مین مجھ سے اپنی اپنی حاجات کی خواستگار اور سب میرے دیدار کے طلبگار تھے اور تو نے کچھ نہین مانگا عرض کیا مینے کہ ہان اے پروردگار ایسا ہی ہے پھر فرمایا کہ مین اُسمرتبہ زیارت کرنیوالون کے حالون اور اُنکے دلون کا نگران تھا اُسوقت تجکو شکستہ دل و آشفتہ خاطر پایا اپنے قلم کی نظر تجھ پر کی اور اپنے فضل و کرم و رحمت سے تیرے سب گناہ بخشدیے اسلئے کہ مین ارحم الراحمین ہون اور تو گنہگار تھا **پانچوان لمحہ** سفر دنیا کا ہے یا آخرت کا دنیا کا سفر جیسے نکلنا فتنہ یا قحط سے نہ طاعون سے اسلئے کہ طاعون اور وبا کی جگہ سے نکلنا منع ہے اور مال کمانے کو نکلنا بشرطیکہ وجہ حلال سے کماوے اور سوال سے

بجنے کی نیت ہو اور عیال پر خرچ کرنے کی ضرورت درپیش ہو اور آخرت کا سفر جیسے علم
دین سیکھنے کو نکلنا کہ حدیث شریف مین وارد ہی جو کوئی علم کی طلب مین گھر سے نکلے وہ راہ خدا
مین ہے جبتک کہ الٹا پھر کر گھر مین داخل ہو اور اخلاق سنوارنے کو نکلنا کہ سفر مین ہر قسم کے آدمیون
سے ملنا اور ہر طرح کے کامونکا تجربہ ہوتا ہے اور جہاد کیواسطے جانا اور حج کے لئے یا بیت الحرام
ومسجد نبوی ومسجد بیت المقدس کی زیارت کو جانا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی مَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی یعنی سفر کرو
مگر میری مسجد کی طرف کہ مدینہ منورہ مین ہے اور مسجد حرام کیطرف کہ مکہ مین ہے اور مسجد اقصٰی کی
طرف کہ بیت المقدس مین ہے اور سفر کرنا بزرگان دین کی ملاقات کو دین کے فائدہ کے لئے اور مشاہدہ
احوال کیواسطے اور زیارات قبور کو جانا کہ سنت ہی پس سفر حج بھی سفر آخرت ہی کہ حدیث شریف
مین وارد ہی مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ خَرَجَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ یعنی جو کوئی حج
بجالاتا ہے اللہ تعالی اسکے گھر کا اور اسنے حج مین جماع یا کلام فحش نہ کیا اور گناہون سے باز رہا وہ
حج کرنیکے بعد ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اسروز گناہون سے پاک تھا کہ جس روز اس کی والدہ
نے اسکو جنا تھا چھٹا لمحہ حضرت عزت جلشانہ نے جیسا ظاہر مین کعبہ بنوایا ہے ایسا ہی کعبہ
باطنی بھی پیدا کیا ہے اور وہ دل ہے کہ حرم سینہ مین کعبہ کی مانند واقع ہے کعبہ ظاہر کو مکہ مین
احجار سے بنایا اور کعبہ باطن اسرار سے اراستہ کیا کعبہ ظاہر قبلہ خلق ہے اور کعبہ باطن نظرگاہ حق اسکو
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے بنایا اور اسکو لطف رب کریم نے وہان عرفات ہی اور یہان
عرفان وہان مروہ صفا ہے یہان مروت وفا وہان مشاعر وشعائر ہین یہان مفاخر وبصائر
وہان مقام خلیل ہے یہان لطف جلیل وہان چشمہ زمزم ہے یہان اقداح عنایت وہان رکن یمانی ہے یہان کنز معانی وہان حجر اسود ہے یہان اسرار ابد وہان مزدلفہ وہ ہے یہان تلفاوئے

رباعی فارسی

در راہ خدا دو کعبہ آمد منزل	یک کعبہ صورت ست و یک کعبہ دل
تا بتوانی زیارت دلہا کن	بہتر ز ہزار کعبہ آمد یک دل

رباعی اردو

ط ترجمہ متن مین ہے ۱۲ ط ترجمہ متن مین ہے ۱۲

دو کعبہ ہین یہان اہ خدا مین منزل
کرتا ہی رہا گر تو زیارات دلون کی

ایک کعبہ دل دوسرا ہے کعبہ گل
ہوتا ہی ہزار کعبہ سے بہتر ایک دل

نقل ہے حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ زیارت کعبہ کے ارادہ سے مکان سے باہر نکلے راہ مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ ظاہر چشم جہان بین سے وہ نابینا تہا مگر دل کی آنکھون سے بینا تہا۔ جان و دل سے اپنے مولا کا غلام تہا اور شیخ عبداللہ ضریری اُس کا نام تہا پوچہا کہ بایزید کہان کا ارادہ رکہتا ہے تو کہا کہ بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ رکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ اس دولت سے مشرف ہوون شیخ نے کہا کچہ زاد راہ بہی رکہتا ہے بایزید نے کہا کہ چند درم وجہ حلال سے پیدا کیے ہین انہین کے واسطے سے رستا کاٹتا ہون شیخ نے کہا اگر تجکو اس مسافرت سے قربت مقصود ہے اور فضیلت کا حاصل کرنا منظور ہے تو یہ درم میرے آگے رکہدے اور سات بار میرے گرد طواف کر کہ تجکو بہت سا اجر و ثواب حاصل ہو چنانچہ حضرت مولوی معنوی نے اپنے مثنوی مین فرمایا ہے **مثنوی**

حق آن حقی کہ جانت دیدہ است
کعبہ ہر خندہی کہ خانہ بہاوست
تا بگرد آنخانہ را در روے نرفت
گرد خانہ صدق بر گردیدہ +
خدمت من طاعت و حمد تست
چشم نیکو باز کن در من نگر
بایزید اکعبہ را در یافتے

کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است
خلقت من نیز خانہ سر اوست
دید زین خانہ بحر آن می نرفت
چون مرا دیدی خدا را دیدہ
تا نہ پنداری کہ حق از من جدا ست
تا بہ بینی نور حق اندر بشر
صد بہا و عز و صد فر یافتے

مثنوی اردو

حق ہے وہ جس نے مجھے جانبر کیا
اپنے گہر سے بہی مجھے بہتر کیا

حق کا ہے اُس خانۂ گل پر کرم
اُس سے بڑہ کر ہی مرے دل پر کرم

کرتے ہین باہر سے گر اُس کا طواف
رہتا ہے اغیار سے یہ گہر ہی صاف

پہر کے سیکڑون گرد حق کو شاد کر
دیہکر مجکو خدا کو یاد کر

ہے میری خدمت یہی طاعاتِ خدا	تا نہ مجھ سے حق کو تو سمجھے جدا
کھول کر آنکھون کو مجھپر دیکھہ تو	تو رحق کو میرے اندر دیکھہ تو
دید میری خانۂ حق کی ہے دید	پا لیا کعبہ کو تو نے بایزید

بلکہ کعبہ ظاہر بھی کعبہ باطن کی زیارت کرنیوالون مین سے ہے چنانچہ ایک بزرگ نے دیکھا کہ کعبہ راہ مین رابعہ عدویہ کے استقبال کو آیا اور اُسکے سر کے گرد طواف کرتا تھا اور ایسا ہی منقول ہے شیخ سہیل عبداللہ تشتری قدس اللہ سرہٗ سے کہ کہا ہے اُنھون نے کہ مینے مکہ معظمہ کے رستے مین ایک بڈھے کو دیکھا کہ عصا پہ سر کو باندھے ہوئے اور عصا ہاتھہ مین لئے ہوئے چلا جاتا تھا مینے اپنے دل مین جانا کہ یہ ضعف اُسکو شاید فاقون کے سبب سے ہوگا اور مینے اپنی جیب مین ہاتھہ ڈالا کہ اُسکو کچھہ دون وہ فراست سے جان گیا اور تعجب سے دانتون مین انگلی دی اور اُسیوقت اُسنے ہاتھہ اوپر کو کیا اور ایک مٹھی زر کی لیکر دکھائی اور کہا کہ تو جیب سے لیتا ہے اور ہم غیب سے یہ کہکر آنکھون سے پوشیدہ ہوگیا مین حیرت مین رہا یہانتک کہ عرفات مین پہنچے اور دیکھا مین نے کہ ایک شخص کے گرد کعبہ طواف کرتا ہے جب آگے بڑہکر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہی بڈھا ہے جب اُسنے مجھے دیکھا تو کہا کہ اے سہیل جس شخص نے کعبہ کے ارادہ سے راہ مین قدم رکھا ہے وہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اور جس نے حضرت عزت کے جمال با کمال کا قصد کیا اور اپنی نیستی کے رستے پر قدم رکھا اُس کا طواف کعبہ کرتا ہے رباعی

کعبہ ہر شب بطواف دل ما می آید	بوی ارباب وفا از گل ما می آید
نیست سر منزل ما لائق ہر نامہ و پیک	ہر کہ اہل ست بسر منزل ما می آید

قطعہ اردو

کعبہ کرتا ہی طواف آکے ہمارے دل کا	سونگھیے عطر وفا آپ ہمارے گل کا
دخل نا اہل کو ہوتا نہین اس منزل مین	اہل ہووے تو لے راہ کچھہ اس منزل کا

سا توان لمحہ طاعات و عبادات مین سے ہر ایک کے لئے صورت مقرر ہے اور صورت قالب کی مانند ہے اور معنی روح کے مانند جو شخص صورت کیطرف متوجہ ہوتا ہے وہ معنی سے محروم رہتا اور جو معنی مین غور کرتا ہے وہ منزل مقصود مین قدم رکھتا ہے اور نہایت

حج مین اسرار بہت ہین اور اُنکا اعتبار اسرار کے قدر ہے منقول ہی حضرت ابراہیم دمشقی رحمہ اللہ علیہ سے آپنے فرمایا کہ مینے عرفات مین دیکھا کہ ایک جوان ایک پتھر کی آڑ مین بیٹھا ہے اور ہر بار سر اُوپر کو کرتا ہے اور کچھ پڑھتا ہے پھر سر جھکا لیتا ہے اُسکے نزدیک گیا مین تاکہ سنون وہ کیا پڑھتا ہے ناگاہ اُسنے سر اُٹھایا اور یہ شعر پڑھا **قطعہ**

فَلَا اَطُوْفُ بِبَیْتِ الطِّیْنِ وَالْحَجَرِ	اِلَیْكَ قَصْدِیْ یَا مَسْئُوْلِیْ
لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ حَجٌّ وَّمُعْتَمَرٌ	وَاَنْتَ یَا سَیِّدِیْ حَجِّیْ وَمُعْتَمَرِیْ

قطعہ اردو

نہین طواف مین کرتا ہون سنگ اور گل کا	تو ہی ہی مقصد و مسؤل اس مرے دل کا
تمام کرتی ہے مخلوق حج اور عمرہ	یہ حج و عمرہ تو ہی ہی اس اپنے مائل کا

اور وہ جوان نہایت ضعیف تہا مین گمان کرتا تہا کہ شاید ابہی انتقال فرمائے جب مین مکہ مین آیا ایک شب حرم مین تہا کہ ناگاہ ایسا ابر سیاہ پیدا ہوا کہ جہان تاریک نظر آنے لگا اور ایسی تیز ہوا چلی کہ شمعین اور چراغ سب گل ہوگئے اسمین ایک نور ظاہر ہوا مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید کوئی بہت بڑا بزرگ شخص طواف کو آیا ہے کیا دیکہتا ہون کہ وہی جوان ہے اور اُسوقت دروازہ بیت اللہ کا بند تہا جب وہ جوان دروازہ کے پاس پہنچا خود بخود کہل گیا وہ اندر داخل ہوا اور ایک گہڑی اندر رہا بعد اُسکے باہر آیا اور ہر رکن پر گیا اُسکے لئے ہر ایک رکن سے دو ہاتہ باہر نکلے اور اُس سے مصافحہ کیا پہر اُسنے طواف الوداع ادا کیا جب فارغ ہوا اسطرح وداع شروع کیا وَدَاعًا لَا یَعُوْدُ اِلَیْكَ بعد اُسکے جلد باہر جانے کا ارادہ کیا مین بہی اُسکے پیچہے روانہ ہوا کہ اُس سے ملون ہر چند مین جلدی چلتا تہا پر اُس تک نہ پہنچ سکا اور وہ یہ شعر پڑہ رہا تہا شعر

هَاجَ شَوْقِیْ اِلٰی لِقَاءِ حَبِیْبِیْ	اَحَبَّ اَسْمِیْ اِلٰی حَبِیْبِیْ سَرِیْعًا
شوق ابہرا ہی مرے دل مین لقاے یار کا	جلد چلتا ہون کہ ہون مشتاق اس دیدار کا

جب مینے یہ سنا اور بہی زیادہ لپکا ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم نہ دوڑ کہ وہ دل کے پانون سے

---

۱ ترجمہ نہین طواف کرتا ہون مین اس مٹی اور پتہر کے مکان کا ۱۲ تیری طرف قصد ہے میرا اے میرے مقصود سب آدمی حج کرتے ہین اور عمرہ ۱۲ ۲ اے میرے سردار میرا حج اور عمرہ ہے ۱۲ ۳ ترجمہ وداع کرتا ہون مین تجکو ایسا وداع کرنا کہ پہر نہ عود کرون گا تیری طرف ۱۲ ۴ میرا شوق ابہرا ہے اپنے دوست کی لقا کی طرف دوست کہتا ہے کہ بہت جلد جاؤن اپنے دوست کے پاس ۱۲

جاتا ہی اور تو آب و گل کی قدم ٹہرا تا ہی اگر مقربان ملاء اعلی بہی اڑین تو اُس تک پہنچ سکین رباعی فارسی

براہ عشق چو پائے حدوث پے کردم
ازین سراچۂ فانی قدم زدم بیرون

بیک قدم کہ زدم ہر دو کون طی کردم
چو قصد بارگہ کبریائے وے کردم

قطعہ اردو

جب راہ عشق حق مین رکہا پائے جان کو
ایکدم مین ہم نکل گئے دنیا سے جب چلے

طے ایک قدم مین کر لیا دونون جہان کو
اُس کبریا کی بارگہ عز و شان کو

اٹہوان لمحہ تمام عمر مین ایکبار حج کے فرض ہونے مین یہ حکمت ہی کہ جماعت رحمت ہی اور حقتعالے مسلمانون کے اکٹہا ہونے کو دوست رکہتا ہے خاص کر عبادت مین اسی لئے ہر دن رات مین پانچوقت نماز مین جماعت مقرر فرمائی کہ محلہ کے مسلمان ہر نماز کیوقت محلہ کی مسجد مین اکٹہے ہوا کرین کہ آپسمین محبت والفت پیدا ہوتی رہی اور دلون کی کلفت دور ہوتی رہے اور ہر شہر و قصبہ مین جمعہ کی نماز فرض کی کہ ہر ہفتہ مین شہر کے سارے مسلمان ایک جا جمع ہوکر جمعہ کی نماز ادا کرین اور ایکدوسرے کے دیدار سے مسرور ہون اور جو جو رنج و الم دلون مین ہون وہ آپس کی الفت سے دور ہون اور اہل سواد و حوالی بلاد کے مردم امصار کے ساتہہ جمع ہونے کے لئے حقتعالے نے سال بہر مین دوبار عید کی نماز معین فرمائی کہ اہل امصار وساکنان قریات و دیار مین الفت و ملاپ پیدا ہو اور سارے جہان کے اہل اسلام کا اجتماع حاصل ہونیکے واسطے ساری عمر مین ایکبار حج اہل استطاعت پر فرض کیا پس سالک کو چاہی کہ مردانہ وار رضائے باخلاص اور اہل اختصاص کی متابعت کے ساتہہ سفر کعبہ اختیار کرے اور کمال صدق و یقین کے ساتہہ اس راہ مین قدم رکہے اور ارادت کے ہاتہہ سے اُنکا دامن مضبوط پکڑے طبیعت حیوانی کی سرائے قیام کو ترک کرے اور قوائے نفسانی کی قید سے چہوٹے اور آیہ کریمہ اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ کا دل مین دہیان کرکے گہر بار سے جدی اختیار کرے اور شیطان کے بہکانے سے دنیائے فانی کے مزخرفات کیطرف مائل نہو اور خالصاً للہ تعالی کی رضامندی کی غرض سے اس راہ کو طے کرے کہ حرم وصال و حریم اقبال سے محروم نرہے چنانچہ حضرت مخدومنا و مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی قدس اللہ سرہ السامی فی

Marfat.com

کعبہ شریف کی راہ چلنے کے آداب اور اسکی موقعیت و فضیلت کی بابت جن حدیثوں مرقوم فرمائی ہیں وہ یہ ہیں

ای ز رگِ ملت نازدہ سر حب دل
ماندہ ز حب وطنت پا بگل

خیز کہ شد پردہ کش و پردہ ساز
مطرب عشاق ز راہِ حجاز

یکدم ازین پردہ سماعی بکن
ہر چہ نہ زین پردہ و داعی بکن

دین ترا تا شود ارکان تمام
روی نہ از خانہ و پر کن مقام

ناقہ اگر نیست ترا زیر ران
ہر قدم فاقہ روان شو روان

گر نبود راحلہ باد پائے
راحلہ آر پاکن و در رہ درائے

گر بادیہ ہمت نبود دست رس
جلد قدم پائے فراز تو بس

ہبہبتہش بستہ بگرد و غبار
کردہ تہش میخ بخار استوار

پاشنہ از خندہ دہان کردہ باز
زاولہ ہا ریختہ انگبار

والہ و حیرت زدہ و مستہام
خندہ زنان گریہ کنان میخرام

پشت امید تو بخورشید گرم
بستر آسایش ات از ان گیب نرم

سایہ بفرقت کہ مغیلان کند
بہ کہ سراپردۂ سلطان کند

باد مخالف زدہ در دیدہ ریگ
پائے فرو رفتہ بہ تفسیدہ ریگ

بہ کہ نشینی بہ مہیب شمال
پائے فرو کردہ در آبِ لال

بانگ حدی بشنو و صوب درای
شو چو شتر گرم رو و تیز پای

راہ وفا مے سپرد میگذر
بر خسک خشک چو ریحان تر

پایہ بمیعاد تعبد رسان
رخت بمیقات تجرد کشان

رشتۂ تدبیر ز سوزن بکش
خلعت سوزن از تن بکش

ہر چہ بران بخیہ زدہ ماہ و سال
آی برون از ہمہ سوزن مثال

باز از بخیہ زدہ جامہ جوے
بوکہ ترا بخیہ نیفتد بروے

گر نہ ز مرگست فراموشیت
بہ کہ بود کار کفن پوشیت

لب بخشایا فتن کام را
نعرۂ لبیک زن احرام را

موی رہا کردہ و دل دردناک — سینہ خراشیدہ گریبان چاک
رو بحرم کن کہ دران خوش حریم — ہست سیہ پوش نگلد مقیم
صحن حرم روضۂ نیلد برین — روی بچنان صحن مربع نشین
قبلۂ خوبان عرب روی او — سجدہ شو خان عجم سوی او
بلو چو در دامنش آویختہ — غالیہ در جیب جہان ریختہ
تا نشکند شیشۂ ناموس و ننگ — کردہ نہان در تہ دامانش سنگ
باز شکن دامن شب رنگ او — دیدہ سرمہ کش از سنگ او
سنگ سیاہش کہ ہزاران گدہ ست — دست تمنات یمین اللہ ست
چون تو ازان سنگ شوی بوسہ چین — بوسہ زن دست کہ گشتی زمین
بر سر گردون زنی از فخر کوس — گر رسدت دولت این دست بوس
سوی قدم گاہ خلیل اللہ ای — پے چو پیاپے برہش دیدہ سای
پاے مروت بسر مردہ نہ — چہرہ صفوت بصفا جلوہ دہ
تا نشود در عرفاتت وقوف — کے شود از راہ نجاتت وقوف
کبش منی مینی زیر خون + — نفس دنی را بفنا کش زبون
سنگ بدست آر بروی حمار — دیو ہوا را کن ازان سنگسار
چون دل ازین شغل بپردا ختی — کار حج و عمرہ بہم ساختی
شکر خدا گوی کہ توفیق داد + — رہ بسوی خانہ خویشت گشاد
ورنہ کہ آرد کہ بدان رہ برد — گرچہ شود مرغ بدان رہ پرد

نظم اردو

عشق حق سے بخبر ہے ترا دل — لے محبت میں وطن کی پا بہ گل +
کب تلک تو یوں رہیگا بے حسب — پردہ غفلت کو دل سے دور کر +
سوے رب البیت کر روے نیاز — ہو روانہ جانب ملک حجاز
کیوں پڑا ہے خاک غفلت میں ذلیل — اٹھ کے چل یہاں سے سوی رب جلیل

Marfat.com

گر نہ ہو ناقہ میسّر راہوار
مرکبِ ہمت پہ اپنے ہو سوار

گر نہ گھوڑا ہو وے تیری زیر ران
دونون ٹانگون کے ہو ٹانگن پر روان

چل مؤدب راہِ شاہنشاہ مین
پابرہنہ ہو کے چل اس راہ مین

پانون سے پاپوش کا کر بار کم
جلد جلد اس راہ مین رکھہ پیر قدم

تہ بتہ پانون پہ چڑھ جاوے غبار
خار کی میخون سے وہ ہو اُستوار

خندہ زن ہون ایڑیون کے زخم خار
آبلون کی ہو وین آنکھین اشکبار

حیرت و غم سے بیانِ عاشقان
چل کبھی ہنستا کبھی گریہ کنان

دھوپ سے خورشید کی ہو پشت گرم
بستر آرام ہو وے ریگِ نرم

ہو ہیلان سر پہ تیرے سائبان
خیمہ شہ کا ہو لطف اُس مین عیان

خاک آنکھون مین بھرے آندھی سے گر
اُس کو تو سمجھے کہ ہے کحل البصر

پانون گر جلنے لگے وہان وہ ریگِ گرم
اُس کو مثلِ آب سمجھے سرد نرم

جب سُنے بانگ حدی صوتِ درا
شتر کی مانند ہو تو تیز پا

اس طرح کانٹون پہ ہو تیرا گذر
جس طرح روندے کوئی ریحان تر

ہر گھڑی ذکر و عبادت مین گذار
کپڑے میقات تجرد پر اُتار

پارچہ احرام کا منظور کر
سوزنی کپڑے بدن سے دور کر

جس کے بخیے مین لگے ہین ماہ و سال
اُس سے باہر آ تو سوزن کی مثال

سوزنی جامہ کو کرتن سے جدا
تانہ اُدھڑے حشر کو بخیہ ترا

موت کو بھولا نہین تو بے محن
لے پہن جلدی سے خوش ہو کر کفن

باندھ کر میقات پر احرام تو
نعرۂ لبیک کا پے جام تو

بن سنورے ہون بال تن پر گرد ہو
ہو خراش سینہ و دل مین درد ہو

جب حرم مین پہنچے تو اس حال سے
ہو ٹپکتا عشق تیرے حال سے

دیکھے ان آنکھون نے وہان تجھ سا غریب
ایک معشوق سیہ پوش عجیب

روضہ جنت ہے وہ صحنِ حرم
بیچ مین اُس کے نگارِ محترم +

ہے نشست اُسکی مُربع شان سے
شانِ خوبان پست اُسکی آن سے

قبلۂ عالم ہے اُس کا روئے پاک
سجدہ گاہِ خلق و ہ ابروئے پاک

اُس کے دامن سے جو چھو جائے ہوا
عطر آگین ہو دماغِ دوسرا

ہین چھپائے زیرِ دامان اُس نے سنگ
توڑے وہ تا شیشۂ ناموس و ننگ

اُسکے کونے پر ہے ایک سنگِ سیاہ
نورِ حق ہے اُس کا وہ رنگ سیاہ

چومتا ہے مُنہ سے جو اُس سنگ کو
اُس سے کہوتا ہے گنہ کے رنگ کو

دل کو کرتا ہے سفید اور ہے سیاہ
نور کا ظلمت سے دکھلاتا ہے راہ

پائے جب یہ دولتِ دیدار تو
اور خدا کے گھر مین پائے یار تو

بوسہ ہو اُس سنگ کا تجکو نصیب
اور اپنے رب سے تو ہووے قریب

کس کو پھر اُس وقت تو خاطر مین لائے
فخر کا فوارہ گردون پر بجائے

پھر کرے اللہ کے گھر کا طواف
ہر کدورت سے ترا دل ہو وے صاف

آئے تو سوئے قدم گاہِ خلیل
اور کرے سجدہ پئے ربِ جلیل

پھر کہے جا کر تو مردہ پر قدم
تا مروت ہو نہ تیرے دل سے کم

تجھ مین صفوت کا بھی پھر ہووے اثر
اور ہووے تو صفا پر جلوہ گر

اور پھر عرفات مین حاضر ہو تو
ہووے واقف اور نہ کچھ قاصر ہو تو

کر منے مین ذبح پھر کبشِ منی
کرتا اور قتل یون نفس دنی

سنگریزی لیکے پھر جمرہ پہ مار
کرتا یون دیو ہوا کو سنگسار

کر چکے جب دل سے تو سارے یہ کام
حج اور عمرہ یہ تیرا ہو تمام

کرادا پھر عمر بھر شکرِ خدا
ہے وہ سب کامون مین تیرا رہنما

کیا بجا لاتا تو اس ارشاد کو
گر پہنچتا ہی نہ وہ امداد کو

گر ترا ہوتا نہ وہ مشکل کشا
پار ہوتا کیونکہ یہہ بڑا ترا

کیونکہ طے کرتا کوی اس راہ کو
اور بجا لاتا حکم شاہنشاہ کو

گر کوی زردار بھی ہوتا تو کیا
مُرغ گر بردار بھی ہوتا تو کیا

Marfat.com

اے طرب ہوتا ہے بے امداد حق	کونسا بورا بیان ارشادِ حق

نواں لمحہ کعبہ شریف کو جواہر یا زر و نقرہ سے نہ بنایا بلکہ سنگ و گل سے تیار کیا اسمین یہ حکمت ہے کہ خلقت جان جاوے کہ عزیز وہ ہے جس کو حقتعالی عزیز کرے اور خوار و ذلیل وہ ہے جس کو وہ ذلیل کرے چنانچہ فرمایا ہے تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

چو مارا بدنیا تو کردی عزیز	بہ عقبے ہمین چشم داریم نیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس	عزیز تو خواری نہ بیند زکس

نظم اردو

کیا تو نے دنیا مین ہمکو عزیز	تو عقبی مین بھی رکھہ ہماری تمیز
تو عزت و ذلت کا مختار ہے	جسے دے تو عزت وہ کب خوار ہے

حکمت اسمین کہ تمام شہرون اور قریون مین سے اس وادی بے آب و گیاہ کو اس تشریف سے مزین فرمایا یہ ہے کہ اطراف و اکناف سے اُس منبع اشراف کیطرف قصد کرتے ہین ان قاصدون کا صدق نیت و خلوص بنا رہے اگر حرم محترم ایسی جگہ ہوتا کہ وہان نعمتہاے گونا گون و عمارات نادر اور جملہ اجناس اطعمہ و ملابس کثرت سے موجود ہوتین تو ان آنیوالون کی غرضیتون مین میلان طبع و اغراض نفسانی کو دخل ہوتا اور حظوظ نفسانی فروض ربانی کے ساتھہ شریک ہو جاتے اسواسطے اس جنگل کو یہ اختصاص بخشا اور فرمایا بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ اور **دوسری حکمت** یہ ہے کہ یہ مقام اہل فقر و ریاضت اور منزل گاہ معتکفان صومعہ طاعت و عبادت کا ہو اور دنیا دار کہ اُنکی ہمت ہمیشہ خواہشات نفسانی مین مصروف رہتی ہے وہان قیام نکر سکین **تیسری حکمت** یہ کہ ارباب بصیرت و عرفای پاک سیرت کے دلون پر یہ بات روشن ہو جاوے کہ نعیم و متاع دنیا کی حقتعالی کے نزدیک کچھہ ہی قدر نہین ہے اگر ہوتی تو وہ اپنے اس گھر کو اُن چیزون کے ضرور آراستہ فرماتا اور انواع فواکہ و نعم کو وہان پیدا کرتا۔ **دسوان لمحہ** کعبہ ہر چیز کے درمیان کو کہتے ہین اور اس کا نام کعبہ اسواسطے رکھا ہے کہ زمین کی ناف ہے اور درمیان زمین کے واقع ہے اور یہ نظم بھی اسکی طرف اشارہ کرتی ہے **غزل**

لہ ترجمہ عزت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے ۱۲ سلہ ترجمہ اے بے کھیتی جنگل مین جسمین کھیتی نہین ہوتی ۱۲

Marfat.com

باد بہشت میوزد از خاک اطہرش	تریاق روح کن ز شمومم معطرش
ناف زمین ست کعبہ مگر ناف مشک شد	کاندر شمومم کرد اثر مشک اذفرش
دہلیز دار ملک الٰہی ست صحن او	فراش جبرئیلش و جاروب شہپرش

غزل

روان ہے یہان ہوائے خلد سے خاکِ اطہر سے	دماغِ روح تازہ ہے اُسی بوئے معطر سے
زمین کی ناف ہے کعبہ کہ نافہ مشک خالص کا	معطر ہے ہوا ایسی جو اُس کی مشک اذفر سے
وہ ہے اللہ کا گھر اور عالم صحن ہے اُس کا	اُسے جھاڑے ہے جبرئیلؑ امین جاروب شہپر سے

اور بیت اللہ و بیت الحرام و بیت العتیق و قبلہ بھی کعبہ کے نام ہین وجہ تسمیہ اول تین نامون کی ظاہر ہے اور قبلہ کے معنی کسی چیز کیطرف توجہ کرتا ہے پس جو کوئی کسی چیز کی جانب متوجہ ہوتا ہے اُس کا وہی قبلہ ہے اور دین اسلام مین تین قبلے ہین **اول** قبلہ گل ہے کہ عام مومنون کی توجہ اُس کی طرف ہے **دوسرا قبلہ** دل ہے کہ خاص مومنون کی توجہ اُس کی جانب ہے **تیسرا قبلہ** وجہ رب جلیل ہے کہ خاص الخاص یعنی عشاق کی توجہ کا مقام ہے چنانچہ فرمایا ہے

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ[1]

بیت

ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی	ما قبلہ راست کردیم بر سمت کبریائی

بیت

ہر قوم کا طریقہ و قبلہ جدا جدا ہے	پر اپنا قبلہ جان یہان روی کبریا ہے

گیارھوان لمحہ حج کے دو رکن ہین وقوف عرفات و طواف الزیارت اور طواف الزیارت وہ طواف ہے جو عرفات سے مراجعت کے بعد کرتے ہین اور احرام شرط ہے اس دلیل سے کہ احرام حج کے مہینون سے پہلے جائز ہے جیسے وضو نماز کے وقت سے پہلے درست ہے اور حج کے مہینے شوال و ذیقعدہ اور دس روز ذی حجہ کے ہین اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی اور رمی جمار واجب ہے اور باقی افعال و اقوال مفصل جو اُسوقت بجالاتے ہین سنت ہین یا مستحب اور کتب فقہ مین مفصل مرقوم ہین یہان صرف حکمت و اشارت مذکور ہوتی ہے اور

[1] ترجمہ سو جس طرف تم منہ کرو اودہر ہے اللہ تعالے کا وجہ یعنے ذات ۱۲

اور طواف مین بیشمار حکمتین ہین کہ اُنکو حق تعالی ہی جانتا ہے اُنمین سے ایک حکمت یہ ہے کہ محب جمال محبوب کی آرزو مین اُس کے کوچہ کی در و دیوار کا طواف کرتا ہے اور اُنکو بوسہ دیتا ہے چنانچہ مجنون کا حال منقول ہے کہ کوئی لیلی کا طواف کرتا تھا کسی نے اُس سے پوچھا کہ اس سے کیا حاصل ہے کہا کہ لیلے کا طواف کرتا ہون **بیت**

حاجیانرا کی بود بر گرد سنگ و گل طواف	بلکہ مجنونرا بود دیدار از در و دیوار دوست

بیت

یون طواف سنگ و گل پہ حاجیونکا ہے شعار	ڈہونڈہ مین ہین اُسکو در و دیوار سے دیدار یار

اشارت طواف مین یہ ہے کہ جب طواف کے سبب سے بلی کا جھوٹا کہ وہ درندونمین سے ہے پاک ہوگیا تو حق تعالی کے فضل و کرم سے امید ہے کہ طائفان بیت اللہ بھی گناہون سے پاک ہوجاوین **حکمت** احرام مین یہ ہے کہ ماجرون اور زایرون مین فرق ہوجاوے **مسئلہ** جب سالک احرام باندہتا ہے اُسکو شکار اور قید کرنا صید کا روا نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے حُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اگر دوسرے کو شکار بتا ہی دے تو اُسپر بھی شکار کی قیمت تصدق کرنی واجب ہے اگر ایک محرم نے دوسرے محرم سے کہا کہ فلان محرم سے کہدے کہ فلان مقام پر شکار ہے او، اُسنے اُس کے بتلانے سے شکار کیا اس صورت مین ان تینون پر جُدا جُدا جزاے صید واجب ہے **اشارت** حرمت صید مین یہ ہے کہ جس طرح صید جس کا پکڑنا مباح ہے احرام مین اُس کی ایذا اور قید کرنا حرام ہوا حق سبحانہ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ محرم پر بھی احرام کے باعث عذاب نہو اور اُس کے گناہ دور ہوجاوین اور اُس کی گرفت نہو **مسئلہ** جیساکہ حرم مین اُس کی حُرمت کے سبب سے حیوان سے تعرض کرنا روا نہین ہے اسیطرح درخت و گھاس کا اکھیڑنا بھی درست نہین ہے نہ خیال کرین کہ وہ خس ہے بلکہ دہیان کرین کہ حکم کس کا ہے **بارہوان لمحہ** محرم وہ ہے کہ مکہ معظمہ کی زیارت کا ارادہ کرے اور میقات پر سے احرام باندہے اور میقات پانچ ہین مدینہ منورہ کیطرف سے آنیوالون کا ذوالحلیفہ ہے اور عراق والون کا ذات العرق اور شام والون کا جحفہ اور نجد والون کا قرن اور یمن والون کا یلملم اور احرام یہ ہے کہ

۵ ترجمہ حرام ہے تمپر جنگل کا شکار جب تک تم احرام مین رہو ۱۲

۵ میقات

Marfat.com

کہ لباس عادتی اُتار کر ازار و ردا یعنی تہبند و چادر پر قناعت کرین اور سر و پا برہنہ لبیک کہتے
ہوئے مکہ کو روانہ ہون پس احرام کے بعد سیا ہوا کپڑا نہ پہنین پگڑی نہ باندہین بلکہ کوئی چیز سر
پر نہ رکہین موزہ و جوتہ نہ پہنین حکمت تبدیل لباس اور بن سے کپڑون کے پہننے مین یہ ہے
کہ جب ہم حد عدم سے عرصہ وجود مین آئے تہے اپنے فضل سے ہمکو پہنایا تہا اب ہی عالم عادت
سے عالم خلاف عادت کیطرف ہمارا آنا ہوا ہے لہذا لباس عادت ترک کر کے ننگون کی مانند حاضر
ہوئے کہ اپنی ستاری سے لباس ستر ہمکو پہناوے اور گناہون سے درگذرے اور حکمت منع
دستار اور سر کے کہولنے مین یہ ہے کہ دستار باندہنے اور سر کا ڈہانکنا عظمت کا نشان ہے یہان عظمت کو
چہوڑ کر خواری کے اختیار کرنے کا مقام ہے اور یہان کی خواری کا عظمت انجام ہے اور حکمت
موزون کے ممانعت کی یہ ہے کہ موزے و کفش سفر کا نشان ہے اب سفر کا انتہا ہے کفش و موزے
پانون سے اُتار دے اگرچہ اپنے اصل مقصود کو نہین پہنچا ہے لیکن وہ قریب ہے اور قرب کسی
چیز کی اسی چیز کا حکم رکہتی ہے دوسری حکمت اسمین یہ ہے کہ دوست کے مکان کے نزدیک
اظہار ادب کیواسطے یہ حکم فرمایا جیساکہ اس آیہ شریفہ مین اشارہ ہے فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ[1] مسئلہ
عورتین سر ڈہانکین فقط منہ پر دیکے اندر کہولے رہین اسطرح کہ چہرہ کو کپڑا نہ لگے اسلئے کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد کا احرام سر مین ہے اور عورت کا احرام منہ پر اور
تجرید لباس اور سر کے نہ مونڈنے مین اور راحت و آسایش نکرنے مین اور بہی کئی حکمتین ہین جو
ظہر مین آتی ہین پہلی حکمت یہ ہے کہ مخلوق کی بارگاہ ہونیکے ملازمون اور حق سبحانہ کی درگاہ
کے زیارت کرنے والونمین امتیاز حاصل ہو کہ سلاطین روزگار کی عادت ہے کہ اپنے ملازمون
کو ملازمت کیوقت تحسین و تزئین لباس کا حکم کرتے ہین اور جس پر اُنکی نظر عنایت زیادہ ہوتی
ہے اُس کا لباس بہی بہت اچہا ہوتا ہے اور حق تعالے کی عادت یون جاری ہے کہ اُس کی درگاہ
مین جو کوئی برہنہ اور دنیا سے زیادہ مجرد ہو کر حاضر ہوتا ہے اُسپر نظر رحمت زیادہ ہوتی ہے اور
وہ خلعت جود و کرم کیواسطے لایق و سزاوار تر ہوتا ہے اور خلق کا تفاخر خوشخوری و خوبصو
شے مین ہے اور اللہ تعالے کے نزدیک تفاضل گرسنگی و برہنگی مین ہے دوسری حکمت

[1] ترجمہ اتار ڈال دونون نعلین اپنی یہ حکم موسی علیہ السلام کو طور پر ہوا تہا ۱۲

اگر تجرید لباس کا حکم نہوتا اغنیا وامرا بہت اچھے اچھے لباس پہنتے اور فقرا شکستہ خاطر ہوتے **تیسری** حکمت اسلئے تجرید لباس کا حکم ہوا کہ خلقت جان جاوے کہ جب بغیر تجرد کے خانہ آب وگل کا تقرب میسر نہین ہوسکتا تو جناب عزت جل جلالہ کا تقرب ماسوی کے تجرد بغیر کیونکر متحقق ہوسکتا ہے **چوتھی** حکمت یہ ہی تجرد لباس اور سر و پا کی برہنگی موت و قیامت وحشر کو یاد دلاتے ہین کہ فرمایا ہے یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً **پانچوین** حکمت دیوانون اور مجنونون کی سات طرح کی ہوتی ہین **اول** لباس عادتی سر برہنہ ہونا **دوسرے** بھاگنا **تیسرے** اواز بلند کرنا **چوتھے** پہاڑنا **پانچوین** بال منڈوانے **چھٹے** ناخن نہ کتروانے **ساتوین** چلتے ہین خلاف عادت چلنا انہین سات چیزونکا پہان حق تعالی نے حکم فرمایا تا خلائق جانے کہ جیسے دیوانے مرفوع القلم ہوتے ہین ایسے ہی یہ اللہ تعالے کے عشق مین دیوانے یعنے حجاج بھی مرفوع القلم اور گناہون سے پاک ہین **تیرہوان** لمحہ اسمین کیا حکمت ہے کہ سنگ وگل جو ازل موجودات ہی اسکے سجدے وزیارت وطواف کا انسان کو کہ اشرف المخلوقات ہے حکم ہوا **جواب** کعبہ محک امتحان ہے کہ سرائے دنیا مین بندون کی آزمایش کے لئے بنایا ہے جو کوئی حق تعالی کے ماسوا کیطرف توجہ رکھتا ہے اُسکے سفر کا انتہا کعبہ مین پہنچنا ہے اور جو کوئی ماسوای حق کے جانب توجہ نہین رکھتا اور اُس کے سوا اور کو نہین چاہتا ہے اُس کا سفر بے نہایت ہے اور رضا و دیدار الٰہی کے مقام پر پہنچکر تمام ہوتا ہے پس جو گل سے تعلق رکھتے ہین اُسکے ظاہر سے خوش ہوتے ہین اور جو دل سے متعلق ہین کعبہ اُن سے ارجمند ہوتا ہے قاصدان کعبہ وصال کو عشق تیز رفتار کا مرکب طرفۃ العین مین اقصاے مقصد پر پہنچاتا ہے اور طائفان کعبہ صوری مطلع منازل اور مشقت بیشمار کے بعد زیارت بیت الحرام سے مشرف ہوتے ہین آستانہ عشق ومحبت کے بہت سے ایسے مجاور رہتے ہین کہ اُنہون نے ثبات واستقامت کے قدم طریق حقیقت مین جمادیے ہین اور پائون استغنا کے دامن مین بیٹھے ہین حضرت عزت جل شانہ نے اپنے مکرمت سے کعبہ کو اپنی زیارت کیواسطے پسند کیا ہے اور عشق ومحبت کی سرمایہ سے بے بضاعت بھی بہت ہین

سلہ ترجمہ اُٹھاے جاوین گے آدمی قیامت کو ننگے ننگے ۱۲

کہ حوادث زمانہ کے میدانون مین مدتون سرگردان رہے اور کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے
دوسری حکمت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ تھے اُنکی اولاد کے دلون مین یہ خیال نہ سماوے کہ
وہ اس فضیلت کے مستحق ہین اور یہ سعادت اُنکا خاصہ ہے بلکہ جسکے سجدے کے لئے امر آلہی ہو
وہی اُسکی سزاوار ہے اگرچہ بے مقدار ہو اسلئے انکو کہ افضل موجودات واشرف مخلوقات ہین اور
مسجود ملائکہ و مستحق کرامت ہین حکم ہوا اور اِن پر فرض عین ہوا کہ کعبہ کی طرف سجدہ کرین اور
اُس کا طواف کرین اور حقیقت مین مسجود و معبود حقیقی ان دونون فرقون بلکہ سارے اہل جہان کا حق
سبحانہ وتعالے ہے اور اُس کی عبادت مین اُسکے غیر ہرگز شریک نہین ہین وہان آدم قبلہ تھا اور
حق مسجود تھا اور یہان کعبہ قبلہ ہے اور حق معبود ہے **تیسری حکمت** ملائکہ تمام مخلوقات سے
زیادہ لطیف ہین اور حق تعالے نے اُنکو اُنکے غیر کے سجدے کا حکم فرمایا یعنے آدم علیہ السلام کا
اسمین یہ نکتہ تھا کہ مقصود جہان کی ساری چیزونکے پیدا کرنے سے صرف آدم تھا علیہ السلام نہ اُس کا
غیر اور یہان انسان کو اپنے ہمجنس یعنے مٹی کیطرف سجدے کا حکم کیا اور کسی غیر کیطرف نہ کیا اسمین
یہ اشارت ہے کہ جو جنس و متاع گران بہا اُسمین ہے وہ کسی مخلوق کی ذات مین نہین ہے چنانچہ
فرمایا ہے وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ **فرد**

آنچہ در آدم ملایک دیدہ بود		آدم ار دیدی بخود کردی سجود
دیکھا آدم مین فرشتون نے تھا وہان جس بات کو	بیت	دیکھتا آدم تو سجدہ کرتا اپنی ذات کو

اور بغیر اپنی شناخت کے آدمی خدا یتعالی کو بھی نہین پہچان سکتا کہ فرمایا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اور اس شناسائی کے نتائج مین سے ایک یہ ہے کہ جانے اور یقین کرے کہ
حق تعالے کی نظر رحمت میرے حال پر تمام مخلوقات سے زیادہ ہے **مروی** ہے حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا خدتعالی ہر روز ایکسو بیس نظر رحمت
کی برکت سے قتل وایذاے اہل حرم چار مہینے مین حرام فرمائے اسلئے کہ چار مہینے کو ایکسو
بیس روز ہوتے ہین چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا اور آپنے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ

لہ اور نشان اللہ تعالے کی قدرت کے تمہارے نفسونمین ہین پس نہین دیکھتے تم ۱۲ جس نے پہچانا اپنے نفس کو پس تحقیق اُسنے پہچانا اپنے

یَنْظُرُ اِلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ ثَلَاثَمِائَةٍ وَّسِتِّیْنَ نَظْرَةً اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ
یعنے حق تعالی اپنے بندون پر ہر روز تین سو ساٹھہ بار نظر رحمت فرماتا ہے اور ان تین سو
ساٹھہ دن کے بارہ مہینے ہوتے ہین جس کی جنر اس آیہ شریفہ مین دی ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَیْ عَشَرَ شَهْرًا اسواسطے ان نظرون کی برکت سے بارہ مہینے یعنی ہمیشہ
قتل و ایذاے مؤمن حرام فرمائی ہے اور اس سے تمام مخلوقات پر بندہ مومن کا شرف ثابت
ہے چو دہوان لمحہ اگر قاصد خانہ کعبہ احرام کے وقت حج کا ارادہ رکھتا ہے اس طرح
نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اور جو فقط عمرے کا ارادہ ہے یون
نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ اور اگر حج و عمرہ دونون کا ارادہ
رکھتا ہے تو اسکی یہ نیت ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ
یعنے اے خدا مین ارادہ حج و عمرہ کا رکھتا ہون پس آسان کر وہ دونون اور قبول کر ان دونونکو
مجھسے اور پھر احرام جب ہوتا ہے کہ نیت کے بعد ہی لبیک ہی کہے اسوقت سے بعض افعال
طبعی جنکی ممانعت ہے محرم پر حرام ہو جاتے ہین یہانتک کہ ایک بال ہی نہین اکھاڑ سکتا اور
لبیک یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَلَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ۰ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ وَلَا شَرِیْكَ
لَكَ یہ لبیک ہر نماز کے بعد اور راہ مین جب کہین اونچائی پر چڑھے یا کہین نچائی مین اترے
یا جب کسی قافلہ سے یا مسلمانون کے گروہ سے ملے اور جب چاہے کہتا رہے یہانتک کہ بعد
عرفات جمرہ پر پہلے کنکر مارے مترجم عرض کرتا ہے مسائل حج اور دعائین ہر ہر مقام کی
عاصی نے رسالہ مین مفصل لکھی ہین ملاحظہ فرمائین اور جب طواف کرے اس طرح نیت
کرے نَوَیْتُ اَنْ اَطُوْفَ بِهٰذَا الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ سَبْعًا کَامِلًا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور جب چاہے کہ حجر
اسود کا بوسہ لے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا

۱ ترجمہ تحقیق اللہ تعالی دیکھتا ہی ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کیطرف ہر روز تین سو ساٹھہ بار نظر رحمت سے آخر حدیث تک ۱۲
۲ ترجمہ بیشک گنتی مہینونکی اللہ تعالے کے نزدیک ہی بارہ مہینے ۱۲ ۳ ترجمہ ای اللہ مین حج کا ارادہ رکھتا ہون پس اسکو آسان کر
میرے لئے اور قبول کر مجھسے ۱۲ ۴ ترجمہ ای اللہ مین ارادہ عمرے کا رکھتا ہون پس اسکو آسان کر میرے لئے اور قبول کر مجھسے ۱۲ ۵ ترجمہ ای
اللہ مین ارادہ حج اور عمرے کا رکھتا ہون پس ان دونون کو آسان کر میرے لئے اور ان دونونکو قبول کر مجھسے ۱۲ ۶ ترجمہ ای اللہ حاضر ہی بندہ تیرا
حاضر ہو بندہ تیرا نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہی بندہ تیرا تحقیق حمد ہر قسم کی اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک تیرا ہی نہین کوئی شریک تیرا ۱۲ ۷ ترجمہ ۲

بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور جب
طواف مین خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ
حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا الْمَقَامُ عَائِذٌ بِكَ مِنَ النَّارِ
اَللّٰهُمَّ بَيْتُكَ عَظِيمٌ وَوَجْهُكَ كَرِيمٌ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ حَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ وَاكْفِنِيْ
مَئُوْنَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ جب کن عراقی پر پہنچے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالشَّكِّ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ
فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ جب حطیم کے پاس پہنچے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ
عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَاَسْقِنِيْ مِنْ كَاْسِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَرْبَةً طَيِّبَةً لَا اَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا جب کن شامی پر پہنچے یہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ
يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ يَا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ وَجب کن یمانی پر پہنچے یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ جب سات بار طواف کر چکے آخر مین جب
حجر اسود کے پاس جاوے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ بِرَحْمَتِكَ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْحَجَرِ مِنَ الْفَقْرِ

---

۱ ترجمہ تیری کتاب کو اور وفا کی ہے تیرے عہد کی اور اتباع کیا ہے تیرے نبی کی سنت کا وہ محمد ہین اُنپر درود اللہ تعالیٰ کا اور سلام ۱۲ ۲ ترجمہ
اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ امن تیرا امن ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور اس مقام پر پناہ مانگتا ہون تجھہ سے آگ سے ۱۲
اے اللہ گھر تیرا بہت بڑا ہے اور ذات تیری بزرگ ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے حرام کر میرے گوشت اور میرے خون اور میری ہڈیون کو
آگ پر اور کفایت کر مجکو میری دنیا و آخرت کے کامون مین اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۱۲ ۳ ترجمہ اے اللہ مین پناہ
مانگتا ہون تجھہ سے شرک و شک و نفاق سے اور بُرے چلن سے اور بُری صورت ہو جانے سے مال مین اور اہل و اولاد مین ۱۲ ۴ ترجمہ اے
اللہ سایہ دے مجکو اپنے عرش کے سایہ مین اُس دن کہ نہو سایہ مگر ترا سایہ اور پلا مجکو اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاسہ سے درود اللہ تعالیٰ کا
اُنپر اور سلام ایسا شربت پاک کہ اُسکے بعد کبھی پیاسا نہ ہون گے ۱۲ ۵ ترجمہ اے اللہ کر اُسکو حج مقبول اور سعی شکر کیگئی اور گناہ بخش دیا گیا اور تجارت بے لوٹے کی اے
زبردست اے بخشش والے اے رب بخشدے اور تجاوز کر اُس چیز سے کہ تو اُسکو جانتا ہے ۱۲ ۶ ترجمہ اے ہمارے رب دے ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اے اللہ
مین پناہ مانگتا ہون تجھہ سے کفر سے اور فقر سے اور زندگی اور موت کی فتنہ سے ۱۲ ۷ ترجمہ اے اللہ بخشدے مجکو اپنی رحمت سے میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ رب حجر کے فقر سے

(۱۲ منہ)

Marfat.com

وَالدَّيْنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَضِيْقِ الصَّدْرِ وَمِنْ خِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور جب عرفات پر پہنچے یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ قِدْوَةٍ عَدَدُهَا وَاَقْرَبُهَا مِنْ رِضْوَانِكَ وَبَعِّدْهَا مِنْ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهُكَ الْكَرِيْمُ فَيَجْعَلُنِيْ بِمَنْ هُوَ يُبَاهِيْ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ جب مزدلفہ مین پہونچے یہہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا مُزْدَلِفَةُ جَمَعْتَ فِيْهَا السَّنَةَ مُخْتَلِفَةً تَسْاَلُكَ حَوَائِجَ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ دَعَاكَ فَاسْتَجَبْ وَتَوَكَّلَ فَكَفَيْتَهُ اور جب مشعر الحرام پر پہنچے یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ اور جب منا مین پہنچے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنًى فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ

پندرہوان لمحہ کعبہ معظمہ کی ابتدائے بنا مین اخبار مختلف وارد ہین چنانچہ روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ اول اس گھر کو حضرت آدم علٰے نبینا و علیہ السلام نے بنا کیا اُسکے بعد اُنکی اولاد بناتی رہی پھر حضرت نوح علیہ السلام کیوقت آب طوفان مین غرق ہوگیا اور ایک ٹیلا ریت و سنگریزہ سُرخ کا بن گیا اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک اسی صورت پر رہا پھر اُنہون نے بحکم الٰہی اُسکو تعمیر کیا بعد ازان قوم عمالقہ نے بنایا اُسکے بعد قبیلہ جرہم نے بنا کیا اُسکے پیچھے عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا بعدہ جب حجاج بن یوسف نے عبداللہ کو شہید کیا بیت اللہ کو مسمار کرکے اُسی صورت پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تھا نئے سرے سے بنا دیا

---

۱ اور دین اور عذاب قبر اور دل کی تنگی سے اور رسوائی سے دنیا و آخرت مین ۱۲ ۲ ترجمہ اے اللہ کر اُسکو بہتر اور نزدیک اُسکو اپنی رضامندی سے اور دور کر اُسکو اپنے غضب سے اے اللہ تجھپر ایمان لایا مین اور تجھپر بروسہ کیا مینے اور تیری طرف توجہ کی مینے اور تیری ذات بخشش کرنیوالی ہے پس کردے مجکو اُسکی مانند کہ تعریف کیا گیا ہے اُسکے ساتھ اور اُسکی مانند جو بہتر ہو مجھسے ۱۲ ۳ ترجمہ اے اللہ یہ ہے مزدلفہ جسمے کی تونے اسمین خلایق مختلف مانگتا ہو نہین تجھسے اپنی حاجتین پس کر مجکو اُنمین سے جو مانگتے ہین تجھسے اور تو بتا ہے اُنکو اور اُنمین سے کہ وہ توکل کرتے ہین تجھپر اور تو کافی ہوتا ہے اُنکو ۱۲ ۴ ترجمہ اے اللہ مشعر الحرام اور شہر حرام اور ماہ حرام اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کیواسطے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح

ب وہی بنا ہے حجاج موجود ہے اور روضۃ العلما مین مسطور ہے کہ جب آدم علے نبینا و علیہ السلام
دنیا مین آئے اور عبادت کے لئے حق تعالے سے مکان کی درخواست کی تو رب غفور نے بیت
المعمور مین پرتار دی کہ یاقوت بہشتی سے بنی ہوئی تہی اور اسے کعبہ کے مقام پر نصب کیگئی اور
آدم علیہ السلام کو اسکے طواف کا حکم ہوا اور اسی سبب سے انکی توبہ قبول ہوئی اور بیت المعمور قبہ
کی صورت پر تہی اور اسکے دو دروازے تہے زمرد سے بنے ہوئے ایک شرق کیجانب دوسرا
غرب کی سمت اور اسمین سونے کی قندیلین تہین آفتاب سے بہی زیادہ روشن اور حجر اسود اس زمانہ
مین ایک پارہ یاقوت سفید تہا اور اس مکان مین ایک کرسی تہی کہ آدم علیہ السلام اسپر بیٹہتے
تہے اور اور کئی ہزار فرشتے اسکی حفاظت پر مامور تہے کہ شیطان کو اسمین داخل ہونے اور اسپر
نظر کرنے سے منع کرتے تہے جب آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی اسکو آسمان پر لیگئے اور آدم
علیہ السلام کی اولاد نے اس کی جگہ مٹی اور پتہر سے مکان بنالیا جو طوفان مین غرق ہوگیا جب ابراہیم
علیہ السلام کو بنائے بیت اللہ کا حکم ہوا کہ بہ مقام و مقدار بیت المعمور تعمیر کرے ابراہیم علیہ السلام
کو اس کی مقدار معلوم نہی اسلئے انہون نے جناب الٰہی مین اس امر کی انکشاف کی درخواست کی
اور حق تعالے نے اوپر بیت المعمور کے مقام و مقدار کو ظاہر کیا اسمین اخبار مختلف ہین **اول یہ**
کہ حق تعالے نے ایک ابر کو حکم فرمایا کہ جہان بیت المعمور تہا اسنے وہان سایہ ڈالا اور اس ابر کو
سر تہا اور زبان جس سے اسنے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میرے سایہ کے مطابق بنا کرو اور
اس رہنمائی کے سبب اس ابر کو حضرت رب العزت سے خطاب ہوا کہ تو نے ہمارے خلیل کو
رہنمائی کی اسواسطے ہم تیرے اس عمل کی جزا ضائع نہین کرتے ہین چند روز ہوے مکہ معظمہ پر
توقف کر جب حضرت سیدآخرالزمان پیدا ہون تو اوپر سایہ گستر ہو **دوسرے یہ** کہ ایک مکڑی
کو حکم ہوا اسنے مطابق دور بیت المعمور کے احاطہ بنا دیا حق تعالی نے اسکو خطاب کیا کہ تو ہمارے
خلیل کی قبلہ نما ہوئی ہے تیرے اس عمل کی یہ جزا ہے کہ ہمارے حبیب سرور انبیا علیہم الصلوٰۃ
کے در غار پردہ دار اسرار بنے جب ابراہیم علیہ السلام باشارے غیبی کعبہ شریف کو تعمیر کرنے لگے
تو جبرئیل علیہ السلام پتہر لاتے ہے اور اسمعیل علیہ السلام انکو پکڑاتے ہے اور وہ تعمیر فرماتے ہے
جب اس کی دیوارین بلند ہوئین کہ انکا ہاتہہ نہ پہنچتا تہا حق تعالی نے ایک پتہر کو حکم فرمایا اسقدر کہ

Marfat.com

اُسپر کھڑے ہوکر ابراہیم علیہ السلام چُنائی کرین جب پتھر اور گارہ لینے کا ارادہ کرتے وہ پتھر نرم
ہوجاتا اور جب چاہتے کہ دیوار پر رکھین وہ اونچا ہوجاتا اسی پتھر کا نام مقام ابراہیم ہے
سُولھوان لمحہ جب حضرت خلیل بحکم رب جلیل کعبہ تعمیر کرچکے حکم ہوا کہ سات بار اس کا طواف
کر جب طواف ادا کرچکے وحی آئی کہ خلایق کو اُسکے حج کے لئے بُلا چنانچہ فرمایا ہے وَاَذِّنْ
فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ [۱] ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میری آواز سارے آدمیون کو کیونکر پہنچے گی
خاص کر اُنکو جو ابھی اصلاب وارحام مین ہین فرمایا کہ بُلانا تیرا کام ہے اور آواز کا پہنچانا ہمارا
کام ہے ابراہیم علیہ السلام کوہ ابوقبیس پر چڑھے اور ندا کی اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ بَنٰی بَیْتًا
وَاَمَرَکُمْ اَنْ تَحُجُّوْہُ فَحُجُّوْہُ [۲] حقتعالی نے اُنکی آواز کو جہان کے اطراف واکناف مین منتشر کردیا
اور تمام خلایق کو جو اُسوقت جن اور انس مین سے عالم مین موجود تھے سُنوادیا اور جو آپنے
آبا کی اصلاب اور اُمہات کے ارحام مین تھے اُنکو بھی پہنچا دیا۔ جیساکہ حقتعالے نے ابراہیم
علیہ السلام کی آواز جانورونکو اور چیونٹی کی آواز سلیمان علیہ السلام کو۔ اور پیراہن یوسف
علیہ السلام کی بو یعقوب علیہ السلام کو اپنی قدرت کاملہ سے پہنچائی تھی۔ الحاصل یہ کہ ہر مومن و کافر
مطیع و عاصی سب آواز سُننے مین شریک تھے لیکن توفیق حج اُنہین کو ہوئی جو علم الٰہی
مین حج کرنیوالے تھے جنہون نے ایکبار اجابت کی وہ ایکبار خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف
ہونگے اور جنہون نے دو یا کئی بار جوابدیا وہ اُتنی ہی دفع مشرف ہونگے حکمت حق تعالے
نے کعبہ کی دعوت کو ابراہیم علیہ السلام کیطرف منسوب فرمایا اور جنت کی دعوت کو اپنی طرف
کہ فرمایا ہے وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ [۳] اسمین یہ حکمت ہے کہ رحیم و کریم جب کسی کام کا بندون کو
حکم فرماتا ہے جسمین کچھ مشقت و تعب و ضرر و ہلاکت ہوتی ہے اُس امر کے درمیان مین واسطہ
ظاہر کرتا ہے یا اُسکو بلفظ مجہول فرماتا ہے جیساکہ اہل دوزخ کی دعوت کو دوزخ کیطرف نسبت
کیا اور فرمایا تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی [۴] اور روزہ مین مجہول کا صیغہ لائے کہ فرمایا کُتِبَ

---

[۱] ترجمہ اور اذان دے آدمیون کے لئے حج کی ۱۲ [۲] ترجمہ اے آدمیو اب تمہارے رب نے بنایا ہے گھر اور حکم کیا تمکو۔ اس گھر کے حج کرنے کا پس حج
کرو ۱۲ [۳] ترجمہ اور اللہ تعالے بلاتا ہے جنت کی طرف ۱۲ [۴] ترجمہ دوزخ بلاتی ہے اُسکو جس نے اللہ تعالی کی طرف
سے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ۱۲ [۵] ترجمہ باقی ہے (بقیہ صفحہ ۲۶۳)

Marfat.com

لیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم اور حبل مرمین الطاف وعنایت کی خوشخبری
ورد رضا ولقا کا وعدہ ہوتا ہے اسکو اپنی ذات پاک کیطرف نسبت فرماتا ہے اور درمیانمین
واسطہ یاد نہین فرماتا اور اسکو تلفظ معلوم لاتا ہے چنانچہ فرمایا ہے یدعوکم لیغفر لکم اور
کتب علی نفسہ الرحمۃ پس حج کرنے اور اسکی راہ مین ایک قسم کی تکلیف ہی اسلئے اسکی ادا نمیں
ابراہیم علیہ السلام کو واسطہ گردانا اور دخول بہشت کی دعوت کو اپنی طرف اضافت فرمایا اور
دعوت چار طرح کی ہے ظاہری و باطنی و تصریحی و کنایتی **دعوۃ ظاہری** انبیاء علیہم السلام
کا بلانا ہے ایمان کی طرف اور **دعوۃ باطنی** عقل کا بلانا ہے حق و ایقان کی جانب اور
دعوت تصریحی علماء کی دعوت اور ناصحون کی نصیحت ہی اور **دعوت کنایتی** سفید
بالون اور پیری و ضعف وغیرہ کا ظاہر کرنا ہے اور جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالی دعوت کو قبول
کرے وہ بغیر مرکبون اور سواریون کے اس راہ کی منزلون کو نہین قطع کرسکتا اور مراکب چار ہین
اول توفیق دوسرا عقل تیسرا علم چوتھا معرفت اور حضرت رب العزت جل جلالہ کعبہ
شریف کی تطہیر کو ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی طرف اضافت فرماتا ہے کہ ان طہرا بیتی
للطائفین اور جان و دل کی تطہیر کو اپنی ذات پاک کی طرف فرماتا ہی ویطہرکم تطہیرا
نکتہ اسمین یہ ہی کہ وہ جو خلق کے لئے ہے اسکے تطہیر کی دلالت بندون کو فرمائی اور وہ جو اپنے لئے
ہے اسکی نسبت اپنی جانب کی اور **حدیث** شریف مین وارد ہے کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے کہا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکی ضیافت کرین اور وہ قبول
نکرے اسنے گناہ کیا اللہ تعالی اور اسکے رسول کا اگرچہ وہ روزہ دار ہو اسمین یہ نکتہ ہی کہ بندون
کی دعوت قبول نکرنے سے جب گناہ لازم آتا ہی حق تعالی کی دعوت نہ قبول کرنیسے بالاولے
گنہگار ہوگا سترہوان **لمحہ** حقتعالی نے فرمایا ہے ومن دخلہ کان اٰمنا یعنی جو خانہ
کعبہ مین داخل ہوا قتل و حد سے بیخوف ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ گناہ سے بیخوف ہوتا ہے
جیسے زیارت کرنیوالے اسمین داخل ہونے کی بزرگی کے سبب سے قبولیت توبہ کے سزاوار اور گناہون

---

۱ تمپر فرض روجیسا کہ اوپر لکھے گئے ہین جو تم سے پہلے تھے ۱۲ ۲ ترجمہ اللہ تعالی بلاتا ہی تمکو اسلئے کہ تمکو بخشدی ۱۲ ۳ ترجمہ ہی کہ پاک کرو
تم دونون میرے گھر کو طواف کرنیوالون کے لئے ۱۲ ۴ ترجمہ پاک کرتا ہون مین تمکو پاک کرنا ۱۲ ۵ ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

اور گناہون سے پاک ہوجاتے ہین مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کے
ہین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور اُن سے پوچھا مَا تَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ دَخَلَہٗ
كَانَ اٰمِنًا کہا ابی خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے لَا یُقَامُ عَلَیْہِ الْحَدُّ وَلَا یُقْتَلُ حَتّٰی یَخْرُجَ حاصل
معنی یہ کہ اقامت حدود و قصاص نکرو جبتک باہر نہ آوے پھر امام ابو حنیفہ نے حضرت امام جعفر سے
پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہین اُنہون کہا نے کہ آپنے علم روایت سے فرمایا ہے اور ہمکو علم وراثت سے
ایسا پہنچا ہے کہ مَنْ دَخَلَ الْاِیْمَانَ اَمِنَ مِنْ عَذَابِ الرَّحْمٰنِ منقول ہے وہب بن منبہ رضی اللہ
عنہ نے کہا ہے کہ مینے تورات مین دیکھا ہے کہ حقتعالی قیامت کے روز سات لاکھ فرشتونکو بیت
الحرام کی طرف بھیجے گا ہر ایک کے پاس ایک زنجیر سونے کی ہوگی اُن زنجیرون سے وہ خانہ کعبہ کو
میدان حشر مین لاوینگے اور کعبہ کو جنت مین لیجانے کا حکم ہوگا اُسروز کعبہ شریف کی دو اینٹین اور
ایک زبان ہوگی اُس زبان سے عرض کریگا کہ خداوندا حاجت رکھتا ہون فرمان ہوگا کہ کیا حاجت
ہے عرض کریگا یارحم الراحمین جو لوگ میرے گرداگرد مدفون ہین اُنکے حق مین میری شفاعت قبول
فرما حقتعالی قبول فرماویگا اور مکہ کے تمامی اہل قبور جو مؤمن ہونگے اُنکے منہ سفید و روشن ہونگے
بیت اللہ کے چارون طرف محشور ہونگے اور لبیک کہتے ہونگے کہ اُنکی آوازون سے میدان محشر گونجے گا
پھر فرشتے کہین گے کہ اے کعبہ اب جنت مین چل گذارش کریگا ابھی اور حاجت رکھتا ہون حکم ہوگا تو
بھی کہہ التماس کریگا کہ اے اکرم الاکرمین جو لوگ میری زیارت کو اپنے گھرون سے چل کر آئے ہین اُنکے
لئے بھی میری شفاعت قبول فرما حقتعالی قبول فرماویگا اور تمام حاجی لبیک کہتے ہوئے اُسکے پاس آوینگے
اور اُس کے طواف مین مصروف ہونگے پھر فرشتے کہین گے کہ اب تو بہشت کی طرف روانہ ہو کعبہ معروض
کریگا کہ ایک خواہش اور باقی ہے ندا ہوگی وہ بھی کہہ عرض کریگا یا غفور الرحیم جو جماعت فقرا کی عدم
استطاعت کے سبب سے میری زیارت سے مشرف نہین ہوئے اور عمر بھر میرے وصال کے مشتاق رہے
اور جو اپنے گھرون سے چلے اور راہ مین انتقال کرگئے اور مجھتک نہین پہنچ سکے اُنکے واسطے بھی میری شفاعت
قبول فرما رب العالمین فرماویگا ان فرقون کی شفاعت بھی جو تونے کی مقبول ہے اے کعبہ اب

---

۵۱ ترجمہ کیا کہتا ہے تو اللہ تعالے کے اس قول مین اور جو داخل ہوا اُسمین ہوا امن مین ۱۲ ۵۲ ترجمہ نہ قائم کیجاوے اُسپر حد
اور نہ وہ قتل کیا جاوے جب تک کہ باہر نہ نکلے ۱۲ ۵۳ ترجمہ جو داخل ہوا ایمان مین امن مین ہوا رحمن کے عذاب سے ۱۲
۵۴ ترجمہ سنتا ہون مین تیرا کلام اور دیکھتا ہون مین تیری طرف ۱۲

دارالسّلام کو روانہ ہوا سوقت بیت اللہ معہ کل ہمراہیون کے جنت مین داخل ہوگا اور اُنہین سے
منقول ہے کہ حق تعالی جس فرشتے کو کسی کام کے لئے زمین پر بھیجتا ہے اول اُسکو کعبہ کی زیارت
کا امر فرماتا ہے وہ عرش سے فرش تک لبیک کہتا ہوا آتا ہے اور حجرِ اسود کا بوسہ لیتا ہے اور سات
دفعہ طواف کرتا ہے اور دوگانہ نماز ادا کرتا ہے پھر اُس کام مین مصروف ہوتا ہے جسکے لئے آیا ہے
یا آسمان کی جانب صعود کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ خلائق آسمانی بھی کعبہ کی زیارت کرتے ہین اور اُسکے
مشتاق رہتے ہین اور پرکار کے مانند اس مرکز خاک کے گرد قربان ہوتے ہین اظہار ہوا ن لمحہ
تنبیہ الغافلین ہین عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک گروہ ملک ہین سے حضرت سائب
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُنہون نے حج و عمرہ کے فضائل و مناقب
کا سوال پیش کیا آپنے فرمایا کہ بہ نیت حج یا عمرہ جو شخص اپنے مکان سے باہر آتا ہے ہر قدم پر اُسکے
گناہ اس طرح جھڑتے ہین جیسے درختون پر سے پتے گرتے ہین جب وہ لبیک کہتا ہے حقتعالی فرماتا ہے
اَسْمَعُ کَلَامَکَ وَاَنْظُرُ اِلَیْکَ[1] جب وہ طواف و سعی سے درمیان صفا و مروہ کے فارغ ہوتا ہے
حق جل و علا اُسکی نیکیون کو قبول فرماتا ہے جب وہ عرفات پر وقوف کرتا ہے حق سبحانہ فرشتون سے
فرماتا ہے اے فرشتو دیکھو میرے ان بندون کو کہ میری لقا کی شوق مین اپنا جان و مال برباد کیا اور اپنے
یگانون و قریبون اور زن و فرزندونکو چھوڑ جنگلون کو ناپتے ہوئے اور اپنا مال میری رضا مین خرچ
کرتے ہوئے یہانتک پہنچے ہین اپنے عزت و جلال کی قسم کہ اُنکی بدیون کو میں نے بخشدیا اور اُنکو
گناہون سے ایسا پاک کردیا کہ جیسے وہ اُس روز معصوم تھے کہ جسدن اپنے مان کے شکم سے پیدا ہوئے
تھے جب وہ باقی مناسک بجالاتا ہے منادی عرش مجید سے ندا کرتا ہے اِرْجِعُوا مَغْفُورًا لَّکُمْ وَاسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ
اے بندو اُلٹے پھرو بخشے ہوئے اور نئے سرے سے پھر ایسے ہی کام کرو مروی ہے حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو بندہ حج کی نیت کرکے اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے گناہون
سے باہر آتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے شکم سے پیدا ہوا تھا اور ہر قدم پر جاتے اور آتے حتیٰ
کہ اپنے گھر مین داخل ہوتا ہے حق تعالی ستر برس کی عبادت کا ثواب اُسکو کرامت فرماتا ہے اور مروی
ہے کہ آپنے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا قصد کرنیوالا اگر سوار ہوکر روانہ ہوتا ہے اُسکے مرکب کو ہر قدم پر ستر

[1] ترجمہ سنتا ہون مین تیرا کلام اور دیکھتا ہون مین تیری طرف ۱۲ [2] ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

نیکیان اُس کے نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور جو اپنے پیرون سے جاتا ہے ہر قدم پر سات سو نیکیان لکھی جاتی ہین اور یہ نیکیان ان دونون کو حرم کی نیکیون کے حساب سے ملین گی پوچھا آپ سے کہ حرم کی نیکیان کسقدر ہوتی ہین فرمایا کہ ہر نیکی لاکھ نیکیون کی برابر ہوتی ہے جو اور جگہ کیجاوین ایک بزرگ سے پوچھا کہ جو کوئی بے زاد راہ حرمین شریفین کا ارادہ کرے آپ اُسکے حق مین کیا فرماتے ہین فرمایا کہ اگر یقین اُس شخص کا صلبہ بن اشکم کے مانند ہو رواہے والا نہین پوچھا کہ اُس کا کیا حال تھا فرمایا کہ وہ ایک مرد تھا کہ اُسنے ابن بادیہ توکل مین قدم رکھا تھا جب کئی روز ہو گئے اور بھوک سے بے طاقت ہوا کہا الٰہی بھوکا ہون کہا نا دے فی الحال آسمان سے ایک روٹی آئی اور ندا ہوئی کہ اے قلیل الصبر یعنی تھوڑے صبر والے **بیان روضۂ منورہ** کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے ثواب مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے قال وجبت شفاعتی وجبت شفاعتی لثلاث نفر من حجر الی فی حیاتی ومن زارنی بعد وفاتی ومن کانت عندہ امرأتان او اربعا فعدل بینھن یعنے آفتاب اوج سپہر جود ماہتاب بدر شہر شہود مظہر فضائل الٰہی مظہر اوامر و نواہی میوہ باغ امانی طوطی شکرستان سبع مثانی اعجوبہ کارخانہ بدائع مجموعہ مہمان خانہ صنائع عنوان دیوان نبوت سلطان ایوان فتوت شاہ ملک سپاہ قاب قوسین جایگاہ دُرِ دریاے کرامت گوہر تکیاے سلامت دیباچہ عنوان محبت خواجۂ دیوان مودت بادشاہ بارگاہ لی مع اللہ برھان لبی اشتباہ فوئد بکلمۃ لا الہ الا اللہ مقبول جناب حضرت آلہ مشرف بخطاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واجب ہی شفاعت میری دو بار مین طائفون پر ایک وہ کہ ایام حیات مین میری طرف ہجرت کرے دوسرے وہ کہ میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تیسرے وہ کہ دو یا چار عورتین رکھتا ہو اور انمین عدالت کرے اور ایک حدیث مین آپنے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گویا اُسنے زندگی مین میری زیارت کی اور جو کوئی کعبہ کی زیارت کرتا ہے گویا وہ حق تعالی کی زیارت کرتا ہے اور جسکی زیارت کیجاوے اُسکو زائر کا اکرام واجب ہے پس امید ہی کہ جو شخص اِن دونون زیارتون کی دولت سے مشرف ہوا اُسکو حضرت رسول

ترجمہ واجب ہی شفاعت میری واجب ہے شفاعت میری دو بار فرمایا تاکید کے لئے تین قسم کے آدمیون کے لئے ایک وہ جس نے ہجرت کی حیات میرے بعد اپنے وطن سے دوسرے وہ کہ آئے میری زیارت کو بعد وفات میری کے تیسرے وہ کہ اُسکے پاس ہین دو یا تین یا چار عورتین

Marfat.com

کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شفاعت اور حضرت رب غفور الرحیم کی مغفرت نصیب ہو اور حضرت مخدومی مولوی نور الدین جامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر قبر مبارک حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتوین آسمان پر ہوتی تو امت کی شان سے دور نہ تھا کہ اپنی ساری عمر کو نزدیان کے بنانے مین صرف کرتی اور جو ساتوین زمین کے نیچے ہوتی تو اپنی ساری زندگی زمین کے کھودنے مین بسر کرتی نقل ہے کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس اللہ سرہٗ جس سال بیت اللہ شریف کی زیارت کو جاتے حضرت کے روضہ متبرکہ کی زیارت کو نجاتے اور جس برس آپکے روضہ متبرکہ کی زیارت کو جاتے کعبہ شریف کی زیارت کو نجاتے کسی نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا آپنے فرمایا کہ ان دونون مکانونمین سے ہر ایک مکان کی عزت اسقدر ہے کہ اسکے لئے علیحدہ نیت درکار ہے ایکے ساتھہ دوسرے کی نیت اسکی متبعیت سے لائق نہین ہے اور حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم قدس سرہ سے منقول ہے کہ جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہونچے اور روضہ متبرکہ کی عمارت نظر پڑی وہین سے اونکے پھر آنے کسی نے پوچھا کہ اس کا کیا باعث ہے آپنے فرمایا کہ جس زمین مین حضرت سید مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن مبارک مدفون ہے مین کیونکر اسپر پاؤن رکھون اور خلاصۃ التحقیق مین خیر التابعین حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ علیہ کا حال مرقوم ہے کہ جب مدینہ طیبہ مین پہنچے اور مسجد نبوی کے دروازے پر جاکر کھڑے ہوئے کسی نے کہا کہ یہ ہے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ اسی وقت بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش آیا فرمایا کہ مجھے جلد یہان سے باہر لیجلو کہ جس زمین مین حضرت افضل کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا جسد مبارک مدفون ہو وہان مجکو ٹھیرنے کی کیا مجال ہے کہ جہان دو جہان کا آفتاب غروب ہو وہان قدم رکھنا ادب سے دور ہے منقول ہے ایک بزرگ سے اونہون نے فرمایا کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود فائض الجود کی نعمت بے انتہا کی قدر و منزلت نہین جانتے کہ آپ حیات کے زمانہ مین بھی انہین مین رہے اور وفات کے بعد بھی انسے مفارقت فرمائی مروی ہے کہ جب روح پر فتوح حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عازم جناب مقدس رب العزت ہوئے آپکے جسد مبارک کے لئے جو یاقوت بہشت کا تابوت تیار ہوا تھا آپکی نظر فیض اثر مین اسکو جلوہ گر کیا اور آپکو مخیر فرمایا کہ اگر آپ فرمائین آپکا مرقد مبارک جنت مین بنایا جاوے اور جو امر ہو افلاک کے نیچے رکھا جاوے آپنے فرمایا کہ مجھے زمین

Marfat.com

کا یہی زاویہ جہان میرا جسد ہے منظور ہے کیونکہ آپ ہمیشہ خیر خواہ و غمخوار امت رہتے ہے نجا! آپنے کہ میرا جسد انسے جدا ہو اور اللہ تعالی کا عذاب انپر کبھی نازل ہو کہ حقتعالی نے فرمایا ہے وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم اور آپنے فرمایا کہ مین اپنی امت سے جدائی نہین چاہتا اور ان مہجوران غمناک کی خاطر سے مینے یہ خاک کا گوشہ محنت اختیار کیا کہ انسے دور نہ ہون اور یہ میرے فراق مین مبتلا نہون حضرت مخدومی مولوی نورالدین جامی قدس اللہ سرہ السامی نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی تعریف مین چند بیتین تحریر فرمائی ہین

ای تنِ تو پاک ترا زہ روحِ پاک
روح تو پروردۂ روحی فداک

راہ روان بحری را تو ماہ
لشکریانِ عجمے را تو شاہ

عالم تر دامنی خشک از تو یافت
نافہ زمین نافۂ مشک از تو یافت

خاک تو از باد سلیمان بہ است
روضہ چہ گویم کہ ز رضوان بہ است

تاج تو و تخت تو دارد جہان
تخت زمین آمد و تاج آسمان

ای مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

منتظران را بلب آمد نفس
اے ز تو فریاد تو فریاد رس

سوی عجم آی منشین در عرب
تا بدمد آن دو سہ قندیل را

خیز بفرمای سرافیل را
ما ہمہ خفتیم تو بیدار شو

خلوتیے پردۂ اسرار شو
جملہ مہمات کفایت کنے

گر نظر از راہ عنایت کنے
از پے آمرزش مشت غبار

با تو تکلف کہ کند وقت کار
مرہم سودائے جگر خستگان

اے نفست نطق زبان بستگان
خاک توام کاب حیاتے مرا

تازہ ترین صبح نجاتے مرا
روضۂ تو جان و جہان تنبست

خاک تو خود روضۂ جانِ منست
خیزم چون بادِ نسیم بخاک

بر سر آن روضۂ چون جانِ پاک

یہ مصرع اصل کتاب مین چھوٹا ہوا ہے

Marfat.com

نظم اردو

جسم تیرا پاک مثل جان ہے — اُس کے اوپر جان میری قربان ہے
تو عرب کے آسمان کا ماہ ہے — اور تو ملکِ عجم کا شاہ ہے
تجھ سے ہی تر دامنی عالم کی خشک — تیرے تافہ سے زمین کی نافہ مشک
خاک برتر آسمان کی شان سے ہی — روضہ بہتر روضۂ رضوان سے ہی
شاہ دین سے ہی مدینے کی یہ شان — صاحب عزت مکین سے ہی مکان
تخت ہی تیرا زمین تاج آسمان — واسطے عالم کے مہد و سائبان
روبے انور سے اُٹھا دیجے نقاب — سایہ مین کب تک رہیگا آفتاب
کب تلک جلسہ وہان شاہِ امم — اب عرب سے آئے سوے عجم
منتظر ہین آپکے کل جان لب — کر رہے ہین آپ سے فریاد سب
حکم کیجے اُٹھ کے اسرافیل ع کو — پھونک دیوے صور کی قندیل کو
ہون جلیس پردۂ اسرار آپ — سو گئے ہم ہو جیے بیدار آپ
کیجیے ہمپر عنایت کی نظر — ہے بھروسہ آپکی ہی ذات پر
ایک نظرے آپ کی بنتے ہین کام — سارے ناکامان اُمت کے تمام
ابر آمرزش ہو نازل سر بسر — آپکی کوشش سے مشتِ خاک پر
شرم سے بے نطق ہے سب کی زبان — خوف سے کب کھول سکتے ہین دہان
کیجیے معروض حق سے سب کا حال — ہین گناہون کے سبب سے پائمال
مرہم بخشش لگا کر مندمل — امتِ عاصی کا کیجے زخم دل
رحم کیجے رحمت للعالمین — بخشوا دو یا شفیع المذنبین
زندگی ہے جب کہ دلوا دو نجات — خاک در ہے آپکی آبِ حیات
روضۂ اقدس ہے گر جانِ جہان — خاک روضہ ہے حیات جاودان
اُڑ کے یون پہنچے مری جان انیم — خاک پر جیسے چلے بادِ نسیم

Marfat.com

	کر طرب اُس خاکِ در پر جان نثار		پہنچے جب وہان تک تر افت غبار

انیسوان لمحہ تمام شہرون سے افضل مکہ معظمہ ہے بعد اُسکے مدینہ منورہ اُسکے بعد بیت المقدس اور وہ جگہ جہان حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا جسم مبارک مدفون ہے کعبہ بلکہ کل عرش و فرش سے افضل ہے اور اُس مکان متبرکہ مین بہت سی خاصتین ہین اُنمین سے بعضے دلائل النبوت سے مرقوم ہوتی ہین **اول** جسوقت اُس عتبہ عالیہ کے قاصد کی نظر اُس وضہ متبرکہ پر پڑتی ہے خواہ مخواہ اشک ندامت اُسکی آنکھون سے ٹپکتے ہین **دوسرے** جب کسی اہل مدینہ طیبہ کو تنگی بہم پہنچتی ہے اور وہ بھوک سے عاجز ہوتا ہے قبر مبارک پر حاضر ہوکر اُس سے سینہ لگاتا ہے اور عرض کرتا ہے اَلْجُوْعُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اُسیوقت بھوک کی سختی سے اُسکو تسکین ہوتی ہے اور خوشی خوشی اپنے گھر واپس آتا ہے **تیسری** ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین نہایت محنت اور بھوک کی شدت مین قطع منازل کرکے مدینہ مکرمہ مین پہنچا اور لوازم زیارت بجالایا اُسکے بعد اُس بھوک کی بیقراری کے سبب سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بھوکا ہون اور فقیر ہون آج کی رات آپکا مہمان ہون پھر سو رہا اور خواب مین آپکی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ آپنے مجکو ایک روٹی عنایت فرمائی ہے اُسمین آدھی تو مینے حالت خواب مین کہائی پھر بیدار ہوا تو دیکھا کہ آدھی میرے ہاتھہ مین موجود ہے اُسوقت مجکو اس حدیث کی تحقیق ہوئی کہ آپنے فرمایا ہے مَنْ زَارَنِیْ فَقَدْ زَارَنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ لِیْ وَلَا یَدْخُلُ بَیْتًا لِیْ بعد اُسکے سُنا مینے کہ آواز آئی یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا یَزُوْرُ قَبْرِیْ اَحَدٌ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَنَالَ شَفَاعَتِیْ کب ہوگا کہ اس مقصود کا جمال مُنہ دکھاویگا اور یہ سعادت حاصل ہوگی

غزل

کے بود یارب کہ رود ر یثرب و بطحا کنم	گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم
بر کنار زمزم از دل ہر کشم یک زمزمہ	وز دو چشم خون فشان آن چشمہ را دریا کنم
یارسول اللہ بسوی خود مزارا ہے منا	تا ز فرق کسر قدم سازم ز دیدہ پا کنم
آرزوی جنت المأوی برون کردم زسر	جنتم آن بس کہ بر خاک درت ماوی کنم
خواہم از سودای پابوست نہم سر در جہان	بابپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

غزل اُردو

میری قبر کی کوئی شخص زیارت کرتا ہے مین اُسکے گناہ اور پہنچتا ہے وہ میری شفاعت کو ۱۲

الٰہی جانا کسی طرح سے میرا بھی یثرب کے درمیان ہو
کہی ہو مکے مین میری منزل کہی مدینہ مرا مکان ہو

کنارے زمزم کے سوز دل سے کروں محبت کا زمزمہ مین
میری ان آنکھونکی خون فشانی سے خون کا دریا وہان رواں ہو

بلا بھی بہی رسول برحق سوے مدینہ کہ تیری جانب
چلونمین سر کو قدم بنا کر قدم قدم پر نثار جان ہو

نعیم جنت نہ عیش دنیا کی مجکو خواہش یہ آرزو ہی
کہ خاک در پر یہ سر ہو صورت سے خاکساری مری عیان ہو

قدم رکھا اسنے تیری رہ مین ہی شوق پا بوس اس کا رہبر
فدا ہو سر راہ مین (طرب) کا وہ یا کہ بالاے آستان ہو

بیسوان لمحہ جب حضرت جلال احدیت بکمال صمدیت نے چاہا کہ کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا کے پوشیدہ خزانہ کو پردہ عدم سے عالم ظہور مین جلوہ گر کرے اور بمقتضاے اَحبَبتُ اَن اُعرَفَ اپنے کمال قدرت پر دلالت کرنیوالی دلیلین ظاہر فرماوے کہ تعین ذاتی ظہور صفاتی کی جھلک کہاوے اور جمال صفات آئینہ افعال مین جلوہ گری کرے اُن بیشمار دلائل مین سے ایک آسمان ہے دوسری زمین کہ ان دونون مین سے ہر ایک صانع جل و علا کی وحدانیت پر کتنے ہی دلائل و براہین کے ساتھہ گواہی دیتا ہے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود فائض النور کے ظہور سے پہلے زمین و آسمان ایکدوسرے پر تفاخر کرتے تہے اور زبان حال سے اپنی اپنی بڑائی کے دلائل پیش کرتے تہے لیکن زمین ضعیف الطبع ہے اور آسمان رفیع البنیان اس لیے برہان مین آسمان کی برابری نکر سکتے تہے چنانچہ انکے تفاخر کا مختصر سا مجمل بیان کیا جاتا ہے آسمان کہتا تہا کہ مین وہ مقام ہون کہ باد خزان اور خس و خاشاک عصیان کو میرے اطراف و اکناف مین ذرہ بہی دخل نہین ہے اور اطیار فجار کو میری بوستان سراے مین آشیانہ بنانے کی مجال کہان ہے آدم نے جب عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کا خط پڑھا فورًا اُقتُلُوہُ اَو اُھبِطُوہُ کے خطاب سے سریر افلاک پر سے بادیہ خاک پر گرایا گیا اور میرے تخت بحث پر ایک دم بیٹھہ نہ سکا اسلیے کہ میرا آئینہ صافی نہاد گنہگار کے جلوہ کی طاقت نہین رکہتا اور میرے وجود کا گلستان خزان عصیان کے باد سموم کی تاب نہین لا سکتا آفتاب و ماہتاب و نجوم جو سارے عالم کے منور کرنیوالے اور اُس کی زینت ہین مجہی مین ہین اور عرش با عظمت و کرسی وسعت و لوح و قلم مجہی پر ہین اور اول ان سب کا نور مجہپر چمکتا ہے اور انکے ظہور کا اثر پہلے مجہپر ہوتا ہے پہر میرے واسطے سے پرتو وہ تجہپر پڑتا ہے غرض اسیطرح کی بہت سی حجتین آسمان لاتا تہا

۱ تہا مین خزانہ مین پوشیدہ ۱۲ ۲ دوست رکہتا ہون مین اسبات کو کہ پہچانا جاؤن ۱۲ ۳ اور گناہ کیا آدم نے اپنے رب کا ۱۲ ۴ کہا ہمنے اُترو

اور زمین کہتی ہی کہ اہل عصیان کا عصیان نقصان مکان پر دال نہین ہے بلکہ نیران احسانجین
پوشی کور حجان ثابت ہی کعبہ کو بتون سے کیا زیان ہی اور گلستان کو وجود خار سے کیا نقصان ا
آسمان آدم وہان سے مبتلاے بیماری عصیان یہان آیا اور دواے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ک
کلمات سے یہان شفایاب ہوا تو گمان نہ لیجا کہ میرا وجود خاک اندازا ور پست ہی بلکہ میری طبع کو
چوراہہ چار بازار ہین نہین دیکھتا تو کہ ابرار روزگار کی ارواح اسی بازار کے تجار ہین کہ متاع
علوم و اعمال ہین سے کما کر اپنے وطن اصلی کو پہنچتے ہین اگر معصیت مانع وصول ہوتی تو ارواح
کو صعود مرتبہ علیین تک کیونکر ہوتا کہ فرمایا ہے كَلَّآ اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ دیکھ
یہان بندے ہوکر آتی ہیں آزاد ہوکر جاتی شاگرد آتے ہیں اُستاد بنکر جاتے ہین سپاہ بنکر آتے
ہین بادشاہ ہوکر جاتے ہین اسیر آتے ہین امیر جاتے ہین قلیل آتے ہین کثیر بنکر جاتے ہین ناقص آتے
ہین کامل ہوکر جاتے ہین جاہل آتے ہین فاضل بنکر جاتے ہین بیگانہ آتے ہین آشنا ہوکر جاتے ہین
نیچے اُترتے ہین اوپر کو چڑھتے ہین المختصر۔ زمین اس طرح کے بہت سے دلائل بیان کرتی تھی
اور آسمان بھی اُسکے مقابلہ مین بہت ہی حجتین پیش کرتا تھا تا دن دونون اسی بحث مین مبتلا تھے
لیکن ایسی دلیل قاطع کہ دشمن کی حجت کو دفع اور اُسکو ساکت کردے دونو نمین سے کسی کے ہاتھ
نہ لگی تھی جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کی صبح سعادت نمود ہوئی
اور آپکی ولادت کے نور سے ظلمت جہان نابود ہوئی زمین نے سر پر کو اُٹھایا اور زبان
مفاخرت سے یون فرمایا آج پیدا ہوا مجھپر وہ نبی آخرالزمان کہ عرش باوجود اس عظمت کے اور کرسی
باوصف اسقدر وسعت کے اور آفتاب ماہتاب نجوم سارے اُسی کے خرمن کے خوشہ چین ہین
مبعوث ہوگا مجھپر اور خلق کو بطریق حق دعوت کریگا مجھپر موت اُس کی واقع ہوگی مجھپر اور دفن ہوگا
مجھہ مین آخر یہ دلیل اُسکے افتخار کی بسبب وجود حضرت سید المرسلین کے جناب رب العالمین مین مقبول
ہوئی اور اسکے بدلے مین اُسکو کئی خلعت فاخرہ عطا ہوے منجملہ اُنکے ایک یہ ہی کہ خطاب آیا اے
زمین تو نے ہمارے حبیب کے سبب سے افتخار کیا ہم نے بھی تجکو الواث انجاس سے پاک کیا اور تیرا سیل
کچیل دور کرکے تجھے ساری کو اپنے حبیب کی اُمت کے لئے مسجد بنا دیا کہ وہ تجھپر ہماری عبادت

لہ ترجمہ اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانون پر آخر تک ۱۲ سورہ ۵۲ یون نہین بلکہ تحقیق کتاب یعنی نامہ اعمال نیکون کے مقام علیین مین ہی

Marfat.com

کرین اور تو اُس سے سودمند ہو اور فائدہ حاصل کرے غزل مناجات مین

یا الہ العالمین بارِ گناہ آوردہ ام
بردرت این یار بابشست دو تا آوردہ ام

توبہ کردم توبہ کردم رحم کن رحمت نما
چون بدرگاہِ تو خود را در پناہ آوردہ ام

من نمیگویم کہ بودم سالہا در راہِ تو
ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

چشم رحمت برگشا موی سفید من ببین
گرچہ از شرمندگی روی سیاہ آوردہ ام

عجز و بیچارگی و درویشی و دل ریشی بہم
این ہمہ بردعوی عشقت گواہ آوردہ ام

دیو رہزن در کمین نفس و ہوا اعدائے دین
زین ہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

گرچہ روی معذرت نگذاشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبان عذرخواہ آوردہ ام

غزل اُردو

سر پہ بارِ گناہ لایا ہون
دل بحالِ تباہ لایا ہون

توبہ کرتا ہون رحم کر مجھپر
سوز دل لب پہ آہ لایا ہون

پہلے اسلام پر نہین دعوے
اب ہی مین رو براہ لایا ہون

رحم موے سفید پر فرما
ہون خجل رو سیاہ لایا ہون

عجز و بیچارگی و درویشی
عشق پر ہے گواہ لایا ہون

نفس و شیطان نے مجکو مارا ہے
پاس تیرے پناہ لایا ہون

ہو نہین گستاخ و ناسزا لیکن
جان و دل عذرخواہ لایا ہون

ساتوان مرتبہ جہاد کے بیان مین اور وہ دو طرح کا ہے اصغر و اکبر۔ اصغر جہاد ظاہری کو کہتے ہین۔ اور اکبر جہاد باطنی کو بموجب اس قول حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ اور جہاد ظاہری سفر ہے زمین مین اور جنگ کفار بجہت حصول رضائے پروردگار ہے اور اُس کا ثمرہ وصول مقام ابرار ہے اور وہ فرض کفایہ ہے اور غلبہ کفار کیوقت نعوذ باللہ منہا فرض عین ہے بموجب حکم اللہ تعالی کے کہ فرمایا ہے وَجَاهِدُوا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد کے اولعزم وہ پیغمبر ہین جنکو جہاد کرنے کا حکم ہوا اول اُنکے

۱؎ ترجمہ رجوع کی ہمنے جہاد اصغر یعنی چھوٹے جہاد سے اکبر یعنی بڑے جہاد کیطرف ۱۲ آپ ایک غزوہ سے تشریف لا رہے تھے اسوقت یہ فرمایا تھا ۱۲ ۲؎ ترجمہ اور

حضرت نوح علیہ السلام اور آخر انکے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لیکن ہمارے
حضرت کی اُمت مین قیامت تک جہاد باقی رہیگا بموجب ارشاد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ آپنے فرمایا ہے اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اسلئے کہ یہ امت بہترین امم ہے
اس سعادت عظمیٰ سے کہ پیغامبران اولوالعزم کا منصب ہے قیامت تک بہرہ اور فیضیاب ہوگی
اور مجاہدین کا درجہ غیر مجاہدین پر بہت عالی ہے چنانچہ فرمایا ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی دنیا مین درجہ ظفر و نیکنامی ہے اور عقبیٰ
مین جو درجہ ملیگا اُسکی درازی اسپ تیز رفتار کی ایکسالہ راہ کی برابر فرمائی ہے اور جہاد کا حق یہ ہے کہ
مجاہد کی نیت مین صرف نصرت دین اور رضاے الٰہی کیواسطے اپنی جان و مال کے صرف کرنے کا
قصد ہو نہ ریا و اخذ دنیا کا اور افضل یہ ہے کہ شہید ہو راہ مولا مین اور اُس کا گھوڑا بھی مقتول ہوا ہو
سنت یہ ہے کہ جمعرات کو روانہ ہووے اور راہ مین یا قتال گاہ مین جو مصیبت پیش آوے اُس سے
ہرگز غمگین نہو کہ باعث اجر عظیم ہے مروی ہے کہ مجاہد کا خواب و بیداری اور اُس کے مرکب کا گھاس
دانہ و سرگین بھی نیکیون کے پلڑے مین رکھین گے اور دشمن کے ملنے اور جنگ برپا ہونے کی آرزو
رکھے اگر واقع ہو تو ثابت قدم رہے بموجب اس حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِنْ لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاثْبُتُوْا اور ہر وقت خاص کر عین لڑائی کیوقت یاد
الٰہی جہان تک ہو زیادہ کرتا رہے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور جورو بچون کے یاد کرنے سے باز رہے اور اموال و عیش دنیا کا دھیان
دلمین نہ لاوے اسلئے کہ یہ چیزین عزیمت و ہمت کو سست کرتی ہین اور شہادت کو غنیمت سمجھے اسلئے
کہ اُس سے زندگی جاوید حاصل ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اس آیہ شریفہ مین اُنکے کمال قرب کیطرف اشارہ ہے
کہ عالم ارواح مین بھی اپنے رب کے پاس ہی ہونگے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ شہدا کی روحین سبز
جانورونکی صورت مین بہشت مین چرتے ہین اور عرش کے نیچے قندیلون مین بسیرا لیتے ہین اور اس

---

۵۱ ترجمہ جہاد قیامت تک رہیگا ۵۲ بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے اپنے مالون اور جانونکے ساتھ جہاد کرنیوالونکو گھر مین بیٹھنے والون پر مرتبہ مین اور ہر ایک سے
وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے نیکی کا ۱۲ اخرا ۵۳ ترجمہ نہ آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جاؤ تو ثابت قدم رہو ۱۲ ۵۴ ترجمہ جب ملو کسی گروہ سے کفار کے پس ثابت
رہو اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کا بہت تاکہ تم فلاح پاؤ ۱۲ ۵۵ ترجمہ اور نہ گمان کرو اُنکو جو مارے گئے راہ خدا مین مقتول ہوے بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس ۱۲

مرتبے پر پہنچکر ایسے خوش ہوتے ہین کہ آرزو کرتے ہین دنیا مین پھر آوین اور راہ خدا مین شہید ہوں
اور یہ ہی انکی ترقی درجات کا سبب ہوتا ہے اور جہاد کے اداب مین سے یہ ہی ہے کہ گھوڑے کی سواری
اور تیر اندازی سیکھے اور اُسکو سیکھنے کے بعد پھر ترک نکرے اسلئے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ فَإِنَّمَا هِيَ نِعْمَةٌ كَفَرَهَا اور چاہیے مسلمان مجاہدین
کی خدمت غنیمت گنین اور جہاد اکبر یعنے باطنی سفر ہے دل مین اور وہ دو قدم ہے ایک قدم
دنیا پر اور دوسرا عقبے مین جیسا کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا
خَطْوَةُ الْمُؤْمِنِ انہین دو قدم سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا و آخرت کی سیر فرمائی
نہی کہ بستر شریف گرم اور حلقہ ہلتا رہا اور آپ عرش اعلی پر پہنچکر اور نہایت درجہ کی قربت حق سے
مشرف ہوکر واپس تشریف لے آئے اور ایسا کچھ دیکھا کہ کسی مخلوق کو اُسکے دیکھنے کی طاقت نہین ہے
دوسرے شیطان و نفس سے جان کے ساتھہ محاربہ کرنا ہے اور یہ جہاد اکبر ہر وقت سارے مسلمانون پر فرض
ہے بموجب فرمان الٰہی کہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی ہمنے جن اور
آدمی کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس جن اور آدمی کی پیدائش منحصر ہے عبادت پر اور وہ بہم
تعالی کی توفیق سے علم اور شیطان و نفس وغیرہ کی مخالفت بغیر نہین حاصل ہوسکتی اور علم اس جہاد
پر مقدم ہے دو وجہ سے پہلی وجہ یہ کہ علم حق تعالی سے ڈرنے اور اتقا کا سبب ہے کہ فرمایا ہے
إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی نہین ڈرتے میرے بندون مین سے مگر عالم اور اسمین شبہ
ہے کہ جو کوئی خدا تعالی کو نہ پہچانے جیسا کہ اُسکے پہچاننے کا حق ہے وہ اُس سے نہین ڈرتا جیسا کہ
ڈرنے کا حق ہے دوسری وجہ یہ کہ سالک پر معبود کا پہچاننا واجب ہے اول اُسکو پہچانے پھر
اُسکی عبادت کرے اور جسکو نہین پہچانے گا اور اُسکے اوصاف نہین جانتا ہوگا کیونکر اُسکی عبادت
کرسکے گا۔ بہت دفع ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے حق مین ایسی چیز کا معتقد ہوجاتا ہے کہ اُسکے سبب سے
تمامی عبادات نابود ہوجاتی ہین پس کل عبادات علم کا ثمرہ ہین اور اللہ تعالی کی توفیق سے علم
سلئے گناہون کا مانع ہے لہذا سالک کو اسکے بغیر چارہ نہین ہے کہ اول علم سیکھے پھر عبادت کیطرف

۱؎ ترجمہ جس نے ترک کیا تیر اندازی کو بعد سیکھنے اُسکے کے پس سوا اس کے نہین کہ وہ نعمت سے اُسنے کفران کیا اُس کا ۱۲ ۲؎ ترجمہ ایک قدم ہے مومن کا
۳؎ ترجمہ تمن مین ہے ۱۲ ۴؎ ترجمہ سوا اس کے نہین کہ ڈرتے ہین میرے بندون مین سے عالم ۱۲

متوجہ ہوا اسلئے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کا خواب جاہل کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا ہے عالم بی علم کا فساد اُسکی صلاحیت سے زیادہ ہے اور فرمایا ہے کہ حق تعالی نیکبختون کو علم الہام کرتا ہے اور بدبختون کو علم سے محروم رکھتا ہے یعنے بدبخت وہ ہے کہ بغیر علم کے عمل کرتا ہے کہ قیامت کو اُس عمل سے اُسے کچھ فائدہ نہوگا اسی باعث زہاد سلف سب کاموں سے پہلے طلب علم میں مبالغہ کرتے تھے اور پہلے تحصیل علم اختیار کرتے تھے کہ عبودیت کے کامون کا مدار علم پر ہے اسواسطے کہ سالک کیونکر عبادت وطاعت کرسکتا ہے جبتک نجانے کہ وہ کیا ہے اور اُسکے بجالانیکا کیا طریقہ ہے اور کسطرح وہ گناہ سے بچ سکتا ہے جبتک نہ جانے کہ گناہ کیا ہے اور اُسکے بچنے کا کیا راستہ ہے اکثر عابد کو عبادت میں ایسی مشکل پیش آتی ہے کہ وہ اُسکو نہیں جانتا اور کسی کو اُسوقت ایسا نہیں پاتا کہ اُس سے دریافت کرسکے غرض عبادت وطاعت علم پر موقوف ہے اور جیساکہ علم ظاہر سیکھنا واجب ہے ایسا ہی علم باطن بھی حاصل کرنا ضرور ہے اور وہ دل سے تعلق رکھتا ہے اسلئے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے اِستَفتِ قَلبَکَ وَاِن اَفتَاکَ المُفتُونَ[1] اور وہ تعلق دلی توکل ورضا وصبر وتفویض وغیرہ ہے پس تن کا پاک رکھنا عبادت کا ایک جزو ہے اور دل کا پاک رکھنا نوجزو ہیں اور واجب ہے سالک پر اُنکی ضدون کا جاننا جیسے طول امل وحسد وریا وکبر وعجب اور سوائے انکے کہ پرہیز کرسکے اُنسے اور توکل وصبر وغیرہ کے وجوب پر کلام اللہ وحدیث رسول اللہ ناطق ہے حق تعالی نے فرمایا ہے فَتَوَکَّلُوا اِن کُنتُم مُّؤمِنِینَ[2] اور فرمایا وَاصبِر وَمَا صَبرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ[3] اور فرمایا وَتَبَتَّل اِلَیہِ تَبتِیلًا[4] یعنی سب سے قطع کر اور اُسکی طرف توجہ کر پس کیا سبب ہے کہ سالک نماز وروزہ کو فرض جانتا ہے اور اِن کاموں کو فرض نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ کتاب ایک اور رسول ایک اور نہیں ڈرتا اس بات سے کہ اِن کاموں کو ترک کرتا ہے اور نفل نماز وروزہ میں مشغول ہوتا ہے اور وہ نفل دل کی پاکی کے بغیر فائدہ نہیں کرتے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گناہون پر مصر ہوتا ہے اور وہ دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہوتے ہیں اور کھانا پینا ترک کرکے گمان کرتا ہے کہ اُس سے

---

[1] ترجمہ تو فتوی طلب کر اپنے دل سے اور اگرچہ وہ فتوی دیں مفتون کی ۱۲ [2] ترجمہ پس بھروسہ کرو اللہ پر اگر تم مومن ہو ۱۲ [3] ترجمہ اور صبر کرو اور نہیں ہے صبر مگر اللہ کی توفیق سے ۱۲ [4] ترجمہ اور خالی ہو اللہ تعالے کی عبادت کیطرف خالی ہونا ۱۲

Marfat.com

قربت حاصل ہوتی ہے اور یہ باطل ہے **سوال** بعضے اہل سلف بغیر علم سیکھے سالکان راہ حقیقت کے پیشوا ہوئے ہین **جواب** بقدر ضروریات دین علم سے بے بہرہ نہ تھے اور حقتعالے اپنے دوستون کو نیکیون کا الہام فرماتا ہے گمان نہ لیجا کہ وہ محض بے علم تھے اسلئے کہ حقتعالیٰ ہرگز جاہل کو دوست نہین بناتا کہ کہا ہے مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا قَطُّ[1] پس جب اللہ تعالے کسی کو اپنی دوستی کی سعادت سے مشرف کرتا ہے پہلے اُسکو علم سکھاتا ہے اور جہاد باطنی مین بات عقبہ یعنے گھاٹیان پیش آتی ہین اور اُنکا مجملاً حال یہ ہے کہ اول جو چیز سالک کو بیدار کرتی ہے اور سلوک کے رستے پر لاتی ہے وہ خطرہ آسمانی و توفیق الٰہی ہے جس سے اُسکے دلمین گذرتا ہے کہ حقتعالیٰ نے مجکو بیشمار نعمتین عطا کی ہین اگر انکا شکر نہ بجالاؤنگا وہ اُن نعمتون کو مجھہ سے سلب کرلے گا اور مجھپر عذاب کریگا کہ اُسنے مجھپر محبت قائم کرنیکے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بناکر بھیجا ہے اور کتاب اُتاری ہے اور اُنہون نے احکام پہنچائے اور شرع شریف کی تراز ورکہی ہے جب یہ باتین اُسکے دل مین آوینگی تو اللہ تعالے سے ڈریگا اور خلاصی سوائے اسکے نہین دیکھے گا کہ اپنی عقل سے حقتعالیٰ کی وحدانیت کی دلیلون مین غور کرے اور اُس صانع حقیقی کی صنعتون سے اُس کی ذات پر استدلال کرے اور اس سے اُسکو پروردگار کی وحدانیت و قدرت کا علم حاصل ہوتا ہے اور اِس کو **عقبۂ علم** کہتے ہین اور یہ گھاٹی سالک کو عبادت مین پیش آتی ہے اور بغیر اُسکے قطع کرنے کے اُسے چارہ نہین ہوتا اسلئے وہ اُسمین مشغول ہوتا ہے اور وہ بغیر دریافت کرنے کے علمائے دین سے کہ وہ رہنمائے ملت اور چراغ امت ہین حاصل نہین ہوتا اور جب وہ علما کی خدمت مین حاضر ہوتا ہے اُسکو علم یقین بغیب میسر ہوتا ہے اور بضرورت عبادت و طاعت مین مضبوط ہوجاتا ہے اور اس معرفت کے بعد وہ جب عبادت کا ارادہ کرتا ہے اُسوقت اپنے تئین طرح طرح کے گناہونکی پلیدی مین ملوث دیکھکر عبادت سے پہلے معاصی کا دفع کرنا مناسب سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اول توبہ کرے کہ خدا تعالے اُسکے گناہ معاف کرے اور اُس کو عبادت کی صلاحیت میسر ہو اور حق تعالیٰ کے بساط قرب پر قدم رکھنے کے قابل ہوجاوے اُسوقت سالک **عقبۂ توبہ** کا محتاج ہوتا ہے اور جب اُسنے توبہ کی اور

[1] ترجمہ نہین پکڑا اللہ تعالیٰ ہرگز جاہل کو اپنا دوست ۱۲

Marfat.com

ساری شہر طین اُسکے بجالایا اور اس گھاٹی کو طے کر چکا اور چاہا کہ عبادت کرے اُس گھڑی ہجوم موانع
اُس کو پیش آتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُسکو عبادت سے باز رکھے جب تامل کرتا ہے چار موانع
معلوم ہوتے ہین اول دنیا دوسرا خلق تیسرا شیطان چوتھا نفس اور ان چارون کے دفع
کرنے کا محتاج ہوتا ہے اُسکو عقبہ عوائق کہتے ہین اور ان چارذ کا دفعیہ بغیر ان چار کاموں کے میسر نہین
آتا اول دنیا کا ترک کرنا دوسرے خلق سے دور رہنا تیسری شیطان سے محاربہ کرنا۔
چوتھے نفس کی خواہشون کے بجالانے سے پرہیز کرنا جب یہ چارون کام بجالایا اور اس گھاٹی
کو بھی طے کر چکا اور عبادت کا ارادہ کیا اُس ساعت بہت سی چیزین اور بیچ آتی ہین کہ عبادت
سے باز رکھنا چاہتے ہین جب اُنمین غور کیا جاتا ہے تو چار خطرے پائے جاتے ہین
اول خطرہ رزق کہ نفس کہتا ہے مجکو بغیر روزے اور قوام بدن کے چارہ نہین ہے اور
تو نے ترک دنیا کر دی اور خلق سے دوری اختیار کی پھر میرا کسطرح گذارہ ہوگا اور زندگی کیونکر بسر
ہوگی دوسرا خطرہ اُن کاموں کا کہ اُنکی صلاح و درستی اور فساد و خرابی عاقبت و انجام کار
پر موقوف ہے اور کسی کو معلوم نہین ہوتا اُنمین یہ فکر ہوتا ہے کہ مبادا اس دنیا وغیرہ کے ترک
کرنے سے کسی فساد یا مہلکہ مین نہ پڑ جاوین تیسرے سختیان اور مصیبتین جو ہر طرف سے
رونما ہوتی ہین خاصکر اُس شخص پر کہ جس نے خلق کی مخالفت کی ہو اور شیطان سے مجادلہ اختیار کیا ہو
اور نفس کے محاربہ مین مشغول ہو جتنی سختیان اور مصیبتین واقع ہون تھوڑی ہین چوتھے
حقتعالی کی طرف سے طرح طرح کی قضائین جو اوقات معینہ مین ظاہر ہوتی ہین کبھی وہ طبیعت
کے موافق ہوتی ہین اور کبھی مخالف یہ عقبہ عوارض ہے اِسکے علاج مین بھی آدمی چار چیزون کا
محتاج ہوتا ہے اول خدا تعالی پر توکل کرنا دوسرے اپنے سارے کام خدا تعالی کے
حوالہ کر دینے تیسرے بلاؤن پر صبر کرنا چوتھے حقتعالی کے قضاؤن پر راضی رہنا
جب اس گھاٹی کو بھی قطع کر لیا اور عبادت مین مصروف ہونے لگا تو دیکھا کہ نفس عبادت کرنے
مین کاہل ہے اور ضعیف اور اُسکو عبادت مین مزہ نہین آتا بلکہ غفلت و راحت و بطالت کی
طرف مائل ہے اسلیے اُسکو ضرور ہوگا کہ نفس کو طاعت کی طرف بلاوے اور اُسکو عبادت مین لگاوے
تا کہ اُسکو بندگی کا مزہ آنے لگے اور نہایت کوشش سے نفس کو شر معاصی سے بچاوے اور یہ نہین

حاصل ہوتا مگر خوف و رجا سے یعنی خدا یتعالیٰ نے اُن ثوابون اور کرامتون کی امید رکھنی جن کا
نے وعدہ فرمایا ہے اور یہ نفس کی عبادت و طاعت کیطرف مائل ہونے کا سبب ہوتا ہے
اور اُسکے عذابون اور دوزخ کی صعوبات سے ڈرنا اور خوف کرنا جن کا وعید فرمایا ہے اور یہ
نفس کو گناہون کے ارتکاب سے روکتا ہے اِسے **عقبہ بواعث** کہتے ہین جب اس سے بھی فارغ
ہوکر عبادت کیجانب مائل ہوا اور بغیر موانع و شواغل عبادت کرنے لگا اور نشاط و شوق و رغبت
سے اُسکو بجالانے لگا اور ہمیشہ اُسپر مواظبت کرنے لگا اب اُس عبادت مین جس کے لئے اُسنے
مشقتون کا بوجھ اُٹھایا ہے اور اسقدر مصائب کا متحمل ہوا ہے دو آفتین عظیم واقع ہوتی ہین
اول ریا ہے دوسرا عجب اور یہ دونون عبادت و طاعت کو نابود کر دیتی ہیں اور اس کا
نام ہے **عقبہ قوادح** اب اِس گھاٹی کے قطع کرنے کا محتاج ہوا اور یہ دو چیزون سے طے
ہوتی ہے **اول اخلاص دوسرے** خدائے تعالیٰ کے احسانون کا ذکر کرنا کہ عمل ریا و عجب سے
سلامت رہین جب اُسنے یہی فراغت حاصل کرلی اور اعمال اُسکے سب آفتون سے جیسا کہ
چاہیے تھا سالم و کامل رہے اب جو نظر کی اپنے تئین غرق دریا ہے رحمت الٰہی پایا اور خدا یتعالیٰ
کی بے نہایت نعمتین جو اپنے حال پر مبذول دیکھین اُنکا دل پر خوف چھایا کہ مبادا ان نعمتون کے
ادا کرنے مین غفلت ہو اور کفران کے گڑھے مین گر کر مراتب بلند کی انتہا تک پہنچنے سے قاصر
رہے اور اسے **عقبہ حمد و شکر** بولتے ہین اور یہ گھاٹی بقدر امکان حمد و شکر کے بجالانے سے
طے ہوتی ہے جب اس سے فراغت پاوے اب قریب ہے کہ سالک اپنے مقصود کو پہنچے اور جلد
مطلوب کو پاوے اس طرح کہ اپنے تئین صحراے شوق و عرصہ محبت مین دیکھے پھر وہان سے آگے
بڑھے اور ریاض رضوان و بساط قرب و انس حضرت سبحان مین داخل ہو اور تشریف کرامات
و خلعت ولایت پروردگار کیطرف سے حاصل ہو اُسوقت اُس کا ایسا حال ہوجاتا ہے
کہ اُس کا تن دنیا مین ہوتا ہے اور دل عقبے مین اور ہر دن اور ہر ساعت رسول حق کا منتظر
رہتا ہے اور خلق سے اُسکو ملال ہوتا ہے اور دنیا کی پلیدی سے بچنے کا ہر آن خیال رہتا ہے
یہانتک اسی حال مین اجل اُسکی تمام ہوجاتی ہے اور رسولان حضرت رب العالمین حاضر ہوتے ہین
اور روح و ریحان و بشارت و رضوان کے ساتھ اپنے پروردگار سے راضی اس دار فانی سے

Marfat.com

دارِ جنان کیطرف روانہ ہوتا ہے اور حضرت رحمٰن کی جناب مقدس مین پہنچکر شادان و فرحان ہوتا ہے
اُسوقت اپنے نفس فقیر و حقیر کو مملکت عظیم کا مالک مشاہدہ کرتا ہے اور ہر ساعت و ہر زمان حضرت
حق کا کرم کسیطرح سے وہ لطف و انعام و اکرام جسیرہا تا ہے کہ کسی سے اُس کا وصف ممکن نہین
اور اُس کی ثنا مین سب کی زبان لال ہے اور اُس کی تعریف مخلوق سے محال ہے اور ہمیشہ
الطاف ایزاد ہوتے ہین تا ابدالآباد

رُباعے

تا ترک علائق و عوائق نکنے	یک سجدہ شائستہ و لائق نکنے
از سر حقیقتش خبر کے یابے	تا ترک خود و جملہ خلائق نکنے

رُباعی اُردو

جب تک کہ جدا دل سے علائق نکریگا	اک سجدہ بہی اللہ کے لائق نکریگا
کب بہید حقیقت کا طرب تجمیہ کہلے گا	گر ترک خودی اور خلائق نکریگا

تمام ہوئے یہ ساتون عقبے اول عقبہ علم دوسرا عقبہ توبہ تیسرا
عقبہ عوائق چوتھا عقبہ عوارض پانچوان عقبہ بواعث
چھٹا عقبہ قوادح سانوان عقبہ حمد و شکر۔ اور
تمام ہوا چوتھا عنوان والحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحابہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
آمین ثم آمین
فقط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیامت

پانچوان عنوان قیامت پر ایمان لانے کے بیانمین اور اسمین ایک معنی مذکور ہے اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** دابۃ الارض کے خروج مین - واضح ہو کہ قیامت کے برپا ہونے اور اس ساعت کے واقع ہونے کا حال کسی کو معلوم نہین ہے کہ کب ہوگی چنانچہ یہ حدیث کتابون مین مندرج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت حبیب رب الجلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قیامت کے وقت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسکو سوال کیا گیا سائل سے زیادہ نہین جانتا یعنی تو جانتا ہے کہ اس کا حال مجھے معلوم نہین ہے یا یون کہا جاوے کہ آپکو معلوم تہا لیکن اسکے چھپانے کا حکم ہو چکا تہا اسلئے آپنے ظاہر نفرمایا جیسا کہ اس آیہ شریفہ مین اشارہ ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ[1] حاصل معنے یہ کہ علم غیب کوئی نہین جانتا ہے مگر حقتعالی جسکو چاہے بتا دیتا ہے اسلئے اسکی علامتین قریبہ یعنی وہ علامتین جو اسکے واقع ہونے کے قریب ہونگی بیان کیجاتی ہین اور علامتین بعید یعنی وہ نشانیان جو اسکے ہونیسے بہت پہلے پیش آنیوالی ہین اور وہ بہت ہین اسلئے انکو چھوڑ دیا اور ان علامات قریبہ مین بہی اختلاف روایات ہے لہذا جو صحیح اور کتب معتبرہ مین ہے اسکے بیان پر اکتفا کیا گیا **مروی** ہے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ قیامت کو نہ دیکھے گا کوئی جبتک کہ کئی نشانیان اسکی مشاہدہ نکریگا آفتاب کا مغرب کیطرف سے نکلنا اور دجال کا جہان مین پہرنا اور دابۃ الارض کا پیدا ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور یاجوج ماجوج کا آنا اور زمین کا تین جگہ خسف ہونا ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین تیسرا جزیرہ عرب مین - اس حدیث مین آپنے ان چیزونکی ترتیب نہین فرمائی فقط شمار فرمادیا ہے اور حدیثون مین ترتیب بہی ہے بس عشرات قیامت یعنی قیامت کی دس بڑی نشانیان مین سے اول دابۃ الارض ہے اور مکہ معظمہ مین صفا و مروہ کے درمیان سے نکلیگا اس کا چہرہ لڑکے کی صورت پر ہوگا نہایت تابان و درخشان اور گردن شتر مرغ کی مانند سر مثل گاو پیشانی بسان خوک کان ہاتی کے سے پشت و سینہ و پائون شیر کے ان اعضا کی مثال - کمر بلی کی سی اور رنگ جیسے چیتے کا دم بکری کی مانند طول اس کا سو برس کا راہ اور ایک دابت مین ساٹہہ گز آیا ہے

[1] ترجمہ اور خدا تمکو غیب پر اور لیکن اللہ تعالی برگزیدہ کرتا ہے اپنے رسولونمین سے جسکو چاہتا ہے یعنی اسکو کچہ غیب کی باتین بہی بتا دیتا ہے

Marfat.com

اور بعض روایات مین ہے کہ اُسکے چار منہ ہونگے کہ اُنسے تمام جہان کو دیکھتا ہوگا اور آدھا بدن اسکا
زمین مین اور آدھا باہر ہوگا دہنے ہاتھہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری اور بائین
ہاتھہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا بدبخت کے منہ پر انگشتری ملے گا جس سے اُس کا چہرہ
سفید ہوجاویگا۔ اور ہر مدبخت کے منہ پر عصا لگاویگا جس سے اُس کا چہرہ سیاہ ہوجاویگا۔
اُسوقت کسی کو نام سے نہ پکارینگے بلکہ ہر شخص کو بہشتی یا دوزخی کے خطاب سے آواز دینگے پھر دابۃ
الارض جتعالی کی حمد و ثنا اسقدر پکار کریگا کہ سارے آسمان و زمین کے رہنے والے سنینگے اور اُسکے
بعد کہے گا کہ اے خلائق خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غفلت نکرو اور نہین جانتے ہو کیا ہونیوالا ہے
کیون عبرت نہین پکڑتے ہو جب اہل زمین اُس کی اس سخت آواز کو سُنین گے ہیبت سے مُنہ
کے بل زمین پر گر پڑینگے اور مُہتونکے پتے پھٹ جاوینگے اور سارے گریہ وزاری کرینگے اور
تمام جہان اُسکو دیکھے گا پھر وہ غائب ہوجاویگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تین بار نکلے گا اور تہ
کہنا اُس کا آخری دفع ہوگا اور اُسوقت تک توفیق ممکن ہوگی واللہ اعلم بتحقیق الحال دوسرا
بیان حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہونے مین واضح ہو کہ ہر زمانہ مین اُسوقت کے
آدمی احادیث و آیات پر استدلال کر کے حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کا انتظار کرتے ہین
لیکن اب تک وہ نہین ظاہر ہوئے اور کسی نے اُنکو نہین پایا اگرچہ بعض نے جھوٹا دعوی کیا مگر امت
نے بہ سبب نہونے نشانون کے نہین مانا چنانچہ جواہر اسرار مین مرقوم ہے مصرعہ تا خود این
دولت نصیب دیدہ بیدار کیست مصرعہ دیدہ بیدار کو کسی کی یہ دولت ہو نصیب شیخ علی متقی
قدس اللہ سرہ نے ظہور امام مہدی کے باب مین صحاح ستہ سے حدیثین جمع کی ہین اور کہا ہے
کہ یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ مِنَ الْمَسْكَةِ فِی شَهْرِ الْحَرَامِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ الْعِشَا فِی مِائَتَیْ سَنَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ
یعنے نکلین گے امام مہدی مکہ سے ماہِ محرم مین عاشورہ کے دن بعد عشا کے سنہ دو سو مین بعد
ہزار کے **کاتب الحروف** نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ فی فائدہ ظرفیت کا
دیتی ہے اور دو سو مین سے سو اُنکے گذر چکے ہین اور دوسری صدی باقی ہے کہ جسمین ہم ہین
بس اس ظرفیت کا فائدہ بارہوین صدی مین ہونا چاہیے اور سو کا عدد ثبت ہے اس کا مرکز
یعنے حقیقے درمیان تو نہین ہے کہ واقع کو اُسمین تصور کیا جاوے پس وقوع امر پہلے حد مین

Marfat.com

کہ ابتدا کے قریب ہوگا یا دوسرے جزو مین کہ انتہا کے قریب ہے اور صدی دو جزو سے عبارت ہے کہ وہ دو پچاس ہین پس اگر پہلے پچاس مین نہوا دوسرے پچاس مین ہوگا اور صدی سے تجاوز نکریگا اور لفظ پنجاہ کے جمل یعنی ابجد کے حساب سے اکسٹھ عدد ہین اس سے امید ہے کہ وجود امام کا سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ ہجری مین ہو اور اس فقیر نے ایسے بزرگان دین سے کہ صاحب کشف و کرامت و مدار علیہ روزگار ہین سنہ ۱۱۲۰ گیارہ سو بیس ہجری مین بالمشافہ سنا ہے کہ حضرت امام مہدی اسی سال تولد ہو چکے واللہ اعلم بحقیقت الحال **عاصی مترجم** عرض کرتا ہی کہ بارہوین صدی بھی پوری ہوگئی اسکے بعد تیرہوین صدی بھی گذر گئی اور چودہوین صدی کے گیارہ سال ختم ہو کر اب بارہوان راتدن کوچ مین ہے آجتک تو حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کہین ظاہر نہین ہوئے جن کو تمام امت نے مان لیا ہو کہ یہ مہدی برحق ہین اگرچہ بہت حضرات مہدویت کا دعوی کر چکے ہین لیکن جنہون نے یہ سمجھکر علم مہدویت بلند کیا ہے کہ ہم ہدایت والے ہین اسمین کیا اشکال ہے اور جنہون نے مہدویت مصطلحہ کا دعوی باطل پیش کیا اور انکے ساتھہ اوباشون کی ایک جماعت ہوگئی اور جہانمین فساد برپا کیا انکے ابطال مین کسکو کلام ہے چنانچہ ملک کن مین ایک مہدی گذرے ہین جنکا مذہب مہدوی اور انکے پیرو ابتک موجود ہین جو اہل اسلام کی ملت سے بالکل برخلاف ہین۔ ملک سوڈان مین کہ مصر و افریقہ مین واقع ہے حضرت مہدی کے لشکر ابتک جدال و قتال مین مصروف ہین۔ قادیان ملک پنجاب مین ایک حضرت مسیح بنے بیٹھے ہین۔ حق یہ ہے کہ نہ یہ مسیح ہین نہ وہ مہدی تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمہ قیامت کے قریب ضرور ظاہر ہونگے کیونکہ یہ اسکی علامات کبری مین سے ہی اور جب قیامت کا حال کسی کو معلوم نہین ہے تو حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کی پیدائش اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ورود کی تاریخ بھی کوئی نہین جانتا جسوقت قیامت ہوگی اسیوقت اس سے پہلے بیشبہہ اسکے نشان بھی جیسے کہ مخبر صادق۔ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمائے ہین ظاہر ہونگے اسی پر سارے اہل اسلام کا ایمان ہی یہ بات کہ حضرت مصنف مرحوم نے جو حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ کے رسالہ سے اوپر حدیث نقل کی ہے جسمین سنہ بارہ سو کا ذکر ہے اور اس سے استدلال کیا ہی یہ حدیث ان لفظون سے کتب صحاح ستہ مین جنسے شیخ موصوف نے حضرت امام مہدی کے ظہور اور انکے حالات کی

Marfat.com

حدیثین جمع کین ہین کہین نہین ہے ظاہر احضرت شیخ ممدوح کا کلام ہے کہ بعض احادیث کے اشارات سے نکالا ہے کتب احادیث مین امام مہدی علیہ الرحمہ کے صفات وحالات مین بہت سی حدیثین آئی ہین لیکن سن وتاریخ کسی مین ذکر نہین ہے اور وقوع قیامت کے سال وماہ کا کہین مذکور نہین ہے صرف ایک حدیث مین جو مشکوۃ المصابیح کتاب الفتن باب اشراط الساعت کی تیسری فصل کے سرے پر بروایت حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ صحیح ابن ماجہ سے نقل کی ہے دوسو برس کا لفظ آیا ہے چنانچہ اسکے یہ لفاظ ہین عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل دوسو برس کے بعد ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا آپکی وفات شریف سے اور اس حدیث کی شرح مین لکھا ہے کہ احتمال ہے کہ لام المائتین مین عہد کے لیے ہو یعنی بعد ان دوسو برس کے کہ وہ ہونگے بعد ہزار کے کہ وہ وقت حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کے ظہور اور قیامت کی علامات کبریٰ کے پے در پے واقع ہونے کا ہے اسیطرح شیخ موصوف الصدر نے بھی فرمادیا ہوگا اور اس صورت مین حضرت مصنف مغفور پر بھی کوئی اعتراض نہین ہے اسلئے کہ اہل تصوف کے بیان مین حدیث کا ایسا اہتمام نہین ہوتا ہے جیسا محدثین کی تحریر مین ہوتا ہے اکثر یہ حضرات بابرکات ثواب فضائل عبادات اور انکے امکنہ واوقات کی تبرکی کے مقام پر بعضی احادیث ضعیف کو بھی استعمال کرلیتے ہین اور احادیث کی قوت وضعف کی بحث اور انکے اقسام ورواۃ کی تفتیش کو ترک کرتے ہین وجہ یہ کہ نیک کام کرنیکے لئے حدیث ضعیف پر بھی عمل کرنے مین کیا مضائقہ ہان اہل فقہ کو احادیث کے اقسام اور انکی قوت وضعف وغیرہ کی بحث اور رواۃ کے حالات کا ضبط کرنا کمال ضرور ہے اسلئے کہ وہ احادیث مین سے مسائل فرض وواجب وسنت ومستحب استنباط کرنے ہین یہ سمع خراشی صرف اسواسطے کیگئی ہے کہ اس کتاب اور اہل تصوف کی کتابون مین بعض مقام پر جہان فضائل وغیرہ کا ذکر ہے ایسی احادیث اور بعض کلمات بزرگان دین کہ ان سے اس فرقہ کی غرض صرف نفس کو عبادات الٰہی کیطرف راغب کرنا اور شوق دلانا ہوتا ہے یہ حضرات استعمال کرلیتے ہین اور بہت سے نکات واشارات اسلئے اخذ کرکے بڑے بڑے فائدے

لہ ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نشانیان قیامت کی دوسو برس کے بعد ہ

حاصل کرتے ہین اسواسطے اس جم غفیر بزرگان دین وعاشقان رب العالمین کو مورد اعتراضات
بنانا کیا مناسب ہے انکی نیتون پر نظر کرنی چاہیئے واللہ اعلم بالصواب اور حضرت امام مہدی علیہ
الرحمہ سادات حسینی مین سے ہونگے اور حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ
وہ میرے ہمنام ہونگے اور اُنکے ماں باپ میرے ماں باپ کے ہمنام ہونگے اور اُنکی مولد یعنی پیدا
ہونے کی جگہ مدینہ اور ظاہر ہونیکا مقام مکہ ہوگا اور اُس کا سفر بیت المقدس تک ہوگا اور وہین اُنکی
وفات ہوگی اور اُسکے دونون مونڈھون کے درمیان ایک علامت ہوگی جیسے میرے مونڈھون
مین ہے اور چہرہ اُس کا میرے چہرہ کی مانند درخشان ہوگا اور اُسکے سر پر ابر سایہ کریگا جیسے میرے
سر پر کرتا ہے اور اُس ابر مین ملائکہ ہونگے اور وہ ندا کرینگے هٰذَا مَهْدِیٌّ بَایِعُوْهُ اور اُسکے
لشکر کے آگے جبرئیل علیہ السلام اور پیچھے میکائیل علیہ السلام اور تین ہزار فرشتے اُسکے چارون طرف
ہونگے اور اُسکے زمانہ مین زمین عدل وانصاف سے پُر ہوجاویگی اور ظلم کا نشان باقی نرہیگا بھیڑیا
اور بھیڑ ایکجا باہمی چرین گے اور زمین چاندی اور سونے کے خزانے اُگل دیگی اور امام کے ظہور سے
پہلے نوامی ملک شام سے ایک فرقہ سفیانی نکلے گا وہ ابو سفیان بن حارث کی اولاد مین سے ہوگا
اور انکا امیر معاویہ بن عدوی ہوگا اور حضرت امام علیہ الرحمۃ کے ظہور کی خبر سُنکر اُنکے مقابلہ کو
لشکر عظیم بسمت مکہ معظمہ روانہ کریگا جب وہ لشکر مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کے درمیان پہونچے گا زمین
اُسکو نگل جاویگی اور سارے لشکر مین سے کوئی باقی نرہیگا مگر دو آدمی کہ اُنمین سے ایک سفیانی کو
اور دوسرا حضرت امام علیہ الرحمہ کو خبر پہنچاویگا اس خبر کو سُنکر معاویہ اپنے تمام گروہ اور کل افواج
سمیت مکہ کو کوچ کریگا حضرت امام بھی اُس کے قریب آنیکی خبر سُنکر معہ لشکر مکہ مکرمہ سے باہر نکلینگے
اور اُس فرقہ کو قتل کرینگے اور ایک علامت قبل ظہور حضرت امام علیہ الرحمہ کے یہ ہوگی کہ اُس سال
اول ماہ مبارک رمضان مین خسوف قمر اور درمیان مین کسوف شمس ہوگا اور حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبل ظہور امام مہدی کے خلق حضرت علی کی اولاد مین سے
ایک شخص کی ہاتھہ پر بیعت کریگی اور وہ اس بیعت کے لائق نہوگا اس سبب سے قتل کیا جاویگا اُس کے
بعد مہدی ظاہر ہونگے اور تین سو تیرہ آدمی موافق شمار اہل بدر کے اُن سے رکن حجر اسود
اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرینگے اور اُنکے پاس ایک علم ہوگا۔ صوف سیاہ کا چادر

گوشہ والا کہ میرے بعد وہ کسی کے لشکر مین نہین پایا ہوا ہوگا اور اُسپر تحریر ہوگا اَلْبَیْعَۃُ لِلّٰہِ اور اُس
علم کا اُٹھانیوالا ایک مرد ہوگا کہ اُس کا نام شعیب بن ابی صالح تیمی ہوگا اور اُسکے تھوڑی سی ڈاڑھی
ہوگی اور میرا پیراہن اور تلوار اُسکے پاس ہونگی مہدی بعد نماز عشا منبر پر کھڑا ہوکر خطبہ طویل
پڑھیگا اور خلق کو خدائے تعالی کی طاعت کیطرف بُلا ویگا اور اہل کوفہ واہل یمن واہل شام اُسکے
نصیر و مددگار ہونگے اور وہ دنیا مین مثل ذوالقرنین و سلیمان علیہ السلام بادشاہ کے ہوگا اور تمام عرب
بغیر حرب و ضرب اُسکے تابعدار ہوجاوینگے اور دشمن کے لشکر مین جب ملینگے آپسمین ایکدوسرے کو
اُست اُست کہکر پکارینگے اور اُسکی سلطنت کی مدت سات برس ہونگے اور کعبہ شریف کے نیچے کا
خزانہ اُسکے زمانہ مین نکلے گا اور وہ فقیرون اور غنیون کو برابر تقسیم کردیگا اور ہند کے خزانے بیت المقدس
پر صرف کریگا اور ہند کے بادشاہ اُسکی فرمانبرداری کرینگے اور اُس کی خدمت مین حاضر ہونگے اور
بہت شہر و ملک جو کبھی فتح نہوئے ہونگے وہ اُس کے زمانہ مین فتح ہوجاوینگے اور جس قلعے پر وہ پہنچے
گا اللہ اکبر کہے گا اُسیوقت اُسکی دیوارین منہدم ہوجاوینگی اور فتح ہوجاویگا اور اُسکے زمانہ مین قسطنطنیہ و
رومیہ فتح ہونگی اور اُسکے ساتھہ تابوت سکینہ ہوگا اور اُسمین مَن و سَلْوٰی سفید زیادہ دودھ سے
اور عسل سے زیادہ شہد سے اور تورات کی تختیان ہونگی اس حال کو دیکھکر یہود و نصاریٰ بہت سے
اوسوقت مسلمان ہوجاوینگے تھوڑے ہی باقی نرہین گے وہ اسکے بعد بیت المقدس مین پہنچیگا اور
اور وہین ساکن ہوگا اور اُسی ہنگام مین دجال ملک مین خروج کریگا امام کے حلیہ و کرامت
کا بیان۔ حضرت امام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو۔ کلان چشم ہونگے گویا اُنمین سرمہ لگا ہے
ناک کے دونون پَر بہت باریک اور بیچ مین سے اونچے فراخ دندان اور رنگ مثل اہل عرب سنکین اور
اُنکا جسمہ مثل جسمہ بنی اسرائیلی ہوگا اور اُنکے رخسارہ اور مونڈہے پر خال اور زبان مین ایک گرہ
ہوگی جب بان بند ہوجاویگی دہنے ہاتھہ کو بائین زانو پر مارنے سے کھل جاویگی اور کلام کرینگے اور
داڑھی بڑی ہوگی اُنکا ظہور تولد سے چالیس برس بعد ہوگا جس جانور کو اشارہ کرینگے وہ پاس آجاویگا اور
جس سوکھی لکڑی کو زمین مین گاڑدینگے وہ ہری ہوجاویگی اور پھل لاویگی **تیسرا بیان** دجال کے
خروج مین **مروی** ہے ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام اکثر خطبہ مین فرمایا کرتے ہے کہ فتنہ دجال سے خوف کرو کہ سب فتنون سے زیادہ بدتر ہی

دجال

Marfat.com

وہ آخر زمانہ مین نکلے گا اور فساد کریگا اور اُسکو حجت سے دفع کرینگے **مروی** ہے کہ جب وہ پیدا ہوا
عبداللہ ابن مسعود و سلمہ رضی اللہ عنہما اتفاقاً اُس مقام پر پہنچے اور انکو خبر ہوئی کہ یہان ایک لڑکا
ایسا پیدا ہوا ہے کہ پیدا ہوتے ہی وہ بولنے لگا یہ اُس کے گھر مین گئے دیکھا کہ دجال اپنی ماں
کی گود مین بیٹھا ہوا باتین کر رہا ہے اور انکی بڑائیان لیتا ہے اور بڑا ہوتا جاتا ہے اور اُسکی ذہنی آنکھ
کانی ہے اور اُسکی پیشانی پر لکھا ہے **هُوَ كَافِرٌ** دجال کی ماں نے اُس سے کہا یاران حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دیکھنے کو آئے ہین اُسنے کہا مین جانتا ہون یہ میرے دشمن ہین۔ ان
دونون صاحبون نے آکر یہ حال حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بیان
کیا آپنے فرمایا چلو اُسکو دیکھین آپ معہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم وہان پہنچے دجال کی ماں نے کہا کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دیکھنے کو تشریف لائے ہین اُسنے کہا جانتا ہون یہ میرے
دشمن ہین آپنے فرمایا کہ مین اپنے دل مین کوئی چیز چھپاتا ہون تو بتائیگا اُسنے کہا ہان بتاؤنگا
آپنے اپنے دل مین الدخان کا لفظ لیا اور فرمایا کہ کیا ہے ہمارے دل مین بتا اُسنے کہا الدخان آپکو
حیرت ہوئی پھر آپنے اُس سے فرمایا کہ خدا ایک ہے اور مین رُسل رسول ہون اُسنے کہا مین خدا
ہون آپنے فرمایا کہ لَعَنَكَ اللّٰهُ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ تلوار مارین آپنے
فرمایا کہ اے عمر تو چاہتا ہے کہ قضا کو پھیرے اور آپ معہ اصحاب وہان سے تشریف لے آئے دوسرے
روز دجال گھر سے باہر نکلا اور پتھر لوگونکے سامنے رکھکر اشارہ کرتا وہ دیوار ہو جاتا۔ امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ نے آپکی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ دجال گھر سے باہر نکلا ہے اور اُسنے فتنۂ
عظیم برپا کیا ہے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دعا فرمائی کہ الٰہی دجال کے فتنہ و شر کو
میری امت سے دور رکھ جبتک کہ وہ نکلے گا۔ پس حقتعالیٰ نے ایک جانور پرند کو حکم کیا وہ اُسکو چونچ مین
لیکر ہوا مین اُڑا اور خلقت کی آنکھون سے پوشیدہ ہو گیا۔ معلوم کہان لیگیا جب اُسکے نکلنے کا وقت
ہوگا نکلیگا بعضے کہتے ہین دریاے طبرستان سے بعضی کہتے ہین عراق سے بعض کا قول ہے ملک شام بعض نے
لکھا ہے کہ جس قریہ سے نکلے گا اُس کا نام رُسل آباد ہوگا اور وہ اصفہان کے قریب ہوگا غرض بسبب
اختلاف روایات کہین سے نکلے جب نکلے گا اول پہاڑ پر چڑھکر دونون طرف آواز دیگا
کہ تمام خلق اُسکی طرف دوڑیگی مگر جسکو اللہ تعالےٰ چاہیگا وہ اُسکی طرف مُنہ نہین کرنے کا وہ اپنے

ہمراہیون سمیت دریائے طبرستان تک جائیگا۔ وہ پاچلا جاویگا اور وہان اُس سے جن ملین گے اور دریا
مین سے ایک صندوق نکلے گا جسمین اُسکے ہتھیار ہونگے وہ اُنکو پہنے گا جو کوئی اُسکو دیکھیگا
سجدہ کریگا اول وہ دعوی پیغمبری کریگا پھر دعوی خدائی کریگا اور کوئی اُسکے قول
نہوگا مگر یہود۔ پھر دجال کہے گا مجکو گھوڑا درکار ہے اُسکے مطیع و تابع جتنے گھوڑے رکھتے ہونگے
سب حاضر کرینگے لیکن اُنمین سے کسی کو اُسکے اُٹھانیکی تاب نہوگی اور اُسکو سواری نہ دے سکے گا
جسپر حق تعالی نے دجال کو پیدا کیا تھا اُسی دن اُسکے لئے گدھا بھی پیدا کیا تھا کہتے ہین طول
اُس گدھے کا ستر ہاتھہ اور عرض چالیس ہاتھہ ہے اور اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ مجھپر خدائے زمین دجال
مسیح سوار ہوگا۔ اور وہ ایک جزیرہ مین ہے کل گھاس اُس کی روز چرتا ہے اور خدا تعالی کے
حکم سے رات کو پھر اُسیقدر گھاس پیدا ہو جاتی ہے اور ستر چشمے پانی کے بہتا ہے جب ہی اُسکی
تشنگی باقی رہتی ہے دجال کے حکم سے شیطان اُس گدھے کو لاویگا وہ اُس گدھے پر اُلٹا
بیٹھے گا اور ایک کالا نشان اُسکے ہاتھہ مین ہوگا تین سو گز اونچا اور اُسپر اُسکا نام لکھا ہوگا تمام
جہان کے گانے والے اور شاعر اُسکے آگے آگے اُس کی تعریفین تصنیف کرتے اور گاتے چلینگے
اور رقص کرتے ہونگے اُسکے بائین طرف بہشت اور دہنی طرف دوزخ ہوگی اور وہ کہے گا جو کوئی
میرا تابع ہوگا یہ بہشت اُسکے لئے ہے اور جو میرے مخالفت کریگا اُسکو اس دوزخ مین عذاب کرونگا
جو کوئی اُسکی بہشت پر فریفتہ ہو کر اُس کا تابع ہوگا وہ کافر ہو جاویگا اور جب اُسکو وہ بہشت مین
ڈالے گا درحقیقت دوزخ مین داخل ہوگا اور جو کوئی اُسکی خدائی کو قبول نکریگا اور اُس کی دوزخ کو
قبول کریگا درحقیقت وہ جنت مین پہنچے گا اور ابلیس علیہ اللعنت اُسکے لشکر مین اُس کی تعریف کرتا
پھرتا ہوگا اور دجال کے ہاتھہ مین ایک عصا ہوگا جس سے وہ اپنے لشکر کی صفون کو سیدھا کریگا
اور اُسکے لشکر کا پیشوا ایک مرد ہوگا ضحیا ابن علیلا نام ستر ہزار فوج سے وہ آگے اور دوسرا مرد
المابن یزید نام ستر ہزار فوج سے اُسکے پیچھے چلتے ہونگے اور دجال لشکر کے بیچ مین ہوگا اور
جس دریا مین وہ سب گذرینگے اُس کا پانی اُنکے گھٹنون سے زیادہ نہ آویگا اور عالم مین جس قدر
جلا جبل و خلخال ہونگے سب اُس گدھے کے گلے مین ہونگے اور باوجود اسکے وہ دجال کا
بوجھ کھینچتا ہوگا اور دجال پانی مین ہاتھہ ڈالکر چھلیان نکال نکال کر لشکریون کو دیتا ہوگا جس سے

Marfat.com

سب سیر ہو جاوینگے۔ مگر وہ نہوگا۔ اور دجال آسمان سے مینہ مانگیگا جب ہی برسے گا اور
جب زمین کو حکم کریگا جب وہ اُگاویگی۔ اور تمام جہانمین متصرف ہوگا۔ مگر چار مقام پر مکہ معظمہ
مدینہ منوّرہ بیت المقدس طور سینا اُسوقت مسلمان اور حضرت امام مہدی علیہ الرحمت
بیت المقدس مین متحصن ہونگے اور مسلمان کھانے پینے سے تنگ ہوکر حقتعالیٰ سے بزاری
وتضرّع دُعا کرینگے حقتعالیٰ اُنکو الہام فرمائیگا کہ تم تسبیح وتہلیل مین مشغول ہو جب یہ تسبیح وتہلیل
مین مشغول ہونگے انکی بھوک پیاس سب جاتی رہے گی اور دجال کے سیر کی مدت چالیس دن
ہونگے کہ اُنمین سے ایکروز تو ایک سال کی برابر ہوگا دوسرا روز ایک مہینے کی مانند تیسرا
دن ایک ہفتہ کے مثال باقی ایام انہی روزونکے مطابق ہونگے اور اُس کا نام مسیح اسواسطے
ہوگا کہ اُسکی دہنی آنکھہ ہموار ہوگی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مسیح اسلئے کہتے ہیں کہ اُنکے بانوں کی
تلوے برابر ہے گہرے نہ ہیں اور ہاتھہ وسینہ دجال کا مثل عورتونکے ہوگا اور اُسکی چھاتیون
سے دودہ نکلتا ہوگا اُس کا نام ستادیک اور اُسکے باپ کا نام جاد اور ماں کا نام جہودی
اور قد پچاس گز کا ہوگا جب تمام عالم پر حاوے ہو جاویگا اُسوقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان
سے اُتارے جاوینگے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ عیسےٰ علیہ السلام کے بدن کو روغن
قدس سے چرب کرین تا خوشبو اُسمین پیدا ہو اور ستر ہزار فرشتے اُنکی ہمراہ ہونگے وہ مسجد بیت
المقدس مین اُترینگے سبز عمامہ اُنکے سر پر بندہا ہوگا اور تلوار کمر مین پڑی ہوگی اور نیزہ ہاتھہ مین
ہوگا جسوقت اُترینگے امام مہدی اُنکو دیکھین گے کہین گے آپ نماز پڑہائے وہ کہین گے
کہ امامت آپہی کیجیے غرض حضرت امام مہدی نماز پڑہاوینگے جب نماز سے فارغ ہونگے حضرت
عیسےٰ علیہ السلام فرماوینگے جس طرف دجال ہو اُدھر کا دروازہ کہولو جب دروازہ کہلیگا اور عیسےٰ
علیہ السلام باہر نکلین گے اور دجال آپکو دیکھے گا نمک کی مانند گہل کر زمین مین اُتر جاویگا یا زمین اُس کو
نگل جاویگی اور اُس کے تمام لشکر کو قتل کرینگے اُسوقت سنگ و درخت بہی فریاد کرینگے کہ یا روح اللہ
یہ مین یہود اور جنہون نے اُسکی پیروی کی غرض سب کو قتل کرینگے اور بعد انقراض اس واقعہ کے حضرت
امام مہدی علیہ الرحمۃ وہ بن انتقال فرماوین گے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام باجمیع مسلمانان اُنکی نماز
پڑہین گے اور وہین دفن کرینگے اُسوقت عیسےٰ علیہ السلام حضرت نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے نائب ہونگے اور آپکی شریعت پر عمل کرینگے اور اُنکے پاس قرآن مجید و توریت و انجیل و زبور ہوگی اور آپ نکاح کرینگے کہ نصاری جانین کہ یہ خدا نہین ہین اور اُنکے وقت مین اسطرح کا اتفاق ہوگا کہ آدمی شیر کے مُنہ مین ہاتھ دیدینگے اور وہ نہین کاٹینگا اور بھیڑیا بکری اکٹھے ہونگے اور زمین تمام خزانے آشکارا کردیگی اور تمام خلقت بے نیاز ہوجاویگی جہان مین کوئی فقیر نظر نہ آویگا اور سب کا ایک ہی دین ہوگا اور حقتعالی برکت بے نہایت عطا فرماویگا کہ خوشہ انگور سے آدمی سیر ہوجایا کریگا اور ہمیشہ مسلمان عیسی علیہ السلام کی زیارت کو اطراف و اکناف سے آیا کرینگے جب آپکی عمر تمام ہوگی عین سجدہ مین حقتعالی کو جان تسلیم فرمائین گے اُسوقت کے اخیار آپکو غسل و کفن دینگے اور نماز پڑھ کر بیت المقدس مین دفن کردینگے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مدینہ شریف مین لائر حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارک مین آپکے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان دفن کرینگے اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پشت کیطرف آپکا مزار ہوگا اور آپ کی سلطنت کی مدت بروایت صحیح سات برس ہین اور ایک روایت مین چالیس برس آئے ہین اور ان دونون روایتون مین توفیق اسطرح ہے کہ آپکی تمام عمر چالیس برس کی ہے جسمین تینتیس ۳۳ برس پہلے آپ دنیا مین رہے پھر آسمان پر چلے گئے اور سات برس بعد نزول کے رہین گے کُل چالیس برس ہوگئے واللہ علم بحقیقت الحال **چوتھا بیان** یاجوج و ماجوج کے خروج مین بعد فوت حضرت عیسے علیہ السلام کے مشرق کیطرف سے یاجوج و ماجوج نکلینگے اور اُن کے چار گروہ ہونگے۔ کسی گروہ کے قد بہت دراز کسی کے بہت پست ہونگے لیکن ایکسو گز سے زیادہ کسی کا قد نہوگا اور ایک بالشت سے کم بھی نہوگا اور ہر گروہ گنتی مین اسقدر بہت ہوگا کہ اُنکا شمار سوائے خدا تعالی کے اور کوئی نہین جانتا اور قوت مردی و عمر انکی اسقدر ہوگی کہ ہر شخص اپنی اولاد مین سے جبتک ہزار آدمی نہین دیکھلے گا نہین مریگا جو کچھ جہان مین ہے سب کھالینگے اور سارے دریاؤن کا پانی پی جاوینگے اور تمام عالم مین پھیل جاوینگے اُسوقت کہینگے کہ زمین کُل ہمارے تصرف مین آگئی اب آسمان کا ارادہ کرین اور آسمان کی جانب تیر پھینکینگے انکے بعضے تیر ایک برس کی راہ تک جاوینگے اور فرشتون کو حکم ہوگا کہ انکے بعضے تیرون پر خون لگا کر وہ نیچے ڈالدینگے اُسوقت بہت خوش ہونگے اور کہینگے کہ اب ہم زمین و آسمان کے مالک ہوگئے اور زمین پر

Marfat.com

تک جہان مین رہین گے اُسکے بعد حقتعالی ایک قسم کے کیڑے کو جنکو دابہ کہتے ہونگے اُنپر مسلط فرماویگا
اور اُنکی آنکھون اور کانون مین داخل ہونگے اور اُنکو ہلاک کرینگے اور تمام جہان اُنکے جسدونکی پلیدی اور
بدبو سے بھر جاویگا اور اُسوقت ہوا کو حکم ہوگا کہ انکو اُٹھا کر سمندر مین ڈالدیگی یا ایک قسم کے طائر آوینگے
کہ اُنکو اُٹھا کر لیجاوینگے پھر مینہ کو حکم ہوگا کہ شدت سے برسے گا اور زمین سب پاک وصاف ہوجائیگی
پھر دابۃ الارض نکلے گا دوسری بار بعد وفات عیسی علیہ السلام کے اور تیسری بار بعد ہلاک ہونے
یاجوج وماجوج کے اور پہلے دستور کے مطابق اُس خلق کو جو باقی رہی ہوگی آگاہ کریگا اور اہل
حبش بعد انتقال عیسیٰ کے کعبہ کو خراب کرینگے اور اُسکی مٹی اور پتھر سب اُٹھا کر جدہ مین ڈالدینگے
اور دریا مین ڈالدین گے۔ اور کہا ہے کہ یہ معاملہ عیسی علیہ السلام کی وفات کے سات روز بعد ہوگا
واللہ اعلم بحقیقت الحال **پانچوان بیان** آفتاب کے مغرب کی جانب سے نکلنے مین **مروی**
ہے کہ عادت الٰہی اسطرح جاری ہے کہ ہر روز جب آفتاب غروب ہوجاتا ہے فرشتے
اُسکو عرش کے نزدیک لیجاتے ہین وہان وہ سجدہ کرتا ہے جبرئیل علیہ السلام عرش سے حلہ نور
لاکر اُسکو پہناتا ہے پھر مقدار ساعت روز فرشتے اُسکو اُسکے مقر مین رکھتے ہین پھر نکلتا ہے
اور یہی دستور چاند کا مقرر ہے اُسوقت جب آفتاب اپنے قاعدے کے بموجب نکلنا چاہیگا فرشتے
اُسکو باز رکھین گے جب اہل اسلام اپنی عادتون کے موافق صبح کی نماز سے فارغ ہونگے دیکھین گے
آسمان پر تارے نکل رہے ہین سمجھین گے کہ ہمنے رات مین نماز پڑھی ہے پھر قیاس کرینگے کہ ابتو
وقت ہوگیا ہوگا پھر اُس نماز کا اعادہ کرینگے پھر بھی بعد نماز کے رات ہی نظر آویگی پھر تھوڑی دیر
کے بعد تیسری نماز کو پھر ینگے پھر بھی جب فارغ ہونگے رات ہی ہوگی اُسوقت سجدون مین گریہ و
زاری کرینگے جب مین رات دن کا وقت گذر جاویگا حقتعالی جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماویگا
کہ سورج اور چاند کو مغرب کیجانب سے نکالین جب وہ مغرب سے نکلین گے مانند دو طاش کے بے نور ہونگے
اور دونون مین سے ہر ایک یہ چاہیگا کہ سبقت کرے اور دوسرے سے زیادہ بلند ہو اور تمام خلائق
انکو اسیطرح دیکھے گی یہان تک کہ آدھے آسمان پر چڑھ جاوینگے پھر جبرئیل علیہ السلام بحکم
خدا تعالی انکو مغرب کی جانب اُلٹا پھیریگا اُسوقت توبہ کا دروازہ بند ہوجاویگا اور کسی کی توبہ
اُسکے بعد قبول نہوگی اور شام کو دونون مغرب مین غروب ہوجاوینگے **مروی** ہے کہ عمر رضی اللہ

Marfat.com

عنہ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ دروازہ توبہ کیا ہی
آپنے فرمایا کہ درِ توبہ ایک دروازہ ہی بہشت کے دروازونمین سے درِ خالص کا بنا ہوا ہی اور مرتی
و یاقوت وغیرہ جواہرات سے مرصع ہے اور اُس کی چوڑائی چار ہزار برس کا رستا ہے جب سے
بنا ہے کھلا ہوا ہے کبھی بند نہین ہوا اور کھلا رہے گا جب آفتاب مغرب سے نکلے گا بند ہوجاویگا
مروی ہے کعب الاخبار رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت سے دریافت کیا کہ بعد سکے پھر آفتاب و ماہ
کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا کہ حقتعالی اُنکو پھر نور عطا فرماویگا اور اسیطرح سے نکلین گے اور
غروب ہونگے **چھٹا بیان** قرآن مجید کے اُٹھائے جانے مین **مروی** ہے ابن ماجہ مین
کہ اسلام اُسوقت پرانا اور بے رونق ہوجاویگا کہ خلقت نجانے گی نماز و روزہ و زکوۃ کیا ہی
اور رات کو دیکھین گے قرآن کو تمام اور صبح کو ایک آیت یہی رہے زمین پر نہ رہیگی **مروی** ہے
ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھو قرآن
کو پہلے اس سے کہ وہ اٹھایا جاوے اور برپا نہوگی قیامت مبتک کہ قرآن مجید نہ اٹھایا جاویگا
اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر اٹھایا جاویگا قرآن شریف مصحفون مین سے لیکن ہمارا کیا
حال ہوگا جنکو یاد ہے فرمایا صبح کو اٹھین گے اس حال مین کہ قرآن مجید اُنکے دلون سے محو ہوگا
اپسمین ایکدوسرون سے کہیگا ہمین جو کچھ یاد تہا وہ کیا ہوا اور پڑہین گے اشعار **ساتوان**
بیان اس جہانکی انتہا ہے حیات کے ذکر مین اور جو کچھ اُسکے بعد ہوگا اور اسمین سات مرتبہ
ہین **پہلا مرتبہ** اس جہانکی انتہا کے بیان مین حیات دنیا کا انتہا اُسوقت ہوگا کہ اسرافیل علیہ
السلام پہلی بار صور پھونکے گا اور اس کا نام نفخہ اماتت ہی جسوقت یہ نفخہ ہوگا آسمان و زمین مین
سب مرجاوینگے مگر وہ کہ جس کو اللہ تعالی چاہیگا چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ
فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اور استثناء کے معنی مین اختلاف
ہے وہ جو نظر سے گذرا ہے مرقوم ہوتا ہے بعضی کہتے ہین کہ اس سے شہداء مراد ہین بدلیل
قولہ تعالے بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور یہ قول ضعیف ہی اسلئے کہ مراد اس حیات سے اونکا
متع اور فائدہ اٹھانا ہے نعیم بہشت سے کہ اُسکے سبب سے اور مردون سے وہ ممتاز ہین لیکن

قرآن

لہ ترجمہ اور جب پھونکا جاویگا صور مین پس مرجاوینگے جو آسمانون مین ہین اور جو زمین مین ہین مگر جسکو چاہی اللہ تعالی ۱۲ سہ ترجمہ بلکہ وہ زندہ ہین

Marfat.com

مُردہ ہین وقت بعث تک زندہ نہین ہین اور جو اُنکی ارواح کیجاوین تو اس بتقدیر یہ ارواح انبیا علیہم السلام کو اُنسے زیادہ الویت حاصل ہی کہ فرمایا ہے حضرت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد ہین ولدان و غلمان و حوران بہشت و رضوان اور اسمین یہی شبہ ہے اسلیے کہ حقتعالیٰ نے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا ہی اور آسمان و زمین سے باہر ہے سو یہ استثنا جب درست ہو کہ اسمین تاویل کیجاوے اور تاویل وطرح سے کی ہے ایک کہ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے کنایتًا ساری مخلوقات مراد لیجاوے اور اس سے سات چیزین مستثنیٰ کیجاوین عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ دار و آح اور یہی دلیل قطعے سے ثابت نہین ہوا اور دوسری وجہ تاویل کی یہ ہی کہ پروردگار ساکنان آسمان و زمین سے جسکو چاہے اُسی نفخہ اول سے مارے اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اُسکے بعد بھی نہ مارے بلکہ وہ قادر ہی بعد اُسکے اُنکو اور وجہ سے مارے اور یہ وجہ قطعی ہے اور تاویل درست ہی جب نفخہ اماتت ہوگا تو اُسکے بعد دوسرا نفخہ احیا ہوگا اور اِن دونون نفخون کے درمیان مین جو زمانہ ہے اُسکو برزخ کہتے ہین اور نفخہ تین ہین۔ ایک نفخہ اماتت دوسرے نفخہ احیا تیسرا نفخہ فزع معتمد تو پہلے مین نفخہ فزع کو نفخہ احیا کے بعد بیان کیا ہے اور احادیث کی کتابون مین نفخہ فزع کو نفخہ اماتت پر مقدم کیا ہے واللہ اعلم اور برزخ مین بموجب معتقدات اہل اسلام دو خیرین واقع ہوتی ہین ایک سوال منکر و نکیر کا اور وہ یون ہوتا ہے کہ روحین بدنون مین آتی ہین بموجب اشارہ اس کلام الٰہی کے اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ پھر وہ جواب منکر و نکیر کے سوال کا دیتے ہین اور اُن کا سوال یہ ہوتا ہے کہ تیرا پروردگار کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا رسول کون ہے اور بعض نے کہا ہے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صورت اسپر ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس مرد کے حق مین تو کیا کہتا ہے دوسرا عذاب قبر ہے کہ اہل شقاوت کو قبر مین عذاب ہوگا اور اہل سعادت کو روح و ریحان یعنی بشارت و خوشبوی جنت بموجب ارشاد حضرت نبی خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ پس جو شخص کہ مر گیا وقت بعث تک وہ برزخ مین رہیگا بموجب فرمان

لہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہین اپنی قبر و نمین ۱۲ سلہ کہا انہون نے اے رب ہمارے مارا تو نے ہمکو دو بار اور جلایا تو نے ہمکو دو بار ۱۲ سلہ قبر باغ ہی

خستعالی کے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ اور مدت اُس کی حدیث شریف
مین چالیس آئی ہے بعض نے کہا چالیس برس بعض نے چالس مہینے بعض نے چالیس دن لیکن
اکثر عُلمائے چالیس برس پر اتفاق کیا ہے پس جب مرجاوینگے دنیا خالی ہوجاویگی اور دریا
سُوکھہ جاوین گے اور سورج و چاند سیاہ بے نور رہجاوینگے اور آسمان سے ستارے زمین پر اسطرح
گرینگے جیسے درختون پر سے پتے گرتے ہین پہر آسمان پارہ پارہ ہوجاویگے اُسوقت ملک الموت
کو خطاب ہوگا کہ اے ملک الموت کوئی مخلوق زندہ ہے وہ عرض کریگا کہ اسوقت بجز مجھ ضعیف
کے اور کوئی زندہ نہین ہے حکم ہوگا تو بھی جان دے اور ہم تجکو شربت مرگ چکھاتے ہین اس کلام کی
ہیبت سے ملک الموت زمین پر گر پڑینگے اور بیس سال تک جانکنی کی سختی و تلخی چکھے گا اُسکے بعد
فریاد و مہیب کریگا اور جان سے گذر جاویگا ندا ہوگی کہان ہین وہ جو خدائی کا دعوی کرتے تھے
اور ملک و مال و جاہ و جلال پر مرتے ہتے اور فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط اُسوقت کوئی نہوگا
جو اسکا جواب دے سکے پہر خود ہی فرمائیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ واللہ اعلم بالصواب دوسرا مرتبہ
نفخہ احیاء اور حساب و کتاب کے لئے خلائق کے عرصات مین حاضر ہونے کے ذکر مین جب اللہ تعالی
چاہے گا کہ خلائق کو زندہ کرے اول سب سے جو مخلوق زندہ ہوگا وہ اسرافیل علیہ السلام ہونگے اور وہ
زندہ ہوتے ہی صور پھونکے گا اُسکے پھونکتے ہی سب روحین اپنے اپنے بدنون مین جانے کا
قصد کرینگی اور اپنے قالبون مین در آوینگی اور مُردے قبرون سے اُٹھین گے بموجب اس قول اللہ
تعالی کے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ اور صور کا طول چالیس برس کا راہ ہے اور اُسکے سات
سر ہین اور کہا ہے کہ اُسمین خلائق کی جانون کے گنتی گنتی سوراخ ہین کہ ہر سوراخ مین ایک روح ہے
مومنون کی جانونکے رہنے کا مقام اوپر کا سر ہے آسمان کی سمت کہ جنت کی بو اُنکو پہنچتی رہے اور
کفار کی جانون کے رہنے کی جگہ نیچے کا سر ہے زمین کیطرف کہ دوزخ کے عذاب کی بھاپ اُنکو پہنچی
رہے اُسکے بعد حساب و کتاب کیلئے تمام خلائق کو محشر مین جمع کرینگے اور اُس میدان کا ساہرہ نام ہے
جیساکہ فرمایا ہے فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ط اور ساہرہ زمین کے مُنہ کو کہتے ہین جو ہرا ہو اور بعض روایات

---

۵۱ ترجمہ اور للاویگے پیچھے یعنے موت کے بعد اُنکے لئے برزخ مین جسمین وہ رہینگے اُسدن تک کہ اُٹھائے جاوینگے ۱۲ ۵۲ ترجمہ کس کے لئے ہے
ملک آجکے دن ۱۲ ۵۳ ترجمہ واسطے اللہ اکیلے قہر کرنیوالے کے ہے ۱۲ ۵۴ ترجمہ پھر پھونکا جاویگا صور مین دوبارا پس ناگاہ وہ کھڑے
ہونگے دیکھتے ۱۲ ۵۵ ترجمہ پھر ناگاہ وہ ہونگے چٹیل میدان مین ۱۲

Marfat.com

ین آیا ہے کہ ساہرہ ایک موضع کا نام ہے بیت المقدس مین کہ محشر وہان ہوگا اور وہانکی زمین ہموار ہے
اور اُس روز یہہ زمین کو ایک اور زمین سے بدلین گے کہ جس پر گناہ نہوا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے
یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ اور آسمان پھٹ جاوینگے اور فرشتے اُتر کر خلائق کے گرد
صفین باندہکر کھڑے ہونگے جیسا کہ فرمایا ہے یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ
تَنْزِیْلًا پھر آسمانونکے ٹکڑون کو خطون اور دفتر وغیرہ کی طرح لپیٹین گے اسکو فرمایا ہے یَوْمَ
نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاوینگے جیسے دھنی ہوئی اون ہوا مین اڑتی
ہے کہ اس سے یہ آیہ کریمہ خبردار کرتی ہے وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ اور حجاب اٹھہ
جاوینگے اور دوزخ آشکارا ہوجاویگی جسکی اس آیہ شریفہ مین خبر دی ہے وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ
لِمَنْ یَّرٰی اور خلائق کا وقوف محشر مین بہت طویل ہوگا حتےکہ زجر واندوہ سے اسبات پر
راضی ہوجاوینگے کہ کہین دوزخ ہی مین چلے جاوین پر یہان سے نجات ہو آخر آدم علیہ السلام کی خدمت
مین حاضر ہونگے اور اُنسے شفاعت کی درخواست کرینگے وہ حضرت نوح علیہ السلام پر حوالہ کرینگے
اور نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام موسی علیہ السلام پر اور موسی علیہ السلام عیسی
علیہ السلام پر اور عیسی علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت سرور
کائنات بعد حساب کے شفاعت فرمائین گے اُسوقت مؤمنین ومؤمنات کے نامہ اعمال دہنے ہاتھون
مین دئے جاوینگے اگرچہ اُنمین گنہگار ہی ہونگے جس کا حال کلام مجید مین فرمایا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ
بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ اور اہل شقاوت یعنے کفار کے نامہ اعمال اُنکے بائین ہاتھون
مین دئے جاوینگے چنانچہ فرمایا ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ
لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ اور جگہ فرمایا ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ اس سے
ظاہر ہے کہ کفار کو پیچھے سے نامہ اعمال دئے جاوینگے مطابقت یون ہے کہ مومن کو سامنے سے
دہنے ہاتھہ مین اور کافر کو پیچھے سے بائین ہاتھہ مین دئے جاوینگے اور بعض نے کہا ہے کہ کافر

---

۱ ترجمہ جسدن بدلی جاویگی زمین سوائے اس زمین کے ۱۲ ۲ ترجمہ جسدن پھٹ جاوینگے آسمان ابر سے اور نازل ہونگے فرشتے نازل
ہونا ۱۲ ۳ ترجمہ جسدن لپیٹینگے ہم آسمانون کو مانند لپیٹنے دفتر خطون کے ۱۲ ۴ ترجمہ اور ہوجاوینگے پہاڑ مانند اون دھنی ہوئی کے ۱۲ -
۵ ترجمہ اور کھولی جاویگی جہنم اُسکے لئے جو دیکھتی ۱۱ ۶ ترجمہ پس وہ شخص کہ دیا گیا کتاب اپنی دہنے ہاتھہ مین کہے گا لو پڑھو میرا لکھا ہوا
۷ ترجمہ اور وہ جو دیا گیا اپنی کتاب بائین ہاتھہ مین کہے گا اے کاشکے مین نہ دیا جاتا اپنی کتاب ۱۲ ۸ ترجمہ اور وہ شخص جو دیا گیا اپنی کتاب پیٹھہ کے پیچھے

دو قسم کے ہین منکر بعث و مقر بعث منکرون کو بایان ہاتھہ پشت پر لاکر دئے جاوینگے اور مقرون کو بی شق صدر و امن ہاتھہ مین دئے جاوینگے حکمت اعمال نامون کے ہاتھو مین دینے کی اندر ہے کہ آدمی بسبب تقضاے مدت دراز اور کثرت افعال اپنے کامونکو بھول جاوین گے اللہ تعالے اُنکو اسطرح یاد دلاویگا کہ فرمایا ہے اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ اور نامۂ اعمال سارے مرقوم ہونگے کوئی چیز اُنسے باہر نہوگی جیساکہ فرمایا ہے وَمَا لِهٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا اعمالنامے ظاہر کی آنکھونسے پڑھے جاوینگے اور اُنکو دیکھکر احوال کلی و جزوی سے واقف ہوجاوینگے اور جو کہتے ہین کہ وہ اعمال نامے محسوس نہونگے بلکہ معقول ہونگے اُنکا مذہب باطل ہے پس نیکو کار اپنے اعمال نامونکو دیکھکر خوش ہونگے اور یہ بھی ایک قسم ثواب کے ہے اور بدکردار غمگین ہونگے اور یہ بھی ایک قسم عذاب کے ہے اور اعمال نامون پر واقف ہونے کے بعد بعض قصورون کے سبب سے مومن سر نیچے کو جھکائین گے چنانچہ فرمایا ہے نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور اشقیا باوجود اطلاع انکار کرین گے اُسوقت فرشتے گواہی دینگے یہ اُسمین بھی عذر پیش کرینگے پھر بحکم الہی اُنکے زبانین اور ہاتھہ اور پانون اور دوسرے اعضا گواہی دینگے کہ فرمایا ہے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور ذرہ بھر عمل بھی بے حساب کے چھوڑا نہین جائیگا کہ فرمایا ہے فَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ خدتعالی خود سبکا جلد حساب فرمائیگا چنانچہ فرمایا ہے وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ معتمد تورشتی مین لکھا ہے کہ مومنون کا خود حساب فرماویگا اور کافرون کا حساب فرشتون سے کروادیگا اسواسطے کہ اللہ تعالی کفار سے کلام نہین فرماتا ہے اور سُرعت حساب کا یہ حال ہے کہ تمام اولین و آخرین کا حساب اُسکے علم مین ایک شخص کے حساب کی مانند ہے اور سب کے ساتھہ ایکدفعہ کلام فرما سکتا ہے اور سبکا حساب ایک آنمین کرسکتا ہے اور جیساکہ تمام مخلوق کا پیدا کرنا اور مار کر دوبارا اُٹھانا اُسکی قدرت کے نزدیک ایک ہی آدمی کے پیدا کرنے اور پھر جلانے کی مانند ہے کہ فرمایا ہے مَا خَلْقُكُمْ

---

۵۱ ترجمہ گھیرا ہے یعنی یاد رکھا ہے اُسکو اللہ تعالی نے اور وہ بھول گئے ہین ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور کیا ہے اس کتاب کے لئے کہ نہین چھوڑی چھوٹی بات اور نہ بڑی بات مگر اُسمین گھیرے یعنی لکھی ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ جھکائے ہونگے اپنے سر اپنے رب کے پاس ۱۲ ۵۴ ترجمہ جسدن گواہی دینگے اُنپر اُنکی زبانین اور اُنکے ہاتھہ اور اُنکے پانون ساتھہ اُس چیز کے کہ وہ کرتے تھے ۱۲ ۵۵ ترجمہ اور جو ہوگا برابر رائی کے دانہ کے وہ عمل بھی ہماری پاس آویگا اور کفایت کرتے ہین ہم حساب کرنیوالے ۱۲ ۵۶ اور معنی بہت جلدی حساب کرنیوالا سب حساب کرنیوالون سے ۱۲

Marfat.com

وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اور کسی فرقہ کا حساب آسان ہوگا کسی کو بیحساب بہشت
مین بھیجدینگے کسی کے حساب مین دیر اور شدت ہوگی لیکن کفار کے اوپر سخت شدت ہوگی اور بعضی
کفار مین سے بیحساب دوزخ مین جاوینگے منقول ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تمام خلائق
کو حساب کے لئے موقف مین جمع کرینگے اُسوقت مومنین تین قسم پر منقسم ہونگے ایک قسم سے پوچھینگے
کہ تمنے کسلئے عمل کئے تھے عرض کرینگے واسطے حصول جنت کے تعالی فرمائیگا کہ ہمنے
اپنے فضل وکرم سے بہشت کے درجے عنایت کئے اور عذاب نیران سے تمکو نجات بخشی
دوسری قسم سے دریافت کیا جاویگا تمنے کسواسطے کام کئے تھے التماس کرینگے کہ دوزخ اور
عذاب کے طور سے حکم ہوگا کہ تمکو دوزخ سے چھٹکارا اور اپنے فضل سے بہشت بھی تمکو دی تم جاؤ اور جنت
مین چین کرو تیسری قسم سے ارشاد ہوگا تمنے کس غرض سے اعمال کی مشقتین اُٹھائین تھین
گذارش کرینگے صرف تیری محبت واشتیاق دیدار کی خواہش سے جو کچھہ ہمسے ہوسکا بجالائے
خطاب ہوگا اَنْتَ عَبْدِیْ حَقًّا یعنی میرا حقیقی بندہ تو ہی ہے اور اختصاص کا نشان تیری
پیشانی سے ہویدا ہوا اے فرشتو میرے دوست کے سامنے سے حجاب اُٹھادو اور ہم دونون کو
چھوڑ دو کہ ہمارا اشتیاق اُسکی جانب زیادہ ہو اُسکے اشتیاق سے ہماری طرف پس ملائکہ پردون کو
اُٹھادینگے اور وہ دیدار الٰہی اور مشاہدہ انوار نامتناہی سے مشرف ہوگا اور اول کلام جو تعالی اپنے
دوستون سے فرماویگا یہ ہوگا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَبْدِیْ هَا اَنَا حَبِیْبُكَ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا لِاَجْلِكَ یعنے تجھپر رحمت ہو اے میرے بندے آنکھہ کھول کہ مین تیرا دوست
موجود ہون قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ بہشت کو نہین پیدا کیا مگر تیرے لئے بندہ محب حقیقی
عرض کریگا کہ مجکو تیرے مشاہدہ کے سوا کسی چیز کی حاجت نہین ہے **غزل**

خستگانِ غمِ عشقِ تو شفای طلبند	دردمندانِ فراقِ تو دوای طلبند
ہر کسے از تو تمنای مرادے دارد	کشتگانِ غمِ تو از تو ترامے طلبند
عاشقِ آن ست کہ از تیرِ بلا نندیشد	عاشقانِ تو بلا را بدعامے طلبند

۵۱ ترجمہ نہین ہے پیدا کرنا اور پھر زندہ کرنا تمہارا ہے ہمارے نزدیک مگر ایک نفس کے پیدا کرنے اور جلانے کی مانند ۱۲ ۵۲ ترجمہ
تو ہی ہمارا حقیقی اور سچا بندہ ۱۲ ۵۳ ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

گنج وصلت کہ زشاہانِ جہان پنہانست | آنہم از کلبہ احزان گدائے طلبند

غزل

ہین ترہی عشق کے بیمار شفا کے طالب | درد ہجران کے گرفتار دوا کے طالب
تجھسے مانگے ہی مراد اپنی ہر ایک شخص یہ ہین | کشتگان غم دیدار وفا کے طالب
ڈرے ہین تیرے بلا سے وہ ترے عشق مین سب | تیری عاشق ہین دعا مین ہی بلا کے طالب
گنج وصلت نہین شاہانِ جہان کو جو نصیب | اُسکو پاتے ہین گدا ہین جو خدا کے طالب

منقول ہی کہ ایکروز حضرت سہیل بن عبداللہ تستری قدس سرہٗ نے اس آیہ شریفہ کی تلاوت کی اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ نعرہ مارا اور کہا کہ وہ بیچارے اگر جانتے کہ کس مین مشغول ہین اور کس سے باز رہے تو ایسی نعمت اُنکو ہرگز گوارا نہوتی اور منقول ہی کہ حسین بن منصور جب اس آیہ کو پڑھتے ہتے کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ يَشْغَلُهُ الْجَنَّةُ عَنِ اللّٰهِ

مثنوی

گر بہشت عدن جائے دلکش ست | بے جمال دوست عین آتش ست
گر نہ دیدار ست موعود بہشت | میروم از صومعہ سوے کنشت

مثنوی

اگر بہشتِ عدن ما نار و گلشن گلزار ہے | تم جہنم سے نہین گر بے جمالِ یار ہے
ماغ جنت مین نہو گر وعدۂ دیدارِ یار | چھوڑ کر جنت کو ہم دوزخ کرین گے اختیار

حضرت شیخ شبلی قدس اللہ سرہٗ نے عین حیات مین فرمایا ہی کہ مجکو اس درگاہ مین وہ ناز حاصل ہی کہ آٹھون بہشتین ملین تو مین اُنکی طرف نہ دیکھون آپکی وفات کے بعد کسی بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کسطرح گذری اور کیا معاملہ ہوا کہا مجکو ارشاد ہوا کہ کیا چاہتا ہے مین نے عرض کیا کہ اے خداوندا گر مجکو بہشت مین بھیجا جاوے عدل ہی اور جو اپنے جمال مبارک کو لائق وسزاوار سمجھا جاوے فضل ہے

رُباعی

نہ جنت جہیم و نہ حور و انہار میخواہم | بتو از زانی زاہد این ہمہ من یار میخواہم
شہان مملکت فردوس را یاری بدست آرید | کہ من درویش عالی ہمتم دیدار میخواہم

ل ترجمہ تحقیق جنت کے رہنے والے آجکے دن ایک شغل مین ہین ہانین کرتے ۱۲ ل ترجمہ یعنی اللہ کی یاد سے کہ اُن لوگون سے جنکو مشغول کر دیا ہے اللہ تعالی نے

مجھے جنت نہ حوروں کی نہ کچھ انہار کی خواہش نہیں درکار مجکو جنت الفردوس کی شاہے	ق	دے زاہد یہ سب تجکو مجھے ہے یار کی خواہش مین ہون درویش کہتا ہون فقط دیدار کی خواہش

منقول ہے کسی نے حضرت رابعہ عدویہ سے پوچھا کہ بہشت کی آرزو کیون نہین کرتی کہا
اَلْجَارَ ثُمَّ الدَّارَ اسلیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَکْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ بُلْهٌ اور عارف
قونیوی قدس اللہ سرہ نے کہا ہے اَللّٰهُ يَسْجُنُ الْمُؤْمِنَ وَالْجَنَّةُ سِجْنُ الْعَارِفِ اور حقتعالی نے ان محبت
کشان خاکی کو روز ازل مین اپنا دوست فرمایا ہے يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ اُسکے فضل وکرم سے امید ہے کہ
انکے قصورون کے سبب سے وہ انکو اُس مرتبہ دوستی سے نہ گرادے اِنَّ الْجِنَايَاتِ لَا تُهْدِمُ الْعِنَايَاتِ
کہ محبت کے مقرر کرنے مین کوئی علت نہین فرمائی اور یون نہین فرمایا کہ يُحِبُّهُمْ لِاَجْلِ الطَّاعَاتِ وَ
بِالْاَجَلِ الْخِدْمَاتِ کہ علت کے فوت ہونے سے معلول کا فوت ہونا لازم آتا پس حقتعالے آدمی
کو کچھ طاعت وزہد وعلم کے باعث دوست نہین رکھتا بلکہ لاکھون اوصاف حمیدہ وخصائل
پسندیدہ اور بیشمار خصائص ولطائف اُسمین امانت رکھی اور کثافت خاک کے پردہ مین اُسکو چھپایا
کہ نامحرمان اغیار کی نظر اُس صورت زیبا کو نہ لگ جاوے اور جمال باکمال اُس کا جنون اور شیطانون
کی نظر بد سے محفوظ ومصون رہے اسواسطے کہ آیہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کی حقیقت سے بخبر ہین وَنَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ کے بھید سے ناواقف ہین **مثنوی**

تحن اقرب گفت من حبل الورید	عاشق ومعشوق در یک تن گزید
آنکہ ہست از تو بجان نزدیک تر	دیدہ سر بیندش نے چشم سر
نے فلک شد محرم اورا نی ملک	با تو گفت اسرار اللہ معک
حاصل ہر دو جہان او توئی	محرم سر نہان او توئی
دلبر آن ماہ پیکر دیدہ ام	در جمالت چہرہ دیگر دیدہ ام
ہست نوری در جبین تو منیر	کان بصد پردہ نمیگردد دستیر
انچہ نور ست آنچہ تابان از تو شد	ہفت کوکب نور افشان از تو شد

سلہ ترجمہ اول دوست ہے پھر کہا ۱۲ ۵۲ اکثر جنت کے رہنے والے بیعقل ہین ۱۲ ۵۳ ترجمہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور حب عارف کا قید خانہ ہے ۱۲ ۵۴ ترجمہ
دوست رکھتا ہے وہ اُنکو اور وہ دوست رکھتے ہین اُسکو ۱۲ ۵۵ ترجمہ اسلیے کہ تحقیق گناہ نہین ڈھا سکتے اور کم کر سکتے خدا تو نکو ۱۲ ۵۶ ترجمہ دوست کتا ہے
ہمنے اُنکو بلیے کہ وہ میری طاعات بجالاوین اور بلیے کہ وہ خدمتین کرین ۱۲ ۵۷ ترجمہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو ۱۲ ۵۸ ترجمہ ہم اُسکے نزدیک بادہ مین جان

نور تو تہ از عرش و تہ از کرسی بود
تور تو از مطلع قدسے بود

دیدۂ جان نور می یابد ز تو
نور حق ست اینکہ می تابد ز تو

نیست مر ہر دیدہ را نور بصر
تا کہ بیند نورت از جاے دگر

مثنوی اردو

نحن اقرب یعنی من حبل الورید
حق نے فرمایا ہے تجکو اے سعید

ہوگیا اس سے یہ ہوتا ہے عیان
عاشق و معشوق کا یک جا مکان

گرچہ وہ اتنا ہوا نزدیک جان
لیک تیری چشم سر سے ہے نہان

ہے فلک محرم نہ اُس سے اور ملک
تجکو فرمایا ہے اللہ معک

برگزیدۂ دو جہان تجکو کیا
محرم سر نہان تجکو کیا

منتظر دیدار ہے تیرا جمال
تجھ مین آتا ہے نظر اُس کا جمال

دیکھتے ہین اُس کو ہم تجکو نہین
ہین کہین ہم و ہین ہے اپنا کہین

تیری پیشانی مین وہ چمکے ہے نور
لا کہہ پردونمین بھی ہو جس کا ظہور

دو جہان اس نور سے تابان ہوئے
ساری کوکب اُس سے نور افشان ہوئے

عرش و کرسی سے نہین اسکا ظہور
تجھپہ چمکا مطلع قدسی سے نور

نور تیرا نور چشم جان ہوا
تیرے اندر نور حق تابان ہوا

چشم دل مین جس کے ہو نور بصر
نور تیرا اُس کو آتا ہے نظر

تتمہ امر تنبیہ حوض کوثر کے بیان مین۔ کوثر دو ہونگی بموجب صحیح روایت کے ایک حساب میزان و صراط کے پہلے ہوگا جب قبرون سے نکلین گے اُسپر گذرینگے اور جنکے نصیب مین حضرت نے اُس کا پینا مقرر فرمادیا ہے وہ اُسمین سے پئین گے اور جو اُسمین سے پئین گے وہ ہرگز پیاسے ہونگے لمبائی و چوڑائی اُسکی ایک ایک ماہ کی راہ ہے اور پانی اُسکا چاندی سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبو اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اُسپر کوزے ستارونکی مانند چمکتے اور بیشمار ہونگے اور اُسمین ایک جنت کی نہر سے پانی آتا ہوگا کہ اُس کا نام بھی کوثر ہے اور نہر کا نام کوثر ہے حقیقتاً اور حوض کا نام ہے مجازاً اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھہ سے وعدہ کیا ہے ایک نہر کا جسمین خیر کثیر ہے اور حوض کا کہ وارد ہوگی میری اُمت اُسپر قیامت کو اور کوثر نہر ہے بہشت مین کہ کنارے اُسکے زر کی اور پانی جاری ہونے کا مقام یاقوت و مروارید سے پُر ہوگا اور اُس کا پانی مشک سے خوشبودار اور برف سے زیادہ سرد ہوگا جیساکہ فرمایا ہے **چوتھا مرتبہ** میزان کے بیان مین۔ محاسبہ اور وزن اعمال کیواسطے ترازوئین ہونگی اور ہر ترازو کے دو پلڑے ہونگے ایک نورانی اور ایک ظلمانی اُسپر حسنات اور اُسپر سیئات رکھی جاوینگی تاکہ خیر و شر مین تفاوت ظاہر ہو حقتعالی نے فرمایا ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور وزن اعمال مین خلائق کی تین قسمین ہونگی **اول** وہ گروہ مومنون مین سے جنکی نیکیان بہت ہونگی اور خیرات کا پلڑا سیئات پر راجح ہوگا یہ رستگار اور فلاح پانیوالے ہونگے بموجب قول حقتعالی کے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ **دوسرا** فرقہ اہل تفاوت کا جنکا پلہ حسنات خیر سے بالکل خالی ہوگا یہ ہمیشہ عذاب کیے جاوینگے بموجب فرمان الٰہی وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ **تیسرا** طائفہ گنہگار مومنون کا جنکی نیکیان تھوڑی اور بدیان بہت ہونگی وہ اپنی نیکیون کی جزا اور بدیون کی سزا پاوینگے بمطابق ارشاد رب العالمین فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اگر کسی مؤمن نے ساری عمر مین بھی کوئی نیکی نکی ہوگی جب بھی وہ ایمان کی جزا پاویگا بموجب آیہ مذکورہ کے اسلئے کہ ایمان بھی نیکی ہے **مروی** ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے روز تمام خلائق کے روبرو میری امت کا ایک مرد بلایا جاویگا اور کہولے جاوینگے اُسکے گناہ ننانوین دفتر ہر دفتر اتنا لمبا ہوگا کہ جتنی دور نظر آدمی کی پہنچتی ہے حقتعالی اُس سے فرمائیگا کیا تو انمین سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہے کہ ہمارے کراماً کاتبین نے ازراہ ظلم کے تجھپر لکھہ لیا ہے گنہگار عرض کریگا نہین اے پروردگار پھر رب العالمین فرمائیگا کیا تجکو ان بین سے کسی گناہ کی بابت کچھہ عذر ہے کہیگا نہین ای میرے پروردگار پھر ارحم الراحمین فرمائیگا اِنَّ لَكَ

۱ ترجمہ بیشک تجکو دیا ہم نے کوثر ۱۲ ۲ ترجمہ اور رکھینگے ہم ترازوئین درست اور صحیح قیامت کو ۱۲ ۳ ترجمہ پس جو شخص کہ بھاری ہوئین ترازوئین اُسکی پس یہی ہین ٹوٹا پانیوالے اپنی جانون کے لئے جہنم مین ہمیشہ رہینگے ۱۲ ۴ ترجمہ اور وہ شخص کہ ہلکی ہوئین ترازوئین اُسکی پس یہی ہین ٹوٹا پانیوالے اپنی جانون کے لئے جہنم مین ہمیشہ رہینگے ۱۲ ۵ ترجمہ پس جس نے کی ذرہ کے برابر نیکی وہ دیکھے گا اُسکو اور جس نے کی ذرہ کی برابر بدی وہ دیکھے گا اُسکو ۱۲

عِنْدَنَا حَسَنَةٌ وَّلَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ یعنی ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہی ہے اور شان یہ کہ تجھپر ظلم نہین ہونیکا آجکے دن پس ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالین گے اور ارشاد ہوگا کہ اپنے عمل پر حاضر ہو اور اُس کو تلوا عرض کریگا اے پروردگار کیا حقیقت ہے اس پارہ کاغذ کے اتنے دفترون کے مقابلہ مین حکم ہوگا تلوا تو سہی اور اُسمین مرقوم ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس وہ پارچہ کاغذ حسنات کے پلڑے مین اور وہ سارے دفتر سیئات کے پلڑے مین رکھین گے اور وہ ایک نیکی ساری بدیون پر غالب آویگی اور اُسکے باعث پلۂ حسنات پلۂ سیئات پر راجح اور ثقیل ہوگا اسلیے کہ اُسمین اللہ تعالی کا نام ہوگا اور کوئی چیز اُسکے نام کی برابر نہین ہوسکتی **سوال** جب کفار ثواب اعمال سے بے نصیب ہین پھر اُنکے اعمال کے وزن کرنے سے کیا فائدہ **جواب** کافر نے بھی مؤمن کیطرح نیکی کی ہے اور اُس پر ثواب کی امید رکھتا ہے جب اُسکے عمل پلۂ حسنات پر اور عصیان و کفر پلۂ سیئات پر رکھین گے کفر اُس کی سب نیکیون کو نابود کردیگا اور پلۂ سیئات بھاری ہوگا **دوسرا جواب** کفر اسلیے وزن کیا جاویگا کہ سب کا کفر برابر نہین ہے جو منکر صانع ہے اُس کا کفر مثبت صانع سے زیادہ ہے اگرچہ اُس کا اثبات کفر کے طور پر ہو اور بت پرست کا کفر موحد کے کفر سے زیادہ ہے اگرچہ وہ رسالت کا منکر ہو اور عذاب کے درجات کفر کے درجات کے مطابق ہونگے کہ ہر ایک کے لیے معین فرمائے ہین چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ اور ایسا ہی مسلمان بھی یقین مین متفاوت ہین اسلیے ہر ایک کی جزا و ثواب اُنکے یقین کے قدر اُنکو دیا جاویگا جس نے حقتعالے کی رضا کے لیے عمل کیے اور شرائط اعمال کے مطابق بجالایا اور آداب و سُنن کی محافظت کی اور باوجود اسکے ہمیشہ عدم قبولیت سے ڈرتا رہا اُسکا مرتبہ ثواب مین اُس سے زیادہ ہوگا جس نے عمل کیے لیکن آداب و سُنن کی محافظت نکی اور رد و قبول سے غافل رہا اگرچہ ان دونون کے عملون کی صورت یکسان ہے لیکن مراتب ثواب مین میزان و حساب مین فرق ہوگا اور بہشت سے ایسے بھی ہونگے کہ حقتعالی اُنکو بغیر حساب کتاب وزن اعمال بہشت مین داخل فرمائیگا یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ

۱؎ تحقیق تیرے لئے ہماری پاس ہے ایک نیکی اور آجکے دن بیجا ظلم نہین ہونے کا ۲؎ ترجمہ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالی اور گواہی دیتا ہون مین کہ حضرت محمد بندے ہین اُسکے اور رسول ہین اُسکے ۳؎ ترجمہ اُسکے لیے دوزخ کے سات دروازے ہین یعنی درکات اور ہر دروازہ کے لئے اُنمین سے ایک گروہ کا بعنی گروہ کا بقدر ہے ۴؎ ترجمہ کرتا ہے اللہ تعالی جو کچھ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے ۱۲

شفاعت

پانچوان مرتبہ شفاعت کے بیان مین۔ قیامت کے روز شفاعت چھہ قسم کی ہوگی **اول** فیصلون کے فیصلہ کیوقت شفاعت ہوگی اس غرض سے کہ طول وقوف و شدت نہو اور یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ سب رسولون علیہم السلام کے پاس پھر کر آخر خلق آپکی خدمت مین حاضر ہوگی **دوسری** جنت مین داخل ہونیکے وقت شفاعت ہوگی کہ حساب مین مناقشہ نہو اور حساب آسان ہو اور جلد خلاصی ہو اور یہ بھی آپکے ہی لئے خاص ہے **تیسری** جو مومن کہ مستحق عذاب ہین اُنکے چھڑانیکے لئے شفاعت ہوگی اگرچہ اس کا خاص ہونا آپکے لئے ثابت نہین ہوا لیکن بعض کہتے ہین کہ یہ بھی حضرت کے لئے خاص ہے کہ اسکے خاص نہونے پر بھی کوئی دلیل وارد نہین ہے **چوتھی** مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکالنے کیواسطے شفاعت ہوگی اور اسمین آپکے ساتھہ انبیاء و مرسلین اور مومنین صالحین بھی شریک ہونگے **پانچوین** بہشت مین ترقی درجات کے لئے شفاعت ہوگی اور یہ بھی حضرت سرور کائنات علیہ افضل السلام والصلوٰۃ کے لئے مخصوص ہے **چھٹی** بعض کفار کی تخفیف عذاب کے لئے شفاعت ہوگی اگرچہ اُس سے خلود عذاب سے نجات نہو **مروی ہے** حجاج سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اول شفاعت کرنیوالا اور شفاعت کیا گیا مین ہونگا اُسوقت ذکر آیا آپکے چچا حضرت ابوطالب کا فرمایا کہ شاید میری شفاعت اُسکو نفع کرے اور عذابمین کچھہ تخفیف ہوجاوے **چھٹا مرتبہ** صراط کے بیان مین۔ صراط ایک پل ہے موقف اور جنت کے درمیان دوزخ کی پشت پر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز جیسا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْجِسْرُ مَمْدُوْدٌ عَلٰی ظَهْرِ جَهَنَّمَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ اُسپر سے سب گذرینگے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا اور وہ پل خلقت کو معلوم ہوتا ہوگا اور اُسپر سے گذرنا سبکو دیکھتا ہوگا **سوال** عقل کیونکر تقاضا کرتی ہے کہ ایسے پل پر سے گذر سکینگے **جواب** بر تقدیر تصحیح حدیث مراد یہ ہے کہ اُس پل پر گذرنا دشوار ہے اور آسان بھی ہے اپنے اپنے ایمان و اسلام کی قدر اور وہ بال سے زیادہ باریک ہے **مصرع** ہمچو موئے باریک ست کوچہ مسلمانی + **مصرعہ** بال سے باریک ہے راہ مسلمانی کہین + اور حکم خداوندتعالیٰ تلوار سے زیادہ

صراط

+ ترجمہ پل ہے بچھا ہوا جہنم کی پشت پر باریک تر بال سے اور تیز تر تلوار سے ۱۲ + ترجمہ اور نہین تم مین سے کوئی مگر وارد ہوگا اُسپر یہ ہو چکا تیرے رب پر فیصلہ

تیز ہے کہ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ بعضے مومن سعادتمند اُسپر سے مثل برق کے گذرینگے بعضے مانند ہوا کے بعضے اُڑنے والے جانورون کیطرح بعضے دوڑنے والونکی صورت بعضی جیسے پیادے چلتے ہین اور اُسپر زنجیرین معلق لٹکتی ہین جنکو حکم ہوگا وہ اُنکو پکڑلین گے اور اُس کے نیچے دوزخ ہے کہ اُسمین آگ کا اور برف کا عذاب ہے اور طرح طرح کے روحانی وجسمانی عذاب اُسمین ہین اور درکات اُسکے بعضے سے بعضے زیادہ ہین شدت عذاب مین اور ایکدوسرے سے سخت تر ہے جس کو حق تعالےٰ نے اپنے دشمنون کے لئے بنایا ہے اور بعضے مومن ہی جن پر عذاب وعقوبت منظور ہے وہ بھی مدت معین کے لئے اُسمین ہونگے عِیَاذًا بِاللّٰہِ مِنْہَا اور جو کفر پر مرا وہ اُسمین ہمیشہ رہیگا اور بعضے مومن اُسمین بہت کم یعنی ایک ساعت بعضے اس سے زیادہ اور بہت سے بہت بعضون نے کہا ہے ستر برس ہین اور وہ دوزخ اب موجود ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ وہ ساتوین زمین کے نیچے ہے **ساتوان مرتبہ** بہشت کے بیان مین ۔ صراط پر سے گذر کر خلقت بہشت مین پہنچے گی یا دوزخ مین دوزخ کا حال تو ہم کچھ لکھہ چکے کہ وہ مقام ظلمانی ہے اور بہشت مقام نورانی ہے روحون کے لئے اُسمین تمام راحت ہے اور جسمون کیواسطے وہان ہر طرح کی عشرت ہے آسایش وکامرانی کے سارے اسباب مہیا ہین اور تمام نعمتین ولذتین موجود وہویدا ہین رنج والم کا وہان گزر نہین فنا وزوال کا وہان کچھہ بھی اثر نہین وہانکے رہنے والونکی زندگانی وخوشی ونعمت بے زوال ہے اور مکنت ومملکت اُنکی بے انتقال ہے اور جسکو حقتعالیٰ نے اپنے دوستونکے لئے ترتیب دیا ہے اور اُسمین درجے بیشمار ہین مانند درجات ومراتب مومنین کے اُنکی عبادات مین اور وہ اب موجود ہے اور دیکھینگے مسلمان اپنے پروردگار کو جنت مین داخل ہونے سے پہلے اور اُسکے بعد ہمیشہ جیسا کہ حقتعالےٰ نے فرمایا ہے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ **مروی** ہے مسلم سے کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے فرمایا ہے کہ جب سب اہل جنت جنت مین داخل ہولین گے حقتعالیٰ اُنسے التفات فرمائیگا کہ اے اہل جنت نعمتین جو تمکو ملی ہین اُنسے بہتر چیز کی اگر تمکو خواہش ہو تو کہو وہ بھی تمکو عطا ہو

۱؎ ترجمہ صفحہ ۲۹۰ پر مرقوم ہوا ۱۲ ۲؎ ترجمہ بجمالہ تعالیٰ ہمکو اُس سے ۱۲ ۳؎ ترجمہ بعضے اُسمین آجکے دن تر وتازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھنیوالے ۱۲

Marfat.com

کہینگے ای پروردگار ہمارے چہرونکو تونے نورانی بنادیا اور ہمکو بہشت مین داخل فرمایا اور دوزخ سے نجات بخشی اور یہان سب طرح کا عیش ہمکو حاصل ہے اور کیا چاہین حکم ہوگا کہ حجاب اُٹہادو اُسوقت وہ دولت دیدار الہی سے مشرف ہونگے اور جانینگے کہ یہ نعمت کل نعمتون سے بڑہکر ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیدار کا حال پوچھا فرمایا سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اور وہ انکشاف تام ہوسر کی آنکھونسے منزہ جہت وکیفیت وکمیت ومقابلہ سے اور کفار کو دیدار نہین ہونے کا سبب کہ فرمایا ہے كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝ اَللّٰهُمَّ شَرِّفْنَا بِهٰذِهِ السَّعَادَةِ وَبَاعِدْنَا مِنْ عَذَابِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پانچوان عنوان تمام ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھٹا عنوان خیر وشر کی تقدیر پر ایمان لانیکے بیان مین - اور اسمین ایک معنی ہے - اور اسمین سات بیان ہین - پہلا بیان حقتعالی کی ذات مین قدرت کی اثبات اور اُس کے غیر مین اُس کی نفی کے ذکر مین اور مذہب قدریہ کی شبہات باطلہ اور اُنکے جوابات کے مذکور مین لغت مین قدر کے معنے اندازہ کرنا ہے - اور اصطلاح مین جو کچھہ بطریق اجمال لوح محفوظ مین مکتوب ہے اُسکو قدر کہتے ہین اور اُس کا وقوع بطریق تفصیل قضا کہلاتا ہے اور بعض کا قول اسکے برعکس ہے پس جو کچھہ عالم مین ہے اعراض واجسام کفر وایمان طاعت وعصیان سبکو حق تعالی نے اپنی قدرت وارادہ سے پیدا کیا ہے اسپر دلائل عقلی ونقلی موجود ہین دلیل نقلی حقتعالی نے فرمایا ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اور یہ فرمایا ہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اور دلیل عقلی یہ ہے کہ اگر بندہ کو موثر ومستقل اختیار ہوتا تو وہ حال سے خالی نہوتا یعنے کسی فعل کرنے کی حالت مین وہ اُس کی ترک پر قادر ہوتا یا نہوتا اگر قادر نہوتا تو وہ مختار ہی نہوتا اور جو قادر ہوتا تو محتاج ہوتا مرجح کیطرف کہ جس سے اُسکو ترجیح دیتا اور جو مرجح بھی بندے کی قدرت واختیار مین ہوتا تو اس سے تسلسل لازم آتا جو محال ہے اور جو مرجح اُسکے غیر کی قدرت واختیار مین ہوتا تو بندے کا مختار نہونا لازم

---

۱ ترجمہ قریب ہے کہ دیکھو تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو چودہو ین ۱۵ ین ۱۲ ۲ ترجمہ یون نہین بلکہ وہ اپنے رب سے پردہ مین ہونگے ۱۲ ۳ ترجمہ اے اللہ شرف کر ہمکو اس سعادت سے اور دور رکھہ ہم سے عذاب اہل شقاوت کو اے زیادہ رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے ۱۲ ۴ ترجمہ یہ معبود تمہارا ہے خالق ہر چیز کا ۱۲ ۵ ترجمہ اللہ تعالے نے تمکو پیدا کیا اور اُسکو جو تم کرتے ہو ۱۲

آتا پس معلوم ہوا کہ تمام مکونات حقتعالیٰ کی قدرت و ارادہ کاملہ سے تعلق رکھتے ہین اور بندے کے افعال مطلقاً انکے اختیار مین نہین ہین بلکہ بندونکے سب افعال حق جل و علی کی قدرت اور بندون کے کسب سے واقع ہوتے ہین اسی لئے بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب جبر ہے نہ اختیار بلکہ ان دونونکے درمیان ہے اور اسلیئے کہ اس باب مین نظر صحیح کا دستیاب ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے حضرات سلف رحمہم اللہ نے بحث اور مناظرہ سے منع کیا ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے قَتْلِنِیْ مَسْئَلَۃُ الْجَبْرِ وَالْاِخْتِیَارِ[1] اور آیات و احادیث مین جو بندونکے افعال کے نسبت بندونکی طرف فرمائی ہے اور مدح و ذم و ثواب و عقاب اُسپر مترتب کیا ہے فقط اس سبب سے ہے کہ بندے افعال کے مظہر اور اُنکے کاسب ہین اور ضرور اُنکو اُنمین دخل ہے باوجود اسکے کہ مؤثر حقیقی حقتعالیٰ ہے اور سعادت و شقاوت ازلی صرف خالق مطلق کی قدرت سے ہے پس اولاد آدم کہ خیر و شر کے ساتھہ منسوب ہے دو طرح کی ہے ایک وہ جو اپنی عقل و رائے کے تابع ہین اور کسی دین و شریعت و کتاب و پیغمبر کے پیروی نہین کرتے انکو اہل نحل کہتے ہین اور دوسرے وہ جو دین و شریعت و کتاب و پیغمبر کی متابعت کرتے ہین اُنکو اہل ملل کہتے ہین اہل نحل جو مشہور اور ضبط کئے گئے ہین اصلی اُنکے پانچ فرقے ہین **اول** فرقہ فلاسفہ ہین کہ احکام عقلیہ کے قائل ہین اور علوم نقلیہ سے دور بھاگتے ہین علم منطق علم ریاضی اُنکی طبیعتون کے تمہین موجودات کو طبعی بتاتے ہین اُنکے تین گروہ مشہور ہین ہرمسہ و دیمقراطیس و ابراہمہ ملک کا یونان ہے پیشوا اُنکا **تالیس ملطی** ہے اور اُسنے اول علم فلاسفہ مین کلام کیا اور آخر اُنکا **افلاطون** ہے دوسرا گروہ انمین الٰہی کہلاتے ہین اول اُنکا **فلوطر خیلس** ہے کہ علم حکمت اُسکی طرف منسوب ہے اور وہ مشہور ہے اور آخر اُنکا ذیمقراطیس ہے تیسرا طائفہ حکما مین سے اہل تصنیف ہے جیسے **سقراط و بقراط** واضع علم طب اقلیدس واضع علم ہندسہ و **ارسطاطالیس** واضع علم منطق اور آخر اُنکا اسکندر افریدوسی کہ ارسطو کی کتاب کا شارح ہے اور حکماے اہل اسلام مین سے **حسین بن اسحاق** و **ابونصر** فارابی ارسطو کے اقوال کے تابع ہین اور **بوعلی بن سینا** اُنکے اقوال کا تابع نہین ہے **دوسرا فرقہ** صابئین ہین یہ اکل فلکیہ اور ارباب سماویہ کے قائل ہین اور اصنام ارضیہ کو اُنکا وسیلہ مانتے ہین اور اُنکو ارباب

[1] ترجمہ قتل کرو یا مجھکو جبر و اختیار کے مسئلہ نے ۱۲

حقیقی جانتے ہین اور رسولون کے منکر ہین اونکے چار گروہ ہین **اول** روحانیون کا کہ ملائکہ کی تعریف کرتے ہین اور یہ ملائکہ کو پوجتے ہین **دوسرا** ہیاکلیون کا گروہ اور یہ عقل و نفس و سیارونکی صورتین ثابت کرتی ہین۔ مدور اور مثلث و مربع و مخمس وغیرہ اور یہ گروہ ستارہ پرست ہین **تیسرا** اشخاصیون کا گروہ کہ طلسمات کو ساعات مقررہ اور طوالع معینہ مین کواکب کی صورتون پر اپنے کاموں کے لئے بناتے ہین اور کام مین لاتے ہین **چوتھا** حرانیہ و حرمانیہ یہ حق کو واحد بھی اور کثیر بھی کہتے ہین **تیسرا فرقہ** تناسخیہ ہے کہ ہند اور ماچین مین رہتے ہین اور چین و ختا بھی انسے ہے تناسخ و مسخ و فسخ و نسخ یعنی زمانہ کا بدلنا اور صورت کا بدلنا اور توڑنا اور مٹانا ان سب کے قائل ہین اور معلم انکا شاکمونی ہے یہ فرقہ حشر و جزائے اعمال کو دنیا ہی مین ثابت کرتے ہین **چوتھا فرقہ** براہمہ معتقد ایک ملک کے ہین جسکا برہما نام ہے اور اسکو صانع و مصنوعات کے درمیان واسطہ قرار دیتے ہین اور اسکے نام سے اپنے فرقہ کو منسوب کرتے ہین اور بعضے براہمہ کو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھہ منسوب کرتے ہین محض غلط ہے اسلئے کہ یہ لوگ پیغمبرون کے معتقد نہین ہین اور یہ کہتے ہین کہ عالم مین ایک بدھ ہوتا ہے یعنی وہ شخص کہ جس کا وجود ناچار و ضرور ہے ہوتا ہی اور خلق اس کی طرف توجہ ضرور ہوتی ہے اور اس سے استفاضہ ہوتا ہے اور صحاح مین کہا ہے کہ بدھ معرب بت کا ہی اور یہ اول بدھ شاکمونی کو جانتے ہین اور اس کا ظہور حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پانچ ہزار برس پہلے بیان کرتے ہین اور انکے عقائد کا مدار عقل پر ہے جسکو عقل اچھا جانے وہ اچھا ہے اور جسکو برا جانے وہ برا اور اس لئے کہ انکے علم و عمل کا مرکز و مدار عقل ہے جادو و نیرنجات بھی انکے مذہب کی ایک شاخ ہے **پانچوان فرقہ** ثنیہ کہ انمین سے بعضے آفتاب و ماہتاب کو اور ایک گروہ کواکب کو اور ایک طائفہ احجار و معدنیات کو اور ایک ٹکڑا اشجار و نباتات اور بعضے حیوانات کو پوجتے ہین اور ہند کے بت پرستون کے بھی کئی فرقے ہین مہاکالیہ و ہلکیہ و ہملیکیہ اور سوائے انکے اور دہریہ و طبعیہ و معطلیہ انہین پانچون فرقون سے نکلے ہین اور **اہل ملل** کے تین فرقے ہین اور یہ اہل کتاب بھی کہلاتے ہین یہود و نصاریٰ و مسلمان اور چوتھا فرقہ مجوسیون کا ہے اور اسواسطے کہ یہ لوگ اپنے دین کو ابراہیم علیہ السلام سے منسوب کرتے ہین اور آگ کو حضرت

Marfat.com

آفریدگار کے تقرب کا وسیلہ سمجھکر پوجتے ہین انکو شبیہ اہل کتاب کہتے ہین اور انکے بھی کئی فرقے ہین بعضے کہتے ہین کہ انکے ستر فرقے ہین لیکن بڑے فرقون مین اول کیومرثیہ ہے کہ اپنے تئین کیومرث پسر آدم علیہ السلام کے ساتھہ منسوب کرتے ہین دوسرا ورانیہ ہے کہ وزوان کبیر کے اصحاب ہین اور اُس کو کیومرث کی مانند جانتے ہین تیسرا آریوشتریہ ہے کہ زرتشت کے پیرو ہین اور زردشت علیہ السلام کو یہ پیغمبر کہتے ہین چوتھا مانویہ کہ مانی نقاش کے متبع ہین کہ وہ گبر تھا اور اُسنے گبری ونرسائی مین سے ایک نیا دین نکالا تھا چھٹا مزکیہ کہ قباد کے زمانہ مین ظاہر ہوا اور نوشیروان کی سعی سے قتل ہوا اور ساتوان اور آٹھوان دیصانیہ اور مرقونیہ کہ دو صانع کے قائل ہین اور خدتعالیٰ کو خالق خیر جانتے ہین اور یزدان نام لیتے ہین اور دوسرے کو خالق شر بتلاتے ہین اور اُس کا نام اہرمن کہتے ہین اور کہتے ہین کہ شر کی اضافت حکیم نیکیون والے کیطرف کرنی مناسب نہین ہے پس ضرور ہے کہ اس امر کی اسناد دوسرے شخص کیجانب اضافت کری جاوے تاکہ بائی اس اسناد کی لوث سے مصئون رہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین جو کچھہ حضرت علیم وحکیم نے تقدیر کیا ہے سب خیر ہے بموجب قول الٰہی کے بِيَدِكَ الْخَيْرُ[1] پس شر بہ نسبت ہے چنانچہ آگ ایک کا گھر جلاتی ہے اور دوسرے کا کھانا پکاتی ہے مثنوی

پس بدی مطلق نباشد در جہان	بد بہ نسبت با خدا نزا ہم بدان
کفر ہم نسبت بخالق حکمت ست	ور بما نسبت کنی کفر آفت ست

مثنوی اردو

ہے بدی مطلق ہی عالم مین کہین	ہے بدی لیکن بجز نسبت نہین
فنسبت خالق تو ایک حکمت ہے کفر	ہم سے گر منسوب ہو آفت ہے کفر

بیت

ظلمہای کہ بہ عالم پیدا ست	ہمہ عدل ست ولی ظلم نماست

بیت

جقدر عالم کی ہے وسعت مین ظلم	عدل ہے باطن مین اور صورت مین ظلم

غرض شر کی پیدائیش کی نسبت جو خدتعالیٰ کیطرف کی ہے اس پیدائیش شر مین بھی بیشمار حکمتین ہین کہانمین سے ایک نسمہ کی ادراک سے بھی عاقلون کی عقلین عاجز و قاصر ہین لہذا چند حکمتین یہان

[1] ترجمہ تیرے ہاتھہ مین ہے بھلائی ۱۲

قلم مین آتی ہین **پہلی حکمت** یہ ہے کہ امور موزیہ مین متمردون کے عجز کا اظہار ہے کہ جب یہ مکھی اور چھر کے کاٹنے کی اذیت کو اپنے اوپر سے دفع نہین کر سکتے تو عذاب الٰہی اور ملائکہ قوی جسامت کو کیونکر دفع کر سکین گے

تو کہ از خرد نتوانی مگسے دور کنی بر سر راہ طلب گر تو گدائی نکنے	ق	دفع انواع عقوبت بچہ سان خواہی کرد کے توانی بسر تخت طرب شاہی کرد	

قطعہ

تجمین مکھی کے اڑانے کی نہین جب طاقت جب ملک راہ طلب مین تو گدائی نکرے		دور کرد یگا وہ انواع عقوبت کیونکر تخت جنت پہ کرے جلسۂ عشرت کیونکر

منقول ہے کہ ایکروز حضرت بہلول قدس سرہ لڑکون سے تنگ آئے تھے چاہا تہا کہ اُنکے ہاتھہ سے ہارون رشید کی دولت سرائے مین پناہ لیجاوین جب اُسکے قریب پہنچے دیکھا کہ ایک شخص اُسکی گمسٹانی کر رہا ہے آپ وہین سے اُلٹے پہر آئے ہارون رشید نے آپکا آنا اور اُلٹے پہر جانا دیکھا تہا اسلئے حاجب کو بہیجا جب وہ آپکو اُسکے روبرو لے گیا اُسنے سبب آنے کا اور پہر جانے کا دریافت کیا فرمایا کہ مین لڑکون کے ایذا سے تیرے پاس پناہ لایا تہا جب مینے دیکھا کہ تو خود مکھیون کے ہاتھہ سے ایک اور آدمی کے پاس پناہ لیجاتا ہے اس لئے مایوس ہوکر اُلٹا پہر گیا **دوسری حکمت** پیدا کرنا شر اور برائی کا برائی نہین ہے بلکہ اُسمین کمال قدرت کا اظہار ہے جیسے ایک مصور جسکو صورتگری مین ایسا کمال حاصل ہو کہ پانی پر بہی نقش کہینچ دے جب وہ کسی بری صورت کا نقشہ کہینچے گا تو اُسمین بہی اپنی کاریگری اسطرح ظاہر کریگا جس طرح اچہی صورت کے بنانے مین کریگا اسلئے کہ اپنے فن مین وہ جیسی اُستاد متصور ہوگا کہ اچہے کو اچہا اور برے کو برا جیسا کہ چاہیے ویسا ہی بناوے اور جیسی وہ قابل تحسین ہوگا کہ جسطرح فرشتے کی تصویر مین حسن ولطافت اُسکے ہاتھہ سے ظاہر ہوا اُسیطرح دیو کی شبیہ مین بہی قبح و مہابت اُسکے قلم سے باہر ہو اگر سب چیزین اچہی ہی اچہی ہون تو اُنکی اچہائی اور خوبی کیونکر معلوم ہو اور جو سب چیزین بری ہی بری ہون تو اُنکی برائی اور زشتی کس طرح دریافت ہو کیونکہ خوبی و برائی امور نسبتی ہین بحکم الاشیاء تعرف باضدادہا ایک شے بغیر مقابلہ دوسری چیز کے دریافت نہین ہوسکتی اچہے اور برے کو نکے پیدا کئے بغیر اور بے وجود نیک و بد کے کسی کی کچہہ بہی تمیز

لہ ترجمہ چیزین پہچانی جاتی ہین اپنی اضدادہ سے ۱۲

ہوسکتی **تیسری حکمت** یہ ہے کہ تمام اہل علوم کو معلوم ہوجاوے کہ اس عالم کا خالق و پروردگار قادر مطلق ہے اور علیم ہے اسلیئے کہ اگر موجودات کا ایجاد فقط طبائع پر منحصر ہوتا جیسا کہ دہریون کا مذہب ہے تو ساری چیزین جو ایک مادہ سے پیدا ہوتین وہ سب ایک ہی رنگ اور ایک ہی طرح کی ہوتین اسلیئے کہ معلولات مختلف و متضادہ کا وجود ایک ہی علت و طبیعت سے ممکن نہین ہے **چوتھی حکمت** یہ ہے کہ اگر تمامی اشیا ایک ہی قاعدہ و منوال پر ہوتین صانع و خالق کے عجز اور اُسکی قدرت کے نقصان پر دلالت کرتین اسواسطے کہ قدرت کا کمال یہی ہے کہ قادر تمامی اشیا متضادہ کے ایک ہی محل مین پیدا کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہو جیساکہ قادر مختار نے مواید ثلاثہ کو عناصر متضادہ سے ایجاد فرمایا ہے لِاِظْهَارِ كَمَالِ قُدْرَتِهٖ وَلِاشْعَارِ شُمُوْلِ حِكْمَتِهٖ[1] **پانچوین حکمت** یہ ہے کہ حقتعالی نے دو مکان بنائے ہین دنیا و عقبے اور بندے اُسکے دو طرح کے ہین دوست و دشمن اور اعمال اُنکے دو قسم کے ہین طاعت و معصیت اور جزا اُنکی دو طریق پر ہے ثواب و عقاب اور وقوع جزا کے دو مقام ہین جنت و دوزخ جیساکہ فرمایا ہے فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ[2] اسلیئے عالم مین اشیاے متضادہ پیدا فرمائین کہ اُن دونون کا تفاوت ظاہر ہو اور اشیاے مضر پر ایک شمہ اپنے عذاب کا مقرر فرمایا اور امور نافعہ پر اپنی رحمت کے خزانون کے دروازے اسنے کھولدیے اور بے انتہا ثواب معین کیا کہ تمام اہل عالم اُس سے آخرت کے نعیم اور عذاب الیم پر استدلال کرین پس اگر وہ فقط خالق خیر ہوتا مخالفون کو ضرر نہ پہنچا سکتا اور سزا نہ دے سکتا اور جو وہ فقط خالق شر ہوتا موافقون کو نفع نہ پہنچا سکتا اور جزا نہ دی سکتا اور یہ دونون طرح کے نقصانون کی دلیل ہے اور ایسا ناقص خدائی کے لائق نہین ہے پس ظاہر و مبرہن ہوگیا کہ ساری عالم کا ایک ہی صانع ہے جو خیر و شر دونون طرح کے اعمال پر پوری قدرت رکھتا ہے اور ایصال نفع و ضرر پر ہر طرح سے قادر ہے اور اہل ملل کے تین فرقون مین سے **پہلا فرقہ یہود** کا ہے یہ حضرت موسے علیہ السلام کی امت ہین اور توریت اُنکی کتاب ہے اول یہ موسی علیہ السلام کی سر نبوت پر ثابت ہی آخر کو کتاب اور دین مین تحریف و تبدیل کی اور اکہتر فرقے بن گئے بڑا فرقہ عنانیہ ہے جو عنان بن داؤد کا پیرو ہے اور اُسکو رأس الجالوت بھی کہتے ہین اُس

[1] ترجمہ اپنی قدرت کو کمال ظاہر کرنے اور حکمت کو شامل ہونے کا حال کرنے کو [2] ترجمہ ایک فرقہ جنت مین ہے اور ایک فرقہ دوزخ مین ہے

سکے بعد عیسویہ جو عیسی اصفہانی کے اصحاب ہین اور یہ اعوفید الوہیم بھی کہلاتے ہین یعنی خدا کی پوجنے
الے اور انکے انتیس فرقے ہین پہر یود عانیہ کہ وہ یود عان ہمدانی کا اتباع کرتے ہین اور انکا مفاد
ی نام ہے اور انکے اکیس فرقے ہین انسے اُتر کر موشکانیہ ہین کہ موشکا عجلی کے قدم بقدم چلتے
ن اور انکے چھہ فرقے ہین سب کے بعد سامریہ انکے پانچ فرقے ہین انکا کلام سارے یہود کے مخالف
ے عبادت مین کعبہ کی طرف منہ کرتے ہین **دوسرا نصاریٰ** سے کا یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی
ت ہین اور انکی کتاب انجیل ہے عیسے علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لیجانیکے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد انمین
قائد سے منحرف ہوگئے اور انمین بہتر فرقے پیدا ہوگئے انکا بڑا گروہ ملکائیہ ہے اور یہ ملکا رومی کا
طیع ہے اور لاہوت سے ناسوت مین حلول جزئی کے قائل ہین اور انکے اٹہائیس فرقے ہین
دوسرا گروہ نسطوریہ کہ حکیم نسطور کے تابع ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ نور الہی نے عیسے اسلام
ی ہویت پر اشراق کیا ہے اور انکے تیئیس فرقے ہین۔ تیسرا گروہ یعقوبیہ کہ عیسی علیہ السلام کی
دائی کے قائل ہین اور انکے بارہ فرقے ہین **تیسرا اہل اسلام** کا یہ حضرت خیر الانام محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہین اور انکی کتاب قرآن مجید ہے اور انکی دو قسمین ہین اہل اصول
اہل فروع اور ارباب فروع بہی دو طائفہ ہین اہل حدیث کہ انکے احکام کی بنا ظاہر نصوص پر ہے
ور یہ اہل حجاز ہین مالک بن انس بن مالک و محمدؐ ادریس الشافعی و احمد حنبل رحمہم اللہ تعالی اور
ل راے اور انکے احکام کا مدار نصوص کے ظاہر و باطن و قیاس پر ہے اور یہ اہل عراق ہین امام
ظم ابو حنیفہ کوفی اور انکے اتباع ابو یوسف قاضی و محمدؐ شیبانی و زفر و حسن وغیرہ رحمہم اللہ لیکن
عقائد مین حجازی و عراقی سارے متفق ہین اور ماتریدیہ و اشاعرہ کے تابع ہین اور انکو اہل سنت
والجماعت کہتے ہین اور اہل اصول گروہ گروہ ہوگئے اور بہتر فرقے بن گئے بموجب اس حدیث
شریف کے سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً قَالُوا مَا هِيَ قَالَ
هِيَ عَلَى مَا أَنَا وَأَصْحَابِي یعنی قریب ہے کہ متفرق ہوگی میری امت تہتر ٹکڑون اور فرقون پر
سارے دوزخ مین جائین گے اپنے عقائد باطلہ کے سبب سے مگر ایک فرقہ اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین
نے پوچھا کہ وہ ایک فرقہ ناجی کونسا ہے آپنے فرمایا کہ وہ ہے جو میری اور میرے اصحاب کی پیروی کرے
بس یہی فرقہ ناجیہ یعنی عذاب نیران سے نجات پانیوالا ہے اور مراد امت سے اس حدیث مین

اہل اجابت ہین ورنہ اگر اہل دعوت مُراد لئے جاوین تو کئی سو سے بھی تجاوز کرین پس بہتر مذاہب باطلہ کی سات اصلین ہین ایک اُنمین معتزلہ کہ اُنکو قدریہ بھی کہتے ہین دوسرے جبریہ۔ تیسرے شیعہ چوتھے خوارج پانچوین مرجیہ چھٹے مشبہ۔ ساتوین نجاریہ اور ہر اصل اول فرق باطلہ یعنی معتزلہ کے بیس فرقے ہین۔ واصلیہ۔ عمرویہ۔ ہذیلیہ۔ نظامیہ۔ اسواریہ۔ اسکافیہ۔ جعفریہ۔ بشریہ مزداریہ۔ ہاشمیہ۔ صالحیہ۔ حائطیہ۔ حدثیہ۔ معمریہ۔ ثمامیہ۔ خیاطیہ۔ جاحظیہ۔ کعبیہ جبائیہ۔ بہشمیہ انکے مذہب کے مسائل متفق علیہ یہ ہین کہ مرتکب کبیرہ نہ مؤمن کہتے ہیں اور نہ کافر اور ایمان وکفر کے درمیان ایک تیسرا مرتبہ ومنزل پیدا و ثابت کرتے ہین اور قائل ہین اسکے کہ ثواب و عقاب خدا تعالی پر واجب ہے اور آخرت مین چشم سر سے خدتعالی کی رویت کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ اشیاء کا حسن وقبح عقلی ہے نہ شرعی اور انہون نے اصحاب عدل وتوحید اپنا نام رکھا ہے اور انکو قدریہ اس سبب سے کہتے ہین کہ افعال کو بندونکی طرف نسبت کرتے ہین اور قدر کا انکار کرتے ہین اور انکے شبہات باطلہ اور اُنکا جواب مرقوم کیا جاتا ہے **پہلا شبہ** اگر کفر و عصیان خدا تعالی کیطرف سے ہوتا تو کافر و عاصی مطیع ہوتے اسواسطے کہ حصول مراد مطاع کو طاعت کہتے ہین **جواب** طاعت اُس امر کی موافقت و بجا آوری ہے کہ جو کتب الہی مین واقع ہوا یا انبیا علیہم السلام نے فرمایا ہے نہ موافقت امر ازلی کہ اُسکو قدر کہتے ہین **دوسرا شبہ** موجد شر مذموم ہے اور حق تعالے مذموم ہونے سے منزہ ہے **جواب** جو چیز یا فعل ہم کرین اور وہ قبیح ہو تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ حق تعالی بھی اُسکو کرے تو وہ قبیح ہو مثلاً کبر ہمسے نہایت بُرا و ناپسندیدہ ہے اور حق تعالی کو بہت بہتر اور پسندیدہ ہے چنانچہ فرمایا ہے اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي اور بہت سے افعال ہمارے اس سبب سے قبیح معلوم ہوتے ہین کہ ہم غیر کی ملک مین تصرف اور اُس سے قبیح نہین ہوتے بہ سبب تصرف کرنے کے اپنے ملک مین **تیسرا شبہ** اگر بندون کے افعال کا حق تعالی خالق ہووے تو کسب بندہ باطل ہووے اور بندہ اپنے کام مین مضطر ہووے اور مضطر کی عقوبت حکمت نہین ہے **جواب** ابطال کسب جبریون کا مذہب ہے کہ بندہ کو بے اختیار جانتے ہین اور ہم اُسکو فاعل و مختار جانتے ہین اسلئے کہ وہ مامور ہے اور بے اختیار کو امر و نہی سے

لہ ترجمہ کبریائی چادر ہے اور عظمت بری ازار ہے ۱۲

مخاطب کرنا حکمت سے دور ہی اور اختیار و اضطرار مین حرکت بطش و حرکت ارتعاش سے امتیاز حاصل
ہوتی ہے لیکن دونون حرکتین خصتعالی نے پیدا کی ہین اسلئے کہ محدث کی نظر مین دونون حرکتین
ہین مگر اُنمین یہ تفاوت ہی کہ ایک کو بندے کے اندر اُسکے اختیار سے پیدا کیا ہے اور دوسرے کو
اُسکے بدون اختیار پیدا کیا ہے **چوتھا شبہ** اگر بندونکے فعل آفریدۂ حق ہون تو بندے کے
ایک فعل کی اضافت دو فاعلون کیطرف لازم آتی ہے اور وہ ممکن نہین ہی **جواب** ایک فعل
کی اضافت دو فاعلون کیطرف دو اعتبارون سے روا ہے جیسے خصتعالی نے موت کی پیدائش
کی اضافت اپنی طرف فرمائی ہے خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ[1] اور پھر موت کو فرشتون کیطرف بھی
مضاف کیا ہی اور فرمایا ہے تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ[2] پس بندونکے فعل کی اسناد خدا یتعالی کیطرف
اس اعتبار سے ہی کہ وہ اُنکا خالق ہے اور بندونکی طرف اس سبب سے ہی کہ وہ اُسکے کاسب اور
مباشر ہین **پانچوان شبہ** جب خصتعالے اپنی علم قدرت سے جانتا ہے کہ جو کچھ بندہ کریگا اُسکی
ارادہ و تقدیر سے کریگا اور پھر بندہ کو کہنا کہ یہ کر حالانکہ وہ جانتا ہے کہ ضرور کریگا یہ کیونکر ہو سکتا
ہے **جواب** یہ بھی کسی حکمت پر مبنی ہے کہ آدمیونکی عقلین اُسکے ادراک سے قاصر ہین اور
اپنے کامون کا قیاس کارخانہ خداوندی پر کرنا عقل سے دور ہے لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ[3] صفت
اُسکے جلال کی ہی وَيَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ[4] نعت اُسکی کمال کی ہے **منقول** ہی کہ
حضرت عزیر پیغمبر علیہ السلام کے دل مین گذرا اور اُنھون نے خصتعالی سے سوال کیا خداوندا
ایک گروہ کو خاک سے پیدا کیا اور اُنکو راہ نہ دکھائی اور اس سبب سے اُنپر عذاب و عقاب مقرر فرمایا اور
اسیطرح ایک دوسرے فرقہ کو شرف وجود بخشا اور اُنکو طریق ہدایت کو است فرمایا اور اس باعث سے اُنکو
نجات اور ثواب عطا کیا اسمین کیا حکمت ہی کیا ہوتا اگر سبکو راہ ہدایت پر دلالت فرماتا اور ایمان عنایت
کرتا اور اپنے سارے بندونکو برابر درجے دیتا اور جنت مین داخل فرماتا اور کسی پر تفاوت کا دروازہ
نکھولتا جیسا کہ اپنے فضل و کرم سے آسمان کے رہنے والون کو عصمت کی چادر اڑھا رکھی ہے خطاب
آیا کہ اے عزیز پھر اس قسم کا سوال نکیجو کہ ایسے مقدمات کی حکمت دھونڈھنے والونکی نہ باتونکو توجہ

---

[1] ایک کا غصہ کے سبب سے بدن کانپنے لگے جو اُسکے اختیار سے واقع ہوا اور دوسرے کا رعشہ کی بیماری کے سبب سے کانپنے لگے جسمین وہ
مختار نہین اور مضطر ہے یہ دونون یکسان نہین ہین ۱۲ [2] ترجمہ پیدا کیا اُسنے موت کو اور زندگی کو ۱۲ [3] ترجمہ ہانکڑا لیتے ہین انکو فرشتے ۱۲ [4]
نہین پوچھا جاتا ہی اُس چیز سے جو کرتا ہے ۱۲ [5] ترجمہ وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے ۱۲

Marfat.com

بیدریغ سیاست سے قلع کرتے ہین حضرت عزیز علیہ السلام نے دوبارہ عرض کیا فرمان آیا کہ اس سوال سے بازرہ ورنہ دائرہ انبیا مین سے تیرا نام کاٹ دیا جاویگا تبارہ التماس کیا کہ اس حکمت کے بجا نیخ سے کیا کام ہے پھر حضرت عزیر علیہ السلام نے اس باب مین سوال تو نہین کیا لیکن یہ دغدغہ اسکے دلمین ہمیشہ رہتا تھا اسلیے تعالی نے انکی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا اور سو برس کے بعد انکو پھر زندہ کیا اور خطاب فرمایا کَمْ لَبِثْتَ عزیر علیہ السلام نے کہا لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ تعالی نے فرمایا اے عزیر جو شخص سو برس اور ایکدن کے تفاوت کو نجان سکتا ہو اسکو ہمارے اسرار پر کیا اطلاع ہو سکتی ہے دیکھہ اپنے طعام و شراب کو کہ باوجود اسقدر لطافت کے اس سو برس کے عرصہ مین متغیر نہین ہوا اور وہ خرما یعنی کھجور ین اور دودھ تھا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ شیرہ خرما و انگور تھا اور دیکھہ اپنے گدھے کو کہ خاک ہو گیا ہے اور تیرے سامنے ہم اسکو کیونکر جلاتے ہین تاکہ تو جان جاوے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ پس جب ان اسرار کی حقیقت انبیا علیہم السلام پر بھی نہین کھولتے تو پھر ناقص العقل پر کیونکر ظاہر کرین ہزار افسوس اس فرقہ پر کہ راہ شریعت مین پوست و گوشت کو مختار کل جانتے ہین اور ایک جزو کی بھی خبر نہین رکھتے لاکھہ حسرت اس قوم پر کہ اپنے تئین طریقت مین موحد کہتے ہین اور نسبت فعل اور کیطرف کرتے ہین کروراندوہ اس گروہ پر کہ سبیل حقیقت مین فعل کی نسبت کو بالکل اپنی طرف اضافت کرکے الوہیت کا دعوی کرتے ہین

آئینہ حسن ترا بادیدۂ اعمے چہ کار	غزل	گر نباد زاد را با نالۂ شبہا چہ کار	
بر سر چرخی کہ پیسے بر بلندی رہ برد		مر خرش را ای مسلمانان بران بالا چکار	
ہر منش از کجا و نازِ معشوق از کجا		طفلک نوزاد را با بادۂ حمرا چہ کار	
صد نہاران سال از دیوانگی بگذشتہ ایم		چون تو افلاطون وقتی رو ترا با ما چہ کار	

غزل اردو

آئینہ مین جلوہ گر ہے حسن نابینا کو کیا		نالہ سنتا ہے دلکش گر نہ شنوا کو کیا

سلہ ترجمہ کتنی دیر کی تو نے ۱۲ سلہ ترجمہ کہا دیر کی مین نے ایک دن یا اس سے کم ۱۲ سلہ ترجمہ کرتا ہون مین جو چاہتا ہون اور حکم کرتا ہون مین جو ارادہ کرتا ہون ۱۲

Marfat.com

آسمان چارمین پر چڑھ گئے عیسے تو پھر	اُس بلندی سے کہو نسبت خرِ عیسے کو کیا
ناز سے معشوق کے کیا ہو مخنث مستفید	لطف ہی صہبا مین لیکن طفلِ نو پیدا کو کیا
گو کہ اس دیوانگی مین ہمیہ گذرے لاکہہ سال	تجھ سے افلاطون کے ہین فکر فلک فرسا کو کیا

دوسرا بیان مذہب باطلہ جبریہ کے ذکر مین دوسرا فرقہ فرق باطلہ مین سے جبریہ ہی اور جبر بندہ کے فعل کی اُستاد ہے اللہ تعالی کیطرف لیکن جبریہ اپنے قول مین خالص جبریہ نہین ہین یعنی اپنے فعل کو حقتعالی کیطرف نسبت کرتے ہین اور اپنے تئین ہی درمیان مین دیکھتے ہین اور اہل تصوف بھی اپنے افعال حقتعالی کو سونپتے ہین مگر اپنے تئین درمیا نمین نہین دیکھتے حاصل کہ صوفیہ اہل تفویض ہین اور جبریہ قائل ہین کہ بندہ کے کسب کو اُسکے فعل مین ذرہ بھی تاثیر نہین ہے اور کہتے ہین کہ بندہ بمنزلہ جماد ہے دوسرا عقیدہ انکا یہ ہی کہ حقتعالی کسی چیز کو اُسکے وقوع سے پہلے نہین جانتا اور تیسرا عقیدہ اُنکا یہ ہی کہ جن صفتون سے خدا تعالی کے غیر موصوف ہو سکتے ہین جیسے کہ علم و قدرت وغیرہ اُنسے حقتعالی موصوف نہین ہوتا چوتھا یہ عقیدہ ہی کہ جنت و دوزخ بعد داخل ہونے اُنکے اہالی کے اُنمین فنا ہو جاوینگے۔ پانچون وجھٹے نفی رویت و مخلوق ہونے کلام الہی اور ساتوین حسن و قبیح کے عقلی ہونے مین معتزلہ سے متفق ہین نقل ہی کہ ایک جبری کسی شخص کے باغ مین داخل ہوا اور مالک کی اجازت بغیر اُسمین میوے توڑ کر کہانے لگا مالک باغ نے جب یہ ناانصافی اور باغ کی تباہی دیکھی اُس سے پوچھا کہ بے اذن مالک کے کیون میوہ کہاتا ہی اُسنے کہا کہ باغ خدا کا ہی اور میوہ بھی خدا کا ہے اور مین بھی خدا کا ہون میرا فعل بھی خدا کا فعل ہے اس جواب سے مالک نے جانا کہ یہ جبری ہی اُسکو پکڑا اور ایک درخت سے باندہ دیا اور مارنا شروع کیا اُسنے فریاد کی اور غل مچایا مالک نے کہا درخت بھی خدا کا ہی لکڑی بھی خدا کی ہے مین بھی خدا کا ہون میرا فعل بھی خدا کا فعل ہے اور جبریہ ایک فرقہ ہی **تیسرا بیان** مذہب باطلہ شیعہ مین **تیسرا فرقہ** باطلہ مین سے شیعہ ہی اور یہ وہ گروہ ہی جنہون نے بعد حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امامت کا حصر کیا ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور اُنکی اولاد پر اور سب کہتے ہین کہ سوائے انکے اور کوئی امام نہین ہو سکتا اور جو بیا امامت سے خارج ہو سکتے ہین اور اگر کسی وقت مین ہوتے تو ان پر ظلم ہوا اور انمین سے اگر کسی نے غیر کی امامت کو قبول کیا تو محض

تقیہ کیا اور انکے بائیس فرقے ہین جنمین سے تین فرقے اصول ہین ایک فرقہ غلات دوسرا فرقہ زیدیہ تیسرا فرقہ امامیہ فرقہ غلات کی فروع اٹھارہ فرقے ہین۔ سبائیہ۔ کاملیہ۔ بیانیہ مغیریہ۔ جناحیہ۔ منصوریہ۔ خطابیہ۔ غرابیہ۔ ذمیہ۔ ہشامیہ۔ زرارہ۔ یونسیہ شیطانیہ۔ زرامیہ۔ بدائیہ۔ مفوضیہ۔ نصریہ۔ اسماعیلیہ۔ اور فرقہ زیدیہ اپنے تئین حضرت زید بن علی بن زین العابدین سے منسوب کرتے ہین رضی اللہ عنہم اور انکی تین شاخین ہین جارودیہ۔ سلیمانیہ۔ شرمیہ اسوقت ہین انمین سے اکثر اعتزال کیطرف مائل ہین اصول واعتقاد مین اور فروع واجتہاد مین حضرت امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے مذہب کیطرف۔ اور فرقہ امامیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی امامت کے قائل ہین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جو حضرت مرتضیٰ سے لڑے اُن سبکی تکفیر کرتے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ شخصون کی امامت کے قائل ہین حضرت علی ابن ابی طالب و حضرت حسن بن علی و حضرت حسین بن علی و حضرت زین العابدین بن حسین و حضرت محمد باقر بن زین العابدین و حضرت جعفر صادق بن محمد باقر۔ و حضرت موسیٰ کاظم بن جعفر صادق و حضرت علی موسے رضا بن موسے کاظم و حضرت محمد جواد بن علی موسیٰ رضا و حضرت علی زکی ابن محمد جواد و حضرت حسن عسکری بن علی زکی اور حضرت محمد قاسم بن حسن عسکری رضی اللہ عنہم اجمعین اور یہ ایک حدیث نقل کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے جیسے کہ بنی اسرائیل مین بارہ نقیب ہوئے ہین اور امام کے لئے عصمت کو واجب ولازم جانتے ہین اور سوائے ان بارہ امامون کے کسی کو معصوم نہین جانتے **چوتھا بیان** مذہب باطلہ خوارج کے ذکر مین چوتھا فرقہ فرق باطلہ مین خارجی ہین اور یہ وہ لوگ ہین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت سے خارج سمجھتے ہین اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہین اور کبیرہ گناہ کرنیوالے کو کافر کہتے ہین اور انکے بھی بائیس فرقے ہین محکمیہ۔ بہسیہ۔ ازراقیہ۔ نجدایہ۔ صفریہ۔ بادیہ۔ حفصیہ۔ ثرمدیہ۔ جارثیہ عجاردہ۔ میمونہ۔ حمزیہ۔ شعیبیہ۔ حازمیہ۔ خلفیہ۔ اطرافیہ۔ معلومیہ۔ مجہولیہ۔ صلتیہ نعالیہ۔ معبدیہ۔ شیبانیہ **پانچوان بیان** مذہب باطلہ فرقہ مرجیہ کے ذکر مین۔ پانچوان فرقہ۔ فرق باطلہ سے مرجیہ ہے اور اُنکا یہ نام اسواسطے ہے کہ یہ امید اور اعتقاد رکھتے ہین کہ باوجود

Marfat.com

ایمان کے گناہ کچھہ ضرر نہین کرنے کا اور کفر کے ساتھہ کوئی طاعت نفع نہین دیگی اور انکے پانچ فرقے ہین - یونسیہ - عبیدیہ - فسانیہ - توابیہ - ثومیہ **چھٹا بیان** مذہب باطلہ فرقہ نجاریہ کے ذکر مین - چھٹا فرقہ فرق باطلہ مین سے نجاریہ ہے اور یہ تمام معتقدات مین اہل سنت والجماعت کے مطابق ہین اور افعال کے پیدا کرنیکے نسبت حق تعالی کیطرف اور کسب کی نسبت بندہ کی جانب کرتے ہین مگر نفی صفات وحدوث کلام ونفی رویت مین موافق معتزلہ کے اعتقاد رکھتے ہین اور انکے تین فرقے ہین - غوثیہ - زعفرانیہ - مستدرکیہ **ساتوان بیان** مذہب باطلہ فرقہ مشبہ کے ذکر مین ساتوان فرقہ فرق باطلہ مین سے مشبہ ہے اور یہ ایک ہی فرقہ ہے انکا یہ نام اسلیے ہے کہ حق تعالی کو مخلوقات کی مشابہ ومماثل اعتقاد کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور انمین سے حشویہ قایل ہین کہ حق سبحانہ کا جسم ہے مثل اجسام گوشت وخون اور اسکے اعضاء وجوارح ہین اور انمین سے کرامیہ کہ ابی عبداللہ محمد بن کرام سے منسوب ہین کہتے ہین کہ فقط ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا اجتہاد درست ہے اور محمد بن کرام کا دین صحیح ہے یہان تک بیان فرق باطلہ ضالہ کا تھا کہ انکے باب مین حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کُلُّھُمْ فِی النَّارِ[1] اب رہا فرقہ ناجیہ اور وہ اہل سنت والجماعت ہین جنکے حق مین آپنے فرمایا ہے ھُمْ عَلٰی مَآ اَنَا وَاَصْحَابِیْ[2] اور انکے دو فرقے ہین ماتریدیہ واشعریہ - اصول مذہب ان دونوں کا یہ ہے کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ عالم حادث ہے اور حق سبحانہ تعالی قدیم ہے اور سوائے اسکے اور کوئی خالق نہین ہے اور وہ علم وقدرت اور ساری صفات جمال وجلال سے متصف ہے اور کوئی اسکی مانند نہین ہے اور نہ اسکی ضد نہ ند اور اسپر کوئی حادثہ جاری نہین ہوسکتا اور نہ وہ کسی چیز مین ہے نہ کسی جہت مین نہ وہ کسی شے مین حلول کرتا ہے اور جائز نہین ہے اسپر حرکت وانتقال اور نہ جہل نہ کذب اور نہ کوئی چیز صفات نقصان سے جو چاہا کیا اور جو نچاہا نکیا سب چیزون سے وہ بے نیاز ہے اور کسی چیز کا محتاج نہین ہے جنکو ثواب دیتا ہے محض اپنے فضل وکرم سے دیتا ہے اور جنکو عذاب کرتا ہے اپنے عدل سے کرتا ہے اپنے افعال سے اسکو کوئی غرض نہین ہے اور وہ غیر متبعض ہے یعنی اجزا ہونے سے پاک ہے نہ حد رکھتا ہے نہ نہایت اور اسکی تقدیر مین

[1] ترجمہ وہ سارے دوزخی ہین ۱۲ [2] ترجمہ وہ اس رستے پر ہین جس رستے پر مین ہون اور میرے اصحاب ہین ۱۲

کچھ کمی نہ زیادتی نہین ہوتی اور معاد جسمانی و محاسبہ و صراط و میزان حق ہے اور بہشت و دوزخ
اب موجود ہین اور خلود اہل جنت اور اہل دوزخ کا جو کافر ہین حق ہے اور گنہگار ونکے گناہونکا
عفو حق ہے اور دیدار حقتعالی کا مومنون کو آخرت مین حق ہے اور آنا رسولون کا معجزات
کے ساتھہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور
آپکی شفاعت کرنی امت کے لئے قیامت کو حق ہے اور ہر زمانہ مین نصب کرنا امام کا مسلمانون
پر واجب ہے اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ امام برحق ہین اُنکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُنکے پیچھے حضرت عثمان
ذی النورین رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور ان چارونکی افضلیت انکی
خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے اور کسی اہل قبلہ کو کافر کہنا نچاہیے جب تک اُس سے
کفر متحقق نہو اگرچہ مبدع ہو اس احقر نے چاہا کہ اہل قبلہ کا خاتمہ اشرف فرقہ
کے بیان پر ہو اس لئے عقائد اہل سنت والجماعت کو آخر مین بیان
کیا - امید کہ حقتعالی ہمین اور ان سب کو راہِ راست دکھاوے
اور اُس پر قائم رکھے - آمین لِاَنَّہٗ تَعَالٰی یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

تمت بالخیر

چھٹا عنوان ختم ہوا

+ ترجمہ اسکے یہ کہ حق تعالے
جسکو چاہتا ہے
سیدھا رستہ دکھاتا ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتوان عنوان بعث پر ایمان لانے کے بیان مین۔ اور راسمین ایک معنی ہے اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** بعث کے ثابت کرنیمین عقلی ونقلی دلایل سے اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حقتعالی مُردون کو زندہ کریگا اُنکے اجزا کی متفرق اور پریشان ہوجانیکے بعد اور اُسپر دلیلین عقلی ونقلی موجود ہین۔ عقلی مین سے **پہلی دلیل** یہ ہے کہ جمع کرنا اجزا کا بوجہ سابق یعنے جس طرح اول پیدایش کے وقت جمع کیے تھے امر ممکن ہے اور خالق کریم اُن اجزا کا عالم ہے اور قادر ہے اُنکے جمع کرنے پر اور ایجاد کرنے اور آدمی کے جلانے پر **دوسری دلیل** یہ ہے کہ حقتعالی تمام موجودات کے اول بار ایجاد اور پیدا کرنے مین یگانہ ہے پس دوبارہ اُنکا اعادہ کرنا اُسکو کیا مشکل اور عجیب ہے اسواسطے کہ ایجاد عدم سے ہوتا ہے اور اعادہ موجودگی اجزا سے پس جو شخص محض عدم ولاشئے سے ایسے اشخاص عجیب وراس طرح کی صورتین عجیب پیدا کرسکتا ہے اُسکو اُنکا اعادہ کرنا باوجود بقاے اجزا کے نہایت آسان ہے **تیسری دلیل** یہ ہے کہ حکم مثلین یعنی اُن دونون چیزون کا جو آپسمین یکسان ہون ایک ہی ہے پس جب ایک اُن دونونمین کی ممکن ہے دوسری بھی ممکن ہے اور دلائل نقلی مین سے **پہلی دلیل** یہ ہے کہ حقتعالی نے فرمایا ہے اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ[1] اور فرمایا قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ[2] اور فرمایا وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ[3] اور فرمایا كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ[4] **دوسری دلیل** یہ ہے کہ آیات واحادیث بہت ہین جو اُسپر دلالت کرتی ہین اور مخبر صادق نے اُسکے خبر دی ہے پس جس چیز کی مخبر صادق خبر دے اور وہ ممکن الوقوع ہو ضرور حق ہے پس جب حقتعالی اوراق سماوات واطباق زمین کو باوجود اس عظمت وجسامت کے کتم عدم سے فضاے عالم وجود مین لایا اور اُنکے ایجاد مین عاجز نہین ہوا جیسا کہ فرمایا ہے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ

---

[1] ترجمہ آیا کیا نہین ہے وہ شخص کہ جس نے پیدا کیے آسمان وزمین قادر اسبات پر کہ پیدا کرے اُنکی مانند بیشک ہے وہ پیدا کرنیوالا ہے اور جاننے والا ۱۲ [2] ترجمہ کہہ جلا دیگا اُنکو وہ شخص جس نے پیدا کیا ہے اُسکو پہلی بار اور وہ ہر پیدا کیے ہوے کو جانتا ہے ۱۲ [3] ترجمہ وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا خلق کو پھر اعادہ کریگا اُسکو ۱۲ [4] ترجمہ جیسا کہ اول بنایا ہمنے خلق کو ایسا ہی اعادہ کرینگے ہم اُسکو ۱۲ [5] ترجمہ آیا اور نہین دیکھتے ہین وہ تحقیق اللہ تعالی جس نے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اُنکے بنانے سے (باقی حاشیہ صفحہ ۳۰۶ پر)

Marfat.com

بقادر علی ان یحیی الموتی بلی انہ علی کل شئ قدیر وہ آدمی کے پہلی بار پیدا کرنے اور دوسری بار اُسمین روح کو اعادہ کرنے سے کیونکر عاجز ہو سکتا ہے **دوسرا بیان** اعتقاد بعث کے ذکر مین بموجب مذہب اہل سنت والجماعت کے واضح ہو اکہ اہل سنت والجماعت کا مدد کرے اُنکی اللہ تعالی۔ یہ اعتقاد ہے کہ خدتعالی مردون کے بدن کے ریزون اور اُنکی پوسیدہ ہڈیونکو زمین کے اندر اور اُسکے اوپر اور دریاؤن کی تہ اور جانورون کے شکمون مین سے جمع کریگا اور اُنکے کالبد درست فرمائیگا جیساکہ پہلے تھے اسطرح کہ کسی بدن کا کوئی ذرہ کسی دوسرے بدن کے کسی ذرہ سے متبدل نہوگا بلکہ اُنہین ذرّون سے ہر ایک بدن مرتب ہوگا جیسے پہلی بار خالق مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا تھا پھر ہر ایک شخص کی روح کو اُسکی اُسی کالبد مین کہ دنیا مین تھا اعادہ فرمائیگا جیساکہ فرمایا ہے وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا جس بچہ کے بدن سے اُسکی ماکے پیٹ مین روح متعلق ہوئی تھی اور مدت حمل کی انقضا سے پہلے ساقط ہوگیا تھا یا وہ اپنی ماکے پیٹ مین ہی مرگیا تھا اُسکو بھی پروردگار زندہ کریگا پس جو کوئی بعث کا انکار کرتا ہے وہ بیشک ضال وگمراہ ہے اور بیشبہ یہ انکار اُسکا قدرت رب العالمین کے عدم معرفت کے سبب سے ہے اور اپنی عقل ناقص کی پیروی کے باعث ہے **تیسرا بیان** انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصون سے استدلال بعث کے ذکر مین قرآن مجید مین پیغمبرون کے جو قصے واقع ہین اُنمین سے بھی احیاے اموات پر دال ہین جیساکہ ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کہ اُنہون نے عرض کیا رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ یعنی اے پروردگار میرے دکھا مجکو کیونکر جلاویگا تو مُردون کو خدتعالی نے فرمایا کہ چار مرغ لے اور اُنکو کچل کر سب کے اجزا الگ الگ کردے پھر اُنکو چار حصے کرکے پہاڑ کی چوٹیون پر رکھدے اور اُنکے سرون کو اپنے پاس رکھ پھر اُنکو بُلا جسوقت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کیا سب جانورون کے ملے ہوئے اجزا جدا جدا ہوکر اور چارون مُرغ بے سر کے ابراہیم علیہ السلام کے روبرو آموجود ہوئے اور اپنے اپنے سرون سے مِل گئے یہ قصہ دلیل روشن ہے معاد کی اعادہ ارواح پر اور ایسا ہی قصہ اصحاب کہف

۱؎ باقی حاشیہ) وہ قادر ہے اسپر کہ جلاوے مُردے کو کیون نہین اور وہ ہر شے پر قادر ہے ۱۲ ۲؎ ترجمہ اور اُٹھالاوینگے اور بلاوینگے ہم اُنکو حشر مین پھر نہ چھوڑین گے اُنمین سے کسیکو ۱۲ ۳؎ ترجمہ تم مین سے

Marfat.com

کا اور اُنکے کتّے کا اور قصہ عزیر علیہ السلام کا اور اُنکے گدھے کا یہ سب حشر و نشر کے دلائل ہین کہ کسی کو شبہ نرہے اور سب جان جاوین کہ یہ زندہ ہونا بعد موت کے ضرور واقع ہوگا **چوتھا بیان** روز میعاد کے زندہ ہونے کی کیفیت کے ذکر مین واضح ہو کہ حقتعالی نے مردون کے زندہ کرنے کو زمین مردہ کے زندہ کرنے سے تشبیہ دی ہے چنانچہ اپنے کلام قدیم مین فرمایا ہے فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ حاصل معنی یہ کہ جس طرح فصل بہار مین قطرات باران صحن گلزار پر برستے ہین اور معشوقان سراپردہ خاک کو گل نمناک کے دل سے باہر نکال لاتے ہین اسیطرح صبح قیامت کی روشن ہوتی ہی کہ وہ حشر کے روز کی بہار ہے دریائے نذیر عرش معلی سے ایسا مینہ برسے گا کہ چالیس گز پانی زمین پر چڑھ جاویگا۔ اُسوقت تمام مُردے نادیہ خمول خاک سے نباتات کی مانند سر باہر نکالین گے اور حضرت آفریدگار کے حکم سے بکبارگی اُنکے سارے اعضا سے پوسیدہ و فرسودہ درست ہوکر نقاب تراب سے میدان حشر مین کام زن ہونگے اور اُنکے دلون مین یہ مضمون جوش زن ہوگا غزل

امروز مُردہ ہین کہ چہ سان زندہ میشود	آزاد سرو ہین کہ چسرسان بندہ میشود
بوسیدہ استخوان بدہنہای مُردگان	کز علم و عقل و روح چہ آگندہ میشود
آن حلق و آن دہان کہ دریدہ است در لحد	چون عندلیب مست چہ گوینده میشود

غزل

مُردون کی زندگی کا یہ سامان دیکھ لے	آزاد سرو ہین یہ غلامان دیکھ لے
بوسیدہ استخوان تہی جو کل تھے اس گھڑی	علم و شعور و عقل و خرد جان دیکھ لے
حلق و دہان جو خاک لحد مین ملے تھے اب	بلبل کی طرح اُنکو غزل خوان دیکھ لے

اور جس کالبد مین روح دنیا مین تہی اُسمین محشور ہوگی اور ثواب و عقاب دونون پر عائد ہوگا اسواسطے کہ طاعت و معصیت مین دونون شریک تھے اور امر و نہی سے دونون مامور تھے **پانچوان بیان** میعاد کی حکمت کے ذکر مین حقتعالی نے اپنے بندون کو عبادت کا امر فرمایا ہی

سلہ ترجمہ دیکھ اللہ تعالی کی رحمت یعنی مینہ کے نشانون کی طرف کہ اس سے کیونکر جلایا مُردہ ہوئی زمین کو تحقیق اسی طرح جلاوے گا مُردون کو اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

اور کفر و عصیان سے منع کیا ہے اور اخلاق محمودہ کی جانب دلالت کی ہے اور افعال مذمومہ سے ممانعت انہین سے بعضون نے طاعت مین کوشش و محنت کی اور بعضون نے عصیان کی کثرت و شدت کوئی صالح ہوا کوئی طالح کوی مؤمن کوی کافر اگر انکے لئے معاد نہوتی مؤمن و کافر مطیع و عاصی مین تمیز و تفاوت کیونکر پیدا ہوتا اور یہ بے تمیزی حکمت سے دور اور بعید ہوتی اور جو دنیا مین کسی نے کسی پر ظلم کیا ہے اور یہان مظلوم اپنی داد کو نہین پہنچا اور بعضی مومنون نے اپنی مدت حیات رنج و مشقت اور انواع بلا و محنت مین گذاری اور کافرون نے اُسکے خلاف پس اگر حیات اس دنیا کی زندگی پر ختم ہو جاتی اور داد مظلومون کی ظالمون سے نہ دلائی جاتی اور نیکیون کا اجر صالحین کو نہ ملتا۔ اور بدیون کی سزا گنہگار نہ پاتے تو کیسا ظلم ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظلم کو دوست نہین رکھتا فرمایا ہے وَاللّٰهُ لَا يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ۝ اسلئے معاد مقرر فرمائی ہے

چھٹا بیان اہل محشر کے حالات کی تصریح مین حدیث شریف مین وارد ہے کہ جنت مین داخل ہونے والے سب جوان ہونگے مرد و عورت اور دوزخیون کے بدن عذاب کے لئے بہت بڑے بڑے ہو جاوینگے دانت مثل کوہ احد اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین کہ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا۝ فرمایا ہے کہ قیامت کو خلق کے تین گروہ ہونگے **پہلا گروہ** آوینگے اور اُنکے پیٹ خیمونکے مانند سانپون اور بچھوؤن سے بھرے ہونگے یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہونگے **دوسرے گروہ** کی انتڑیان شکم سے باہر نکلی ہونگی یہ خرید و فروخت مین جھوٹ بولنے والے ہونگے **تیسرے گروہ** کے پانون کٹے ہونگے یہ قطع رحم کرنیوالے ہونگے **چوتھے گروہ** کے منہ پیچھے کو پھرے ہوئے ہونگے اور بلندیون پر ہونگے یہ بوشیدہ گناہ کرنے والے ہونگے **پانچوین** گروہ کی زبانین گدی سے باہر نکلی ہوئی ہونگی اور آگ اُنسے نکلتی ہوگی یہ جھوٹی گواہی دینیوالے ہونگے **چھٹے** گروہ کی زبانین زمین پر پڑی ہوئی ہونگی اور اُنمین بدبو آتی ہوگی یہ خائن ہونگے **ساتوین** گروہ کے ذکر زمین تک ہونگے اور اُنکی بدبو سے اہل محشر فریاد کرینگے یہ زانی ہونگے **آٹھوین** گروہ مین عورتین ہونگی جنکی پستان گاہو نسے بچی ہونگی آدھی اندر آدھی باہر یہ زانیہ ہونگی **نوین** گروہ والے روسیاہ۔

۱؎ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نہین ارادہ کرتا ظلم کا بندونکے لئے ۱۲ ۲؎ ترجمہ جسدن پھونکا جاویگا صور پس آوینگی فوجین ۱۲

کیری آنکھون والے دانت بلونگے سے باہر نکلے ہوئے مستونکی مانند گرتے پڑتے آوینگے یہ شراب خوار
ہونگے **دسوان** گروہ بندرون کی صورت ہونگے یہ سخن چینی کرنے والے ہونگے **گیارہوان**
گروہ ریچون کی صورت ہونگے یہ دنیا کے مال پر عجب و تکبر کرنیوالے ہونگے **بارہوان** گروہ
سورون کی صورت ہونگے یہ ظالم ہونگے **تیرہوین** گروہ کے مُنہ سے پیپ اور خون
اور جگر کے ٹکڑے نکلتے ہونگے یہ وہ عالم ہونگے کہ جنکی کردار اُنکی گفتار کے مطابق نہوگی
چودہوان گروہ آگ کے گھوڑون پر سوار آوینگے یہ رشوت خوار ہونگے **پندرہوان** گروہ
نابینا ہونگے یہ قرآن مجید یاد کرکے بھول گئے ہونگے **سولوان** گروہ بجو کی صورت ہونگے یہ چغلخور
وغماز ہونگے **سترہوان** گروہ انکے سر انکے دونون پائونکے درمیان ہونگے یہ ظالمون
کے مددگار ہونگے **اٹھارہوان** گروہ آگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہونگے یہ ریاکار ہونگے
انیسوان گروہ بہرے اور گونگے ہونگے یہ تارک نماز ہونگے **بیسوان** گروہ آوینگے کہ مُنہ
چودہوین رات کے چاند کی مانند روشن ہونگے اور اُنکے سرون پر تاج ہونگے اور بہشتی
حُلے پہنے ہونگے یہ توبہ کرنیوالے اور صالح ہونگے **ساتوان بیان** حکما کا انکار حشر
اجساد سے اور اُس کا جواب اسمین مذکور ہے فلاسفہ بعینہ اعادہ معدوم کے منکر ہین لیکن
دلیل معتد بہ نہین رکھتے **پہلی دلیل** اُنکی یہ ہے کہ اگر موجود ہووے عالم دوسرا ضرور وہ
اس عالم کے کرہ کی مانند ہوگا اور ممکن نہین ہے وجود دو کرون ہم مثل کا مگر جب کہ متحقق ہو
فرجہ اُن دونون کے درمیان اور اس سے خلا لازم آتا ہے **جواب** کیا ضرور ہے کہ عالم کرہ ہو
اور جو کرہ ہونا اُس کا بھی مسلم رکھین تو کیا ضرور ہے کہ خلا واجب ہو **دوسری دلیل**
یہ ہے کہ اعادہ ایک زمانہ مین تو ممکن نہین ہے اور وجود دوسرے زمانہ مین ہو تو ضرور وہ پہلے زمانہ
کا غیر ہوگا پس اعادہ بعینہ ممکن نہوا **جواب** اعادہ مین معتبر وجود مشخصات ہے اور زمانہ کا
اُسمین دخل نہین کہ عوارض مین سے ہے اور جو ہو تو لازم آوے تبدل اشخاص کا زمانہ کے
تبدل سے اور جو زمانہ کو دخل بھی ہو تو بھی ہمارے مقصود کو مضر نہین ہے اسلیے کہ ہماری
مراد یہی ہے کہ خستعالی جمیع اجزا کے جمع کرنے پر اور اُسمین روح کا اعادہ کرنے پر قادر ہے
اور وہ یہ جو کہتے ہین اگر آدمی دوسرے آدمی کو کہا جاوے اسطرح کہ ایک کے بدن کے اجزا دوسرے

Marfat.com

کے بدن کے اجزا بن جاوین پھر ان اجزا سے دونون مخلوق ہووین تو محال ہے اور جو ایک ہووے تو دوسرے کے لیے معاد نہوے چنانچہ اس عقیدہ کا ناصر خسرو نام ایک شخص تھا جسنے یہہ قطعہ بطور سوال کے پیش کیا قطعہ سوال

آن یکے را بدشت گرگ درید
تزو بخورد ند گرگس وزاغان
این چنین کس بحشر زندہ شود
تیر بر ریش احمق نادان

قطعہ

بھیڑیے دشت مین چسے کھاوین
اور باقی کو زاغ سنگواوین
کیونکہ ہوئے وہ حشر مین زندہ
تیر احمق کے سر پہ برسائین

اودھر سے بھی کسی شخص نے اس کا جواب ایک قطعہ مین اس طرح موزون کیا قطعہ جواب

قادر ذوالجلال زندہ کند
گرچہ اعضاے او شدہ جو جو
این چنین کس بحشر زندہ شود
تیر بر ریش ناصر خسرو

قطعہ

وہ کسی حالت مین جان وقت اخیر
زندہ کر سکتا ہے پر قادر قدیر
کیون نہو یہ شخص زندہ روز حشر
ناصر خسرو کی داڑھی پر ہے تیر

ترجمہ دوسری طرح قطعہ

ہووین اعضا کسی کے گر جو جو
بلکہ ہر جو کے ٹکڑے ہون سو سو
خدا ئے جلائے گا جب بھی
تیر اور ریش ناصر خسرو

خاتمہ کتاب بعون اللہ الملک الوہاب مشتمل ہے پانچ بنا پر پہلی بنا عبادت و توحید و معرفت کے بیان مین دوسری بنا مکاشفہ و مشاہدہ و معاینہ کے ذکر مین تیسری بنا ظلمانی و نورانی حجابون کی شرح مین چوتھی بنا قربت و عندیت و محبت کی تصریح مین پانچوین بنا وصول و وصال و لقا و رویت کی تفصیل مین پہلی بنا عبادت و توحید و معرفت کے احوال مین۔ واضح ہو کہ آدمی کے پانچ نام ہین انسان و آدم و بشر و ناس و عبد اور ہر مقام پر انمین سے ایک نام کے ساتھ موسوم ہوا ہے جب وہ روح مجرد تھا اور قالب مین نہین داخل ہوا تھا اللہ تعالی

Marfat.com

کی نزدیکی سے اُنس رکھتا تھا اسلیے اُسکو انسان کہنے لگے چنانچہ حقتعالی نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ اور یہ تمام فقط روح کا ہے اسی سبب سے جب خلقت سے وحشت گزین ہوتا ہے حقتعالی کے ساتھ اُنس حاصل کرتا ہے جب احسن الخالقین نے آدم کو زمین سے پتلا بنایا اُسوقت اُس کا نام آدم ہوا کہ فرمایا ہے خَمَّرْتُ طِیْنَتَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یہ نام تیرے قالب کا ہے کہ اُسوقت اُسمین روح نہ تھی جب اُسمین روح ڈالی گئی تو بعد امتزاج روح اور قالب دونون کا نام بشر ہوا کہ فرمایا ہے اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ اور جب اُسمین نسیان ملا اور مرکب ہوا اُسوقت وہ ناس کہلایا کہ فرمایا ہے اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ السَّهْوِ وَالنِّسْیَانِ جب اُسکو عبادت کا حکم ہوا اور عبدیت کے رتبہ کو پہنچا اُس کا نام عبد ہوا کہ فرمایا ہے یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ اگرچہ عبادت کا حق ادا کرنے سے بندہ قاصر ہے کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود ایسے کمالات کے جو اُنکو حاصل ہے اُسکے قصور کا اقرار فرمایا ہے مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ لیکن تقتضای امر اسپر اقدام و قیام کرنا لازم و واجب ہے اور سالکان راہ مولیٰ و طالبان رضاے حقتعالی نے مقام عبادت مین جو نعمت و درجہ حاصل کیا ہے وہ بجز متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقدر طاقت بشری میسر نہین ہوا اور سر اُس کا یہ ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت اللہ تعالی کی محبت کا سبب ہے کہ فرمایا ہے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ پس جنہون نے آپکی متابعت اور حقتعالی کی عبادت مین کوشش کی ہے وہی منزل مقصود پر فائز ہوتے ہین کہ فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور یہ دو طایفہ ہین ایک اہل سلامت کہ سلامتی کے ساتھ راہ شریعت مین قدم رکھتے ہین اور دامن متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھ سے نہین چھوڑتے اور آپکی پیروی پوری کرتے ہین اور فرائض و واجبات

---

۱ ترجمہ البتہ پیدا کیا ہم نے آدمی کو اچھی صورت مین ۱۲ ۲ ترجمہ گوندھی مینے طینت آدم کی اپنے ہاتھ سے چالیس دن ۱۲ ۳ ترجمہ تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کو مٹی سے ۱۲ ۴ ترجمہ آدمی مرکب ہے بھول اور چوک سے ۱۲ ۵ ترجمہ اے آدمیو عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمکو پیدا کیا ہے ۱۲ ۶ ترجمہ نہین عبادت کر سکتے حق تیری عبادت کا ۱۲ ۷ ترجمہ کہہ اگر تم میری عبادت کروگے دوست رکھے گا تمکو اللہ تعالی ۱۲ ۸ ترجمہ جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے رستے مین ضرور کھولدیتے ہین ہم اُنپر اپنے رستے ۱۲

Marfat.com

وسنن و آداب مین سے بیخذر کسی کو نہین ترک کرتے یہ عابد و زاہد ہین - اور دوسرا طائفہ اہل ملامت کہ اُنہون نے رضاے دوست کے لئے ملامت کا طریق اختیار کیا ہے یہ محب و عاشق ہین کہ حقتعالی نے اُنکے باب مین فرمایا ہی وَلَا یَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ اُنہون نے المَلَامَةَ تَرَکُوا الْمَلَامَةِ کو حقتعالی کی رضامندی کے لئے اختیار کیا ہی اسواسطے کہ خلوص محبت مین ملامت کی بہت بڑی تاثیر ہوتی ہے کہ حقتعالی اپنے دوستون کو ہجوم خلائق اور غیرونکی نظرون سے محفوظ رکھتا ہی تا نامحرمون کی نظر انکے جمال حال پر نہ پڑے بلکہ خود انکی نظر انکے جمال کمال کو کچھ صدمہ نہ پہنچادے ایسا ہو کہ اپنے فضائل پر خیال کرین اور مدح و وصف و اقبال خلق پر فریفتہ ہوکر عجب و تکبر کو اپنے دل مین دخل دین اور معجب و متکبرین جاوین اسلئے اپنی بعض خلقت کو اُنپر مسلط فرمادیا کہ وہ اُنپر ملامت کیا کرین اور یہ ناپسندیدہ خلق و پسندیدہ حق ہوون چنانچہ صاحب کشف المحجوب نے فرمایا ہی اَلْمَلَامَةُ رَوْضَةُ الْعَاشِقِیْنَ وَنُزْهَةُ الْمُحِبِّیْنَ وَرَاحَةُ الْمُشْتَاقِیْنَ وَسُرُوْرُ الْمُرِیْدِیْنَ اول فرشتون نے گستاخی کی اور آدم علیہ السلام کو کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ دوسرے کفار قریش حضرت خیر المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلعت نبوت و محبت سے پہلے دوست رکھتے تھے اور امین کہتے تھے اور اُس کے بعد کاہن و شاعر و کاذب و مجنون کہنے لگے اور ملامت بھی دو طرح کی ہے ایک تو یہ کہ یہ اللہ تعالی کی پیاری اپنے معاملات مین سچی اور دیانت دار ہون اور خلقت بیوجہ و بلا سبب انکو ملامت کرے دوسرے یہ کہ جب خلقت کی توجہ و ازدحام انکی حضور مین نقصان لاوی اور انکی عبادات مین خلل ڈالے تو یہ اُنکے دفعیہ کے لئے کوئی ایسا فعل یا اس طرح کی حرکت کرین کہ وہ شرع شریف مین مکروہ یا ترک مستحب یا کسی عظمت کا تارک ہو کہ اُسکے سبب سے خلق ایسی متنفر ہوجائے اور اُنکو ملامت کرنے لگے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ باوجودیکہ چار سو غلام رکھتے تھے لکڑیون کا بوجھ اپنے سر پر اُٹھا لاتے تھے کسی نے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی آپنے فرمایا کہ مین نفس کو آزماتا ہون منقول ہی کہ حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ ماہ مبارک رمضان

---

۱ ترجمہ اور نہین ڈرتے وہ ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ۱۲ ۲ ترجمہ ملامت مین ترک ہونا سلامت کا ہے ۱۲ ۳ ترجمہ ملامت باغ عاشقون کا ہے اور نزہت دوستون کی ہے اور راحت مشتاقون کی ہے اور سرور ارادہ کرنیوالون کا ہے ۱۲ ۴ ترجمہ مترجم نے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کی غزل کو تضمین کیا ہے اس خسہ کا یہ ایک بند اس مقام پر مناسب جانکر اسلئے حاشیہ پر درج کیا ۵ اہل جہان سمجھتے ہین ناکارہ و فضول + کہتا نہین کہ رہتے ہین کیون ہمیشہ کر دل ملول + مین کیا کہون کہ کرکے صفائی دل حصول + ہر چند آئینہ ہون پر اتنا ہون ناقبول + منہ پھیر لے وہ جس کے مجھے رو برو کرین ۱۲ ۵ آیا پیدا کریگا تو اسمین گ

مین بغداد کے قریب پہنچے اور دیکھا کہ شہر کے تمام اُمرا و خلائق کثیر استقبال کو آئے ہین اور تعظیم و تکریم مین حد سے گزرے جاتے ہین اور اس سے میرے نفس مین عُجب کی بو پیدا ہونے لگی اور خیال آیا کہ انکا ہجوم میری عبادت و حضور دل مین خلل انداز ہوگا آپنے اُنکے روبرو ایک روٹی کا ٹکڑا نکالکر کھالیا تمام عوام دفعتًا متنفر ہوگئی اور ملامت کرتی ہوئی اُلٹی پھر گئی آپنے ایک مُرید سے فرمایا کہ اگر ایسا نکرتا تو یہ مجکو رد نکرتے اور انکا اقبال میری ادبار کا سبب ہوتا منقول ہے کہ کسی شہر مین ایک مُرید آپنے شیخ کی زیارت کو گیا جب اُنکی خدمت مین پہنچا تو دیکھا کہ ایک لڑکی کے ساتھہ شطرنج کھیلتے ہین یہ حال دیکھکر مُرید کا عقیدہ فاسد ہوا چاہا کہ اُلٹا پھر جاوے شیخ نے اُس کا یہ حال معلوم کرکے فرمایا کہ اس فعل سے بدگمان نہو کہ اس لڑکے کی پیشانی مین عجیب نور دیکھا ہے اور اس کو شطرنج سے رغبت ہی چاہتا ہون کہ میری صحبت مین رہے اور فیضیاب ہو اور اُسکا نور باطن ظہور کرے اور شطرنج سے بتدریج باز رہے لیکن ملامت کی طلب عین ریا ہوتی ہی اسواسطے کہ مرائی ایسے رستے کو جاتا ہے کہ خلق اُسکو قبول کرے اور ملامتی بہ تکلف ایسے رستے کو جاتا ہی کہ خلق اُس کو رد کرے پس اُن دونون گروہون کو خلقت سے ملاپ کرنا ضرور ہے اس لئے سالک کو چاہیے کہ حدیث خلق کو اپنے دل پر گذرنے نہ دے **فرد**

ملامت از دل سعدی فرو نشوید عشق	سیاہی از حبشی چون رود کہ خود رنگی ست
کہین عاشق بھی بچ سکتا ہی خلقت کی ملامت سے	سیاہی دور ہو سکتی ہی کب رنگی کی صورت سے

اور یہ مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے لئے خاص ہی پہلی اُمتون مین عباد و زہاد ہوتے تھے مگر اس گل کی بو سے اُنکو بہرہ نہوتا تھا۔ اور عبادت دو طرح کی ہوتی ہے ظاہری و باطنی۔ اور عبادت ظاہری اعضاء و جوارح سے تعلق رکھتی ہے اور اُس کا ثمرہ وصول مراتب جنان ہی۔ اور عبادت باطنی دل سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ذَرَّةٌ مِّنْ اَعْمَالِ الْبَاطِنِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ ۝ اور فرمایا ہی نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ اور اُس کا پہلا حصول تقاے رحمٰن ہے اور ارباب تحقیق نے جو ہر حروف عبادت سے دو لفظ اور اشتقاق کے ہین ایک عبودیت اور دوسرا عبودت اور انمین تفاوت

ل ترجمہ ایک ذرہ باطن کی عبادت کا بہتر ہے ثقلین کے یعنی آدمیون اور جنون کی عبادت سے ۱۲ ل ترجمہ مومن کی نیت بہتر ہے اُسکے عمل سے ۱۲

Marfat.com

موافق ترقی احوال کے کیا ہے عبادت عوام کے لئے ہوتی ہے اور عبودیت خواص کیواسطے
اور عبودیت جہت خاص الخاص پس عبادت نصیب عابدان ہے اور عبودیت حصہ عارفان
اور عبودیت صفت واصلان اسی لئے کہا ہے کہ عابد مقام عبادت مین ابھی طلاطم امواج
بحار نفسانیت مین مغلوب ہین اور عارف بدولت وصال کے وصل مقام عبودیت مین روح مجرد ہوکر متخلق
باخلاق محبوب ہین اور بعضون نے کہا ہے اَلْعِبَادَةُ لِاَهْلِ الشَّرِيعَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةُ لِاَهْلِ الطَّرِيقَةِ وَالسُّجُوْدُ
لِاَهْلِ الْحَقِيقَةِ اور بوعلی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہے اَلْعِبَادَةُ لِمَنْ لَهُ عِلْمُ الْيَقِيْنِ وَالْعُبُوْدِيَّةُ
لِمَنْ لَهُ عَيْنُ الْيَقِيْنِ وَالْعُبُوْدَةُ لِمَنْ لَهُ حَقُّ الْيَقِيْنِ یعنی عبادت ایک مقام ہے کہ شروبان زوایای
خمول بموجب متابعت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ کے دائرہ شریعت مین قدم رکھکر سحاب علم الیقین
سے فیضیاب ہوتے ہین اور عبودیت ایک مرتبہ ہے کہ جو بندگان گوہر قبول بسواری کشتی
معقول و منقول دریاے طریقت کی سیر کرتے ہین اور چشمہ عین الیقین سے سیراب ہوتے ہین اور
عبودیت ایک حال ہے کہ واصلان دروازہ وصول تخت استقامت پر رحبۂ اقامت ڈالکر
سرابردہ حقیقت مین لذت مشاہدہ حق الیقین حاصل کرتے ہین اور آپنے یہ بھی فرمایا ہے کہ عبادت
ایک مقام ہے کہ جس سے نفس شیطانی حضیض ابارگی سے لوامگی کے مرتبہ پر ترقی کرتا ہے اور عبودیت
ایک مرتبہ ہے کہ جس کی برکت سے نفس انسانی مرتبہ لوامگی سے درجہ مطمئنگی پر صعود فرماتا ہے اور
عبودیت ایک درجہ ہے جسکی بدولت نفس مطمئنگی کے درجہ سے وصلت ربوبیت کی عزت پاتا ہے رباعی

اے در سر ہر کس از تو سودا ے دگر	در راہ تو ہر طائفہ را را ے دگر
چیزیکہ ز تو ہر کسے تمنا دارد	ما جملہ تو ئیم و نداریم تمنا ے دگر

قطعہ

ہر سر مین تیرے عشق کا سودا ہے پیارے	ہر دل مین تیرا نور چمکتا ہے پیارے
ہر شخص کو ہے تجھ سے ہر ایک شے کی تمنا	ہمکو نہ سوا تیرے تمنا ہے پیارے

سلہ ترجمہ عبادت اہل شریعت کے لئے ہے اور عبودیت اہل طریقت کیواسطے ہے اور عبودت جہت اہل حقیقت ہے ۱۲ سلہ ترجمہ عبادت
اُنکے لئے ہے جنکو علم الیقین ہے اور عبودیت اُنکے لئے ہے جنکو عین الیقین ہے اور عبودت اُنکے واسطے ہے جنکو حق الیقین کا رتبہ
حاصل ہے ۱۲ سلہ ترجمہ نہین ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر رسول اللہ تعالی کے ۱۲

Marfat.com

یہانتک بیان عبادت کا تھا۔ اور توحید شریعت مین خصلتی کے ایک جاننے اور ایک ہونے کہتے
ہین اور حقیقت والون مے بعض نے توحید کے معنی یون فرمائے ہین اَلتَّوْحِيْدُ اَلطَّيَرَانُ
فِي سَمَاءِ اَلْجَبَرُوْتِ وَالْاِقَامَةُ عَلَى اَلْحَكَمِيَّةِ تَعَالَى بِالتَّفْرِيْدِ وَقَطْعُ اَلْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ
عَنِ اَلْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَتَسْلِيْمُ اَلْاَمْرِ اِلَى اللّٰهِ لِيَحْكُمَ مَا يُرِيْدُ اور بعض نے کہا ہے
اَلتَّوْحِيْدُ ظَاهِرُهُ وَبَاطِنُهُ شَرْعًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبَاطِنُهُ اَلْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَهُوَ اَلْاِسْتِدْلَالُ اَلَّذِيْ
فِي شُهُوْدِ جَلَالِ اللّٰهِ اور بعض نے کہا ہے اَلتَّوْحِيْدُ اَنْ يَعْلَمَ اَلْمُوَحِّدُ اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ
هُوَ لِلّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مَا لِلّٰهِ فَلِقَوْلِهٖ تَعَالَى وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا مِنَ اللّٰهِ لِقَوْلِهٖ تَعَالَى وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ لِقَوْلِهٖ تَعَالَى وَاِلَى اللّٰهِ يُرْجَعُ اَلْاَمْرُ كُلُّهٗ
وَبِاللّٰهِ هُوَ قَائِمٌ بِاَمْرِ رَبِّكَ اور اس قول سے بھی یہی معنی مستفاد ہوتے ہین اَلطَّاعَةُ لِلّٰهِ وَالتَّوْحِيْدُ
مِنَ اللّٰهِ كُلُّ اَلْخُرُوْجِ اِلَى اللّٰهِ وَلَا اِعْتِصَامَ اِلَّا بِحَبْلِ اللّٰهِ اور توحید تین طرح پر ہے ایمانی واحسانی وعیانی
ایمانی عوام کا قول ہے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور احسانی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کا علم ہے
كَاَنَّهٗ تَرَاهُ اور یہ حوض کا مرتبہ ہے۔ اور عیانی یعنی ہے بموجب اس کلام کے حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے كَاَنَّكَ تَرَاهُ جب سالک ان مراتب کو طے کرتا ہے مرتبہ وحدانیت پر پہنچتا ہے
کہ اسکو غیب کہتے ہین اور وحدت دو طرح پر ہے ایک وحدت کثرت ہے یعنی خصلتی کو اعتبار
وموجودات مین دیکھنا دوسری وحدت صرف ہے یعنی تمامی مخلوقات کو معدوم وفانی سمجھنا
بیساکہ فرمایا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور احد وہ ہے کہ اُس کا کوئی قرابتی اور
ثانی نہو اور کسی نے اُسکو جنا نہو اور نہ اُس نے کسی کو جنا ہو اور واحد وہ ہے کہ اُسکا ثانی و
ثالث ورابع ہو احاد کی آخر تک پس احد ذاتی ہے اور واحد صفاتی حد اکمحۃ تعین نہا ہے

---

۱ ترجمہ توحید اڑنا ہے میدان تجرید مین خصلتی کے احکامون کا ادا کرنا ہے تفرید کے ساتھ اور قطع کرنا خوف ورجا کا ہر نزدیک والون اور
دور والون سے اور تسلیم کرنا امر کا ہے اللہ تعالیٰ کیطرف تاکہ وہ حکم کرے جس کا ارادہ کرے ۲ اور بعض نے کہا ہے توحید کا ظاہر ہے اور باطن
ہے اور ہے پس ظاہر اُس کا یہ کلمہ ہے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ + اور اُس کا باطن اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔ اور اُس کا سزا پانا ملاک اور فنا کرنا ہے
اللہ تعالیٰ کی شہود جلال مین ۱۲ ۳ ترجمہ توحید یہ ہے کہ جانے تو بیشک جو کچھ کہ ہوا اور ہوگا سب وہ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے یا اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنیوالا ہے یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے پس وہ جو اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے ہے اور اللہ
کے لئے ہین خزانے آسمانون اور زمین کے اور وہ جو اللہ کی طرف سے ہے بموجب اس قول اللہ تعالیٰ کے ہے اور نہین ہر نعمت پس وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور وہ
جو اللہ کیطرف سے ہے بموجب قول اسی کے ہے اور اسی کی طرف رجوع کرینگے سارے کام اور وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے موافق اس قول کے ہے اور نہین نازل ہونگے مگر اپنے حکم

۴۴ ۵ اور نہین رمی کی جب رمی کی تو نے اور لیکن اللہ نے رمی کی ۱۲

اَحَدٌ فِیْ ذَاتِہٖ وَوَاحِدٌ فِیْ صِفَاتِہٖ پس مقتضای کلام ربانی قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ موحد حقیقی
وہ ہے کہ کسی پر طعن وعیب نکرے اور اللہ تعالیٰ کے علم وحکم وارادے ومشیت پر نظر رکھے نہ عیوب
پر اور جو معیوب کیطرف سے عیبوں کو جانے گا طریقت میں مشرک ہوگا لیکن شریعت کی رو سے
حکم پر نظر کر کے ادب لازم ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ نے امر پر عمل کیا ہے
اور اتحاد شریعت کی اصطلاح میں دو کا ایک دیکھنا ہے اور اصحاب طریقت کے نزدیک دوئی کا اٹھا
دینا ہے یعنے حضرت باریتعالیٰ کے وجود کے روبرو جمیع موجودات کے وجود معدوم ہیں اور فانی
اور حقتعالیٰ کا وجود قدیم ہے اور باقی دلیل منطقی توحید پر یہ ہے کہ اگر صانع ایک نہوتا دو ہوتے پس
دونوں واجب الوجود ہوتے اور دونوں کے لئے مابہ الاشتراک یعنی وہ چیز جو دونوں کی شراکت کا
سبب ہو اور مابہ الامتیاز یعنی وہ چیز جس سے دونوں میں جدائی حاصل ہو ضرور ہوتی کہ وجوب
وجود کی جنس میں مشترک ہوں اور یہ سبب جدا کرنیوالے کے آپس میں ممتاز بھی ہوں اور ضرور
اس جنسی اور فصلی ہونے سے لازم آتا کہ ترکیب دلیل احتیاج مرکب کی ہو اسکے اجزا کے ساتھ اور احتیاج
منافی الوہیت کی ہے اور دلیل متکلمین کی توحید پر یہ ہے کہ اگر صانع ایک نہوتا فرض کرو کہ دو ہوتے
اور تخلیق اشیاء میں موافق ہوتے یا مخالف اگر ہمیشہ موافق ہوتے یہ دلیل عجز کی ہے دونوں کے
لئے یا ایک کے لئے کسواسطے کہ فاعل مختار غیر کی موافقت نہیں کرتا مگر عجز واضطرار کے سبب سے
اور عاجز خدائی کے لائق نہیں ہوتا اور جو مخالف ہوتے تو ایک کسی چیز کا وجود چاہتا دوسرا اس کا
عدم اس صورت میں دونوں کی مراد حاصل ہوتی یا ایک کی یا دونوں کی نہوتی پس اول محال ہے
اجتماع ضدین کے سبب سے اور دوسرے ایک کی عجز کی دلیل ہے کہ اسکی مراد حاصل نہوئی اور یہ
دونوں کے عجز کا نشان ہے اور عاجز خدائی کی صلاحیت نہیں رکھتا **دلیل عابد کی** توحید پر
یہ ہے کہ معبود ایک ہی چاہیے جب ہی خلائق اسکے ادائے حق سے قاصر ہیں اور جو دو ہوتے کیونکر انکے حق
ادا کر سکتے **دلیل زاہد کی** توحید پر اگر دو خدا ہوتے تو دونوں کو الوہیت پر پورا کمال ہوتا یا نہ
اگر نہوتا دونوں ناقص اور خدائی کے لائق نہوتے اور جو دونوں کامل ہوتے ایک دوسرے کی نظیر
مثال ہوتے اور جو دونوں بمثل ونظیر ہوتے قابل خدائی کے نہوتے کیونکہ خدا چاہیئے کہ بےنظیر ومثل

سلہ وہ اپنی ذات میں ہے اور واحد اپنی صفات میں ہے ۱۲ سلہ ترجمہ: کہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ۱۲

Marfat.com

دلیل صاحبدل کی توحید پر حقتعالیٰ نے فرمایا ہے مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ پس دل ایک ہی اُس کا دوست بھی ایک ہی چاہیے **دلیل عشاق** کی توحید پر اگر محبوب دو ہوتے محبت منقسم ہوتی اور محبت کا تقسیم ہونا اُسکے نقصان کی دلیل ہے تمام ہوا بیان توحید کا

اور **معرفت** حقتعالے کی ذات مقدس کی شناخت کو کہتے ہین اور وہ منزہ و مبرا ہی درک افہام واوہام سے اور فطرت انسانی کا مقصود اصلی اور بنی آدم کی ایجاد کا مطلوب کلی عرفان ہی کہ اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ اسپر دال ہے لیکن کمال غیرت سے اپنی معرفت ذات کی حقیقت کی جانب کیسکو راہ نہین دی کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اپنے وَمَا عَرَفُوا اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ اسکی طرف اشارہ ہے اور حضرت سلطان تخت رسالت نے اس کا اعتراف کیا اور فرمایا ہے مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

سبحان وقادر یکہ صفاتش زکبریا		برخاک عجز میفگند عقل انبیا	

بیت

کھلتا ہے کب کسی پر کیسا وہ کبریا ہے		حیران اور عاجز یہان عقل انبیا ہے	

مگر جسکو وہ چاہتا ہے اپنی ذات کا شناسا بنا لیتا ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے عَرَفْتُ اللّٰهَ بِاللّٰهِ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے عرفان کا حال پوچھا کہا ہمنے تو خدا کو خدا ہی سے پہچانا ہے یعنی بندہ بغیر امداد خدا تعالے اُسکو نہین پہچان سکتا اور یہ قول حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ آپنے فرمایا ہے عَرَفْتُ رَبِّيْ بِرَبِّيْ یا اقرار عدم عرفان پر اشارت ہے اسبات کیطرف کہ جسکو متاع گران بہا حاصل ہوتی ہے وہ اُسکے چھپانے مین کوشش کرتا ہے کہ فرمایا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ

بیت

ہر کرا اسرار حق آموختند	بیت	مہر کردند و دہانش دوختند	
کودے اسرار اپنے جس پہ حق نے آشکار		مُہر کردی اُس کی مُنہ پر تا نکھولے زینہار	

اسلیے اس بار امانت کا اُٹھانا انسان کے حصہ مین آیا اور اُس کا تحمل اُسی کو نصیب ہوا پھر بھی وہ

---

۱ ترجمہ نہین بنائے اللہ تعالیٰ نے آدمی کے دو دل اُسکے جوف مین بجز سینہ مین ۱۲ ۲ ترجمہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ پہچانا جاؤن ۱۲ ۳ ترجمہ اور نہین اندازہ کر سکتا اور جان سکتا کوئی اللہ تعالیٰ کو حق جاننے اُسکے کا ۱۲ ۴ ترجمہ اور نہین پہچان سکتا کوئی اللہ تعالیٰ کو حق پہچاننے اُسکے کا ۱۲ ۵ نہین پہچان سکتے ہم تجکو حق پہچاننے تیری کا ۱۲ ۶ ترجمہ پہچانا مینے اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ۱۲ ۷ ترجمہ پہچانا مینے اپنے رب کو اپنے رب کی مدد سے ۱۲ ۸ ترجمہ جس نے پہچانا اللہ تعالیٰ کو گونگی ہوئی زبان اُسکی ۱۲

Marfat.com

شکوہ نہ اُٹھا سکے تو حکمت سے دور ہے **فرد**

آسمان بار امانت نتوانست کشید	فرد	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند	

اور امانت سے یہان حقتعالی کی ذات وصفات کی معرفت مراد ہے اہلِ آسمان یعنی فرشتے ملکیت کے نور سے دیکھتے ہے اور جانتے ہے کہ اس امانت کے قبول کرنے مین بہت فائدہ ہین لیکن جسیم کثیف نہ رکھتے تھے اسواسطے اسکو نہ اُٹھا سکے اور بہایم و دواب جسم کثیف رکھتے ہین مگر وہ نور علم و عقل سے بے بہرہ ہے انسان ملکی و حیوانی دونون صفتون سے متصف ہے اسنے قبول کیا اور اس صفت سے موصوف و ممتاز ہوا کہ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ اور اس خطاب سے مخاطب مشرف ہوا فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور معرفت مین قسم کی ہے عقلی و نظری و شہودی **معرفت عقلی** عام ہے کہ انس و جن اسمین شریک ہین جیسا کہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اسی لیعرفون پس جس معرفت پر یہ دونون گروہ متفق ہین وہ یہ ہے کہ حقتعالی موجود ہے اور وہ تمام مخلوقات کا پیدا کرنیوالا اور ساری موجودات کا عدم سے وجود مین لانیوالا ہے کل کا رازق اور کسب کا پرورش کرنیوالا ہے اور سوا اسکے یہ معرفت صفات نبوتی و سلبی کی ہے کہ اسقدر تمام عوام نور عقل سے معلوم کر سکتے ہین اور نور دل و اسکی قدرت کے نشانونکو دیکھتے ہین اور نور ایمان سے اُس کی صفات و افعال کو درایت کرتے ہین ظاہر اور باطن مین لیکن حقائق اور انکے باطنی اسرار کو نری عقل سے نہین پہچان سکتے کہ وہ شہوات روح کے پردونمین محجوب ہین اور آخرت مین وہ اس دولت سے مشرف ہونگے اور دنیا مین یہ مرتبہ اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے وجہ تک پہنچ جاوے اور **معرفت نظری** خواص کو میسر ہے کہ حواس باطن وذکا ہی دل و نور سر سے مراتب و مقامات کو پہچانتے ہین اور انکے قبض و بسط و جمع و فرقہ وغیرہ کو جانتے ہین کہ حقتعالی انکو یہ دولت عطا فرماتا ہے اور انمین سے بعض کو اپنی ذاتی صفات ہی اسکے اندازہ

سلہ ترجمہ انسان میرا بھید ہے اور مین اُس کا بھید ہون ۱۲ ۵۲ ترجمہ بہت بزرگ ہے اللہ تعالے بہت اچھا پیدا کرنیوالا
۵۳ ترجمہ اور نہین پیدا کیا ہے مینے آدمی کو اور جن کو مگر اپنی عبادت کے لیے ۱۲ ۵۴ ترجمہ جس نے پہچانا اپنے نفس کو تس نے پہچانا
اپنے رب کو ۱۲

Marfat.com

غالبیت کے مطابق مرحمت کرتا ہے اور معرفت شہودی انبیا علیہم السلام اور احص اولیا رحمہم اللہ کو نصیب ہوتی ہے اور وہ اسکی ذات مقدس کی شناخت ہے کہ بجز ان حضرات کے اور ون کو اسکے حاصل کرنے کی تاب و طاقت نہین ہے اور معرفت ایک تحفہ ہے کہ دنیا مین اسکو بوتے ہین اور آخرت مین اس کا پھل حاصل ہوتا ہے جو اسکو یہان نہ بوئیگا وہ وہان اس کا ثمرہ بھی نہ پائیگا کہ فرمایا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى قیامت مین ایک شخص کہے گا یارب ندا ہوگی کہ مجھے نہ پکار کہ تو نے دنیا مین مجھے نہین پہچانا تھا اور نہایت معرفت ذات کی اُسکے ادراک سے عجز ہے چنانچہ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ **فرد**

آخر بعجز معترف آیند کلے الٰہ	بیت	دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما
اقرار عجز کرتے ہین آخر کو یا خدا		سمجھے ہین اب یہ ہم کہ نہین سمجھے ہم ذرا

امید رکھنی اہل معرفت سے تعطیل ہے اور دعوی کمال معرفت خیال فاسد و تمثیل ہے بلخ الوالخیر قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی طرف نیک گمان رکھتا ہے اسنے اپنے تئین نہین پہچانا اور جو خدا تعالی کیجانب گمان بد کرے اسنے خدا کو نہین پہچانا۔ معرفت ذات کے لائق وہی ہین کہ آثار صفات ذاتی کے حلیہ سے متحلی ہون اور تجلی نور ذات انکو عطا فرمائے ہونہ بکوشش جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ دوسری جگہ مکاشفہ و مشاہدہ و معائنہ کے بیان مین۔ واضح ہو کہ سالک جب عبادت پر مداومت کرتا ہے اسکو حضور حاصل ہوتا ہے اور استغراق دل بحق اور اسکے غیر سے فراغ حاصل ہونے کو حضور دل کہتے ہین اس حضوری کے بعد تبقاوت حال یہ مراتب پیش آتے ہین اول مکاشفہ حقیقی معنی اسکے حجاب سے باہر آنا کسی چیز کا ہے ایسی طرح کہ صاحب کشف اسکا ادراک کرے کہ پہلے نہ کیا ہوا و حجاب وہ مانع ہے کہ اسکے سبب سے دیکھنے والے کی آنکھ حضرت عزت کی مشاہدہ جمال سے محجوب رہے اور مکاشفہ کے چار درجے ہین۔ نظری و شہودی و روحانی و سری۔ جب سالک کا دیدہ کشادہ ہو

---

۱۲ ترجمہ جو شخص یہان اندھا ہے پس وہ آخرت مین بھی اندھا ہے ۱۲ ترجمہ عاجز ہونا اسکے دریافت کرنے سے یہی اسکی معرفت ہے ۱۲ ۱۲ ترجمہ اور بیشک ہم نے ابراہیم کو نیکسا ہ اوسکے ۱۲

اور اُس کی صفائی کے باعث معنی معقول اُسکو حاصل ہون اور معقولات کے اسرار اُسپر کھل جاوین
اس مرتبے کا نام کشف نظری ہے جب اس سے عبور کرکے دیدۂ دل کھلجاوے اور انوار مختلفہ کو
دیکھنے لگے اس مرتبہ کو کشف شہودی کہتے ہین جب اس سے آگے بڑہے اور روح بینا ہوجاوے اور
کشف معارج وعرض جناب رحیم ورویت ملائکہ اور اُنکے ساتھہ کلام کرنا حاصل ہو اس مرتبہ کو کشف
روحانی بولتے ہین جب اس سے بھی آگے ترقی کرے تو اُسکو مکاشفہ سری کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اُسوقت
اسرار آفرینش اور ہر چیز کے وجود کی حکمت اُسپر مکشوف ہوتی ہے اور روح وسر کی صفا کے باعث
عالم نامتناہی جس کو دائرۂ ازل وابد محیط ہے اُسپر ہویدا ہوتا ہے اور یہ مرتبہ کشف الٰہی
کہلاتا ہے۔ اور مشاہدہ ومکاشفہ مین فرق یہ ہے کہ سالک مکاشفہ مین مستغرق صفات ہوتا ہے اور مشاہدہ
مین محمودات اُس کا صاحب متلون ہوتا ہے اور اس کا متمکن۔ اور صاحب مشاہدہ کے لئے دنیا مثل
عقبے ہوجاتی ہے اور عقبے مثل دنیا اور یہ مراتب خواب مین ہوتے ہین اور جب بیداری مین
ہون اُنکو رویت کہتے ہین جو شخص اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے آراستہ کرتا ہے حق سبحانہ وتعالےٰ
اُسکے باطن کو مشاہدہ سے مزین فرماتا ہے حقتعالیٰ نے حضرت قطب ربانی غوث صمدانی سید عبدالقادر
جیلانی قدس اللہ سرہ کو الہام کیا کہ اے غوث الاعظم اَلْمُجَاهَدَةُ بَحْرٌ مِنْ بِحَارِ الْمُشَاهَدَةِ فَمَنْ أَرَادَ
اللُّخُولَ فِي بَحْرِ الْمُشَاهَدَةِ فَعَلَيْهِ بِاخْتِيَارِ الْمُجَاهَدَةِ لِأَنَّ الْمُجَاهَدَةَ بَدَلُ الْمُشَاهَدَةِ فرد

تا تخم مجاہدہ نکارد			پسے ز مشاہدہ نہ نچیند
بوئے تخم مجاہدہ اول		بیت	کھائے جب تو مشاہدے کا پھل

جب مکاشفہ ومشاہدہ حاصل ہولیتا ہے اُسوقت معائنہ مُنہ دکھاتا ہے اسلئے کہ معائنہ مشاہدہ
کا پھل ہے جیساکہ مشاہدہ مجاہدہ اور مراقبہ کا ثمرہ ہے **تیسری بنا ظلمانی ونورانی حجابونکے**
بیان مین محققون نے فرمایا ہے سُبْحَانَ مَنْ احْتَجَبَ عَنِ الْعُقُولِ لِشِدَّةِ ظُهُورِهِ وَاخْتَفَى عَنْهَا بِكَمَالِ نُورِهِ
اور حجاب عبارت ہے اُس مانع سے کہ دیکھنے والے کی آنکھہ کو دیکھنے سے باز رکھے اور وہ دو قسم
کی ہین ظلمانی ونورانی بموجب اس قول حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِنَّ اللّٰهَ

لہ ترجمہ مشاہدہ ایک دریا ہے مشاہدے کے دریاؤن مین سے ہے جس نے ارادہ کیا مشاہدہ کے دریا مین داخل ہونے کا اُسکو ضرور ہے اختیار کرنا مجاہدہ کا اسلئے کہ مجاہدہ سے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے ۱۲ لہ ترجمہ پاک ہے وہ شخص جو پردے مین ہے اقوال سے بسبب شدت ظہور اپنے کے اور پوشیدہ اُس ہے بسبب نور اپنے کے ۱۲

تعالٰے سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ حجاب ظلمانی وجود وجہل ومحبت دنیا وجاہ ومال ہین اور نورانی طاعات وعبادات ظاہری وباطنی وافعال واقوال نیک ہین اور ظلمانی کو اصطلاح مین یہی کہتے ہین چنانچہ جب بندے کا وہ حجاب حق ہوتا ہے اُسوقت اُسکے نزدیک حق وباطل برابر ہوتا ہے جیساکہ فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اسیواسطے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وجودک ذنب لا یقاس علیہ ذنب اور محبت دنیا ہی راہ مولا کا حجاب ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور نورانی کو غیبی کہتے ہین پس ساری صفتین حجاب ہین خواہ وہ معاصی ہون خواہ طاعات لیکن معاصی اہل شریعت کا حجاب ہین اور طاعات وعبادات ارباب طریقت کا بموجب اس قول حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انی لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ استغفار آپکا گناہون سے نہ تہا اسلئے کہ پیغمبر گناہون سے معصوم ہوتے ہین پس یہ استغفار آپکا عبادت سے تہا کہ تعالی کی درگاہ کا حجاب ہو اسیوا سطے کہا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اور علم بھی حجاب ہے نورانی اور اُس کا قطع کرنا مشکل ہے اسی سبب سے محققین نے کہا ہے العلم حجاب اللہ الاعظم اب معلوم ہوچکا کہ اول حجاب ظلمانی وجود ہے تو جبتک سالک اپنی ہستی اور وجود سے نگزریگا مباعدت کا پردہ درمیان سے نہ اُٹھے گا رباعی

اندر طلب دوست چو مردانہ شدیم	اول قدم از وجود بیگانہ شدیم
او علم نمی شنید لب بر بستیم	او عقل نمی خرید دیوانہ شدیم

ق

جب یار کی طلب مین مردانے ہوگئے ہم	ہستی سے اپنی پہلے بیگانے ہوگئے ہم
چپ ہوگئے نہ آیا جب کام علم اُس جا	داخل خرد نہ دیکھا دیوانے ہوگئے ہم

ایسا ہی محب ومحبوب مین محبت اور عاشق ومعشوق مین عشق حجاب ہے فرد

میان عاشق ومعشوق عشق گشت حجاب	رسد بدوست ہر آنکس ز عشق در گزرد

۱ ترجمہ بتحقیق اللہ تعالی کے لئے ہین ستر ہزار پردے نور سے اور ظلمت سے ۱۲ ۲ ترجمہ بیشک وہ لوگ جنہون نے کفر کیا برابر ہے اُنپر ڈراوے تو اُنکو یا نہ ڈراوے تو اُنکو وہ ایمان نہین لائینگے ۱۲ ۳ ترجمہ وجود ہی تیرا گناہ ہی نہین قیاس مین آوے اُسکے باعث گناہ ۱۲ ۴ ترجمہ دنیا کی دوستی سب گناہون کا سر ہے ۱۲ ۵ ترجمہ بتحقیق مین استغفار کرتا ہون ہر روز ستر بار ۱۲ ۶ ترجمہ نیکیان ابرار کے گناہ ہین مقربین کے ۱۲ ۷ ترجمہ علم بڑا حجاب ہے اللہ تعالی کی جناب کا ۱۲

طرب معشوق و عاشق مین حجاب عزتی ہی حائل	بیت	اٹھادیوی جو اس بیڑے کو ہو معشوق سے واصل

اور عارف و معروف مین معرفت حجاب ہی چنانچہ حضرت ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ سب گناہون سے بڑا گناہ یہ ہی کہ کہون مینے خدا کو پہچانا کمال التوحید حجاب الموحدین فی نعال الحقیقۃ اور طاعات و عبادات حجاب ہین اسکے دوستون مین اور جو حائل ہی وہ محبوب قدیم کے رخ کا پردہ ہی **چوتھی بنا** قربت و معیت و عندیت کے بیان مین قربت لغت مین نزدیکی ہے اور ارباب حقایق کی اصطلاح مین بندے کا حق تعالی سے نزدیک ہونا ہی اور حق کی نزدیکی بندے کے ساتھہ عام مؤمنون کو نصیب ہی جیساکہ اسنے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ اور فرمایا ہی وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور بندے کی نزدیکی حق سے اولیا رحمہم اللہ کا منصب ہے کہ مجاہدہ سے اخلاق الہی اپنے اندر پیدا کرتے ہین اور اس دولت سے مشرف ہوتے ہین اور یہ نزدیکی دل سے تعلق رکھتی ہے اور اسکی ابتدا تجرید ہے اور بلوغ یعنی اس تک پہنچنا تفرید ہے اور انتہاے کمال اس کا توحید ہے اور یہ مرتبہ اضافی و اعتباری ہے کہ ایک اعتبار سے قریب ہوسکتا ہی اور ایک اعتبار سے بعید جیسے کوئی شخص کسی بلدہ کی حوالہ مین پہنچا لیکن ابھی اسمین داخل نہین ہوا تو کہین گے کہ پہنچ گیا اسلیے کہ از روے مجاز قریب کسی چیز کا اس چیز کے حکم مین ہی اور حقیقت مین ابھی وہ اس سے بعید ہے اور یہ مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے اور اسمین وہ متفاوت ہین اپنے حالات کے بموجب اور معیت بندے کے حق تعالی کے ساتھہ خواص کا منصب ہے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اور معیت حق سبحانہ کی بندے کے ساتھہ عام مومنین کا حصہ ہی جیساکہ فرمایا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ اور مثل معیت کی حق تعالی کے ساتھہ روح کی مانند ہے آدمی کے ساتھہ کہ وہ آدمی کے بدن کے اندر ہی اور ساتھہ ہے نہ متصل ہی نہ منفصل اسلیے کہ روح اور عالم سے ہی اور بدن اور عالم سے اوتہی ایک امر ہے اضافی و اعتباری جیساکہ کہین اشارۃ ہے اسکی طرف مَنْ مَّعَ سَبْعِیْنَ دَرَجَةً یعنی گھوڑا

حاشیہ ۵ ترجمہ جیساکہ توحید محجوب ہے موحد کا جمال احدیت سے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور ہم اس سے نزدیک ہین تم سے زیادہ اور لیکن تم نہین دیکھتے ۱۲ ۵۳ ترجمہ اور ہم نزدیک ہین اسکی جان کی رگ سے زیادہ ۱۲ ۵۴ ترجمہ تحقیق اللہ تعالے ہمارے ساتھہ ہے ۱۲ ۵۵ ترجمہ وہ تمہارے ساتھہ ہے جہان کہین کہ ہو تم ۱۲ ۵۶ ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

خریدا ہے زین سمیت اور یہ مجاز و اعتباری ہے اسواسطے کہ لازم نہین ہے کہ خرید کے وقت زین گھوڑے کی ہمراہ ہو ممکن ہے کہ اُس سے علیحدہ ہو مگر عقد مین شامل ہوا ور معیّت انبیا علیہم السلام کے ساتھ اُنکی نصرت و نگاہداشت سے ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِنّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی اور عوام کے حق مین علم و احاطہ کے معنی مین مستعمل ہے اور عندیت انبیا علیہم السلام کا مقام ہے بموجب قول حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ اور اس لفظ کو اُسکی حقیقت پر اطلاق کرتے ہین چنانچہ بولتے ہین جَاءَ مِنْ عِنْدِہٖ آیا فلانے کے پاس سے یعنی اُسکی حضور سے اور اس بیان سے قربت معیت و عندیت کا تفاوت بھی ظاہر ہو گیا کہ قربت و معیت عام ہے اور عندیت خاص **پانچوین بنا** وصول و وصال و رویت و لقا کے بیان مین۔ سرگشتگان تیہ امتحان یعنی حضرت انسان کے وجود سے پہلے صوامع ملکوت مین لاکھون عابد حقتعالیٰ کی عبادت مین مشغول و مصروف تھے اور خطائر جبروت مین کروڑون زاہد صفت زاویہ نشینی سے موصوف تھے کہ جامۂ قدسی سے جاودانہ صفت اُنکو آراستہ تھی اور خلعت عصمت پہنایا تھا اور خوان احسان سے شراب تسنیم اُنکو پلائی تھی اور طعام تہلیل چکھایا تھا لیکن شرانجانہ محبت و معرفت مین چند خمار ایسے درکار تھے کہ جرعۂ عرفان اُنکے کام جان مین ٹپکایا جاوے اور صفات جمال و جلال کی اور عرایس نفایس کی تجلیات کا جلوہ تق غیب سے اُنکو دکھایا جاوے وصل و وصال کا دروازہ اُنپر وا ہو اور رویت و لقا اُنکو عطا ہو اسلئے اپنے فضل و کرم سے آدم کو پیدا فرمایا اور وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بنی آدم کا تاج کرامت اُسکے سر پر پہنایا اور وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ کے خلعت سے مشرف کیا اور فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کے تخت پر اُسکو جلوہ دیا کہ سعادت عظمیٰ دیدار اور دولت بے منتہاے جمال پروردگار سے فایض ہو پس جو کوئی فضل حق سے بعد کوشش و تعب بشمار مقتضاے آیۂ فیض ہدایہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جام محبت و

---

۱ ترجمہ بیشک مین تم دونون کے ساتھ ہون سنتا ہون تمہاری دعا اور دیکھتا ہون تمہارے مخالفون کا حال ۱۲ ۲ ترجمہ مین رہا اپنے پروردگار کے پاس کھلایا اُس نے مجکو اور پلایا مجکو اُس نے ۱۲ ۳ ترجمہ بیشک ہم نے بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو ۱۲ ۴ ترجمہ اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین کہ ہو تم ۱۲ ۵ ترجمہ پس جدہر کو منہ کرو گے تم پاؤ گے منہ اللہ تعالے کا ۱۲ ۶ ترجمہ جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے رستے مین البتہ کھولدیتے ہین ہم اُنپر رستے اپنے ملنے کے ۱۲

Marfat.com

معرفت فوت کرتا ہے دولت وسعادت وصلت وتقاورویت سے بہرہ یاب ہوتا ہی اور وصول ووصال حضرات صوفیہ کرام کی اصطلاح مین اپنے سے قطع کرنا اور دوست سے ملجانا ہی اور بندے کو تقرب الہی درگاہ عزت کا وصول ہونا ایسا ہے جیسا کہ اتصال حال کا محل سے نہ کسی جسم کے دوسرے جسم سے ملنے کی مانند ہے نہ اسطرح کا تعلق کہ عرض کو جوہر یا علم کو معلوم یا عقل کو معقول کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ اسکی ذات ان سب سے پاک ومنزہ ہے تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا پس بندے کا اسکی درگاہ مین پہنچنا بندے کیطرف سے ممکن نہین ہے اسواسطے کہ بندہ صفات حدوث سے متصف ہی اور وہ صفات قدم سے بلکہ محض اسکی عنایت بے نہایت وبے علت اور تصرفات وجذبات الوہیت سے ہی یہان سے معلوم ہوگیا کہ جو کوئی کہتا ہے کہ مین پہنچا وہ نہین پہنچا اور جو کہتا ہی کہ مجھے پہنچا دیا وہ پہنچا ہے **قطعہ**

تا میل نباشد بوصال از طرف دوست — سودی نکند ذوق تمنا کہ تو دارے
سعدی تو نیارامی وکوتہ نکنے دست — تا سر برود در سر سودا کہ تو دارے

فرد

اسکو جب تک نہ تجھ سے ملنا ہو — شوق بے سود تیرا سارا ہو
پر نہ کوشش کو ہاتھ سے دے تو — سر خدا جب تلک نہ تیرا ہو

بیت

اگر از جانب معشوق نباشد میلے — طلب عاشق بیچارہ بجائی نرسد
کرتہ ملنے کا کرے وہ خود سبب — ہووے سب بے سود عاشق کی طلب

الحاصل اپنے سے جدائی ومہجوری اسکے وصال کا سبب ہے جیسا کہ خضعالے نے حضرت غوث الاعظم علیہ الرحمۃ سے فرمایا ہے یا غوث اخرج عن الاجسام والنفوس ثم اخرج عن القلوب والارواح ثم اخرج عن الامر والیکم نصل الی اللہ اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس سرہ نے فرمایا ہے الاتصال بالحق مع الانفصال عن الخلق او حی اللہ علی عیسے ع ترک تصل الی اللہ لیکن فراق مین وصال کی امید ہی اور وصال مین فراق کا خوف ہی اور واصل وہ ہے کہ خضعالی اسکو خود اپنی طرف راہ وصول عطا فرماوے اور قطع اسپر روا نہین اور منصل وہ ہی کہ

۱؎ ترجمہ بلند وپاک ہے اللہ تعالی اس سے بلند ہونا بہت بڑا ہوا ۱۲ ۲؎ ترجمہ اے غوث نکل اجسام اور نفوس سے پھر نکل دلون اور ارواح سے پھر نکل امر وحکم سے اور ملجا ومجہ سے ۱۲ ۳؎ ترجمہ بلحاق سے ساتھ جدا ہونیکے خلق سے وحی کی اللہ تعالی نے عیسے ع پر کہ جدا ہو خلق سے ملجا ومجہ سے

اپنی کوشش سے اتصال حاصل کرے اور اُسپر قطع جائز ہے اسی سبب سے حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اُس کا پانا ہماری آرزو ہے اور اُس کا دریافت کرنا ہماری قدرت سے باہر ہے یہ دولت اُسکو ملتی ہے جو خودی سے باہر آوے اور اُسکو نہین ملتی جو خود آوے موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام وصال کی طلب مین خود آئے جیساکہ حقتعالی نے فرمایا ہے وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا اسواسطے ندائے لَنْ تَرَانِي سُنی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود لیگئے جیساکہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرٰى بِعَبْدِهِ اس باعث اُنکو قَابَ قَوْسَيْنِ سے آگے اَوْ اَدْنٰى کے مقام پر پہنچایا کہ فرمایا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اور لباس وجود اُنسے جدا کردیا کہ فرمایا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور رحمت کا خلعت پہنایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور اُنکی اُمت کو سبب اُنکی متابعت کے کہ فرمایا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ خصوص بشریت سے وصلت کے سدرۃ المنتہے پر پہنچایا کہ فرمایا ہے اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اور لقاء عوام مومنون کے حق مین بمعنے ملاقات و دیدار ہے کہ موت کے بعد ہوگا بمقتضای حدیث شریف اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ اور خواص کے لئے موت سے پہلے ہی کہ وہ بہ مقام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا واصل ہوتے ہین بموجب اس قول اللہ تعالی کے مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ اور کفار کیواسطے بمعنی جزا و حساب ہے جیساکہ حقتعالی نے فرمایا ہے مَاْوٰهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اور لقاء دنیا مین بچشم ظاہر سواے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو نصیب نہین ہوا اور نہوا اور بچشم باطن سب اولیاء اللہ کا حصہ ہوا اور قیامت مین سر کی آنکھون سے سب کو ہوگا کہ وہان حجاب نہونگے فرد

---

۱ ترجمہ اور جب آیا موسیٰ ہمارے ملنے کو ۱۲ ۲ ترجمہ تو مجھے نہین دیکھ سکتا ۱۲ ۳ ترجمہ پاک ہے وہ جس نے سیر کروائی اپنے بندے کو ۴ ترجمہ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر دیکھا فرق دو کمان کا میانہ یا اُس سے بھی نزدیک ۱۲ ۵ ترجمہ نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردون مین سے کسی کا باپ اور لیکن اللہ تعالی کا رسول ہے اور ختم کرنے والا نبوت کا یا نبوت کے دفتر کی مہر ہے ۶ ترجمہ اور نہین بھیجا ہم نے تجکو مگر رحمت جہان والون کے لئے ۱۲ ۷ ترجمہ جس نے اطاعت کی رسول کی پس تحقیق اُس نے اطاعت کی اللہ تعالی کی ۱۲ ۸ ترجمہ جنہون نے بیعت کی تجھ سے سوا اسکے نہین کہ اُنہون نے بیعت کی اللہ تعالی سے ۱۲ ۹ ترجمہ موت اکیپل ہے جو ملاتا ہے دوست کو دوست سے ۱۲ ۱۰ ترجمہ مرو تم پہلے اس سے کہ مرو تم ۱۲ ۱۱ ترجمہ پس جو شخص امید رکھتا ہے اللہ تعالی سے ملنے کی پس وقت سفر کیا ہوا اللہ تعالی کا آنیوالا ہے ۱۲ ۱۲ ترجمہ پس چکھو تم عذاب اسلئے کہ بھول گئے تم آپکے ملاقات ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

چون روح گشت واپس بگفت	بیت	نظارۂ جمال خدا جز خدا نکرد	
ہے اُسکے کون یہان متحمل جلال کا		نظارہ خود ہی کرتا ہے اپنے جمال کا	

اور حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اسی سبب سے نورِ گون نے موت کو دوست رکھا ہے اور اُسکے آنے کی آرزو رکھتے ہین چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض موت مین فرمایا ہے مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفْرَاءِ بَشَّرْتُہٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ کہ آپنے وحی سے دریافت فرمالیا تھا کہ ماہ ربیع الاول مین آپ لقاے الٰہی سے مشرف ہونگے **فرد**

برون خود گرچہ کسی را ہوسی نیست		دارم ہوسی مردن خود بہر لقایت	
خواہش ہے کسیکو دیکھی خوشی سے عمر وے موت		تیری لقا کے واسطے ہے آرزوی موت	

عین القضات قدس سرہ نے فرمایا ہے جب سالک نفی کرتا ہے اثبات حاصل ہوتا ہے اور بعد اثبات اثبات محو ہو جاتا ہے اور بعد محو محو لقا وصول ہوتا ہے وہ بھی حجاب مین ہوتا ہے اسلئے کہ لقا مشترک ہے صفات افعال و صفات ذات مین پس دنیا مین سالک جب لقا کے لائق ہوتا ہے کہ عناصر سفلی و علوی و کواکب افلاک سے گزر جاوے چنانچہ حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام نے وادی ایمن مین نور لقا دیکھا کہ اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا اور جب اُسکے پاس پہنچے آواز سنی کہ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اور عقبے مین ہر مومن کو اسقدر دیدار ہوگا کہ وہ گمان کریگا کہ یہ میرا ہی خاصہ ہے اور یہ نہ جانتا ہوگا کہ تمام مومن اس سعادت سے مشرف اور سب اس دولت عظمی سے بہرہ ور ہین اور رویت لغت مین دیکھنا ہے اور اللہ تعالی کا دیکھنا دنیا و عقبی مین ممکن و جائز ہے لیکن عام مومنون کو عقبے مین چشم ظاہر سے ہوگا اور خواص کو دنیا مین چشم باطن سے ہوتا ہے بے ادراک و احاطہ کیفیت و جہات کے ساتھہ دیکھنے کو کہتے ہین جیساکہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ یہ دلیل ہے عقبی مین دیدار ہونے کی اور دلیل امکان و جواز رویت کی دنیا مین موسی علیہ السلام کی درخواست ہے کہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ط اگر

---

۵۱ ترجمہ جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی سے اللہ تعالی اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے ۵۲ ترجمہ جو کوئی خوشخبری سنادے مجکو صفرکے ظاہر ہونے کی خوشخبری سنادی ہے مین نے اسکو جنت مین داخل ہونیکی ۱۲ ۵۳ ترجمہ مین دیکھتا ہون آگ ۱۲ ۵۴ ترجمہ بخشی مین پھر تیرا رب پس نکال جو تیان ۱۲ ۵۵ ترجمہ قریب ہے کہ دیکھوگے تم اپنے رب کو جیساکہ دیکھتے ہو چاند کو چودھوین رات مین ۱۲ ۵۶ ترجمہ اے میرے رب دکھا مجکو نظر کرونگا تیری طرف ۱۲

Marfat.com

دنیا مین دیدار غیر ممکن محال ہوتا موسیٰ علیہ السلام اُسکی درخواست نکرتے اسلیے کہ طلب محال معصیت و گناہ ہے اور وہ معصوم ہین اور جواب مین جو کن تَرَانِیْ فرمایا اور فرمایا ہے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ یہ رویت کے محال ہونے کی دلیل نہین ہے اس کا یہی مطلب ہو کہ دنیا مین چشم ظاہر سے نہین دیکھ سکتے کہ وہ عقبیٰ پر موقوف ہو اور حکمت توقیت دیدار کی بہشت مین یہ ہے کہ تمام اہلِ اسلام اکٹھے ہوکر اس دولت ونعمت سے مستفید ہون اور جب دیکھین یکجا ہوکر دیکھین جیسے دنیا مین یکجا ہوکر عبادت کرتے ہے اور یہ اجتماع اولین وآخرین کا دنیا مین ممکن نہین ہے اور رویت تین طرح کی ہے۔ یقینی۔ ومشاہدتی وعیانی **رویت یقینی** سارے مومنون کو حاصل ہے کہ اُنکو پورا یقین ہے کہ عقبیٰ مین حقتعالیٰ کا دیدار ہوگا اور **رویت مشاہدتی** دنیا مین اُنکو حاصل ہے جو اس مقام پر پہنچے ہین کَاَنَّکَ تَرَاہُ اور **رویت عیانی** قیامت کو ہوگی سب مسلمانون کو اور دنیا مین خواب مین یا مراقبہ مین چشم دل سے ہوتی ہے جیساکہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے رَاَیْتُ رَبِّیْ فِی الْمَنَامِ الْبَارِحَۃَ اور فرمایا ہے رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ عَلَی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ اور وحی فرمائی حقتعالیٰ نے عیسےٰ علیہ السلام کی طرف یَا عِیْسٰی تَجُوْعُ تَرَانِیْ اور بعضی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا ہے اور حضرت ابراہیم اودہم قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ مینے پروردگار تبارک وتعالیٰ کو ایکسو بیس بار خواب مین دیکھا اور دریافت کے سترمسئلے ظاہر کئے اُنمین سے چار کسی نے قبول نکئے اسواسطے مینے باقی کو پوشیدہ رکھا اور حضرت علی حکیم ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مینے حق تعالیٰ کو ہزار بار خواب مین دیکھا اور ہر بار عرض کیا کہ زوال ایمان سے ڈرتا ہون فرمایا کہ نماز صبح کی سنتون اور فرضون کے درمیان اکتالیس بار پڑھا کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اَسْتَجِیْرُ وَلَا اَکْرَامَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

سلہ ترجمہ نہین پاسکتین اسکو بینا بان ۱۲ سلہ اور دوسرے معنی یہ ہین کہ دنیا مین دیکھنا سر کی آنکھون سے بھی ممکن ہی لیکن وہ خاص ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جیسے کے مناسب تھا اس لئے اُسپر تنبیہ ہوئی کہ ممکن ہی مگر وقوع اُس کا سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کے لئے جائز نہین ۱۲ مترجم سلہ ترجمہ گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے ۱۲ سلہ ترجمہ دیکھا مینے اپنے رب کو کل کی رات خواب مین سلہ ترجمہ دیکھا مینے اپنے رب کو خواب مین اچھی صورت مین ۱۲ سلہ ترجمہ اے جیسے بھوکا رہا اور مجکو دیکھے ۱۲ سلہ ترجمہ اے زندہ اے قائم اے پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے اے صاحب بزرگی اور کرامت کے اے وہ کہ نہین معبود کوئی مگر تو مانگتا ہون مین تجھ سے یہ کہ زندہ کر میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے ہمیشہ اے اللہ اے اللہ اے اللہ ۱۲

شنیدہ ام کہ جمال تو دیدہ اند بسے	بیت	ولے چنانکہ توئی آنچنان ندید کسی	
شاہدون کہ بہتون نے ہی تجکو ای حسین دیکھا	بیت	ولے جیسا ہی تو تجکو کسی نے بہی نہیں دیکھا	
آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد گیرم کہ تو پردہ برگرفتے ز جمال	رباعی	وان روح کجا کہ در جلال تو رسد آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد	
کب عقل پا سکے کوئی تیرے جمال کو مانا کہ پردہ رخ سے ہی تونے اٹھا دیا	ق	وہ جان ہی کونسی کہ سہارے جلال کو پر آنکھ وہ کہان ہے جو دیکھے جمال کو	

حق جل وعلی نے حضرت انسان کو اسلیے نہین پیدا کیا ہے کہ خود اُسکو دیکھا کرے اسواسطے کہ وہ پہلے سے حق تعالی کو معلوم ہے اور آفرینش سے پہلے پیش نظر ہے بلکہ اسوجہ سے پیدا کیا ہے کہ یہ حقتعالی کو دیکھا کرین جیساکہ فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ[1] اور بنی آدم اور حقتعالی کے درمیان کوئی حجاب نہین ہے سوائے ہستی کے جب اپنی ہستی کے میدان مین قدم رکہتا ہے جبہی محبوب حقیقی کا جمال دیکہتا ہے اور جو اُسکی ہستی کے سوا اور کوئی حجاب ہوتا تو اس قدر التفات نفرماتا

اے دوست حجابی تو کسی نیست توئی		واندر رہ تو خار و خسی نیست توئی	
پردہ خود اپنا یار ہی تو ہے	بیت	ماہ کا اپنی خار ہی تو ہے	

پس جب حضرت عزت اپنے بندے پر کرم فرماتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُسکو دنیا مین اپنا دیدار دکہاوے اول اُسکے باطن کو نور جمال و جلال سے منور فرماتا ہے کہ دولت دیدار سے مشرف ہو مگر بہ تمثیل اور عقبی مین بے تمثیل و بے حصول نور رویت ممکن ہوگی چنانچہ شب معراج مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مقام پر لے گئے کہ وہان نور سیاہ تہا اور اُس کا ایک ذرہ آپکے وہان مبارک مین ٹپکایا اُس کے بعد ایک اور مقام مین لے گئے کہ وہان نور سفید تہا اُس سے بہی ایک بوند آپکو مرحمت فرمائی اسی سبب سے آپ شاہ راہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی[2] پر قابض ہوئے بعض صحابہ نے رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے پوچہا کہ اپنے حق تعالے کو سر کی آنکہون سے دیکہا یا سر کی آپنے فرمایا کہ جب

[1] ترجمہ آیا نہین دیکہتا تو اپنے رب کی طرف کیونکر پہیلایا سایہ کو [2] ترجمہ نہین بہکی نگاہ اور حد سے نہین بڑہے ۱۲

Marfat.com

نور جمال وجلال آشکارا ہوا آنکھہ دل ہوگئی اور دل آنکھہ ہوگیا[1] اذا اصبح التجلی فالعین والقلب
واحد شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے مجھہ سے پوچھا کہ حق کو کہان
پاؤن مینے کہا کہ کہان ڈہونڈا اور نہین پایا تفسیر زاہدی سے منقول ہے نہ کہین کہ خدای
تعالے کو بہشت مین دیکھین گے بلکہ یون کہین کہ بہشت سے دیکھین گے اسواسطے کہ بہشت
مکان ہے اور حق سبحانہ لامکان - پس لامکان کو مکان مین نہین دیکھہ سکتے لیکن مکان مین
سے دیکھہ سکتے ہین جب قیامت کو آنکھین کہلجاوینگی اور ہستی کے حجاب دور ہوجاوینگے
اسوقت مومنین ومومنات کو رویت حاصل ہوویگی اور حق تعالی اپنے بندون کو سلام
سے شرف فرمایگا اور وجود مین ذات ہے لیکن متکلمین ومحققین کہتے ہین کہ سوائے ذات
ہے اور وجود پانچ ہین - ذاتی وعینی وعقلی ولفظی وخطی وجود ذاتی تعالی کی ہستی
کے ساتھہ مخصوص ہے کہ تمام ہستیان اسی کی ہستی سے عرصہ وجود مین آئی ہین اور اسکو
واجب الوجود کہتے ہین اور وجود عینی غیر حق کے ساتھہ خصوصیت رکہتا ہے اور اُس کا
نام ممکن الوجود بہی ہے اور وجود عقلی ولفظی وخطی مشترک ہے حق سبحانہ اور اُسکے
غیر کے درمیان پس سب ہستیان معرض فنا مین ہین اور حق تعالی کی ہستی عرصہ بقا مین سدا
کو چاہیئے کہ اپنی ہستی کو نابود سمجہے شاید کہ ہستی حقیقی سے اسکو نور حاصل ہو کہ اُسکے سبب سے زندگی ابدی پاوے

خاتمہ اس فقیر بے بضاعت وحقیر بے استطاعت نے چند حروف بطریق ترجمان خزینہ ایمان وسکینہ
عرفان سے بزرگان عصر ومشائخ دہر کی خدمات مین گزارش وپیش نظر کیے اس کتاب مین کہ اس کا نام معراج
المومنین لارشاد السالکین وتحفہ لامیر الوزیر ہے ہمیشہ رکہے اللہ تعالی اُسکی دولت کو سایہ احباب کے سر وان پر اور
قلیل کثیر مین سے اور تہوڑا فقیر مین سے بیان کیا اور بعضے اصول وفروع دین اور حکم واشارات اہل اہ یقین کتب
معتبر وعلم کلام یعنی شرح مواقف وشرح تجرید وشرح عقائد نسفی وفقہ اکبر امام اعظم وعقائد مولانا حافظ الدین و
معالم امام فخر الدین رازی وتمہید ابوشکور سلمی واعلام الہدی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ومعتمد تورپشتی
اور کتب علم تفسیر ترجمہ تفسیر کبیر وتفسیر زاہدی وتفسیر زبدۃ الحقائق وتفسیر لطائف قشیری وتفسیر سلمی وتفسیر مجاہد و
تفسیر مآخ المعانی وتفسیر نجاتی وتفسیر حسینی اور علم حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم وجامع اصول ومشکوۃ ووقایق
وخوارق اور کتب علم سلوک یعنی تمہیدات عین القضات وکشف المحجوب وقوت القلوب وروضۃ الواعظین وعوارف

[1] ترجمہ جب چمکی تجلی پس آنکھہ اور دل ایک ہوگئے ۱۲

Marfat.com

وتصنیف النصائح حضرت شیخ شہاب الدین وکیمیای سعادت وانیس الارواح ودلیل العارفین وفوائد وراحت القلوب و
نفائس الانفاس وروح الارواح وسوانح وطوالع ولوامع ولوائح وتذکرۃ الاولیاء وفتوحات وشرح گلشن راز کشف الاسرار
وعمدۃ الابرار وعین العلم وشمائل الاتقیا ونبیہ الغافلین سے خیز تحریر مین لایا اور زبان قاصر البیان کو کوتاہ کیا
اور قلم مشکین رقم دوربان کو احتشام کے چاقو سے قطع کردیا مکارم اخلاق انام اور مطالعہ فرمایان خاص وعام
سے امید ہے کہ جب یہ کتاب اُن صاحبون کی نظر سے گذریا سکے مضامین سے خواش ہون اور سہو حرف
سہو وخطا ملاحظہ فرماوین تو الانسان مرکب من السہو والنسیان پر خیال فرماکر خلل خراش کرم سے اسکو محو
فرماوین اور قطرات حرف مناسب سحاب مکرمت سے اسکی جگہ گراوین اگر اسمین دوسری معلوم ہو تو نسیانا منا
فرماوین اور کہین زیادتی یا نقصان پاوین جامع اوراق کے قصور پر حمل فرماوین کہ فرمایا ہے خلق الانسان
ضعیفا اور بنظر مہربانی اسکی تکمیل فرماوین اور دامن عفو سے چھپاوین اور اپنے دریا دلی سے اسعد
ساعات واشرف اوقات مین دعائے خیر سے دریغ نفرماوین خاتمہ اصل کتاب کے کاتب الحروف کیطرف سے
ختمہ بعون اللہ الملک المستعان فی یوم الجمعۃ اربعا من شہر شعبان المعظم علی ید فقیر الحقیر
میر ابراہیم ابن خواجہ میر رحمۃ اللہ الحسینی ابن میر حیدر الکیوی متوطنہ ولایت ازبکوی فی بلد
شاہجہان اباد فی سنۃ ۱۹ تسع عشر من جلوس محمد شاہی المطابق سنہ ۱۱۴۹ تسع واربعین ومائۃ والف من ہجرۃ
النبویۃ اللہم اجعل سعیی مشکورا وذنبی مغفورا وعملی مقبولا بفضلک وکرمک یا عزیز یا غفور اللہم ارحم واغفر
لجامعہ وباعثہ وکاتبہ ولمن قرء او سمع او نظر ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات
انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات ومنزل البرکات وقاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین این نسخہ را
اصل نوشتہ شد حسن اتفاق سے آج ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ کو یہ ترجمہ بفضل وکرم پورا ہوا۔ والحمد للہ والصلوۃ علی رسولہ وآلہ واصحابہ

خاتمہ مکمل پرسال لاجواب۔ از جانب بندہ عاجز مترجم کتاب۔ تحفہ تحیات۔ بجناب طبیب عالم حقیات
اورنگ نشین خدائی۔ ممدوح دہر فرمانشاہ ملک کبریائی۔ نور الابصار مشکل کشائی۔ قرۃ العین یکتائے۔
علی الدوام لانتہا وبیشمار سجود۔ بدرگاہ رب وجود خالق ومعبود۔ واحد ہادی عظیم رب الودود۔ عالم
الغیب حی وکل واجب الوجود۔ حکیم قادر ذوالجلال والجمال۔ بے تشبیہ بے مثال۔ خالق عزیز رازق
مطلق۔ رحمن الرحیم خدای برحق۔ کہ ترجمہ معراج المومنین باین بی بود بداد۔ وشتاب بذروی باصولیش
برگشاد۔ در سیاہ از حجاب عدم بزبان قلم موجود فرمود او از صفات وہمانجان چہل ویک بقالب تکلم الہام نمود

Marfat.com

که ہر یک ہمہ تن سال ست. وباوان تاریخ دال - ترجمہ حسنہ معراج المومنین - حجت الاسلام لارشاد السالکین
منقذ العارفین - احتشام العاشقین - طراز المسترشدین - نوید الناظرین - تلخیص الکاملین
صراط الذاکرین - استحکام الخالقین - یمین الغافلین - صفیر المتقین - لذت الکاملین
رعایت المتقین - مثیر الذاکرین - سباغ المفلحین - مجاور الخاشعین - نصار المسلمین
توفیر الراشدین - دستور العمل شائقین - لذت دین موحدین - مصباح غافلین
مخزن طہارت - اقتدار ارادت - معدن التہذیب - مکاتبات المناویب
لذت آفاق - آرائش ایوان اخلاق - عین الناظر - تتمیم الفاصد
تحشیر المصابیح - آثار المفاتیح - قدر الواعظ - سراج الموعظ - چراغ حق
آیت اخلاص مطلق - ہدیہ مرغوب احباب زیبا - ارمغان بے بہا - صدارت تجریدیہ
عزت دربار توحید - تاج ارباب بصیرت - جمیل المتقین فراست - ایراد الکاملین للاستکمال
الناقصین - نصائح العارفین لہدایت المسلمین - حقتعالی جا بجا مبارک ومفید گرداناد - وعارفان
جان گداز راازان بمقصود رساناد - آنرا درجہ قبولیت وپایہ کمال عطا نماید - ورتبہ مقبولیت
کاملہ بدہد - بطفیل روح پاک رسول برحق نبی کریم - حبیب خدا محبوب الٰہی رؤف الرحیم
مکین الفردوس وسلطان جنات النعیم - سالار عظیم - شاہ زمن رحمۃ اللعالمین - خلیل اللہ
رہنمائے دین - حکیم زمان خاتم الانبیاء - سلیمان جہان فخر اصفیاء - افضل مرسلان ہادی
مفتح الابواب عمارات وبوادی - سلطان زمان اعظم مجاہد - پیغمبر موحد - ملجا اہل اسلام ہی
خواہ امت - نبی ہادی وشفیع روز قیامت - باعث آفرینش زمان - سبب تخلیق
برم جہان - محمود حامد مرشد واثق - دارای جہان مخبر صادق - رسول زمان حبیب
خدا محبوب کبریا - نبی امی شاہ دین احمد مجتبی محمد مصطفی - علیہ اکمل السلام والوان التحیات
وازکی الصلوٰۃ ودوام البرکات - وعلی اولاد وازواجہ الطاہرین وعلی اصحابہ الراشدین
برحمتہ الہادیہ ویا ارحم الراحمین

Marfat.com

تقریظ بریختہ خامہ فیض شمامہ منبع علوم سبحانی معدن فیوض یزدانی
المعنی رمان اوزعی دوران فاضل افضل وکامل اکمل علامہ جہان جناب
مولانا ابوالبرکات حافظ حکیم مولوی محمد عبدالله صاحب سلمہ الله تعالیٰ رئیس
قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ متنوے

حمد جس کی کرو خدا کی ہے	کیونکہ ہر چیز کبریا کی ہے
ہے جو مخلوق کی صفت ساری	ہے سزاوار حضرت باری
کہے کس کس کی مین ثنا لکھون	مدح کس کس کی اور کیا لکھون
ہوکے لاچار اور کرکے سجود	پڑہ کے پیغمبر خدا پہ درود
عرض کرتا ہون مدعاے دل	پیش کرتا ہون ماجراے دل

کہ ان ایام فرخی فرجام مین فاضل اجل عالم باعمل طبیب حاذق بے بدل شاعر فصیح بمثیل محاسب بے
ریاضی دان کامل صوفی صافدل محدث ومفسر قرآن ورغط شیرین بیان حاجی حرمین المعظمین سالک مسلک
حضرت غوث الثقلین جناب مولانا حکیم مولوی رحیم الدین احمد صاحب قادری نقشبندی المتخلص بطرب
دہلوی مدظلہ العالی نے کتاب مستطاب معراج المومنین لارشاد السالکین مصنفہ کنز المعانی مخزن نکتہ
دانی عاشق ذات حضرت رسالت پناہی آیتی از آیات الٰہی حضرت قاضی محمد بدل بلخی رحمۃ الله
علیہ کا ترجمہ اردو زبان مین فرمایا۔ ابناے روزگار کے لیے فیض کا دریا بہایا نام تاریخی نصائح
العارفین لہدایۃ المسلمین ۱۳۱۲۔ کا حلہ اسکو پہنایا اور ایراد الکاملین لاستکمال الناقصین ۱۳۱۲ کا
تاج اسکے سر پر رکھا یا فی الحقیقت یہ نسخہ ایسا ہی عجیب پر از نکات نادر وغریب ہے کہ فلک دوار
جب سے پیدا ہوا ہے ثوابت کے لا انتہا آنکھون سے گھور گھور کے دیکھہ رہا ہے پر ابتک اس کا
ثانی اسکی نظر سے نہین گزرا اور آفتاب و مہتاب ہمہ تن چشم ہوکر رات دن جستجو مین سرگردان
ہین۔ لیکن انہون نے ہنوز اسکے مانند نہ پایا۔ ہر سطر پر بحر اسکی خزینہ اسرار الٰہی ہے اور ہر بیت
نظم اسکی گنجینہ فیضان نامتناہی ہے بلکہ ہر حرف سے اس کے ایک رمز توحید آشکارا ہے

اور ہر نقطہ مرکز محیط انوار ہے بیت

ہر سنگ مین شرار ہے تیرے ظہور کا	موسیٰ نہین جو سیر کرون کوہ طور کا

غرض کسکی خوبی احاطۂ بیان مین کہان آسکتی ہے اور دائرہ تحریر و تقریر مین کب سما سکتی ہے۔ اُس پر طرہ یہ کہ وہ شاہد دلربا مطبع رضوی مین حلۂ طبع سے آراستہ ہوا اور زیور خوشخطی و تصحیح سے پیراستہ ہوا حروف اگرچہ زلف پرشکن کی طرح روے قرطاس پر بل کھا رہے ہین اور داغ مشکین کی صورت چہرۂ قمر پر چھا رہے ہین لیکن ہین السطور کی روشنی اُنکے درمیان آشکارہے۔ جیسے تاریکی شب پر غالب چاندنی کی بہار ہے۔ مگر یہ سب مالک مطبع جناب سیادت مآب آل خیر البشر قدردان علم و ہنر محب علما و فضلای ہر فن جناب سید محمد میر حسن صاحب کی کوشش کا ثمر ہے اور اُنکی جد و جہد کا پھل اور اثر ہے خدائے تعالی اُنکو سلامت اور اُنکے مطبع کو قائم رکھے اور اپنی نوازش و عنایت کے سایہ مین دایم رکھے المختصر بندہ درگاہ آلہ ابوالبرکات محمد عبداللہ عفی اللہ عنہ ابن جناب حافظ حاجی محمد نور بخش صاحب دام ظلہ اس تقریظ کو قطعہ تاریخ پر تمام کرتا ہے اور مطالع فرمایان ان حروف کو سلام کرتا ہے قطعہ تاریخ

فضل حق سے مطبع رضوی مین یہان	علم باطن جبکہ یون ظاہر چھپا
سال عبداللہ نے اسکے لکھے	نور ہے گین نسخہ نادر چھپا

۱۴ ۱۲۰۰

قطعہ تاریخ سن نتایج طبع وقاد شاعر فصیح زبان ناظم و ناثر اعجاز بیان حافظ کلام الہی جناب حافظ محمد اشفاق رسول صاحب ممبر کمیٹی و رئیس اعظم قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ

رحیم الدین احمد عالم دین	ندیدہ چرخ مانند و مثالش
طبیب حاذق و ناظم و ناثر	کہ مقبول جہان ست حال و قالش
نمودہ ترجمہ این نسخہ را	ہمہ حسن نظم بفزودہ جمالش
چو شد مطبوع اے اشفاق گفتم	چہ حوس باب ہدایت طبع سالش

قطعہ تاریخ طبع زاد شاعر رنگین بیان منشی محمد قیام الدین خان دکلیم تلمیذ عزیز حضرت مترجم سلمہما اللہ تعالے

قبلہ وکعبہ ام جناب طرب
ترجمہ این رسالہ فرمودند
نظم پر آب آن چو سلک گہر
سید برگزیدہ میر حسن ؟
طبع فرمود نسخہ مسطور
گفت تاریخ آن کلیم حزین

عالم و فاضل و حکیم و ادیب
کہ کتابی ست بس عجیب و غریب
نور افزائے قلب و جان لبیب
آل پیغمبر و اصیل و نجیب
بہ عجب آب و تاب و خوش ترکیب
طبع گشتہ ز آب و تاب و عجیب

قطعہ تاریخ تصنیف شاعر شیرین زبان حافظ محمد ظہیر الدین صاحب طال عمرہ صاحبزادہ خورد حضرت مترجم مدظلہ

جب تصوف مین لاثانی
اسکے چھپنے کے سال ظہیر

نسخہ ایسا عجیب چھپا
لکھہ عجیب و غریب چھپا

قطعہ تاریخ از نتائج افکار عالیہ جناب فیضیاب حضرت مترجم دام ظلہ بزبان اردو

ہو بشارت صوفیان و واعظان دہر کو
سیر گلزار تصوف کی ذرا فرمائیے
سن لکھے اسکے طرب نے دیکھکر اسکی بہار

چھپ چکی ایسی کتاب اس علم اور اس فن مین آج
بہر گل مقصود لیجے قلب کے دامن مین آج
رونق افزا ہے بہار طبع اس گلشن مین آج

دیگر بزبان تازی از جناب مترجم موصوف دام ظلہ

قد طبع الکتاب میر حسن
عام تاریخ طبعہا بجزے

فی المطبع الرضوی محسن بن لسق
مل طرب ذلک الکتاب بحق

تمت

کاپی رایٹ محفوظ ہے

تقریظ چکیدہ قلم معجز رقم مخزن علوم الٰہی معدن فنون نامتناہی ارسطوی جہان افلاطون زمان وحید آوان یگانہ دوران مولٰنا وبالفضل اولٰنا جناب فیضمآب حکیم ومولوی محمد عبدالستار صاحب ڈاکٹر شفاخانہ قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ ادام اللہ ظلال افضالہ ونوالہ علی مفارق الخلق بزبان تازی ۔۔

نحمدك یا من شرح صدور العلماء بقبول اسرار الشرعیة وجعلهم وارث الانبیاء لاجراء احکام الربانیة والصلوٰة والسلام علی خیر البریة اما بعد فاعلموا انّ هذا المؤلف جلیل القدر وحید العصر مزید فی نفسه عزیز فی ابناء جنسه جامع علوم الادیان والابدان علما وعملا وماهر دقایق النظم والبیان قولاً وفعلاً وهم فی هذا العصر کثیر المکنون لا یعرفهم الا المجتهدون مولانا ومرشدنا مولوی حکیم رحیم الدین احمد لازالت بدور افاضله بازغة وشموس افضاله طالعة صاحب التصانیف النافعة ذی المناقب والمحامد الوافرة قد ترجم معراج المؤمنین لارشاد السالکین بعبارة رایقة تسابق معانیها الاذهان وتقریرات شائقة تعجب استماعها الاذان ارخته بهذا التاریخ وانه لذکر لك ولکل قومك ۱۳۱۴

اللهم اجعله مقبول الخواص والعوام بحرمة النبی وعلی اله واصحابه الصلوٰة والسلام

تاریخ از نتایج افکار عالیه عالم علوم ظاهری وباطنی عارف حق وانائی رموز خفی وجلی جناب فیضمآب میانجی محمد امیر خان صاحب دام برکاته ۔ قطعه ۔ حکیم وعالم وبینای روزگار طرب ✤ که هست عاشق رب کریم وصاف ضمیر ✤ نوشت ترجمه این کتاب دفتر عشق ∴ بداد داد فصاحت باندراین تحریر ∴ بشد ز طبع مزین چو این کتاب عجیب ✤ چراغ دین الٰهی بگفت سال امیر ✤ تاریخ ۱۳۱۴ طبعزاد جناب فصاحت وبلاغت مآب سجان رحمن منشی محمد قادر علی صاحب امین نهرچمن دام اقباله ۔ قطعه ✤ کرد مترجم این کتاب شاعر خوش بیان طرب ∴ عالم وفاضل زمان هادی ورهنمای دین ✤ طبع بشد بفضل حق خوب صحیح وصاف چون ✤ قادر علی بگفت سن فیض رسان مجاهدین ✤ تاریخ ۱۳۱۴ فرموده نازکخیال فصیح مقال جناب منشی سید محمد ابراهیم صاحب ساکن سنڈه اور ضلع بجنور محرر ضلعداری نهرچمن ترقی ۔ قطعه نائب ختم رسل عالم یکتای زمان ✤ هادی خلق طرب صوفی صاحب احوال ✤ کرد تالیف کتابے که ندیده گردون ✤ مثل آن ثانی ومانند وبدل نیز مثال ∴ شد چو مطبوع بافضال خدا ابراهیم ✤ اثر صحبت اقطاب رقم کردم سال ✤ ۱۳۱۴ شکریه ۔ بفحوای من لم یشکر الناس لم یشکر الله ۔ بس عاجز پر واجب ہے کہ جناب فیضمآب منشی محمد ابوالحسن صاحب قانونگوئی تحصیل سہارنپور رئیس میرٹھ سلمه الله تعالیٰ ابن جناب منشی محمد حسین بخش صاحب مرحوم کا دل وزبان سے شکریه ادا کروں کہ اس شاہد دلربا وحدیقه جانفزا یعنی معراج المومنین ارشاد السالکین

Marfat.com

نظارہ مجھے اُنکی بدولت نصیب ہوا اور یہ نسخہ گرامی خوشخط وصحیح جو میرے پاس موجود ہی انہون نے اپنی دیا دل سے مجھکو عنایت
بیت خزانہ علم دین کا بیشمار اسمین ودیعت ہے ✤ عطای گنج قارون اسکے آگے بے حقیقت ہے ✤ اوس جناب کے اس
احسان کے جس کیفیت سے دل محبت منزل لبریز ہے کس طرح اُنکو زبان پر لاؤن وہ الفاظ نہین ہاتھ لگتے جن سے اسکا ایک شمہ ادا کرسکون
تیر ہر بدن لاچار ہون ہمہ تن گوش مبوسشدار ہون بیت ادا ہوتا نہین حیف شد اسکا جسم وجان ✤ وہ جانا ہون دل ہی
ثقل بار احسان سے ✤ اُسوقت کا کیا حال عرض کرون کہ اس خوان پر الوان نعم علم پر بیٹھا ہوا اطمینانیہ نگاہ حکم ہی کیا تکم
پروری روح مین مصروف تہا اور اقسام حلویات لطایف وظرایف کی چاشنی سے کام ودہان جان کی طرح محظوظ اور دل ان لذایذ
پر فریفتہ ومشغوف تہا بیت کیا کیا حلاوتین لب ودل سے اوڑا گیا ✤ کیا کیا شراب علم کی قدحی چڑہا گیا ✤ لیکن ساتھ ہی اسکے یہ
خیال بھی گلوگیر دل تہا جس سے ایک نوالا بھی ہاتھ مین اٹھانا مشکل تہا خوان مین نعمتونکا کیا شمار تہا مگر حلق مین اقرار بھی تو اُنکا
دشوار تہا کہ اتنے کہانے ایسے بڑے دسترخوان پر اکیلے نوش کرنا اور ساری اہل اسلام ودوستون کو فراموش کرنا یہ انسانیت سے
بالکل بعید ہی اور آدمیت سے دور ہی ہیروتی شدید ہے اٹھے ہر لقمہ گرا جاتا تہا گلے مین ہر قطرہ اٹکتا تہا اور مُنہ سے باہر آتا تہا
بیت ہی لطف صحبت یاران ہمدم بزم عشرت مین ✤ اکیلا کیا اٹھاوے لطف گر داخل ہو جنت مین ✤ آخر ہی بات دلمین
سمائی کہ ترجمہ لکھنے کی ٹھہرائی اب یہ خوان آرایش طبع سے پیراستہ ہی بیدریغ سب صاحبون کے سامنے آراستہ ہی یہ سالار منشی صاحب کا
طعمہ ہوا ہے نغذاے روح کا سامان پورا ہے نوش فرمایئے اور لذت اٹھایئے عاشق ربانی بجائی بجیاب جنت کی مستحق ہو جائی
اس ہیچکارہ سے بھی شکریہ ادا ہو سکا ہی اگر بکلیف نہو خاکسار کو دو حرف دعا خیر سے یاد اور جناب منشی صاحب کو آفرین سے
شاد کیجئے بیت گر دعا کیجئے تو احساں ہر ✤ آپکے مرتبہ کے شایان ہے ✤ قطعہ تاریخ طبع نثر ادب جناب منشی صاحب موصوف
یا دشاہ سخن جناب طرب ۔ شاعر خوش کلام وسحر بیان ۔ کرد این ترجمہ بخوش اسلوب ✤ داد نظم ونثر بداد ہیان ✤ سنہ
شد چو مطبوع این کتاب عجیب ✤ بہر عشاق حضرت یزدان ✤ مصرع سال آن حسن گفتم ✤ دفتر عشق واحد منان ✤

صحت نامہ حواشی کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲۴	بشمار	شمار
۶	۹	دیگ ربع	دیگ سبع شبر
۷	۲	پانون دو	پانو دو
۳۳	۳	ضرر	ضرر
۵۱	۱	سواس	سوااس
"	۴	مین	ہین
۶۳	۱	تیری	میری
۸۰	۱	ہین وہ	ہین نگدہ
۸۱	۲	اُسکے	اُنکے
۹۳	۱	ہم	ہم
"	"	بیان	بیان
۱۰۱	۱	اسکے	اسلئے
۱۲۹	۱	عاجز ہی	عاجز ہین
۱۳۱	۱	کہ	مگر
۱۴۱	۳	کالا	ڈالا
۱۵۵	"	وہ	تو
۱۵۹	۱	سو	سو کہنا
۱۶۲	۱	نے	نے کے
۱۷۱	۱	بیان	بیان
"	"	اسلئے	اسلئے
۱۷۲	۲	عاجز ہین	عاجز ہین
۱۹۰	۱	مگر	مگر
۲۲۷	"	ڈالا	ڈالا
۲۳۶	۲	تو	تو
۲۹۷	۲	سو کہنا	سو کہنا
۲۹۹	۳	نے کے	نے کے
۳۱۹	۱	الدہے	الدہے
"	"	اُسپر	اُسپر
۳۴۱	۱	کھولیجائیگی	کھولیجائیگی
۳۴۳	۱	نہ لاوے	لاوے
۳۴۱	۴	جنت کیطرح	جنت
۳۴۵	۲	عمرہ تو ہے	عمرہ ہے
۲۹۷	۲	تمہارا	تمہارا
۲۹۹	۳	اُس کی	سکی
۳۱۹	۱	بیشک	بیشک
۳۰۷ پہ ۳۲۰	۴	"	"
"	۱	منہہ	منہہ
"	۱	مشاہدہ	مشاہدہ
۳۴۱	۴	طرز ای	طرز ای
۳۴۵	۲	طراز	طراز

Marfat.com

صحت نامہ متن نصایح العارفین یعنے کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ب			
۲	۱۲	طرح	طرح
۴	۱	واذعان	اذعان
۴	۶	گنث	گنت
۴	۷	ہین	ہین
۴	۲۰	سود	سودہ
۵	۸	حمدہ	حمدۃ
۵	۵	ہوتا	ہوتا ہے
۵	۹	ہن	ہین ہے
۵	۱۰	سات	سات ہین
۵	۹	اسکے	اس علم کے
۶	۲	اور عین	یفتح عین
۶	۱۲	یفتح	یفتح
۶	۱۵	رستے	رستی سی
۶	۱۲	کو	کے
۶	۱۱	اس	اس
۶	۱۲	بڑاہی	پڑاہی
۶	۱۲	سرے	تیرے
۶	۱۴	میزان	میزان
۶	۲۰	بین	ہین
۷	۹	المستقیم	المستقیم
۷	۱۲	خمس	خمس
۷	۲۴	۸	۱
۷	۲۵	عقلے	عقلے
۷	۲۶	۹	اسلئے کہ
۷	۱۰	بجید	بجید کہ
۷	۱۰	کہ	کہتی
۷	۲۲	حدد	اصوات حروف
۷	۲۷	اسپر	اسپر
۷	۱۲	اس کے	اُن کے
۷	۲۸	خالی	خالی ہونا
۷	۳۰	توفیقی	توفیقے
۷	۹	حاصل	حاصل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۴	ہوا	ہو
۷	۱۵	شریعت	شریعت کا
۷	۱۷	نقصان	بی نقصانی
۷	۱۹	بھی	ہی
۷	۱۴	آلش	آتش
۷	۱۰	فلیطلب	فلیطلب
۷	۱۶	شجوتے	ہوتے
۷	۱۷	رضی اللہ	رضی اللہ عنہ
۸	۱۶	یہی	بھی
۸	۷	اور اس کے	اس کے
۸	۱۷	زنا	زنار
۸	۱	سے	سے
۸	۹	شب معراج	شب معراج مین
۸	۹	خرقان	عرفان
۸	۲۰	کرتا ہی	کرتا ہی
۸	۳	دیتی نہین	دیتی ہے
۸	۲	صاحبہ	صاحبہ
۸	۲	بہتی	کہلتی
۸	۱۳	باپکی	باپ کے
۸	۵	سرخون	برجون
۸	۱۴	جواس	حواس
۸	۱۴	عنیون	عنیون
۸	۵	چلائی	جلائی
۸	۱	مطہر	مظہر
۸	۸	بگہ	نگہ
۸	۱۱	باشال	تاشال
۸	۹	وآفتاب	زآفتاب
۸	۱۰	ہوگئے	ہوسکے
۸	۱۲	میرا	میرا
۸	۱۸	ذیدار	دیدار
۸	۵	نہون	نہین
۸	۱۸	فرماتاہی	فرمایاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۷	آتا	آتا
۸	۲۱	ظاہرمین	ظاہرمین
		اس تئے	کہ انکی
		کہ انکی	
۸	۱۹	صاحب	صاحب
۸	۱	۵ل	چاہی
۸	۶	چاہی	یامحرم
۸	۱۳	یامحرم	ناش
۸	۱۹	ناش	نبات
۸	۱۶	نبات	عد
۸	۱۲	عد	کالقب
۸	۶	کالقب	فرماتاہی
۸	۷	فرماتاہی	صبو
۸	۱۴	صبو	
۸	۳	بین	بین
۸	۱۸	غبر	غبر
۹	۰		مشوی
۹	۱۱	محب	محب
۹	۱۴	طرق	طرف
۹	۱۶	ان کی	اُس کی
۹	۱۶	حلق	خلق
۹	۱۶	کوہ	کو
۹	۱۳	ار	ارے
۹	۴	روزبہان	روزبہان
۹	۱۶	تغلیط کی او	تغلیط اور
۹	۱۷	ماثورہین	ماثورہین
۹	۲	گویند	کہتی ہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۳	مکان	مکان کی
۹	۷	اسی لیئے	اس لیئے
۹	۸	معرفت	معرفت
۹	۱۹	بہی	یہی
۹	۱۸	بین	ہین
۹		متع	متع
۹	۱۲	اور حضرت	اور حضرت
۹	۱۸	علیہ السلام	علیہم السلام
۹		اولی	اولی
۹		ادنی	ادنی
۹		چیزون	خبرون
۹			
۹	۱۲		
۹	۶	اور تینون	اور ان ہی تینون
۹	۱	اس تئے	اس لئے کہ
۹	۹	یہ	یہ
۹	۱۳	وغیرہ	وغیرہ
۹	۱۷	اولی	رویسوی
۹	۱۸	لم	لم
۹	۱۹		
۹	۲۰	محتبون	محتبون
۹	۱۲	اور تعریف	اور انکی تعریف
۹	۱۳	بزرگی	بزرگی کے
۹	۱۷	کرسے	کرسے کے
۹	۱۷	اور بہت	اوآب
۹	۱	یہ ہین	ہین
۹	۳	ارجلکم	ارجلکم
۹	۱۱	وضو	وضوہین
۹	۱۲		انہی
۹	۹	کہدو	کہدو
۹	۱۰	میری	میرے
۹	۱۱	بدن	بدن کو
۹	۲۰	ماضل اسید	ماضل اسید

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۱۳	ظاہر	طاہر
〃	۱۵	الحدیث	الواث
〃	〃	فرمایا	فرمانا
〃	۱۹	سبوعہ	سبعہ
۱۶۰	۱۰	زینت	زینب
۱۶۳	۱۰	ان کست	ان کسب
〃	۲۰	اظہار	اظہار
۱۶۴	۲۲	بوسیا	بوسنی
۱۶۷	۱	انس	انس
۱۶۷	۱۰	نقل ہے	نقل ہے
〃	۱۴	نقل	نقل
۱۶۸	۶	خودبہ	خود
〃	۲۳	انا اللہ	انا للہ
〃	〃	لئی	لی
〃	〃	نقول	نقول
۱۶۹	۱۲	نقل	نقل
〃	۲۲	تمام	تمام کر کے
〃	۰	بہی	بھی
〃	۱۴	ہن	ہے
۱۷۰	۲	گلو	گاؤ
۱۷۳	۱۱	نذکرہ	تذکرہ
〃	۲۳	نفاذ	نفاذ
۱۷۵	۱	اسے	اسے
〃	۵	نفریا	کے پفریا
〃	۱۰	فرشتے	فرشتہ
۱۷۶	۳	ہی	ہی
۱۷۸	۱	احب	حب
۱۷۹	۳	ترکت	ترکت
۱۸۰	۳	ہلند	ہے
۱۸۱	۱۳	ہن	ہے
〃	۱۵	ہن	ہے
〃	۱۶	بگفت	بگفتے
〃	۱۷	اظہار	اظہار
〃	۱۸	پوریا	پوری
〃	۱۹	نقل ہے	نقل ہے
〃	۲۰	نقل	نقل
〃	۲۱	خودبہ	خود
〃	۲۲	انا اللہ	انا للہ
〃	〃	لئی	لی
〃	〃	نقول	نقول
〃	۲۳	تمام	تمام کر کے
〃	〃	بہی	بھی
〃	〃	ہن	ہے
〃	۲۴	گلو	گاؤ
〃	۲۵	نذکرہ	تذکرہ
〃	〃	نفاذ	نفاذ
〃	〃	اسے	اسے
〃	〃	نفریا	کے پفریا
〃	〃	فرشتے	فرشتہ
〃	〃	ہی	ہی
〃	〃	احب	حب
〃	〃	ترکت	ترکت
〃	〃	ہلند	ہے

Marfat.com

فہرست کتب جدید

ہمارے مشتاق ہون سیدھے میر حسن مالک مطبع رضوی اخبار خیر خواہ عالم دہلی سے طلب فرماوین

حیات اعظم حضرت امام رح کی سوانح عمری وغیرہ بین مزا
دہلوی کی تحقیقات سے نہایت اعلی درجہ کی کتاب ہے صاحبان
خصوص مسلمان احناف و مناظرین کو ضرور یہ کتاب لینی چاہیے

دیباچہ کتاب مین اسلام
حقیقت تاریخ و حدیث صحاح ستہ پر مختصر بیان اور دین اسلام
ہولیت کی نسبت جلیل القدر صحابہ و تابعین کے قیمتی اقوال و
حدیث کا بیان ہے **پہلا** باب امام ابوحنیفہ رح کا نسب اور ولادت
ن اعتراضون کا جواب جو نسب کے بارہ مین شیعہ کرتے ہین۔

دوسرا باب ہم صاحب کی تعلیم پانیکا مفصل ذکر اور حدیث حامل
مورخانہ حال **تیسرا** باب آپکی حسرت ناک وفات کے مورخانہ حالات
کے مقبرہ اور اولاد کی وفات **چوتھا** باب امام اعظم صاحب اور
نکی نسبت سر ولیم میور کی ترجمہ ہایہ میجر رابرٹ ڈی آسبرن مصنف
بغداد و جامع سیل مترجم قرآن کی مفصل رائے اور انکی دیوان کی ہار

پانچوین باب مین ان
چینون کا دلپسند اور معقول جواب **پانچوین** باب مین ان
ناک حملون کا جواب ہے جو مولانا شبلی صاحب کی سیرۃ النعمان پر
ہوئے کئے ہین **چھٹی** باب مین امام صاحب کی عادت و صفات
رح اور غیر طرفدارانہ بحث **ساتوین** باب مین فقہ حنفی اور
سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطابقت مخالفت اور آن
کی مفصل تاریخ اور موازنہ **آٹھوین** باب مین اجتہاد اور فقہا کو
اختلاف کیوجہ تاریخون کے سایہ مین بتائی گئی ہے قیمت عہ

حیات فارسی مصنفہ حضرت غوث گوالیاری علم نجوم و
کل طلسم فطرت ناول توہبت چھپی گریانی طرز مین
نیا ہر دو حصہ کے علاوہ مقبول ظرایف و نوادر لطیفہ کا مکمل
ہی کے ایسے پیٹون مین ہل ڈالتا ہے عہ

اسرار الاولیا اردو ملفوظ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہ

مجمع الصنائع جدید۔ انگریزی و دیسی صنعت و فنون
کے (۵۰۰) نسخے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ر

مجموعہ رسالہ قیافہ سوال و جواب طبیہ فرح الانسان
و تریاق الکلب معالجات سگ گزیدہ وغیرہ۔ قیمت ۲ر

نفائس التواریخ تقریباً چھ سو حکمار ہند و یونان و
عرب وغیرہ کے تاریخی حالات اور انکی تصانیف کا ذکر ہے قیمت ۴ر

ناول نور جہان و جہانگیر جلد اول عہ ۲ر و عہ ۲ر

سوانح عمری نوشیروان بادشاہ و حالات بزرجمہر ۴ر

دیوان شیفتہ اردو ۴ر۔ **دیوان زکی** عہ ۲ر
یہ دونون دیوان دیکھنے کے قابل ہین کیونکہ مومن و غالب کے
شاگردون مین اول بنر انہین صاحبون کا ہے۔

اور او نصیبہ حضرت روشن چراغ دہلی قیمت ۲ر

جواہر خمسہ مع احسن الاعمال از حضرت محمد غوث گوالیاری رح ۵ر

فوائد حسینیہ تکملہ جواہر خمسہ حسین انواع و اقسام کے اعمال مجربہ اور
فوائد رباعیات حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر اور طریقہ سلب امراض
و توجہ و استخراج کواکب متعلقہ اعمال علوی و نصائح حکما وغیرہ درج ہین ۸ر

مرقعہ شریف اردو اعمال مجربہ از حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رح
مع خواص **رسالہ اللہ الصمد** قیمت ۲ر

صد کلمہ چہار یار خلفاے راشدین کے سو سو قول مع شرح فارسی
روح الارواح ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قیمت ۱ر

سر اثبات الحق جواز تقلید وغیرہ دین قیمت ۰ر+

گلدستہ نقل و حکایات حصہ اول و دوم ۸ر
ملہمات حضرت قطب جمال ہانسوی مع ترجمہ ۴ر کلیات طیبات

عہ جملہ مطبوعات ہر قسم کا نسخہ یونانی فوٹوگرفی و ویک اور جلد ارام کرنیوالی دوائین براز الساعت حکیم محمد ذکا بارہوی سے مع قواعد علم نقش مسودہ و تشخیص

فہرست کتب موجودہ مطبع رضوی دہلی

جو صاحب شائق ہون سید حسن مالک مطبع رضوی اخبار خواہ مارڈل سے طلب فرمائین

مجموعہ رسائل متبرکہ پندرہ رسالے اردو مین ہین کوئی رسالہ شروع کے تمام کئے بغیر چھوڑ دینے کو جی نہین چاہتا ہر قسم کی دینی و دنیوی فوائد اور تصوفانہ دلچسپ نیک لوگون کے اقوال و افعال اور بزرگان دین مثل حضرت غوث الاعظم رح اور خواجہ صاحب اجمیری رح کے سوانح عمری و حالات شریف آوری ہندو مقابلہ کفار وغیرہ کی دلچسپی سے لطف بی اندازہ حاصل ہوتا ہے باقی کیفیت ہر ایک رسالہ کی اسکے نام سے ظاہر ہے جو ذیل مین درج ہین یہ رسالہ علیحدہ بھی ملتے ہین جمال رحمانی نور و فوائد بہار سبانی نظام العقائد مصنفہ حضرت مولانا فخر صاحب نجات المومنین شرح چہل حدیث گلدستہ فضائل غوثیہ فیوض القادری مشتمل بر چہل یک فیض معین الارواح مشاہدات خواجہ معین الدین چشتی مقامات فقر صراط الصالحین ترجمہ آداب الطالبین آداب اخلاق بزرگان سلسلہ چشتیہ معہ مختصر تذکرہ خواجگان چشت شمائل الاولیا گلزار جنت گلدستہ معرفت قصائد بہار چشت کلام مقبول فی مدح اولاد الرسول وغیرہ قیمت کل مجموعہ مجلد ۳۰

ذکر الاصفیا فی تکملہ سیر الاولیا۔ مصنفہ حضرت خواجہ محمد صاحب احمدی حسینی تذکرہ بزرگان ہر چہار سلسلہ کو علاوہ متاخرین اولیا خصوص خلفا حضرت مولانا فخر صاحب خواجہ نور محمد صاحب مہاروی کو مفصل حالات اور ملفوظات و لمعات خواجہ محمد عاقل صاحب وغیرہ مندرج ہین قیمت مجلد ۳۰

سیر العارفین معہ (۲۲) نقشجات مقامات منبرکہ مصنفہ حضرت مولانا جلالی صاحب شائقین کو چاہیے کہ ایک مطبوعہ معتبر تاریخ بزرگان کی اپنے کتب خانہ کے لئے ضرور خریدین

لطائف غیبیہ عجیب غریب کتاب ہے حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات فضائل مین ۲۰ لطائف پیش ہوئے ہین جسمین مفصل حالات پر حضرت ممدوح کے سوانح عمری درج ہوئے ہین نہین آئی ہی اب تقاضہ سے شائع کیا گیا ہے ہر لطیفہ یہ کتاب تنہائی جوہر ہے سائقین بیگی ہو جاتے ہین جلد منگائین کیونکہ طبع کی تعداد بہت قلیل ہے قیمت ۸

احسن الشواہد ترجمہ فضل الفوائد اپنے مصنف حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی کا ہے اسمین انواع و اقسام کے فوائد و عمدہ فوائد درج ہین احادیث اخبار و آثار اولیا و بزرگان غیرہ درج کئے گئے ہین جنکو حضرت ممدوح در صلب مریدان مین ارشاد فرماتے اور حضرت امیر خسرو اکثر بخط خود تحریر کرتے تھے ہر ایک نیک طبع شخص کو خالی اوقات مین اس کتاب کا مطالعہ مین رکھنا غم غلط کا

غایۃ الکلام فی آداب الطعام و اللباس مصنفہ حضرت طعام و لباس کا بیان مشرح طور پر درج ہوا قیمت ۱۰

تدبیر حسن عورتون کا گھر داری و خوراک مین نہایت مدد کتاب

اقسام الطعام (شاہجہانی) مصنفہ کتاب اطبا ہر جسمین اس کتاب مین شاہجہان کی طعام اقسام کردیدہ کہانون شاہجہان طلبون عورتون آچار چٹنی شربت مربہ ان کی ترکیب آسان طریقہ سے بنانے کے خواص فوائد

زبدۃ الخواص ہر قسم کے امراض کے علاج اور خواص اکسیر

(مطبع رضوی دہلی مین چھپا)

Marfat.com